علامہ اقبال

کی

تاریخ ولادت

ڈاکٹر وکیر قریشی

ڈاکٹر منیر عامر

علامہ اقبال کی تاریخ ولادت

(ایک مطالعہ)

مرتبین

ڈاکٹر وحید قریشی

زاہد منیر عامر

بزم اقبال لاہور

علامہ اقبال کی تاریخ ولادت

جملہ حقوق محفوظ

دسمبر ۱۹۹۴ء

ناشر: ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار
اعزازی سیکرٹری
بزم اقبال کلب روڈ لاہور

کمپوزنگ: مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور

مطبع: اظہر سنز پرنٹرز ۴۸ لٹن روڈ لاہور

تعداد اشاعت ۵۰۰

صفحات: ۳۶۸

قیمت: ۱۵۰ روپے

تشکر

معروف اقبال شناس اور محقق جناب ڈاکٹر صدیق جاوید صاحب نے اس مجموعہ کے لیے فراہمی مضامین میں گراں قدر تعاون فرمایا، ہم ان کے اس تعاون کے لیے تہ دل سے شکر گزار ہیں۔

مرتبین

فہرس

۱ ۔ مقدمہ	زاہد منیر عامر	۹
۲ ۔ تاریخ پیدائش ۔ ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ	فقیر سید وحید الدین	۲۱
۳ ۔ ایک غلط فہمی در غلط فہمی کا ازالہ	خالد نظیر صوفی	۳۳
۴ ۔ علامہ اقبال کی تاریخ ولادت	مرغوب صدیقی	۴۳
۵ ۔ شاعر مشرق علامہ اقبال اور ان کا سنہ ولادت	عبدالقوی دسنوی	۴۹
۶ ۔ علامہ اقبال کی صحیح تاریخ پیدائش	نظیر صوفی	۵۹
۷ ۔ علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش ۔ چند نئے زاویے	ڈاکٹر سعید اختر درانی	۸۳
۸ ۔ علامہ اقبال کی تاریخ ولادت	ڈاکٹر وحید قریشی	۹۳
۹ ۔ علامہ اقبال کی صحیح تاریخ پیدائش	اکبر حیدری کاشمیری	۱۲۶
۱۰ ۔ کچھ علامہ اقبال کی ولادت اور حالات کے بارے میں	کلب علی خاں فائق	۱۷۱
۱۱ ۔ تاریخ ولادت کا مسئلہ	ڈاکٹر جاوید اقبال	۱۷۹
۱۲ ۔ اقبال کی تاریخ ولادت	مالک رام	۱۸۷
۱۳ ۔ مفکر پاکستان کی تاریخ ولادت	محمد حنیف شاہد	۲۲۱
۱۴ ۔ علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش	شیخ اعجاز احمد	۲۳۷
۱۵ ۔ علامہ اقبال کی تاریخ ولادت کا مسئلہ	سجاد حسین شاہ	۲۵۷
۱۶ ۔ ایک اہم دستاویز کا تنقیدی جائزہ	زاہد منیر عامر	۲۷۱

17.	Allamah Iqbal's date of birth Sh. Ejaz Ahmad	1
18	The date of Muhammad Iqbal's Birth Jan Marek	27
19.	Date of Iqbal's birth S.A. Vahid	33
20.	When was Iqbal born? Prof. Jagan Nath Azad	47

۲۱ - ضمیمے ۳۴۷

(i) - تاریخ پیدائش ایک اور زاویہ ۳۴۹

(ii) - تاریخ ولادت کمیٹی کے جلسوں کی کارروائی ۳۵۲

(iii) - مرے کالج سیال کوٹ میں علامہ کے داخلہ کی تاریخ کا تصدیق نامہ ۳۵۴

(iv) - مراسلہ وزارت تعلیم حکومت پاکستان بنام معتمد بزم اقبال ۳۵۵

(v) - مصاحبہ: شیخ اعجاز احمد ۳۵۶

(vi) - کیمبرج یونیورسٹی کے مقالے کی دریافت ---- ایک خبر ۳۵۸

(vii) - مکتوب ایس اے واحد بنام پروفیسر عثمان ۳۶۱

(viii) - علامہ اقبال کی تاریخ ولادت سے متعلق بعض تحریریں جو شامل کتاب نہیں۔ ۳۶۲

ماخذ ۳۶۵

تکملہ ڈاکٹر وحید قریشی ۲۶۷

مقدمہ

زندہ قومیں اپنے اکابر کے احوال و کوائف کو محفوظ کر لیا کرتی ہیں تاکہ آنے والی نسلوں پر وہ راہیں روشن رہ سکیں جن پر نادر روزگار اور عبقری الفطرت اعاظم رجال قدم زن ہوتے ہیں۔ اکابر رجال کے احوال و کوائف کا تحفظ تصنیف و تحقیق کے میدان میں ایک شیوہ قدیم ہے۔ خصوصاً مسلمانوں کے ہاں اس تاریخی روایت کا سلسلہ بہت دور تک پہنچتا ہے۔ مسلم محققین نے اسماء الرجال کے ضمن میں اشخاص کے سوانح و احوال کی تحقیق میں جو جگر کاویاں کی ہیں، تحقیق و تصنیف کے ذوق سے متصف اذہان آج بھی ان پر داد تحسین کے پھول نچھاور کرتے نہیں تھکتے۔

سوانح عمریوں میں، نظر بظاہر بعض احوال و کوائف کی تحقیق اس قدر مہم اور لازم معلوم نہیں ہوتی جتنی کہ بعض محققین کے ہاں۔ اس کے لیے کوہ کنی اور جگر کاوی پائی جاتی ہے لیکن یہ حقیقت اہل نظر سے پوشیدہ نہیں کہ بسا اوقات بہت غیر اہم اور معمولی باتیں بہت اہم اور غیر معمولی مطالعات کے نتائج تبدیل کر دیا کرتی ہیں۔ ایک نقطے کے فرق کے باعث "محرم" سے "مجرم" بن جانے کا یہ اندیشہ محققین کو بعض جزئیات و فروعات پر بہت زیادہ توجہ صرف کرنے پر مجبور کرتا ہے مبادا وہ "دعا" لکھتے رہیں اور لوگ اسے "دغا" پڑھا کریں۔

حضرت علامہ اقبال ہماری معاصر تاریخ کی اہم ترین شخصیت ہیں۔ شعر، تفلسف اور تفکر میں صدیوں کے احاطے میں دور دور تک ان کا کوئی مثیل نظر نہیں آتا۔ ان کی بین الاقوامی حیثیت سے قطع نظر، ہم اہل پاکستان کے لیے ان کی شخصیت، افکار اور تعلیمات کا مطالعہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ ہم جس خطہ ارض میں سانس لے رہے ہیں اس کی آزادی و خود مختاری کا خواب ان کی نگاہ دور رس پر اترا تھا یوں اہل پاکستان کے لیے علی الخصوص ان کے احوال و کوائف کا ایک ایک

جزء محترم ہے اور لائق تحقیق و مطالعہ ہے۔

کسی بھی سوانح عمری کا آغاز، شخصیت زیر تحقیق، کی تاریخ ولادت سے ہوتا ہے لیکن مقام تعجب ہے کہ ملت اسلامیہ کے اس نادر روز گار فرزند کی جتنی بھی (اور جیسی بھی) سوانح عمریاں لکھی گئی ہیں ان میں سال ولادت سے لے کر ماہ و روز ولادت تک میں شدید اختلافات پائے جاتے ہیں۔ عام سوانحی مطالعوں میں ایسے اختلافات کا پایا جانا کچھ زیادہ تعجب کی بات نہیں لیکن حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمتہ ایسی شخصیت کی سوانح میں، جن کی زندگی، افکار اور تعلیمات سے ایک قوم اور ایک آزاد و خود مختار مملکت کی بہت سی دل چسپیاں اور سرگرمیاں وابستہ ہوں ایسے اختلافات کا در آنا اور پھر لاینحل رہنا کچھ ایسا اطمینان بخش نہیں ہے۔

حضرت علامہ کی تاریخ ولادت کے سلسلہ میں اختلافات کا ظہور خود علامہ کی زندگی میں ہو گیا تھا۔ منشی محمد الدین فوق نے، جن کا شمار علامہ کے قریبی احباب میں ہوتا ہے علامہ کی سوانح پر لکھے جانے والے اپنے پہلے مضمون "حالات اقبال" میں ان کی تاریخ ولادت ۱۸۷۵ء بتائی۔ منشی صاحب کا یہ مضمون کشمیری میگزین لاہور میں ۱۹۰۹ء میں شائع ہوا۔ انہوں نے جولائی ۱۹۳۰ء میں شائع ہونے والی اپنی ایک اور کتاب "مشاہیر کشمیر" میں بھی یہی سنہ ولادت دہرایا جبکہ نواب ذوالفقار علی خاں نے اپنی کتاب، صدائے مشرق (A voice from the East) میں علامہ کا سال ولادت ۱۸۷۶ء کے قریب بتایا۔ نواب صاحب کی یہ کتاب ۱۹۲۲ء میں شائع ہوئی۔ ایک اور مصنف منشی احمد دین نے ۱۹۲۶ء میں شائع ہونے والی اپنی کتاب "اقبال" میں فوق کے دیے ہوئے سنہ ہی کو اختیار کیا۔ لیکن ۱۹۳۲ء میں جب رسالہ "نیرنگ خیال" نے اقبال نمبر شائع کیا تو اس میں اور بعد ازاں اپنی کتاب، تاریخ اقوام کشمیر (طبع ثانی) میں فوق نے اپنے پہلے بیان کردہ سنہ سے رجوع کر لیا اور ۱۸۷۵ء کی بجائے ۱۸۷۶ء کو علامہ کا سال ولادت قرار دیا۔

چنانچہ علامہ کی زندگی میں شائع ہونے والی معلوماتی کتب اور دائرۃ المعارف میں فراہم کی گئی معلومات بھی اس اختلاف کا شکار ہوئیں مثلاً انڈین انسائیکلو پیڈیا

(مرتبہ پی ڈی چندرا) اور WHO IS WHO IN INDIA (مرتبہ ٹامس پیٹر) میں علامہ کا سال ولادت ۱۸۷۷ء بتایا گیا۔ بعض دیگر مصنفین از قسم لالہ سری رام (خم خانہ جاوید) جلال الدین احمد جعفری زینبی (قند اردو) اور حافظ محمود شیرانی (سرمایہ اردو) نے ۱۸۷۰ء اور ۱۸۷۵ء کے سنین بیان کیے۔

ہر چند کہ یہ اختلافات حضرت علامہ کے حین حیات ہی ظہور پذیر ہو گئے تھے لیکن انہوں نے " باقی رہے میرے حالات سو ان میں کیا رکھا ہے " (خط بنام فوق ۱۹۲۲ء) کے احساس کے تحت اس ضمن میں کوئی دلچسپی نہ لی۔ سنہ ولادت کا معاملہ اس وقت اور الجھ گیا جب علامہ نے ۱۹۰۷ء میں، میونخ یونیورسٹی میں اپنا پی ایچ ڈی کا مقالہ پیش کرتے ہوئے اپنے سوانحی نوٹ میں اپنی تاریخ ولادت ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ بتائی۔ اگر محض اسی قدر تاریخ لکھی جاتی تو بھی تعین کے ساتھ علامہ کی بیان کردہ تاریخ ولادت کا علم ہم تک پہنچتا لیکن سوء اتفاق کہ علامہ نے اس کے مقابل ۱۸۷۶ء کا عیسوی سنہ درج کیا جبکہ تقویم کی رو سے ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ ۱۸۷۷ کے عیسوی سنہ میں آتا ہے۔

علامہ نے اس کے بعد ۱۹۳۱ء میں پاسپورٹ کے لیے اپنی تاریخ ولادت درج کی۔ اب کی بار انہوں نے تاریخ ولادت کے خانے میں صرف ۱۸۷۶ء درج کیا، یعنی یہاں بھی محض سنہ عیسوی، ماہ و روز عیسوی کا تعین یہاں بھی نہیں کیا گیا۔

۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء کو جب فرشتہ اجل نے علامہ کے طائر جاں کو قفس عنصری سے نکال لیا تو انتقال کی خبر کے ساتھ اخبارات میں علامہ کے سوانح بھی شائع ہوئے۔ ایک اہم سوانحی نوٹ روز نامہ انقلاب میں شائع ہوا جس کے مدیران علامہ کے حلقہ احباب کے دو نمایاں اصحاب غلام رسول مہر اور عبدالمجید سالک تھے اس سوانحی نوٹ میں علامہ کے برادر بزرگ شیخ عطا محمد کے حوالے سے، ان کی تاریخ ولادت دسمبر ۱۸۷۶ء بتائی گئی لیکن جلد ہی یعنی ۷ مئی ۱۹۳۸ء کی اشاعت میں ایک وضاحت شائع کی گئی جس میں گذشتہ تاریخ کی تردید کرتے ہوئے بتایا گیا کہ " علامہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو پیدا ہوئے، قمری تاریخ ۲۳ و ۲۴ ذی الحج ۱۲۸۹ھ تھی "۔ یہ ایک بالکل نئی تاریخ تھی، جس کے سامنے آنے سے علامہ کی تاریخ

ولادت کے ضمن میں اختلافات کا دائرہ اور وسیع ہو گیا اور علامہ کی سوانح اور شخصیت پر لکھنے والے مختلف مصنفین اپنی اپنی رائے کے مطابق ۱۸۷۰ء ۱۸۷۳ء ۱۸۷۵ء ۱۸۷۶ء اور ۱۸۷۷ء کے سنین میں سے کسی ایک کو علامہ کا سال ولادت قرار دیتے رہے ۔ اگر اختلاف کے اس سفر کی درجہ بندی کی جائے تو مختلف سنین کے حق میں رائے رکھنے والے مصنفین و محققین کی فہرست کچھ یوں تیار ہوتی ہے ۔

لالہ سری رام (خم خانہ جاوید جلد اول ص ۳۶۹ نولکشور پریس مطبوعہ ۱۹۰۸ء) سرسید راس مسعود (انتخاب زریں ص ۲۴۵ مطبوعہ ۱۹۲۱ء) نظامی بدایونی (قاموس المشاہیر جلد اول مطبوعہ ۱۹۲۴ء) جلال الدین احمد جعفری زینبی (قند اردو مطبوعہ ۱۹۲۴ء) کی رائے میں علامہ اقبال ۱۸۷۰ء میں پیدا ہوئے ۔

خلیفہ عبدالحکیم (اقبال کی زندگی مشمولہ آثار اقبال مرتبہ غلام دستگیر رشید ص ۱۷ ، ادارہ اشاعت اردو حیدر آباد) اور عبد القادر سروری (آثار اردو محولہ بالا) کے مطابق علامہ کا سال ولادت ۱۸۷۲ء ہے ۔

غلام رسول مہر (اقبال درون خانہ از خالد نظیر صوفی ص ۱۸ مطبوعہ ۱۹۸۳ء) عبدالمجید خاں سالک (ذکر اقبال ص ۱۰ بزم اقبال لاہور طبع دوم ۱۹۸۳ء) نیز روز نامہ انقلاب (۷ مئی ۱۹۳۸ء مہر و سالک جس کے مدیران تھے) شیخ اسمعیل پانی پتی (تذکرہ شعرائے متغزلین ، نقوش لاہور ص ۔ ۵۸ مطبوعہ ۱۹۵۶ء) محمد طاہر فاروقی * ۔ (سیرت اقبال ص ۲۵ طبع سوم ۱۹۴۹ء) محمد صادق (اے ہسٹری آف اردو لٹریچر ص ۳۵۷) سید محمد طفیل احمد بدر امروہوی (یاد گار اقبال ص ۱۸) ایس اے واحد (اقبال اس کا فن اور فکر ، انگریزی ص ۳) ڈاکٹر وحید قریشی (علامہ اقبال کی تاریخ ولادت در نقوش اقبال نمبر ۲ ص ۹ دسمبر ۱۹۷۷ء) نظیر صوفی (علامہ اقبال کا سال ولادت ، نظیر صوفی سنز سیالکوٹ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۶ء) خالد نظیر صوفی (اقبال درون خانہ ص ۱۶۳ء بزم اقبال لاہور ۱۹۸۳ء) چراغ حسن حسرت (حیات اقبال تاج کمپنی لاہور ۱۹۳۸ء) محمد حسین خاں (اقبال مطبوعہ ۱۹۳۹ء) عبداللہ انور بیگ (شاعر مشرق ، انگریزی مطبوعہ ۱۹۳۹ء) سچا نند سہنا (اقبال ، انگریزی الہ آباد ۱۹۴۷ء) اقبال سنگھ (سرگرم زائر حیات اقبال ۱۹۵۱ء) سید عابد علی عابد (شعر اقبال ، بزم اقبال لاہور)

عنایت اللہ (حیات اقبال) اکبر حیدری کاشمیری (علامہ اقبال کی صحیح تاریخ پیدائش در نقوش اقبال نمبر ۲ ص ۴۰ طبع ۱۹۷۷ء) ان سب حضرات کی رائے میں علامہ اقبال ۱۸۷۳ء میں پیدا ہوئے۔

رام بابو سکسینہ (تاریخ ادب اردو، انگریزی ص ۱۸۶ طبع ۱۹۲۹ء) محمد عبدالرزاق علیگ (دیباچہ کلیات اقبال ۱۹۲۲ء) محمد حسین سید (اقبال کا نام اور کام مشمولہ "یاد اقبال") عبد القادر سروری (جدید اردو شاعری) حافظ محمود شیرانی (سرمایہ اردو) کے خیال میں علامہ کا سنہ ولادت ۱۸۷۵ء ہے۔

مولانا عبدالسلام ندوی (اقبال کامل ص ۲) سید بہاءالدین احمد (گلستان ہزار رنگ ص ۵۱۶) مولوی محمد یحییٰ تنہا (مراۃ الشعراج دوم ص ۱۷۲) شیخ اکبر علی (اقبال اس کی شاعری اور پیغام، انگریزی ص ۱ طبع ۱۹۳۲ء) ملک محمد نسیم رضوانی (تذکرہ شعرائے پنجاب ص ۵۲ طبع ۱۹۳۷ء) عبدالرحمن طارق (پیام اقبال ص ۲۸ اقبال اکادمی لاہور) سید اعجاز حسین (مختصر تاریخ ادب اردو ۱۹۳۴ء) رسالہ اردو (انجمن ترقی اردو، ۱۹۳۸ء) ہیلمتھ فان گلاس نیپ (ہندوستانی ادب پر ایک جرمن تصنیف (۱۹۲۹ء) ملک راج آنند (رائل اکاڈمی جرنل ترجمہ در نیرنگ خیال ۱۹۳۲ء) اور مرتبین آکسفورڈ ہسٹری آف انڈیا نے ۱۸۷۶ء کو علامہ اقبال کا سنہ ولادت قرار دیا ہے۔

فقیر سید وحید الدین (روز گار فقیر نقش ثانی نومبر ۱۹۶۳ء ص ۱۲۴) پی ڈی چندرا (انڈین انسائیکلو پیڈیا۔ انگریزی ۱۹۲۸ء) ٹامس پیٹر (ہو از ہو ان انڈیا۔ انگریزی ۱۹۳۶ء) گاٹ فیلڈ سائمن (۱۹۳۷ء) سول اینڈ ملٹری گزٹ (۲۲ اپریل ۱۹۳۸ء) سید ابوالحسن علی ندوی (نقوش اقبال ص ۱۹) فلوک (جرمن مستشرق ۱۹۵۴ء) کوبیکووا (روسی مستشرق نوداسکین لٹریچر ۱۹۵۶ء) ڈاکٹر جاوید اقبال (زندہ رود جلد اول ص ۴۹ لاہور ۱۹۷۹ء) ۱۸۷۷ء کو علامہ کا سال ولادت قرار دیتے ہیں۔

جبکہ علامہ کی لوح مزار پر سب سے جدا سنہ یعنی ۱۲۹۲ ہجری کندہ ہے، واضح رہے کہ یہ لوح مزار حکومت افغانستان کا عطیہ ہے۔ اسی پر بس نہیں اختلافی سنین کا یہ سلسلہ ۱۸۸۰ء تک پھیلا ہو رہے۔

اختلافات کا یہ سلسلہ اندرون و بیرون ملک نئے پرانے جملہ قارئین و شائقین اقبال کے لیے بہت الجھن اور پیچیدگی کا باعث رہا ہے ۔ بیرون ملک محسوس کی جانے والی دقت کا اندازہ جرمنی میں اردو کے ہندی نژاد پروفیسر ٹی سی رائے کے اس خط سے کیا جا سکتا ہے جو انہوں نے ۱۹۵۷ء میں پاکستانی سفارت خانے واقع گاڈسبرگ کے ثقافتی اتاشی کو لکھا جس میں کہا گیا تھا کہ اقبال کی تاریخ پیدائش کے متعلق بہت کچھ الجھن پیدا ہو گئی ہے اور مختلف مصنفین اور اہل قلم نے واقعتاً تین مختلف تاریخوں کا ذکر کیا ہے ، اس بنا پر اس معاملہ میں مکمل تحقیق کی جائے (بحوالہ ایس اے واحد .

S.A. Vahid , Date of Iqbal,s birth , Included in The sword and the Sceptre p . 14

لیکن ۱۹۶۹ء تک پاکستان میں اس سلسلہ میں کوئی سنجیدہ کوشش نہیں کی گئی تا آنکہ ۱۹۶۹ء میں بزم اقبال لاہور نے اس مسئلہ پر تحقیق کے لیے ایک کمیٹی قائم کی جس میں جسٹس ایس اے رحمن ، سید نذیر نیازی پروفیسر حمید احمد خان ڈاکٹر وحید قریشی اور پروفیسر محمد عثمان کو شامل کیا گیا ۔ جسٹس ایس اے رحمن کی سرکردگی میں قائم ہونے والی یہ کمیٹی کسی خاص نتیجے پر نہ پہنچ سکی یہاں تک کہ ۱۹۷۳ء میں حکومت پاکستان نے اس مسئلہ پر تحقیق کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی۔ اس کمیٹی میں ڈاکٹر محمد اجمل ، سیکرٹری وزارت تعلیم حکومت پاکستان (کنوینر) ڈاکٹر جاوید اقبال ، جسٹس ایس اے رحمن ، سید نذیر نیازی ، شیخ اعجاز احمد ، پروفیسر حمید احمد خان ، غلام رسول مہر ، سید عبدالواحد ، ڈاکٹر وحید قریشی ، محمود احمد خان اور پروفیسر محمد عثمان شامل تھے ۔

ادھر ۱۹۷۳ء میں ہمسایہ ملک ہندوستان کی حکومت نے علامہ اقبال کا صد سالہ جشن ولادت منانے کا اعلان کر دیا تھا ۔ مرکزی حکومت کی سطح پر ایک کمیٹی قائم کر دی گئی جس کی سربراہ ، اس وقت کی ہندوستانی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی قرار پائیں ہر چند کہ ہندوستان کے اہل قلم میں بھی اقبال کی تاریخ ولادت کے مسئلہ پر اختلافات پائے جاتے تھے لیکن حکومت ہند نے ان اختلافات سے قطع نظر

۱۹۷۳ء میں ہی علامہ کا جشن صد سالہ منانے کا اہتمام کر ڈالا۔

ہندوستان میں اقبال کے جشن صد سالہ کے اہتمام اور پاکستان میں نافیصلہ شدہ تاریخ ولادت کی صورتحال نے، تاریخ ولادت کمیٹی کے لیے مہمیز کا کام کیا، اگرچہ پھر بھی، کمیٹی کو فیصلے تک پہنچنے میں ڈیڑھ دو برس کا عرصہ لگا اور اس اثنا میں، وطن عزیز کے مختلف حلقوں سے یہ سوال اٹھایا جانے لگا کہ پاکستان میں اقبال صدی کے سلسلہ میں سرد مہری کیوں پائی جا رہی ہے؟ تاہم کمیٹی کی کارروائیاں جاری رہیں اور یکم فروری ۱۹۷۴ء کو منعقد ہونے والے، آخری، اجلاس میں حتمی فیصلہ ہوا۔ یہ اجلاس ادارہ ثقافت اسلامیہ کی عمارت واقع ۲ کلب روڈ لاہور میں منعقد ہوا۔ فیصلے کا اعلان یوں کیا گیا:۔

"یہ کمیٹی متعلقہ شواہد و قرائن کی چھان بین کے بعد اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ علامہ اقبال نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے کے پیش لفظ میں جو تاریخ ولادت درج فرمائی ہے اسے تسلیم کیا جائے، علامہ نے اپنی تاریخ ولادت تین ذی قعدہ ۱۲۹۴ ہجری تحریر فرمائی ہے جو عیسوی سنہ کے اعتبار سے ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہوتی ہے"

بعد ازاں ۹ فروری ۱۹۷۴ء کو حکومت پاکستان کی طرف سے کمیٹی کی تجویز کردہ تاریخ کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا۔ جس کے نتیجے میں ۲۵ جولائی ۱۹۷۴ء کو سرکاری طور پر ۱۹۷۷ء میں حضرت علامہ کی ولادت کا جشن صد سالہ منانے کا اعلان کیا گیا۔ اس مقصد کے لیے، اس وقت کے وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کی قیادت میں ایک قومی کمیٹی قائم کر دی گئی جس کے منظور کردہ پروگرام کے مطابق ۱۹۷۷ء میں پاکستان بھر میں صد سالہ جشن ولادت علامہ اقبال منایا گیا۔ ۱۹۷۷ء میں سال بھر اقبالیاتی تقاریب کا سلسلہ جاری رہا۔ اقبال اکیڈمی، بزم اقبال مجلس ترقی ادب اور دوسرے سرکاری، نیم سرکاری اور غیر سرکاری اداروں نے حضرت علامہ اقبال کی سوانح، شخصیت اور فن پر کتابیں شائع کیں، اخبارات و رسائل نے اقبال کے فکر و فن کے حوالے سے سال بھر، مقالات، مضامین، جائزوں اور تبصروں کی اشاعت کا سلسلہ جاری رکھا۔

اگرچہ جولائی ۱۹۷۴ء میں جس حکومت نے ۱۹۷۷ء کو علامہ اقبال کا سال قرار دینے کا اعلان کیا تھا، اس کا اقتدار جولائی ۱۹۷۷ء میں ختم ہو گیا لیکن نئی حکومت نے بھی سال اقبال کے پروگرام جاری رکھے۔ اقبال کے پیغام کی ترویج کے لیے ایوان اقبال کے قیام کا فیصلہ ہوا۔ مختلف مقامات اور شاہراہوں کو اقبال سے منسوب کیا گیا۔ اس سلسلہ کی تقاریب کا نقطہ عروج ۹ نومبر ۱۹۷۷ء کا دن تھا جس روز علامہ کی (اس تاریخ ولادت کے مطابق) ولادت کو سو برس مکمل ہوئے۔ صدر پاکستان چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق نے اسی روز پیپلز اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کا نام تبدیل کر کے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی رکھا اور بہت بڑے پیمانے پر سیمینار، کانفرنسیں اور دیگر تقاریب منعقد ہوئیں۔

۱۹۷۷ء میں جشن صد سالہ منائے جانے کے بعد امید کی جا سکتی تھی کہ اقبال کی تاریخ ولادت کا مسئلہ طے پا چکا ہو لیکن سوء اتفاق کہ ایسا نہیں ہوا۔

یوں تو اس کا سبب یہ قرار دیا جا سکتا ہے کہ تحقیق میں کوئی بات حرف آخر کا درجہ نہیں رکھتی لیکن یہاں وجہ اختلاف ایک اور بات بھی ہے اور وہ یہ کہ سرکاری کمیٹی نے جو فیصلہ دیا، اس میں وہ دلائل و نظائر پیش نہیں کیے گئے جن کی بنا پر کمیٹی کے ارکان ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کے درست تاریخ ولادت ہونے کے نتیجے پر پہنچے تھے۔ کمیٹی کے بعض ارکان نے اس فیصلے سے اختلاف کیا اور مختلف اہل قلم کی جانب سے کمیٹی کے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا گیا اختلاف و انکار کا یہ سلسلہ اب تک جاری ہے اور یوں علامہ کی تاریخ ولادت کا مسئلہ ان کی ولادت پر ایک سو سولہ برس (یہ ۱۹۹۳ء ہے) گذر جانے کے بعد بھی لاینحل پڑا ہے۔

اگر اس مسئلہ پر ایک متفقہ رائے سامنے آجاتی تب بھی لازم تھا کہ مختلف شواہد اور امکانات کی تحقیق پر مبنی آرا کو یک جا کر دیا جائے تاکہ مسئلہ کے تمام پہلو حال و استقبال کے قاری پر روشن ہو جائیں اور ایسی صورت میں جبکہ اس مسئلہ پر اختلاف کا سلسلہ ختم نہیں ہوا ہے، یہ اور بھی ضروری ہے کہ موضوع مذکور سے متعلق تمام اصحاب تحقیق کی آرا اکٹھی کر دی جائیں تاکہ تمام دلائل و براہین یک جا ہو کر سامنے آجائیں اور اصحاب فکر کو کسی ایک نتیجے پر پہنچنے میں مدد

فراہم کریں ۔ ان مضامین میں ، جو اس وقت آپ کے پیش نظر ہیں ، علامہ کی تاریخ ولادت کے ضمن میں مختلف آرا پیش کی گئی ہیں ۔ بعض حضرات کے نزدیک ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء علامہ کی درست تاریخ ولادت ہے جبکہ بعض کے نزدیک ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء اور بعض اصحاب ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو درست تاریخ ولادت قرار دیتے ہیں ۔

اگر اس " مقدماتی " تحریر کے دائرہ توازن سے نکل جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو ہم ہر مضمون نگار کے دلائل کا الگ الگ جائزہ لے کر آرا کی تنقیح بھی کرتے لیکن اب فیصلہ معزز قاری اور مستقبل کے مورخ پر چھوڑ دیا گیا ہے ۔

البتہ مطالعہ کتاب سے پہلے ان مضامین کی ترتیب و تدوین سے متعلق چند گزارشات ضرور پیش نظر رہنی چاہئیں :

علامہ اقبال کی سوانح ، شخصیت اور فن سے متعلق مقالات و تصانیف کا جو گنبد فلک آثار وجود میں آچکا ہے ، اس میں تاریخ ولادت کے مسئلے پر بھی مضامین و مقالات کی ایک معقول تعداد موجود ہے ۔ مرتبین نے اس کتاب کے لیے ایسے تمام مضامین کی یکجائی کا عزم کیا تھا لیکن وقت ترتیب و تدوین بعض مضامین و آرا کو بر بنائے انتخاب مجموعے سے باہر رکھنا پڑا ایسے مضامین یا آرا کی فہرست کتاب کے آخر میں فراہم کر دی گئی ہے (رک ضمیمہ)

ترتیب و تدوین نظر بظاہر آسان مگر در حقیقت ایک مشکل کام ہے ۔ اگر متون کو ذمہ داری کے ساتھ مرتب کیا جائے تو بڑی جانکاہی سے کام لینا پڑتا ہے لیکن مرتب یا مدون کی محنت چونکہ مصنف / مصنفین کی تخلیق و تحقیق کے تلے دب جاتی ہے اس لیے ہمارے ہاں متون کی تدوین میں زیادہ جانکاہی کا رواج نہیں رہا ہے ۔ تاہم ، احقر نے ان مضامین کی ترتیب و تدوین میں اپنا لہو صرف کرنے سے دریغ نہیں کیا اور اس " متاع غیر " کو زندہ کرنے کے لیے مندرجہ ذیل امور کا اہتمام کیا گیا :

۱ ۔ تمام مضامین کا بہ امعان نظر مطالعہ کیا گیا اور جہاں جہاں سنین ، کتابت یا مطبع کی اغلاط پائی گئیں انہیں درست کر دیا گیا ۔

۲ ۔ ہمارے ہاں املا میں بعض اغلاط عام ہیں مثلاً سنہ اور سن کا فرق روا نہ رکھنا یا

ہائے دو چشمی (ھ) کی مکرر آوازوں والے الفاظ میں بلا امتیاز بتکرار ہائے دو چشمی لکھنا مثلاً بھابی ، گھونگا ، گھنگرو وغیرہ ، ایسے الفاظ میں صوتی سطح پر پہلی ھ لفظ کے وزن اور بھاری پن کو برقرار رکھتی ہے اس لیے دوسری ھ کی ضرورت نہیں رہتی ۔ ان مضامین میں اس نوع کی املائی اغلاط کو بلا امتیاز درست کر دیا گیا ۔

۳ ۔ بعض مصنفین لفظوں کے مرکبات بنانے کے عادی یا شائق ہوتے ہیں ، ایسے مرکبات جہاں خوانندگان کرام کے لیے دشواری کا موجب بنتے ہیں وہاں طباعت کے جدید نظام میں بھی قابل قبول نہیں ہوتے ۔ ویسے بھی لفظوں کو ملا کر لکھنا فارسی کا اسلوب ہے اردو کا نہیں ، (اور اب فارسی میں بھی لفظوں میں جدائی کا چلن عام ہو رہا ہے) ۔ ہم نے ایسے مرکبات میں انفصال کو روا رکھا ۔

۴ ۔ بعض مضامین میں جملوں کے عدم توازن کو متوازن کرنے کی ضرورت بھی پیش آئی ۔ ایسا کر دیا گیا ۔ اگرچہ ایسے مقامات کم ہیں بعض مطلوب اصلاحات ایسی تھیں جن کے باعث مصنف کے متن (اور بعض اوقات مصنف کی بھی) کی صحت پر اثر پڑنے کا اندیشہ تھا ایسی اصلاحات سے ہم نے ہاتھ اٹھا لیا البتہ کسی باعث چھوٹ جانے والے حروف ، الفاظ و تراکیب کو ان کے مقام پر درج کرنے سے گریز نہیں کیا گیا ۔

۵ ۔ دیکھا گیا ہے کہ مقالہ نگاری کے وقت بسا اوقات بعد میں درج کر دینے کے خیال سے کوئی حوالہ محروم اندراج رہ جاتا ہے ۔ اور پھر یونہی مضمون شائع بھی ہو جاتا ہے ۔ مضامین زیر نظر میں بھی ایسے بعض مقامات پیش آئے ۔ ایسے مقامات پر متعلقہ ماخذ سے تلاش کر کے رہ جانے والے حوالہ جات درج کر دیے گئے ۔

اسی طرح اگر کہیں علامہ کا شعر آگیا ہے تو پاورق میں ، کلیات اقبال کا صفحہ نمبر درج کر دیا گیا ۔

۶ ۔ جہاں کہیں ضرورت پیش آئی توضیحی حواشی لکھے گئے ہیں ایسے حواشی کو مصنفین کے حواشی سے ممیز کرنے کے لیے ہر مقالے کے آخر میں حواشی مرتب کے نام سے درج کیا گیا ہے ۔

۷ ۔ کتاب کے اختتام پر جملہ مضامین و مقالات کے ماخذ کی نشاندہی کر دی گئی ہے

ہمیں امید ہے کہ ان گزارشات کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ قارئین کرام کے لیے زیادہ مفید ثابت ہو گا۔

ہمین عشق است بر خود چیدہ چندیں داستان ورنہ
کسی از معنی یک حرف صد دفتر نمی سازد

زاہد منیر عامر

لاہور

۲۹ مئی ۱۹۹۳ء

مرتب کے حواشی

۱ - سیرت اقبال کے چوتھے ایڈیشن (ستمبر ۱۹۶۶ء) میں علامہ کی تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء بتائی گئی ہے۔

تاریخ پیدائش ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ

فقیر سید وحید الدین

حضرت علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش عام طور پر ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء بیان کی جا رہی ہے ۔ چنانچہ محکمہ آثار قدیمہ نے ان کی لاہور اور سیالکوٹ کی رہائش گاہوں پر جو کتبے نصب کئے ہیں ۔ ان میں سنہ پیدائش ۱۸۷۳ء ہی لکھا ہوا ہے ۔ اسی طرح بزم اقبال لاہور نے جو کتاب " ذکر اقبال " کے نام سے شائع کی ہے ۔ اس میں بھی تاریخ پیدائش ۲۴ ذی الحجہ ۱۲۸۹ ھ مطابق ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء بیان کی گئی ہے ۔ یہ تاریخ پیدائش درست نہیں اور ایک غلط فہمی کی بنا پر مشہور ہو گئی ہے ۔ علامہ کی اصل تاریخ پیدائش ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ ھ ہے ۔ اس کا سب سے بڑا ثبوت خود ان کے بیانات ہیں ۔ ۱۹۰۸ء میں انہوں نے ایک تحقیقی مقالہ " ایران میں مابعد الطبیعیات کا ارتقا " کے موضوع پر لکھا تھا ۔ جس پر جرمنی کی میونخ یونیورسٹی سے انہیں پی ۔ ایچ ۔ ڈی کی ڈگری ملی ۔ یہ مقالہ کتابی صورت میں شائع ہو چکا ہے ۔ مقالہ کی ابتدا میں جو خود نوشت تعارفی نوٹ ہے اس میں علامہ فرماتے ہیں کہ " میں ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ ھ / ۱۸۷۶ء کو پیدا ہوا " پھر ۲۳ سال کے بعد ۱۹۳۱ء میں جب انہوں نے انٹرنیشنل پاسپورٹ کے لئے درخواست دی تو اس میں بھی اپنا سنہ پیدائش ۱۸۷۶ء ہی درج کیا ۔ چنانچہ ان کے پاسپورٹ میں یہی سنہ پیدائش درج کیا گیا ۔ یہ پاسپورٹ ڈاکٹر جاوید اقبال کے پاس اور اس کی عکسی نقول مصنف کے پاس محفوظ ہیں ۔ علامہ کی وفات کے فوراً بعد روز نامہ انقلاب لاہور نے ان کے مختصر سوانح حیات شائع کئے تھے ان میں علامہ کے برادر اکبر شیخ عطا محمد صاحب کے تخمینی بیان کے مطابق علامہ کی پیدائش کا مہینہ دسمبر اور سال ۱۸۷۶ء بیان کیا گیا جو خود علامہ کے بیان کردہ عیسوی سنہ پیدائش سے مطابقت رکھتا ہے ۔

تاریخ پیدائش کے متعلق غلط فہمی کی ابتدا روزنامہ انقلاب کی اشاعت

مورخہ ۷ مئی ۱۹۳۸ء سے ہوئی ۔ اس میں " علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش " کے عنوان کے تحت حسب ذیل نوٹ شائع کیا گیا:

" حضرت علامہ اقبال کے جو مختصر سوانح حیات انقلاب کی کسی گذشتہ اشاعت میں چھپے تھے ان میں شیخ عطا محمد صاحب برادر کلاں حضرت علامہ مرحوم کے تخمینی بیان کے مطابق حضرت مرحوم کی تاریخ پیدائش دسمبر ۱۸۷۶ء بتائی گئی تھی ۔ لیکن اب " تحقیقی طور پر " یہ معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت علامہ مرحوم ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو پیدا ہوئے ، اسلامی تاریخ ۲۳ ، ۲۴ ذی الحجہ ۱۲۸۹ ھ تھی ۔ ان تاریخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علامہ مرحوم کی عمر بحساب سنین شمسی ۶۵ برس دو ماہ اور بحساب قمری ۶۷ برس دو ماہ ہوئی "

نوٹ میں یہ وضاحت تو نہیں کی گئی کہ انقلاب کی " تحقیق " کا ماخذ کیا ہے بیان کردہ تاریخ کے درست ہونے کا کوئی ثبوت بھی نوٹ میں درج نہیں لیکن معلوم ہوتا ہے " انقلاب " نے سیالکوٹ میونسپل کمیٹی کے رجسٹر پیدائش میں ۱۸۷۳ء کے ایک اندراج پر انحصار کرتے ہوئے ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو علامہ کی تاریخ پیدائش بیان کیا تھا ۔ اسی اندراج پر " ذکر اقبال " میں بھی جو سالک صاحب کی مرتب کردہ سوانح ہے انحصار کیا گیا ہے ۔ اس اندراج سے یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو علامہ کے والد بزرگوار شیخ نور محمد صاحب (جن کا عرف شیخ نتھو تھا) کے ہاں " ایک لڑکا " پیدا ہوا ۔ لیکن اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ یہ لڑکا علامہ کے علاوہ اور کوئی نہیں یا یہ کہ اندراج علامہ کی ہی پیدائش کے متعلق ہے اس کے برعکس راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق یہ اندراج شیخ نور محمد صاحب کے ہاں ایک اور لڑکے کی پیدائش کے متعلق ہے۔جو علامہ سے تین چار سال پہلے پیدا ہو کر شیر خواری کی عمر میں وفات پا گیا ۔ میری درخواست پر علامہ کے برادر زادہ شیخ اعجاز احمد نے اپنی ایک پھوپی صاحبہ سے جو ابھی بفضل تعالے حیات ہیں تصدیق کرائی ہے کہ علامہ کی پیدائش سے تین چار سال قبل ان کے والد کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا ۔ جو شیر خواری کی عمر میں ہی فوت ہو گیا ۔ وہ فرماتی ہیں کہ

یہ بات انہوں نے اپنی والدہ صاحبہ سے ایک بار نہیں متعدد بار سنی ہے ۔ یہ امر قابل افسوس ہے ۔ کہ رجسٹر پیدائش کے اس اندراج کو (جو علامہ کی پیدائش کے متعلق نہیں) بغیر کافی تحقیق کے ان کی تاریخ پیدائش تسلیم کر لیا گیا اور پھر اسی کی بنا پر تاریخ پیدائش کے متعلق علامہ کے اپنے اور ان کے برادر اکبر کے واضح بیانات کو رد کر دیا گیا ہے ۔ آخر علامہ کو ۱۹۰۸ء میں اور پھر ۱۹۳۱ء میں اپنی تاریخ و سنہ پیدائش غلط بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی ۔ علامہ کے اپنے واضح بیانات اور ان کے برادر کلاں کے بیان کے علاوہ حسب ذیل قرائن بھی ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ ھ کی تائید اور ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کی تردید میں ہیں ۔

۱ ۔ اگست ۱۹۳۰ء میں منشی محمد دین صاحب فوق نے ایک کتاب " مشاہیر کشمیر " شائع کی تھی جس میں علامہ کا سنہ پیدائش ۱۸۷۵ء درج کیا تھا ۔ دو سال بعد ۱۹۳۲ء کے آخر میں رسالہ " نیرنگ خیال ، لاہور نے ایک خصوصی شمارہ " اقبال نمبر" شائع کیا جس میں منشی محمد دین صاحب فوق نے ایک مضمون " اقبال کے مختصر سوانح حیات " کے عنوان سے لکھا اور مشاہیر کشمیر میں بیان کردہ سنہ پیدائش کی تصحیح کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کا سنہ پیدائش وہی بیان کیا جو خود انہوں نے ۱۹۰۸ء اور ۱۹۳۱ء میں بیان کیا ہے یعنی ۱۸۷۶ء ۔ فوق صاحب کے حضرت علامہ کے ساتھ گہرے تعلقات تھے یہ امر قرین قیاس ہے کہ سنہ پیدائش کی تصحیح فوق صاحب نے خود علامہ کی ہدایت اور ایما پر کی ہو ۔

۲ ۔ حضرت علامہ کے برادر زادہ شیخ اعجاز احمد کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنی ایک پھوپی صاحبہ سے (جو فوت ہو چکی ہیں) سنا ہے کہ علامہ کی پیدائش جمعہ کے دن صبح چار بجے کے قریب ہوئی تھی اور یہ بات ان کی پھوپی صاحبہ نے اپنی والدہ صاحبہ سے بارہا سنی تھی ۔ ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ ھ کو جو علامہ نے اپنی تاریخ پیدائش بیان کی ہے جمعہ کا ہی مبارک دن تھا ۔ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو جمعہ کا دن نہ تھا بلکہ ۱۸۷۲ ھ سے ۱۸۷۷ء تک کوئی ۲۲ فروری بھی جمعہ کو نہیں پڑتی ، اور نہ ۱۲۸۹ ھ سے ۱۲۹۴ ھ تک کوئی ۳ ذیقعد ماسوائے ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ ھ کے جمعہ کو پڑتی ہے ۔

۳ ۔ حضرت علامہ کی زندگی میں لندن کے رائیل اکادمی جرنل میں ایک

DESCRIPTION
SIGNALEMENT

Wife Femme

Profession / Profession: Farmer & Tailor

Date and date of birth / Lieu et date de naissance: Sahiwal 2nd 1972

Domicile / Domicile: Line

Height / Taille: 5 ft. 6 in. — ft. in.

Colour of eyes / Couleur des yeux: Black

Colour of hair / Couleur des cheveux: Black & Grey

Visible distinguishing marks / Signes particuliers:

CHILDREN ENFANTS

Name / Nom	Date of birth / Date de naissance	Sex / Sexe

PHOTOGRAPH OF BEARER

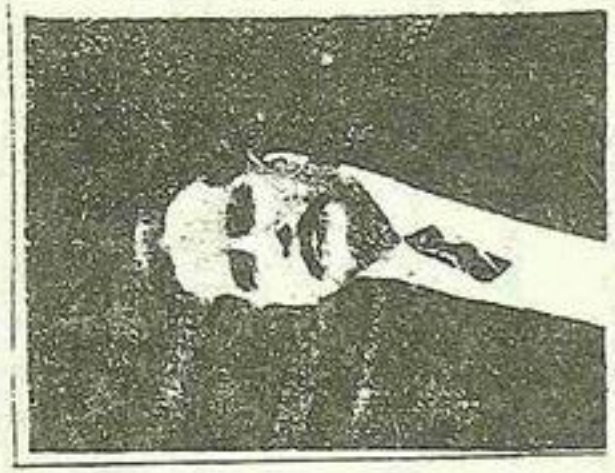

WIFE. FEMME

(Photo)

پاسپورٹ میں تاریخ پیدائش کے اندراج کا عکس

نقل اجزاء بعد ازیں ۱۲۰۵ء ورقہ ۲۰ نمبر ۲ تحصیل سیالکوٹ

نمبر شمار	نام بچہ	نام والد	مذہب	سکونت	تاریخ پیدائش	جنس
۱۰۶	[illegible]	نتھو	کرسچن	کرسچن	۲۲ فروری	لڑکا

1. No. & Date of Application - - - - - 29 [illegible]
2. Name of the Applicant - - - - - [illegible]
3. Date of Inspection - - - - - [illegible]
4. Date of Completion - - - - - [illegible]
5. Date of Issue - - - - - [illegible]
6. Copying Fee - - - Rs [illegible]
7. Searching Fee Rs [illegible] Total Rs [illegible]
8. Urgent Fee Rs [illegible]

Copyist

ATTESTED

Head Clerk

Office of District Health Officer
SIALKOT CITY

PUBLIC HEALTH DEPARTMENT
محکمہ حفظان صحت عامہ
SIALKOT MUNICIPALITY

محمد یوسف خان کلرک

BIRTH & DEATH CLERK
MUNICIPAL COMMITTEE
SIALKOT

میونسپل کمیٹی سیالکوٹ کے رجسٹر میں تاریخ پیدائش کا وہ اندراج:
جس سے ڈاکٹر صاحب کی تاریخ پیدائش کے متعلق غلط فہمی پیدا ہوئی۔

انگریزی مضمون " اقبال کی شاعری " کے عنوان سے شائع ہوا جو ملک راج آنند کا لکھا ہوا تھا۔ اس میں بھی سنہ پیدائش ۱۸۷۶ء ہی درج ہے۔

۴۔ شیخ اعجاز احمد صاحب کی والدہ صاحبہ نے (جو اب فوت ہو چکی ہیں) شیخ صاحب سے بیان کیا کہ ان کی شادی کے وقت علامہ پانچویں جماعت میں پڑھتے تھے اور ان کی عمر دس بارہ سال کے درمیان تھی۔ چونکہ یہ ثابت ہے کہ علامہ نے میٹریکولیشن کا امتحان ۱۸۹۳ء میں پاس کیا لہذا اس حساب سے میٹریکولیشن پاس کرتے وقت علامہ کی عمر ۱۵ اور ۱۷ سال کے درمیان ہوئی۔ اگر تاریخ پیدائش ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء ہو تو میٹریکولیشن کے وقت ان کی عمر ۲۰ سال ہو گی۔ لہذا شیخ اعجاز احمد صاحب کی والدہ ماجدہ کی یہ روایت بھی ۱۸۷۳ء کی تائید نہیں کرتی۔

۵۔ علامہ کی وفات کے بعد جولائی ۱۹۳۸ء میں ان کے برادر کلاں شیخ عطا محمد صاحب نے اپنے صاحبزادہ شیخ اعجاز احمد کو ایک خط علامہ کی بیوی کے متعلق لکھا جس میں بیان کیا کہ وہ یعنی علامہ کی پہلی بیوی علامہ سے دو تین سال بڑی تھیں اور اس وقت یعنی ۱۹۳۸ء میں ان کی عمر ۶۵ سال سے اوپر ہے۔ اس حساب سے ۱۹۳۸ء میں علامہ کی عمر ۶۲ یا ۶۳ سال کے قریب بنتی ہے۔ یہ روایت بھی علامہ کی بیان کردہ تاریخ کی تائید میں ہے۔

۶۔ اگر تاریخ پیدائش ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء ہو تو ۵ مئی ۱۸۹۳ء کو جب انٹرنس پاس کرنے کے بعد حضرت اقبال سکاچ مشن کالج سیالکوٹ میں داخل ہوئے ان کی عمر ۲۰ سال سے زائد ہونی چاہیئے۔ لیکن کالج کے رجسٹر میں ان کی عمر بوقت داخلہ ۱۸ سال لکھی ہوئی ہے جو ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کی تائید نہیں کرتی۔ یہ بات بھی قرین قیاس نہیں کہ علامہ ایسے ذہین اور ہونہار طالب علم نے ۲۰ سال سے زائد کی عمر میں انٹرنس پاس کیا ہو۔ علامہ اقبال کے واضح نوٹ کی موجودگی میں جو ۱۹۰۸ء میں لکھا گیا اور جس میں سنہ ہجری کے مطابق تاریخ مہینے اور سنہ تک کا تعین کیا گیا اور بعدازاں ۱۹۳۱ء میں پاسپورٹ میں بھی سنہ پیدائش کے متعلق اسی بیان کی تصدیق کی گئی۔ نیز ان کے برادر کلاں کے بیان کردہ سنہ پیدائش سے اور منشی محمد دین صاحب فوق کے ۱۹۳۲ء والے بیان سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ کوئی

وجہ نہیں کہ ان کی پیدائش کی تاریخ ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ ھ تسلیم نہ کی جائے اور ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو صحیح قرار دیا جائے ۔ یہاں یہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ ھ کے مطابق عیسوی تاریخ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہے ۱۸۷۶ء نہیں ۔ معلوم ہوتا ہے حضرت علامہ کو اپنی پیدائش کی تاریخ مہینہ اور سنہ ہجری حساب کے مطابق تو وثوق سے یاد تھے لیکن تحقیقی مقالہ کا تعارفی نوٹ لکھتے وقت جو وطن سے باہر لکھا گیا اس کی عیسوی تاریخ ، مہینہ اور سنہ سے مطابقت نہ کی جا سکی اور ہجری تاریخ ماہ و سنہ کو زبانی عیسوی تاریخ و ماہ سال میں منتقل بھی نہیں کیا جا سکتا ، لہذا انہوں نے سرسری اندازہ کر کے عیسوی سنہ ۱۸۷۶ء درج کر دیا اور ان کے ذہن میں عیسوی سنہ پیدائش یہی قائم رہا ۔ اگر حضرت علامہ کو عیسوی سنہ و تاریخ و ماہ یاد ہوتا تو مقالہ کے تعارفی نوٹ میں وہ تاریخ و ماہ عیسوی کا بھی ضرور اندراج کر دیتے اور صرف ۱۸۷۶ء پر ہی اکتفانہ کرتے ۔ بہرحال ہجری کے حساب سے انہوں نے تاریخ مہینے اور سنہ کا تعین کر دیا ہے چونکہ ان کی بیان کردہ تاریخ پیدائش ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ ھ مطابق ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہے ، لہذا عیسوی سنہ کے مطابق تاریخ پیدائش ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہی صحیح ہونی چاہیئے نہ کہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء ۔ علامہ کی وفات پر سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے جو نوٹ شائع کیا تھا ۔ اس میں بھی عیسوی سنہ پیدائش ۱۸۷۷ء ہی لکھا ہے ۔

تاریخ پیدائش کے متعلق دو ایک اور باتوں کی وضاحت کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے تاکہ کوئی شک و شبہہ نہ رہے ۔

۱ ۔ حضرت علامہ کے لوح مزار پر سنہ پیدائش ۱۲۹۲ ھ درج ہے ۔ جو نہ تو علامہ کے بیان کردہ سنہ ہجری کے مطابق ہے نہ ہی مفروضہ اندراج میونسپل کمیٹی سیالکوٹ کے مطابق ۔ یہ لوح مزار افغانستان کی حکومت نے کابل سے تیار کرا کر بھیجی تھی ۔ راقم الحروف نے علامہ اقبال کی مزار کمیٹی کے سیکرٹری خواجہ عبدالرحیم صاحب بیرسٹر سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ کیا یہ سنہ پیدائش مزار کمیٹی نے حکومت افغانستان کو لکھ کر بھیجا تھا اور اگر بھیجا تھا ۔ تو کس بنا پر یا افغانستان والوں نے اپنی کسی اطلاع کے مطابق خود ہی یہ سنہ لکھوا دیا ۔ افسوس

ہے وہ اس کی وضاحت نہ فرما سکے کیونکہ زبانی انہیں کچھ یاد نہیں اور مزار کمیٹی کا ریکارڈ اس معاملہ میں قطعی خاموش ہے، چونکہ اس سنہ پیدائش کے صحیح ہونے کا کوئی ثبوت موجود نہیں لہذا اسے خود علامہ کے بیان کردہ سنہ یعنی ۱۲۹۴ ھ کے مقابلہ میں تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

۲۔ میونسپل کمیٹی سیالکوٹ کے رجسٹر پیدائش کا جائزہ لینے پر پایا گیا کہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کے اندراج کے بعد ۱۸۷۷ء تک علامہ کے والد صاحب کے ہاں کسی اور لڑکے کی پیدائش کا اندراج نہیں۔ کہا جا سکتا ہے کہ جب رجسٹر پیدائش میں ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کا اندراج نہیں تو یہ تاریخ پیدائش کیسے درست ہو سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ رجسٹر پیدائش میں عدم اندراج عدم پیدائش کا ثبوت قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس زمانہ میں رجسٹر پیدائش میں ہر ایک پیدائش درج کئے جانے کا اتنا اہتمام نہ تھا جو ان دنوں میں ہے۔ لہذا امکان ہے کہ علامہ کی پیدائش درج نہ کرائی گئی ہو۔ بہرحال صرف عدم اندراج کی بنا پر علامہ کی اپنی بیان کردہ تاریخ پیدائش کو رد نہیں کیا جا سکتا۔

۳۔ مرے کالج سیالکوٹ کے رجسٹر میں جہاں حضرت علامہ کے داخلہ کالج کا اندراج ہے وہاں ان کی وفات کے بعد کالج کے پرنسپل اور وائس پرنسپل کا دستخطی ایک نوٹ درج ہے جسے حرف بحرف ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"He (Dr. Muhammad Iqbal) was born on 22nd February 1873 at Sialkot, a well known town on that border of the Punjab which adjoins Jammu."

This is the correct date as announced in the 'Daily Inqilab' Lahore, 7th May, 1938, on the authority of the brother of the deceased. In some other paper 1876 had been given as the year of his birth but the 'Inqilab' was asked to publish the dates found in the records of the family.

اس نوٹ سے واضح ہے کہ پرنسپل اور وائس پرنسپل نے "روزنامہ انقلاب کے اس نوٹ پر انحصار کرتے ہوئے تاریخ پیدائش ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء لکھی ہے جو

انقلاب کی اشاعت ۷ مئی ۱۹۳۸ء میں شائع ہوئی اور جس کا ذکر پہلے کر دیا گیا ہے۔ پرنسپل کے نوٹ میں یہ بیان قطعاً درست نہیں کہ انقلاب نے یہ تاریخ پیدائش علامہ مرحوم کے بھائی کی تصدیق کے بعد شائع کی تھی۔ اس کے برعکس انقلاب کے نوٹ سے واضح ہوتا ہے کہ "انقلاب" نے حضرت علامہ کے بھائی کے بیان کردہ سنہ پیدائش کو رد کرتے ہوئے اپنی "تحقیق" کی بنا پر تاریخ پیدائش ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء بیان کی ہے۔ پرنسپل کے نوٹ کا آخری فقرہ بھی درست نہیں اور نہ یہ فقرہ انقلاب کی اصل عبارت کے مطابق ہے۔ مزید برآں راقم الحروف نے حضرت علامہ کے برادر زادہ شیخ اعجاز احمد سے تصدیق کرالی ہے کہ ان کے ہاں کوئی ایسا "فیملی ریکارڈ" نہ اب ہے اور نہ پہلے کبھی تھا جس میں حضرت علامہ کی تاریخ پیدائش ۲۲ فروی ۱۸۷۳ء درج ہو۔

حضرت علامہ کی وفات کو ابھی صرف ۲۵ سال ہی گذرے ہیں کہ ان کی تاریخ پیدائش کے متعلق غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے۔ چونکہ صحیح تاریخ کا تعین ضروری ہے۔ لہذا عزیزم جاوید اقبال اور شیخ اعجاز احمد نے مجھے مشورہ دیا کہ "روز گار فقیر" کے نقش ثانی میں اس موضوع کا جائزہ لے کر اس غلط فہمی کو رفع کر دینا چاہیئے۔ اور واضح حقائق کی بنا پر شائع کر دینا چاہیئے کہ علامہ مرحوم کی اصل تاریخ پیدائش ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ ھ مطابق ۹ نومبر ۱۸۷۷ء بروز جمعہ ہے اور انہوں نے ۶۱ سال کی عمر پائی، ایک روایت کے مطابق ۶۱، اور ۶۳ سال کے درمیان وفات پانا عاشقان رسول کا نشان امتیاز بھی رہا ہے۔

علامہ اقبال چونکہ ایک قومی بلکہ بین الاقوامی شخصیت ہیں، اس لیے ہر ایک کو یہ حق تو حاصل ہے کہ وہ ان کے متعلق تحقیق کرے اور اپنی تحقیق کے نتائج قوم کے سامنے پیش کرے۔ لیکن اس حق کو استعمال کرتے ہوئے تحقیق کا حق بھی پوری طرح ادا کرنا چاہیے یعنی نتائج کی بنیاد ٹھوس واقعات پر رکھنی چاہیے نہ کہ صرف ذاتی مفروضات و قیاسات پر، کیونکہ ایسا نہ کرنے سے علامہ کے متعلق غلط روایات مشہور ہو جائیں گی اور یہ علامہ کے ساتھ اور خود اپنی قومی تاریخ کے ساتھ ناانصافی ہو گی۔

ایک صاحب مضمون نے علامہ کی تاریخ پیدائش کو جو "روز گار فقیر" میں

۹ نومبر ۱۸۷۷ء بیان کی گئی ہے، درست تسلیم کیا ہے، مگر ان کے خیال میں اس تاریخ کے "دریافت" کرنے میں جرمن مصنفہ مس این میری شمل سبقت لے گئی ہیں، کیونکہ بقول صاحب مضمون انہوں نے "روز گار فقیر" کی اشاعت سے قبل اپنی تصنیف Gabriel ، s Wing میں اس تاریخ کا ذکر کیا ہے۔

اس مضمون کی تردید میں گوجرانوالہ کے ایک صاحب کا جو مکتوب شائع ہوا ہے، اس میں کہا گیا ہے کہ علامہ کی صحیح تاریخ پیدائش تو مس شمل اور مصنف "روز گار فقیر" سے بہت پہلے منشی محمد دین صاحب فوق "دریافت" فرما چکے تھے۔ لہذا اس "دریافت" کا سہرا دراصل ان کے سر ہے۔ ہمیں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں کہ مس شمل کی تصنیف "روز گار فقیر" سے قبل شائع بھی ہوئی یا نہیں۔ نہ ہی مکتوب نگار سے یہ دریافت کرنا ضروری ہے کہ فوق صاحب نے اپنی کس تصنیف میں علامہ کی تاریخ پیدائش ۹ نومبر ۱۸۷۷ء بیان کی ہے۔ کیونکہ ان کی تصنیف "مشاہیر کشمیر" میں تو علامہ کا سنہ پیدائش ۱۸۷۵ء اور ان کے مضمون "اقبال کے مختصر سوانح حیات" مطبوعہ اقبال نمبر "نیرنگ خیال" میں ۱۸۷۶ء درج ہے۔

"روز گار فقیر" کے حصہ اول میں بیان کیا جا چکا ہے کہ علامہ نے ۱۹۰۸ء میں اپنے تحقیقی مقالے "ایران میں مابعد الطبیعیات کا ارتقاء" کے تعارفی نوٹ میں اپنی تاریخ پیدائش ۳ ذی قعد ۱۲۹۴ھ بیان کی ہے جو سنہ عیسوی کے مطابق ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہے۔ بعد میں جس کسی نے بھی اپنی تصنیف میں یہ تاریخ پیدائش بیان کی ہے۔ اس نے علامہ کے ہی بیان پر انحصار کیا ہے۔

MURRAY COLLEGE
SIALKOT CITY.
(West Pakistan.)
29th April, 1963.

The entries of Dr Muhammad Iqbal (the renowned poet and Philosopher) as recorded in the College admission register are that he joined this College on 5th May, 1893 and that his age given is 18 years. (No definite dates of birth are given in the Register).

" روز گار فقیر " کی جلد اول میں علامہ اقبال کی تاریخ ولادت سے متعلق جو مضمون شائع ہوا ہے ، اس میں صفحہ ۲۳۳ پر مرے کالج سیالکوٹ میں ان کے داخلے کی تاریخ ۵ مئی ۱۸۹۳ء بیان کی گئی ہے ۔ لاہور کے انگریزی روز نامے میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں اس تاریخ کی صحت پر شبہے کا اظہار کیا گیا ہے ، حالانکہ مصنف " روز گار فقیر " نے دونوں جلدوں میں ایسی ایک بھی تاریخ بیان نہیں کی ہے ، جس کا باقاعدہ اور مستند حوالہ مصنف کے پاس موجود نہ ہو ۔

مندرجہ بالا تاریخ (۵ مئی ۱۸۹۳ء) بھی مرے کالج سیالکوٹ کے ایک خط سے اخذ کی گئی تھی ، جس کا عکس قارئین کی آگاہی کے لیے یہاں پیش کیا جا رہا ہے ۔

(مؤلف " روز گار فقیر ")

اس اعتبار سے یہ تاریخ نہ کسی مصنف کی " دریافت " ہے ، نہ کسی کا انکشاف ۔ راقم الحروف نے بھی اس تاریخ کو علامہ کی خود بیان کردہ تاریخ کے طور پر ہی پیش کیا ہے ۔ البتہ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کی تائید میں جو شہادتیں اور مستند حوالے مل سکے ، ان سب کو مرتب اور محفوظ کر دیا ہے تاکہ تاریخ پیدائش کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے اور علامہ کی تاریخ پیدائش وہی درست سمجھی جائے جو خود انہوں نے بیان فرمائی ہے ۔

تاریخ پیدائش
(ایک غلط فہمی در غلط فہمی کا ازالہ)

خالد نظیر صوفی

زیر نظر کتاب (اقبال درون خانہ) کی ترتیب کے دوران والد گرامی کا شدید اصرار رہا کہ میں حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمہ کی تاریخ پیدائش پر بھی ایک تحقیقی مقالہ اس میں شامل کروں لیکن کسی ٹھوس اور ناقابل تردید ثبوت کے بغیر اس موضوع پر قلم اٹھانا ناممکن نظر آتا تھا۔ والد محترم کو پختہ یقین تھا کہ علامہ علیہ الرحمہ کی نئی تاریخ پیدائش ۹ نومبر ۱۸۷۷ء بلا تحقیق قبول کرلی گئی ہے۔ اس شک کو اس حقیقت سے بھی تقویت پہنچتی تھی کہ عام طور پر سکول میں داخل کرواتے وقت بچوں کی عمریں کم لکھوا دی جاتی ہیں تاکہ تکمیل تعلیم کے بعد حصول ملازمت کے لیے کافی وقت مل سکے۔ اس کے علاوہ ماضی میں چونکہ بچوں کو پہلے دینی مدارس میں بٹھایا جاتا تھا اور قرآن حکیم و دینی تعلیم کی تکمیل کے بعد اگر مناسب خیال کیا جاتا تو سکول کی طرف رجوع کیا جاتا، اس لیے شاعر مشرق کے تعلیمی ریکارڈ میں مندرج تاریخ پیدائش میں فرق کا احتمال موجود تھا، مگر اس وقت تک کوئی حتمی رائے قائم کرنا ممکن نہیں تھا جب تک کہ میونسپل کمیٹی کے ریکارڈ کے ساتھ اسے پوری طرح پرکھ نہ لیا جاتا۔ چنانچہ اس سلسلے میں، میں نے تحقیق کا آغاز میونسپل کمیٹی سیالکوٹ کے دفتر پیدائش و اموات ہی سے کیا اور ۱۸۷۰ء سے ۱۸۷۷ء تک کے رجسٹر پیدائش کی ذاتی طور پر کئی دن تک چھان بین کی اور ایک ایک اندراج کو بنظر غائر دیکھا۔ ان آٹھ برسوں میں شیخ نور محمد صاحب عرف " نتھو (۱) کے چار بچوں کے اندراجات دستیاب ہوئے، جن کی روشنی میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمہ نہ تو ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو اور نہ ہی ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو پیدا ہوئے بلکہ ان کی صحیح تاریخ پیدائش ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء ہے۔

میری والدہ مکرمہ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے اپنی والدہ ماجدہ (محترمہ

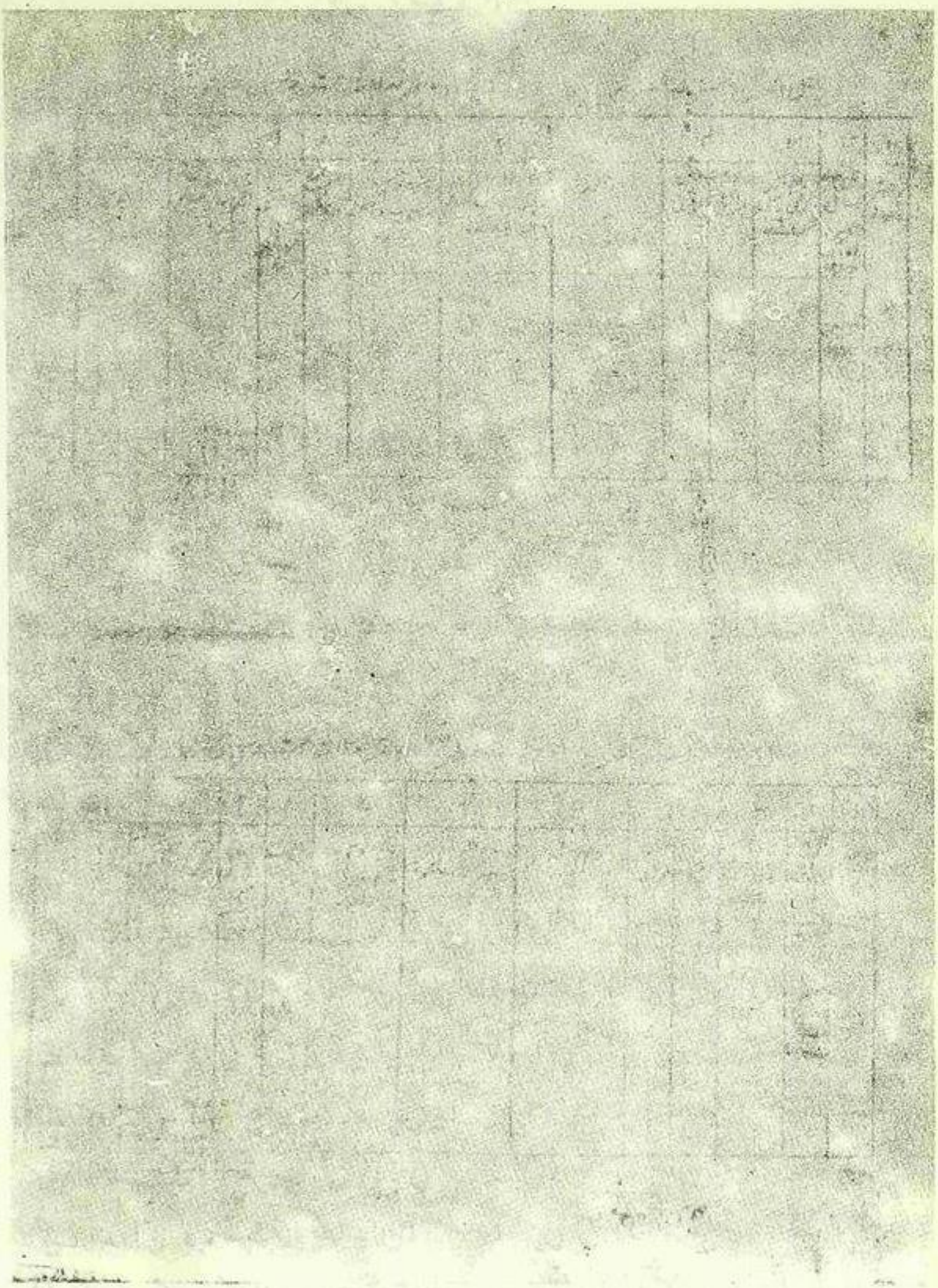

علامہ اقبالؒ کی تاریخ ولادت کے بارے میں رجسٹر اندراجات کے دو عکس
اوپر علامہ موصوف کے ایک مرحوم بھائی کی اور نیچے علامہ اقبالؒ کی صحیح تاریخ
ولادت درج ہے

مہتاب بی بی صاحبہ) اور اپنی دو پھوپھیوں (محترمہ کریم بی بی صاحبہ اور محترمہ زینب بی بی صاحبہ) سے بارہا یہ سنا ہے کہ حضرت علامہ کی بڑی ہمشیرہ محترمہ طالع بی بی صاحبہ، ان سے تقریباً تین برس بڑی تھیں اور علامہ صاحب کی چھوٹی بہن مرحومہ کریم بی بی صاحبہ ان سے کوئی تین برس چھوٹی تھیں۔ میں نے خود پھوپھی کریم بی بی صاحبہ کی زبانی سنا ہے کہ حضرت علامہ اقبالؒ ان سے تین برس بڑے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت علامہ ان دونوں بہنوں کے درمیان پیدا ہوئے۔ میونسپل کمیٹی سیالکوٹ کے رجسٹر پیدائش میں جو اندراجات دستیاب ہوئے ہیں، ان کی رو سے دونوں بہنوں کے درمیان دو بھائی پیدا ہوئے جن میں ایک وفات پا گئے اور دوسرے حضرت علامہؒ تھے۔ ان چاروں بہن بھائیوں پیدائش کی اندراجات میونسپل کمیٹی سیالکوٹ کے رجسٹر پیدائش میں اس طرن بسلسلہ وار موجود ہیں:

نمبر	تاریخ پیدائش	لڑکی یا لڑکا	ولدیت
۴۳۳	۶ ستمبر ۱۸۷۰ء	یک لڑکی	نتھو
۱۴۰	۲۲ فروری ۱۸۷۳ء	یک لڑکا	نتھو
۱۰۴۸	۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء	یک لڑکا	نتھو
۹۶۲	۱۴ نومبر ۱۸۷۶ء	یک لڑکی	نتھو ولد محمد رفیع[1]

محلہ	پیشہ، قوم و مذہب	اطلاع کنندہ
چوڑی گراں	کشمیری	رفیق
کشمیریاں	کشمیری	نتھو
چوڑی گراں	مسلمان خیاط	علی محمد ولد غلام محی الدین
کشمیریاں	مسلمان کشمیری	نتھو

۶ ستمبر ۱۸۷۰ء کو پیدا ہونے والی لڑکی علامہ صاحب کی بڑی ہمشیرہ محترمہ طالع بی بی زوجہ ، غلام محمد صاحب تھیں جو حضرت علامہ سے تقریباً تین برس بڑی تھیں - یہ اس طرح بھی صحیح ثابت ہوتا ہے کہ علامہ اقبالؒ کی یہ بڑی ہمشیرہ ۱۳ جولائی ۱۹۰۲ء کو گھریلو یادداشت کے مطابق تقریباً ۳۲ برس کی عمر میں انتقال فرما گئیں - ان کی فوتیدگی کا اندراج میونسپل کمیٹی سیالکوٹ کے رجسٹر اموات میں اس طرح موجود ہے:

نمبر	تاریخ وفات	نام	زوجہ	مرد یا عورت
۴۴۲	۴ جولائی ۱۹۵۸ء	کریم بی بی	احمدالدین	عورت

عمر متوفی	پیشہ ، قوم و مذہب	محلہ	اطلاع کنندہ
۸۶ برس	کشمیری مسلمان	چوڑی گراں	افتخار احمد

رجسٹر کے اندراج میں حضرت علامہ کی ہمشیرہ کی عمر اندازاً ۳۰ سال لکھی گئی ہے جو کہ اطلاع کنندہ کے بیان پر مبنی ہے - اگر ۳۰ برس کے حساب سے ان کی تاریخ پیدائش نکالی جائے تو پھر وہ ۱۸۷۲ء میں پیدا ہوئیں جبکہ اس سال میں شیخ نور محمد صاحب کے کسی بچے کا اندراج موجود نہیں ہے - اس لیے یہ ثابت ہوا کہ وہ گھریلو یادداشت کے مطابق تقریباً ۳۲ برس کی عمر میں ہی فوت ہوئیں اور ۶ ستمبر ۱۸۷۰ء کا اندراج پیدائش انہی کا ہے -

اس اندراج کے بعد شیخ نور محمد صاحب کے دوسرے بچے کا اندراج ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو ملتا ہے جو لڑکے کا ہے - یہی وہ تاریخ ہے جو اب تک حضرت علامہ علیہ الرحمہ کی تاریخ پیدائش کے طور پر مشہور رہی ہے - " روزگار فقیر " کے مصنف نے اس تاریخ کو اس طرح غلط ثابت کیا ہے کہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو پیدا

ہونے والا بچہ فوت ہو گیا تھا ۔ یہ واقعی درست ہے ۔ دراصل یہ وہ بچہ ہے جسے پیدائش کے فوراً بعد والدہ ماجدہ اقبالؒ نے میاں جی (والد اقبال) کے ایما پر اپنی دیورانی کی جھولی میں ڈال دیا تھا کیونکہ ان کے ہاں کوئی نرینہ اولاد نہ تھی ۔ مشیت ایزدی سے وہ بچہ شیر خواری کی عمر میں ہی انتقال کر گیا ۔

اللہ تعالیٰ کو شاعر مشرق کے والدین کا یہ بے لوث ایثار اتنا پسند آیا کہ اسی سال پورے سوا دس ماہ بعد ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو ایک با اقبال فرزند عطا فرما کر ان کی دل جوئی فرمائی ۔ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ اس تاریخ کے اندراج میں شیخ نور محمد صاحب کا پیشہ خیاط لکھا گیا ہے جبکہ دوسرے تمام اندراجات میں اسی خانے میں کشمیری درج ہے ، لیکن دراصل یہ ایک خانہ تین قسم کے اندراجات کے لئے ہے ، یعنی پیشہ قوم اور مذہب ۔ اس لیے کبھی تو اس میں قوم لکھی گئی ، کبھی مذہب ، کبھی پیشہ ۔ اس حقیقت سے سب آگاہ ہیں کہ شیخ نور محمد صاحب کپڑے کی ٹوپیاں اور کلاہ (۳) بنانے کا کاروبار کرتے تھے اور حضرت علامہ کی پیدائش کے وقت ان کا یہ کاروبار عروج پر تھا ۔ اس ولادت کے اطلاع کنندہ ، علی محمد ولد غلام محی الدین صاحب نے جو رشتے میں نور محمد صاحب کے پھوپی زاد بھائی تھے ، متعلقہ کلرک کے دریافت کرنے پر یقیناً یہ بتایا ہو گا کہ شیخ نور محمد صاحب ٹوپیاں بنانے کا کاروبار کرتے ہیں ۔ چنانچہ ٹوپیاں بنانے کی مناسبت سے متعلقہ کلرک نے خیاط لکھ دیا ۔

۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کے ٹھیک تین سال بعد ۱۴ نومبر ۱۸۷۶ء کو ایک لڑکی کا اندراج متعلقہ رجسٹر میں ملتا ہے جو یقیناً علامہ صاحب کی اس ہمشیرہ کا ہے جو ان سے تین برس چھوٹی تھیں ۔ یہ اس طرح بھی درست ثابت ہوتا ہے کہ علامہ اقبال کی یہ چھوٹی ہمشیرہ مرحومہ کریم بی بی صاحب زوجہ احمد الدین صاحب ، یکم جولائی ۱۹۵۸ء کو گھریلو یادداشت کے مطابق ۸۱ یا ۸۲ برس کی عمر میں فوت ہوئیں ۔ میونسپل کمیٹی سیالکوٹ کے رجسٹر اموات میں ان کی وفات کا اندراج ۴ جولائی ۱۹۵۸ء کی تاریخ میں اس طرح موجود ہے :

نمبر	تاریخ وفات	نام	زوجہ	مرد یا عورت
۱۶۵۰	۱۳ جولائی ۱۹۰۲ع	طالع بی بی	غلام محمد	عورت

عمر متوفی	پیشہ، قوم و مذہب	محلہ	اطلاع کنندہ
۳۰ سال	شیخ مسلمان	حکیم حسام الدین	تاج دین

مندرجہ بالا اندراج میں تخمیناً عمر ۸۶ برس درج ہے۔ اس حساب سے ان کی تاریخ پیدائش نکالی جائے تو ان کی پیدائش ۱۸۷۲ء کی نکلتی ہے جو اس لیے درست نہیں کہ اس سال میں شیخ نور محمد صاحب کے کسی بچے کی پیدائش کا اندراج موجود نہیں ہے۔ دوسرے اگر ان کو ۱۸۷۲ء میں پیدا شدہ تسلیم کر لیا جائے تو اس طرح وہ علامہ اقبال سے ۱۸۷۳ء کے حساب سے بھی ایک برس بڑی ہو جاتی ہیں، جب کہ حقیقت میں وہ ان سے تین برس چھوٹی تھیں۔ اس کے علاوہ چونکہ وہ گھریلو یادداشت کے مطابق تقریباً ۸۲ برس کی عمر میں فوت ہوئیں اس لیے ۱۴ نومبر ۱۸۷۶ء کا اندراج پیدائش انہی کا ہے۔

اب مضحکہ خیز صورت حال یہ ہے کہ حضرت علامہ اقبالؒ کی وہ ہمشیرہ، جو ان سے تین برس چھوٹی تھیں، ۱۴ نومبر ۱۸۷۶ء کو پیدا ہوئیں لیکن روزگار فقیر کے فاضل مصنف کی رو سے شاعر مشرقؒ کی پیدائش ان سے پورے ایک برس بعد ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو ہوئی۔ اگر پوری طرح تحقیق کی جاتی تو اس قسم کی "بوالعجبی" سے یقیناً محفوظ رہا جا سکتا تھا۔

۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کی صداقت اس سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ حضرت علامہؒ کے برادر بزرگ شیخ عطا محمد صاحب کا تخمینی بیان، جو اخبار انقلاب کے شمارہ ۷ مئی ۱۹۳۸ء میں شائع ہوا، اس میں انہوں نے علامہ اقبالؒ کی پیدائش کا مہینہ دسمبر

بیان کیا اقتباس ملاحظہ ہو:

" حضرت علامہ اقبال کے جو مختصر سوانح حیات، انقلاب " کی کسی گذشتہ اشاعت میں چھپے تھے ان میں شیخ عطا محمد صاحب برادر کلاں حضرت علامہ مرحوم کے تخمینی بیان کے مطابق حضرت مرحوم کی تاریخ پیدائش دسمبر ۱۸۷۶ء بتائی گئی تھی "۔(۴)

مندرجہ بالا اقتباس سے ثابت ہوتا ہے کہ بڑے شیخ صاحب کو سنہ پیدائش صحیح یاد نہ تھا لیکن مہینہ انہوں نے بالکل درست بیان کیا جو میونسپل ریکارڈ کے عین مطابق ہے۔

۱۸۷۶ء کی غلط فہمی دراصل اس طرح پیدا ہوئی کہ حضرت علامہؒ کی دونوں بڑی اور دونوں چھوٹی بہنوں کی عمروں میں تقریباً تین تین برس کا فرق تھا۔ فروری ۱۸۷۳ء میں پیدا ہوئے والا لڑکا بھی اپنی بڑی بہن مرحومہ طالع بی بی جنت مکانی سے تقریباً تین برس چھوٹا تھا۔ اس پیدائشی قاعدہ کلیے کے پیش نظر، مرور ایام کے ساتھ خاندان میں حضرت علامہ کو فروری ۱۸۷۳ء میں پیدا ہونے والے لڑکے کے تین سال بعد ۱۸۷۶ء میں پیدا شدہ سمجھا جانے لگا۔ بہن بھائیوں کے ایک جیسے پیدائشی فرق نے اس خیال کو مزید تقویت بخشی۔ چونکہ اس زمانے کے سیدھے سادے لوگ زیادہ تردد میں پڑنے کے قائل نہ تھے اس لیے یہ غلط فہمی آہستہ آہستہ صحیح تاریخ کے مقابلے میں مشہور ہو گئی اور کسی کو بھی اس کا خیال نہ رہا کہ ۱۸۷۶ء میں تو علامہ صاحب کی چھوٹی ہمشیرہ پیدا ہوئی تھیں۔ چنانچہ حکیم الامتؒ کو بھی اپنے بزرگوں کی اسی روایت کا سہارا لینا پڑا اور اس طرح انہوں نے اپنے تحقیقی مقالے کے تعارفی نوٹ اور پاسپورٹ میں اپنا سنہ پیدائش ۱۸۷۶ء ہی درج فرمایا۔

مزید برآں حضرت علامہ علیہ الرحمہ کی پہلی بیگم محترمہ کریم بی بی صاحبہ (والدہ آفتاب) کی روایت بھی ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو درست ثابت کرتی ہے کہ ۱۸۹۳ء میں شادی کے وقت علامہ صاحب کی عمر بیس برس سے کچھ کم تھی لیکن نومبر ۱۸۷۷ء کی رو سے آپ کی عمر شادی کے وقت پندرہ سولہ برس تھی اور فروری ۱۸۷۳ء

کے مطابق بیس سال سے زیادہ ، البتہ ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کے حساب سے اس وقت آپ کی عمر بیس برس سے کچھ کم بنتی ہے ۔ یہ اس کی صداقت کا ایک اور ثبوت ہے ۔

دسمبر ۱۸۷۳ء کے مطابق حضرت علامہؒ نے سوا انیس برس کی عمر میں میٹرک پاس کیا ۔ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ ۱۸۹۳ء میں کالج میں داخلے کے وقت ان کی عمر کا اندراج کالج ریکارڈ میں ۱۸ برس ہے لیکن اس حساب سے آپ کی تاریخ پیدائش ۱۸۷۵ء میں جا نکلتی ہے جو مندرجہ بالا شواہد کی موجودگی میں قابل قبول نہیں ۔ در حقیقت آج سے ایک صدی قبل دین دار لوگ اپنے بچوں کو پہلے مسجد کے مدرسے میں درس قرآن اور دینی تعلیم کے لیے بٹھا دیا کرتے تھے اور قرآنی تعلیم سے فراغت کے بعد اگر مناسب سمجھا جاتا تو سکول کی طرف رجوع کیا جاتا ۔ اسی ماحول کے مطابق حضرت علامہ کو بھی ان کے والد گرامی نے مولوی غلام حسین صاحب (امام مسجد شوالہ والی) کے دینی مدرسے میں داخل فرمایا (۵) ۔ ان دنوں مولوی میر حسن شاہ صاحب جب بھی اپنے دوست مولوی غلام حسین صاحب سے ملاقات کے لیے جاتے تو علامہ اقبالؒ کی ہونہاری سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے ۔ دراصل ان کی دور رس نگاہیں علامہ اقبالؒ کی روشن پیشانی سے ذہانت اور اقبال مندی کی پھوٹتی ہوئی کرنوں کو بخوبی دیکھ رہی تھیں ۔ انہوں نے کئی بار شیخ نور محمد صاحب کو ، جن سے ان کے قریبی دوستانہ مراسم تھے ، مشورہ دیا کہ لڑکے کو ان کے سپرد کر دیا جائے تاکہ اسے سکول میں داخل کروا دیا جائے ۔ انہوں نے یہاں تک کہا کہ یہ بچہ مدرسوں میں پڑھنے والا نہیں ہے ۔ میاں جی اپنے دینی رجحان کی وجہ سے پہلے تو انہیں ٹالتے رہے تاکہ اقبالؒ دینی تعلیم سے فارغ ہو جائیں تو پھر کچھ سوچا جائے لیکن شاہ صاحب کے متواتر اور شدید اصرار نے انہیں مجبور کر دیا اور انہوں نے حضرت علامہ کو آخر کار ان کے سپرد کر دیا اسی کشمکش میں حضرت علامہ اقبالؒ پہلے ایک دو برس مدرسے میں رہے اس لیے سکول میں دیر سے داخل ہوئے یقیناً اس فرق کو دور کرنے کے لیے سکول میں ان کی عمر اصل سے کم لکھوائی گئی لیکن حقیقت میں وہ ۱۸۹۳ء میں سوا انیس برس کے تھے جو ان کی بڑی بہن صاحبہ

کے بیان کے مطابق ثابت ہے۔

مندرجہ بالا تمام حقائق اور شواہد کی روشنی میں کسی قسم کی بحث کی گنجائش باقی نہیں رہتی اور بلا شک و شبہہ یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرت علامہ اقبالؒ ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء بروز سوموار پیدا ہوئے اور بوقت وفات آپ کی عمر ۶۴ برس ۳ ماہ اور ۲۳ دن تھی۔ میرے خیال میں اس اختلافی مسئلے کی اس طرح نقاب کشائی کے بعد محققین کو اسے قبول کرنے میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ کا اظہار نہیں کرنا چاہیے:

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

حواشی

۱ ۔ شیخ نور محمد صاحب کو عرف عام میں شیخ نتھو کہتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی ولادت سے پیشتر ان کے والدین کے اوپر تلے دس لڑکے فوت ہو گئے ، چنانچہ ان کی پیدائش پر بڑی منتیں مانی گئیں اور ان کے ناک کان چھدوا کر زیور پہنائے گئے ناک میں نتھ ہونے کی وجہ سے وہ عرف عام میں نتھو مشہور ہو گئے (مصنف) ۔

۲ ۔ شیخ نور محمد صاحب کے والد کا نام شیخ محمد رفیق تھا جو یہاں سہواً محمد رفیع لکھا گیا ہے ۔ (مصنف)

۳ ۔ آپ کی دکان کی بنی ہوئی مردانہ ٹوپیاں اور کلاہ پشاور تک مقبول خاص و عام تھے اور اسی کاروبار کی وجہ سے آپ کے خاندان کو سیالکوٹ میں " ٹوپیاں والے " کہہ کر پکارتے اور پہچانتے تھے ۔ آج تک یہ نام زبان زد عام ہے ۔ اس کے علاوہ سیالکوٹ میں سب سے پہلے کپڑے سینے کی مشین آپ ہی نے خریدی جسے سارا شہر دیکھنے کے لیے آتا تھا اور اس طرح آپ کا نام " کلا والے " بھی پڑ گیا " ۔ (مصف)

۴ ۔ روز گار فقیر ، حصہ اول ، صفحہ ۲۳۰

۵ ۔ علامہ اقبالؒ نے اپنے تحقیقی مقالے کے تعارفی نوٹ میں خود اس کا اعتراف یوں کیا ہے :

My education began with the study of Arabic and Persian. A few years after I joined one of the local schools. (The development of Metaphysics in Persia)

علامہ اقبالؒ کی تاریخ ولادت

تحریر : مرغوب صدیقی

کچھ عرصہ ہوا حکومت نے ایک کمیٹی یہ تحقیق کرنے کے لیے تشکیل کی تھی کہ علامہ ڈاکٹر محمد اقبال ، (جنہوں نے پہلی مرتبہ نظریہ پاکستان کو واضح طور پر پیش کیا تھا) کی تاریخ ، پیدائش کیا ہے ۔ یہ کمیٹی جناب جسٹس ایس ۔ اے رحمن و جناب پروفیسر حمید احمد خاں اور جناب پروفیسر وقار عظیم پر مشتمل تھی ایک انگریزی کہاوت ہے کہ ایک پہاڑ کئی سال تک تکلیف حمل میں مبتلا ہو کر آہیں بھرتا رہا لیکن آخر کار اس کے اندر سے ایک ننھا سا چوہا برآمد ہوا ۔ اسی کہاوت کے مطابق ماہرین کی یہ " عظیم " کمیٹی کئی ماہ تک تحقیق کی تکلیف میں مبتلا رہنے کے بعد صرف اس نتیجہ پر پہنچی کہ علامہ اقبالؒ کے ایک دور کے رشتہ دار صوفی نذیر نے اپنی ایک کتاب میں (جو تحقیقی حیثیت کم اور اور افسانوی حیثیت زیادہ رکھتی ہے) علامہ صاحب کی جو تاریخ پیدائش بیان کر دی ہے (یعنی ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء) وہی صحیح ہے ۔ صوفی نذیر سے قبل ایک حکومتی ادارہ نے مولانا عبدالمجید سالک کو دس ہزار روپے کی گرانٹ دے کر علامہ اقبال پر ایک تحقیقی کتاب لکھنے کے لیے کہا تھا ۔ یہ کتاب " ذکر اقبال " کے عنوان سے اس حکومتی ادارہ نے شائع کی تھی اور اس میں علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش جس قسم کی تحقیق کا نتیجہ تھی وہ سخت قابل افسوس ہے ۔ سالک صاحب نے لکھا ہے کہ " سیالکوٹ میونسپل کمیٹی کے رجسٹر کی رو سے علامہ اقبال " ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو پیدا ہوئے " ۔ اس تحقیق کے نتیجے میں ایک فٹ نوٹ دیا گیا ہے جو یہ ہے : " مصدقہ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ " سالک صاحب نے سیالکوٹ تشریف لے جانے کی زحمت تک گوارا نہیں کی اور ایک خط ڈپٹی کمشنر کو لکھ بھیجا کہ میونسپل کمیٹی کے رجسٹر سے علامہ اقبالؒ کی تاریخ پیدائش کا

پتہ چلا کر ان کو اطلاع دی جائے ۔ اس کے جواب میں میونسپل کمیٹی کے کسی کلرک نے وہ تاریخ پیدائش لکھ بھیجی جو سالک صاحب نے ڈپٹی کمشنر کی مصدقہ اطلاع کے طور پر درج فرما دی ۔ ہمارے بزرگوں کی تحقیق کا طریق کار یہ تھا علامہ صاحب کے والد کا نام شیخ نور محمد ولد محمد رفیق تھا لیکن میونسپل کمیٹی کے رجسٹر کے جس اندراج پر انحصار کیا گیا اس میں صرف درج تھا کہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو ایک شخص نتھو ولد رفیع رفیق نہیں ساکن محلہ کشمیریاں (علامہ صاحب کے والد محلہ کشمیریاں میں نہیں بلکہ محلہ چوڑی گراں میں رہتے تھے ، کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا ۔ سالک صاحب نے یہ تک نہیں دیکھا کہ جس اندراج میں ولدیت اور سکونت دونوں ہی مختلف ہیں علامہ صاحب سے متعلق کیسے ہو سکتا ہے ؟ غالباً انہوں نے فرض کر لیا کہ علامہ صاحب کشمیری ہونے کے باعث محلہ کشمیریاں ہی میں رہتے ہوں گے ۔ اگر سالک صاحب ڈاکٹر جاوید اقبال یا مسٹر آفتاب اقبال ہی سے دریافت کر لیتے تو انہیں پتہ چل جاتا کہ ان کے بزرگ سیالکوٹ میں کس محلہ میں رہتے تھے ۔

اسی طرح صوفی نذیر کی بھی تحقیق عجیب و غریب تھی ۔ انہوں نے بھی سیالکوٹ کی میونسپل کمیٹی کے رجسٹر کا ایک دوسرا غلط اندراج دیکھ کر نتیجہ اخذ کر ڈالا ۔ اس اندراج کے مطابق ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو ایک شخص نتھو کے گھر جو محلہ چوڑی گراں میں واقع تھا ایک لڑکا تولد ہوا تھا اور اس کی اطلاع ایک شخص علی محمد ولد غلام محی الدین نے دی تھی ۔ صوفی نذیر کے مطابق یہ علی محمد علامہ اقبال کے والد شیخ نور محمد کا رشتہ میں پھوپی زاد بھائی تھا ۔ علامہ صاحب کے دو عم زاد بھائیوں (شیخ اعجاز احمد ریٹائرڈ پی ۔ سی ۔ ایس اور شیخ مختار احمد) کے مطابق علامہ صاحب کے سارے خاندان میں دور دور تک علی محمد نام کا کوئی شیخ موجود نہیں تھا شیخ اعجاز احمد کی عمر اس وقت ستر سال کے قریب ہے اور وہ اس زمانہ میں ہوشمند تھے ڈاکٹر جاوید اقبال اور مسٹر آفتاب اقبال بھی اپنے علی محمد نامی کسی رشتہ دار کے وجود سے واقف نہیں ہیں ۔

پروفیسر حمید احمد خاں نے ، صوفی نذیر کی مشکوک تحقیق پر بھروسہ کر کے

(اور اس طرح علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش کو ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء تصور کرکے) علامہ صاحب کا صد سالہ جشن منانے کی تیاری کا اعلان بھی کر ڈالا ہے اس سلسلہ میں یہ بھی دلیل دی جا رہی ہے کہ بھارت کے محققین بھی اس تاریخ پر متفق ہیں ۔ اور آکاش وانی نے اس کا اعلان بھی کر دیا ہے ۔ وزیر اعظم اندرا گاندھی اس کمیٹی کی سربراہ ہیں جو علامہ اقبال کا صد سالہ جشن ولادت منانے کی تیاریاں کر رہی ہے بھارت کے محقق مسٹر مالک رام کہتے ہیں کہ چونکہ صوفی نذیر نے علامہ صاحب کی تاریخ پیدائش ۲۱ دسمبر ۱۸۷۳ء لکھی ہے اور اس کی کسی نے تردید نہیں کی لہذا اس تاریخ کو صحیح مان لینا چاہیے ۔ بھارت کے حکمرانوں کو علامہ سے کوئی جذباتی لگاؤ نہیں ، اور نہ ہی ہو سکتا ہے وہ علامہ کی نظم " ہندی ہیں ہم ، وطن ہے ہندوستاں ہمارا " ریڈیو پر نشر کرکے اپنی سیاست کے تقاضوں کو پورا کرتے رہتے ہیں اس کے علاوہ اندرا گاندھی کو یو ۔ پی میں عام انتخابات در پیش ہیں اور یہ انتخابات اندرا گاندھی کی قیادت کے قیام کے لیے بہت اہم ہیں ۔ اگر یہ ہندی بولنے والا قلبی علاقہ (Hindi Speeking Heartland) یعنی یو ۔ پی فروری میں ہونے والے انتخابات میں اندرا گاندھی کے خلاف بغاوت کر جاتا ہے تو ان کی قیادت کو سخت خطرہ لاحق ہو جائے گا ۔ اس علاقہ میں مسلمانوں کے ووٹ طاقت کے توازن کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ اور ہر جماعت مسلمانوں کے ووٹ حاصل کرنے کے لیے تگ و دو کر رہی ہے ۔ اندرا گاندھی نے شیخ عبداللہ کو یو ۔ پی کی انتخابی مہم میں مسلم لیگ اور دوسری حزب مخالف جماعتوں سے مسلمانوں کے ووٹوں کو علیحدہ رکھنے کے لیے بہت شدومد کے ساتھ جھونک دیا ہے علامہ اقبال کی ولادت کی صد سالہ تقریبات بھی اس انتخابی اسٹریٹیجی کا حصہ ہیں اور ہمارے " دانشور " اس طرح بھارت کے آلہ کار بن کر مسلم لیگ کو کمزور کرنے کا سبب بن سکتے ہیں ۔

اب ذرا علامہ صاحب کی تاریخ پیدائش سے متعلق حقائق کی طرف آئیے ۔ علامہ صاحب نے اپنے پی ایچ ڈی کے لیے لکھے جانے والے مقالے (تھیسس) کے دیباچہ میں جو انہوں نے خود رقم کیا ہے اور جو جرمنی کی ہائیڈلبرگ یونیورسٹی میں موجود ہے اور جس دیباچہ کا عنوان Leeslt ہے اپنی تاریخ پیدائش ۳ ذی قعدہ

۱۲۹۴ ہجری بتائی ہے ۔ اس کے سامنے بریکٹ میں انہوں نے ۱۸۷۶ء عیسوی بھی درج کر دیا ہے ۔ اگر اس ہجری میں دی جانے والی تاریخ پیدائش کو عیسوی میں تبدیل کیا جائے تو ۹ نومبر ۱۸۷۷ء بنتی ہے ۔ ظاہر ہے ، علامہ صاحب نے اپنی تاریخ پیدائش ہجری میں تو صحیح لکھی لیکن اس کو عیسوی میں تبدیل کرنا ایک مشکل عمل تھا اور ان کے پاس اس تبدیلی میں مدد دینے والی ٹیبل یا نقشہ موجود نہ تھا لہذا انہوں نے اندازہ سے ۱۸۷۶ء لکھ دیا جس میں ایک سال کی غلطی ہو گئی ، یہاں یہ بات بھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ انہوں نے ہجری میں تو دن اور مہینہ بھی درج کیا ہے لیکن عیسوی میں صرف سال درج کیا ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ انہیں اس تبدیلی میں مشکل پیش آئی تھی اور وہ دن اور مہینہ کا پتہ نہیں چلا سکے تھے ۔ لیکن ہجری میں دن ، مہینہ اور سال سب واضح ہے اور اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے ۔ اسی مفروضہ پر عمل کرتے ہوئے انہوں نے اپنے پاسپورٹ میں اپنے ہاتھ سے اپنی تاریخ پیدائش ۱۸۷۶ء درج کی ہے اور اس میں بھی دن اور مہینہ نہیں لکھا ۔ اس پاسپورٹ پر ان کے دستخط اور ان کا اس زمانہ کا فوٹو گراف بھی موجود ہیں ۔

علامہ اقبال نے اپنے پی ۔ ایچ ڈی کے مقالہ کے دیباچہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ انہوں نے میٹرک کا امتحان ۱۸۹۳ء میں پاس کیا ۔ اگر ان کا سنہ پیدائش ۱۸۷۳ء مان لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ انہوں نے میٹرک کا امتحان بیس برس کی عمر میں پاس کیا جو بالکل مہمل بات معلوم ہوتی ہے ۔ عام لڑکا برصغیر میں سولہ سال کی عمر میں میٹرک پاس کر لیتا ہے اور ذہین لڑکا اس سے بھی قبل ظاہر ہے علامہ صاحب ایک ذہین طالب علم تھے ان کا تعلیمی ریکارڈ بھی یہی بتاتا ہے اور ان کا بیس سال میں میٹرک پاس کرنا بتا کر ان کو نہایت ہی غبی لڑکوں کی صف میں لا کھڑا کرنا پرلے درجے کی بیہودگی ہو گی ۔ اس کے علاوہ شیخ اعجاز احمد کہتے ہیں کہ ان کی والدہ نے ان کو بتایا تھا کہ جب ان کی (شیخ اعجاز احمد کی والدہ) کی شادی ہوئی تھی تو اقبال پانچویں جماعت میں پڑھتے تھے اور ان کی عمر دس بارہ برس کی تھی ۔ اس حساب سے بھی علامہ صاحب نے جب میٹرک پاس کیا تو ان کی عمر

تقریباً سولہ برس کی تھی پھر پنجاب یونیورسٹی کے کیلنڈر برائے ۱۸۹۶ء ۱۸۸۷ء کے صفحہ ۳۴۸ پر علامہ صاحب کے امتحان کا نتیجہ دیا گیا ہے ۔ اس اندراج کے مطابق جب علامہ صاحب نے امتحان میں شمولیت کے لیے درخواست دی تھی تو ان کی عمر ۱۹ سال تھی (اور جب انہوں نے یہ امتحان پاس کیا تو وہ بیس سال کے ہوں گے) اس حساب سے بھی ان کی تاریخ پیدائش ۱۸۷۷ء بنتی ہے علامہ اقبال کی ہمشیرہ اور ان کے تمام رشتہ داروں کا بیان ہے کہ جب علامہ صاحب تولد ہوئے تو جمعہ کا دن تھا اور ان کے یوم پیدائش کے متعلق جو تاریخیں پیش کی گئی ہیں ان میں صرف ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہی ایک ایسی تاریخ ہے (جو علامہ صاحب کے پی ایچ ڈی کے مقالہ کے دیباچہ میں درج شدہ ہجری تاریخ سے اخذ ہوتی ہے) جو جمعہ کو پڑتی ہے اور تمام تاریخیں دوسرے دنوں کو پڑتی ہیں ۔

علامہ صاحب کے لڑکے مسٹر آفتاب اقبال کے ایک بیان کے مطابق جب وہ ۱۸۹۸ء میں پیدا ہوئے تھے تو ان کے والد کی عمر اکیس سال تھی یعنی علامہ صاحب ۱۸۷۷ء میں پیدا ہوئے تھے ۔ شیخ اعجاز احمد کا کہنا ہے کہ ان کے والد (یعنی شیخ اعجاز احمد کے والد) کہا کرتے تھے کہ وہ علامہ صاحب سے اٹھارہ سال بڑے تھے اور جب وہ ایک دفعہ بیمار پڑے تو انہوں نے کہا تھا کہ ان کا چھوٹا بھائی اقبال جو ان سے اٹھارہ سال چھوٹا تھا اللہ کو پیارا ہو چکا لیکن وہ ہنوز زندہ تھے ۔ اگر شیخ اعجاز احمد کے والد شیخ عطا محمد کی تاریخ پیدائش سے اٹھارہ سال نکال دیئے جائیں تو ۱۸۷۷ء آجاتا ہے جب ۱۹۳۸ء میں علامہ صاحب کا انتقال ہوا تو لاہور کے موقر انگریزی روزنامہ سول اینڈ ملٹری گزٹ ، میں اس سانحہ سے متعلق خبر میں بھی علامہ صاحب کی تاریخ پیدائش ۱۸۷۷ء بتائی گی تھی ۔ مشہور عالم معلوماتی کتاب " انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا " کی جلد دوازدہم (۱۲) میں بھی جو ۱۹۶۸ء میں شائع ہوئی ، علامہ کی تاریخ پیدائش تحقیق کے نتیجہ کے طور پر ۱۸۷۷ء دی گئی ہے جب جنوری ۱۹۳۸ء میں مسلم سٹوڈنٹس برادر ہوڈ نے علامہ صاحب کا یوم منایا تو اعلان کیا گیا تھا کہ ان کی عمر ساٹھ سال کی تھی اس حساب سے بھی ان کا سال پیدائش ۱۸۷۸ء / ۱۸۷۷ء بنتا ہے علامہ صاحب اس وقت زندہ تھے اور اگر یہ اعلان غلط ہوتا تو اس

کی تصحیح کر دی جاتی (ظاہر ہے یہ اعلان ان سے تصدیق کے بعد ہی کیا گیا ہو گا)

۲۱ اپریل ۱۹۶۸ء کو حکومت پاکستان نے علامہ صاحب کے یوم پر ایک یادگاری ڈاک ٹکٹ جاری کیا جس میں علامہ صاحب کا سال پیدائش ۱۸۷۷ء درج تھا اس پر کچھ ایسے " محققین نے اعتراض کیا تھا جو ان کا غلط ملط سال پیدائش لکھتے رہے تھے چنانچہ حکومت پاکستان نے ایک پریس نوٹ (نمبر ای ۱۲۸۱ ۔ کے مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۶۸ء) جاری کیا جس میں ان " محققین " کی تحقیق کی تردید کی گئی اور اسناد کے حوالہ سے بتایا گیا کہ علامہ کی صحیح تاریخ پیدائش ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہی تھی ان اسناد میں پراگ (چیکو سلواکیہ) یونیورسٹی کے پروفیسر اور مشہور مستشرق پروفیسر جان میرک (MAREK) کی تحقیق کا بھی حوالہ تھا جنہوں نے علامہ صاحب کے پی ایچ ڈی کے مقالہ کا دیباچہ اور علامہ صاحب کے پاسپورٹ کو بھی ملاحظہ کیا تھا ۔ حکومت کے پریس نوٹ میں کہا گیا تھا کہ صوفی نذیر اور مولانا سالک جیسے لوگوں کی کتابوں میں علامہ صاحب کا جو سال پیدائش دیا گیا تھا ۔ وہ غلط اور قیاس آرائیوں پر مبنی تھا سب سے اہم تبصرہ ڈاکٹر جاوید اقبال کا ہے جو کہتے ہیں کہ علامہ صاحب نے اپنے ہاتھ سے جو تاریخ پیدائش پی ایچ ڈی کے مقالہ کے دیباچہ میں لکھی ہے وہ ناقابل تردید ہے اگر کچھ لوگ غلطی کرتے رہے ہیں تو وہ اپنی درستی کریں نہ یہ کہ وہ علامہ صاحب کو جھٹلانا شروع کر دیں ۔ علامہ صاحب کے والد کا پیشہ خیاطی تھا وہ صوم و صلوٰۃ کے پابند مسلمان تھے اور یہی وجہ تھی کہ انہوں نے اپنے لڑکے کی تاریخ پیدائش سنہ ہجری میں لکھ چھوڑی تھی جو علامہ صاحب کو حاصل ہوئی اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہونا چاہیے اور لوگوں کو علامہ صاحب سے متعلق حقائق کو اس طرح توڑ مروڑ کر اپنی دکان چمکانے کی کوشش نہیں کرنا چاہیے ۔

شاعر مشرق علامہ اقبال اور ان کا سنہ ولادت

عبدالقوی دسنوی

یہ عجیب بات ہے کہ شاعر مشرق علامہ اقبال کی پیدائش کس سنہ میں ہوئی ۔ آج تک ماہرین اقبال متفقہ طور پر طے نہیں کر سکے ہیں ۔ حیرت کی بات یہ بھی ہے کہ علامہ کے سنہ پیدائش میں اس قدر اختلاف کیونکر پیدا ہو گیا ہے ۔ کسی نے ۱۸۷۰ء لکھا ہے چند نے ۱۸۷۲ء تحریر کیا ہے ۔ کچھ نے ۱۸۷۳ء کو صحیح سمجھا ہے بہتوں نے ۱۸۷۵ء سنہ ولادت قرار دیا ہے ۔ تھوڑے ایسے بھی ہیں جنہوں نے ۱۸۷۶ء بتایا ہے جن میں علامہ اقبال خود بھی شامل ہیں ۔ ایک دو نے ۱۸۷۷ء ثابت کرنے کی کوشش کی ہے ۔ اقبال کے ان سوانح نگاروں میں چند ایسے بھی ہیں جن کو اقبالیات سے گہرا تعلق بھی رہا ہے اور جنہوں نے اقبال کی زندگی ہی میں ان کی حیات سے متعلق مضامین قلم بند کیے ہیں لیکن صحیح اور اطمینان بخش نتیجہ آج تک نہیں نکل سکا ہے ۔ سنہ ولادت سے متعلق چند تحریروں کے اقتباسات ملاحظہ کیجیے تاکہ اختلاف کا اندازہ لگایا جا سکے ۔

۱۸۷۰ء " شیخ محمد اقبال ام ۔ اے سابق پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور آپ کی پیدائش ۱۸۷۰ء میں ہوئی وطن مالوف سیالکوٹ ہے "

(لالہ سری رام خمخانہ جاوید جلد اول ص ۳۶۹)

۱۸۷۲ء " علامہ سر محمد اقبال ۱۸۷۲ء میں بمقام سیالکوٹ پیدا ہوئے " (خلیفہ عبدالحکیم ۔ اقبال کی زندگی ۔ آثار اقبال مرتبہ غلام دستگیر رشید ص ۱۷) " اقبال سیالکوٹ میں پیدا ہوئے جہاں ان کے والد آکر رہ گئے ولادت ۱۸۷۲ء میں ہوئی " ۔ (عبدالقادر سروری ۔ اقبال حیات اور شاعری ۔ آثار اقبال مرتبہ غلام دستگیر رشید

ص ۱۰۶)

Born in Sialkot on 22nd February 1873 Iqbal was educated at Murray College Sialkot and Govt. College Lahore.

(Muhammad Sadiq - A History of Urdu Literature P 357)

" علامہ اقبال کی ولادت ۲۴ ذوالحجہ ۱۲۸۹ھ مطابق فروری ۱۸۷۳ء کو ہوئی ۔
(تصدیق ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ بہ حوالہ رجسٹر پیدائش و اموات)
(عبدالمجید سالک ۔ ذکر اقبال ص ۔۱۔ نذیر احمد ۔ کلید اقبال ص ۱۷)

" علم و ادب کا یہ درخشندہ ستارہ ۱۸۷۳ء میں آسمان سیالکوٹ میں جلوہ گر ہوا "
(یادگار اقبال مرتبہ سید محمد طفیل احمد بدر امروہوی ص ۱۸)

" اقبال ۱۸۷۳ء میں پیدا ہوئے اس وقت پنجاب میں انگریزوں کی حکومت نئی نئی تھی "

(حیات اقبال ، تاج کمپنی لمٹیڈ لاہور)

Iqbal was born at Sialkot in the Punjab on February 22, 1873.
(Syed Abdul Vahid - Iqbal his art and thought Page - 3)

" اقبال : نسلاً کشمیری برہمن تھے یعنی خالص آریائی نژاد ۔ ان کی ولادت ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء ہے "

(سید عابد علی عابد ۔ شعر اقبال ص ۶۵)

۱۸۷۵ء " اللہ نے اس کام کے لیے اقبال کو ہندوستان میں (۱۸۷۵ء) میں پیدا کیا " (محمد حسنین بی ۔ اے جامعہ ۔ اقبال ان کا نام اور کام ۔ یاد اقبال مرتبہ چودھری غلام سرور فگار)

" تقویم عیسوی کا ایک ہزار آٹھ سو پچھتر واں (۱۸۷۵) سال تھا کہ مردم خیز خطہ پنجاب کے شہر سیالکوٹ میں اقبال کی ولادت ہوئی "

(محمد عبدالرزاق علیگ ۔ دیباچہ کلیات اقبال مطبوعہ ۱۳۴۳ھ)

" اقبال سیالکوٹ میں پیدا ہوئے ۔ جہاں ان کے والد نے کشمیر سے آکر بود و باش اختیار کرلی تھی ۔ ان کی ولادت ۱۸۷۵ء میں ہوئی "

(عبدالقادر سروری ۔ جدید اردو شاعری ص ۱۵۷)

" سال ولادت ۱۸۷۵ء اور مقام ولادت سیالکوٹ ملک پنجاب ہے "

رام بابو سکسینہ ۔ ڈاکٹر اقبال ضمیمہ تاریخ ادب اردو ص ۱۸۶ ترجمہ عسکری)

۱۸۷۶ء ڈاکٹر صاحب (اقبال) اسی سیالکوٹ میں ۱۸۷۶ء میں پیدا ہوئے "

(مولوی عبدالسلام ندوی ۔ اقبال کامل ص ۳)

" سر شیخ محمد اقبال ۱۸۷۶ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے "

(سید بہاء الدین احمد ۔ گلستان ہزار رنگ ص ۵۱۶)

The death of Sir Muhammad Iqbal at the age of sixty two means a very serious loss ---"

(Sir-E-Denison Ross) - "Sir Muhammad Iqbal" - Urdu Iqbal number 1938)

جناب فقیر سید وحید الدین نے اپنی تصنیف " روز گار فقیر " میں " تاریخ پیدائش ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ " کے تحت علامہ اقبال کے سنہ ولادت کی تلاش اور تعین کی پہلی بار پوری کوشش کی ہے چنانچہ وہ تحریر کرتے ہیں :

" حضرت علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش عام طور پر ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء بیان کی جا رہی ہے ۔ چنانچہ محکمہ آثار قدیمہ نے ان کی لاہور اور سیالکوٹ کی رہایش گاہوں پر جو کتبے نصب کیے ہیں ان میں سنہ پیدائش ۱۸۷۳ء ہی لکھا

ہوا ہے ۔ اسی طرح بزم اقبال لاہور نے جو کتاب " ذکر اقبال " کے نام سے شائع کی ہے ۔ اس میں بھی تاریخ پیدائش ۲۴ ذی الحجہ ۱۲۸۹ ھ مطابق ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء بیان کی گئی ہے ۔ یہ تاریخ پیدائش درست نہیں اور ایک غلط فہمی کی بنا پر مشہور ہو گئی ہے ۔ علامہ کی اصل تاریخ پیدائش ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ ھ ہے (۱) "

فقیر سید وحید الدین صاحب نے ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ ھ کی تائید میں علامہ اقبال کی وہ تحریر پیش کی ہے جو انہوں نے ۱۹۰۸ء میں اپنے تحقیقی مقالہ " ایران میں بعد الطبیعیات کا ارتقاء " (جس پر جرمنی کی میونخ یونیورسٹی نے انہیں پی ایچ ۔ ڈی کی ڈگری دی تھی) میں خود نوشت تعارفی نوٹ میں قلم بند کی تھی جس میں وہ اپنی تاریخ پیدائش کے سلسلے میں لکھتے ہیں :

" میں ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ ھ (۱۸۷۶ء) کو پیدا ہوا (۲)

اس کی تائید میں وہ مزید ثبوت یہ بھی فراہم کرتے ہیں :

" پھر ۲۳ سال کے بعد ۱۹۳۱ء میں جب انہوں نے انٹر نیشنل پاسپورٹ کے لیے درخواست دی تو اس میں اپنا سنہ پیدائش ۱۸۷۶ء ہی درج ہے (۳) "

۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ ھ کے ساتھ قوسین میں ۱۸۷۶ء درج ہے ۔ کیا یہ خود علامہ اقبال نے عیسوی سنہ ۱۸۷۶ء کا اضافہ کیا ہے یا مصنف روز گار فقیر نے اگر دوسری بات صحیح ہے تو پھر علامہ کو اپنا سنہ ولادت صحیح یاد نہیں تھا یا پھر وہ اس کو کوئی خاص اہمیت نہیں دیتے تھے لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس کو صحیح مانا جائے ، ہجری سنہ یا عیسوی سنہ ؟ فقیر وحید الدین صاحب آگے تحریر کرتے ہیں :

" ---------- علامہ کی وفات کے فوراً بعد روز نامہ انقلاب لاہور نے ان کے مختصر سوانح حیات شائع کیے تھے ۔ ان میں علامہ کے برادر اکبر شیخ عطا محمد صاحب کے تخمینی بیان کے مطابق علامہ کی پیدائش کا مہینہ دسمبر اور سال ۱۸۷۶ء بیان کیا گیا ہے جو خود علامہ کے بیان کردہ عیسوی سنہ پیدائش سے مطابقت رکھتا ہے " (۴) ٹھیک ہے کہ یہ " علامہ کے بیان کردہ عیسوی سنہ سے مطابقت رکھتا ہے " یعنی ۱۸۷۶ء سے لیکن اسے فقیر وحید الدین صاحب نے علامہ کا سنہ ولادت

کب مانا ؟

فقیر وحید الدین صاحب نے تاریخ پیدائش کے متعلق غلط فہمی کی ابتدا روز نامہ انقلاب کے اس مضمون کو ٹھہرایا ہے جو " علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش " کے عنوان سے ۷ مئی ۱۹۳۸ء کی اشاعت میں شائع ہوا ہے ۔ جس میں تاریخ پیدائش ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء (اسلامی تاریخ ۲۳ / ۲۴ ذی الحجہ ۱۲۸۹ ھ) بتائی گئی ہے ۔ فقیر وحید الدین صاحب کا خیال ہے کہ " انقلاب نے سیالکوٹ میونسپل کمیٹی کے رجسٹر پیدائش میں ۱۸۷۳ء کے ایک اندراج پر انحصار کرتے ہوئے ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو علامہ کی تاریخ پیدائش بیان کیا تھا " (۵)

فقیر وحید الدین صاحب کا خیال ہے کہ سیالکوٹ میونسپل کمیٹی کے رجسٹر پیدائش میں ۱۸۷۳ء کا جو اندراج ہے وہ علامہ کی پیدائش کا نہیں ہے بلکہ علامہ کے بڑے بھائی کی پیدائش کا اندراج ہے وہ لکھتے ہیں :

> اس اندراج سے یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو علامہ کے والد بزرگوار شیخ نور محمد صاحب (جن کا عرف شیخ نتھو تھا) کے ہاں " ایک لڑکا " پیدا ہوا لیکن اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ یہ لڑکا علامہ کے علاوہ اور کوئی نہیں یا یہ کہ اندراج علامہ ہی کی پیدائش کے متعلق ہے ۔ اس کے برعکس راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق یہ اندراج شیخ نور محمد صاحب کے ہاں ایک اور لڑکے کی پیدائش کے متعلق ہے جو علامہ سے تین چار سال پہلے پیدا ہو کر شیر خواری کی عمر میں وفات پا گیا (۶) "

اپنے مندرجہ بالا بیان کی صداقت ثابت کرنے کے لیے وہ تحریر کرتے ہیں :

میری درخواست پر علامہ کے بردارزادہ شیخ اعجاز احمد نے اپنی پھوپھی صاحبہ سے جو ابھی بہ فضل تعالیٰ حیات ہیں تصدیق کرائی ہے کہ علامہ کی پیدائش سے تین چار سال قبل ان کے والد کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جو شیر خواری کی عمر میں ہی فوت ہو گیا وہ فرماتی ہیں کہ یہ بات انہوں نے اپنی : والدہ صاحبہ سے ایک بار نہیں متعدد بار سنی ہے یہ امر قابل افسوس ہے کہ رجسٹر پیدائش کے اس اندراج کو (جو علامہ کی پیدائش کے متعلق نہیں) بغیر کافی تحقیق کے ان کی تاریخ

پیدائش تسلیم کر لیا گیا (۷)"

اس زبانی بیان کے علاوہ اس کا کوئی تحریری ثبوت نہیں ملتا کہ علامہ کے کون سے بھائی کی ولادت ہوئی تھی جن کا انتقال شیر خواری کی عمر میں ہوا اور اگر اس بیان کو مان بھی لیا جائے تو کیا ثبوت ہے کہ وہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء ہی کو پیدا ہوئے تھے اگر اس بات کو بھی مان لیں تو علامہ کی ولادت کی تاریخ بھی سیالکوٹ میونسپل رجسٹر میں درج ہونی چاہیئے تھی لیکن اس رجسٹر میں شیخ نور محمد صاحب کے یہاں ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کے علاوہ کسی بچے کی پیدائش کی تاریخ درج نہیں ہے۔ اس کے باوجود اگر ہم قائل ہو سکتے ہیں کہ علامہ کی پیدائش ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہے تو ہم یہ کیوں نہیں مانتے کہ شیخ نور محمد کے یہاں علامہ سے پہلے جس بچے کی پیدائش ہوئی تھی اس کی ولادت کی تاریخ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء سے تین چار سال قبل ہو گی۔

علامہ اقبال کی پیدائش ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ھ کی مزید تائید کے سلسلے میں فقیر سید وحید الدین صاحب نے مندرجہ ذیل باتیں تحریر کی ہیں:

(۱) " اگست ۱۹۳۰ء منشی محمد دین صاحب فوق نے ایک کتاب مشاہیر کشمیر شائع کی تھی جس میں علامہ کا سنہ پیدائش ۱۸۷۵ء درج کیا تھا۔ دو سال بعد ۱۹۳۲ء کے آخر میں رسالہ نیرنگ خیال لاہور نے ایک خصوصی شمارہ " اقبال نمبر " شائع کیا جس میں منشی محمد دین صاحب فوق نے ایک مضمون " اقبال کے مختصر سوانح حیات کے عنوان سے لکھا اور مشاہیر کشمیر میں بیان کردہ سنہ پیدائش کی تصحیح کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کا سنہ پیدائش وہی بیان کیا جو خود انہوں نے ۱۹۰۸ء اور ۱۹۳۱ء میں بیان کیا ہے یعنی ۱۸۷۶ء۔ فوق صاحب کے حضرت علامہ کے ساتھ گہرے تعلقات تھے یہ امر قرین قیاس ہے کہ سنہ پیدائش کی تصحیح فوق صاحب نے خود علامہ کی ہدایت اور ایما پر کی ہو (۸)۔

سوال یہ ہے کہ کیا علامہ کی پیدائش ۱۸۷۶ء میں ہوئی ہے؟ یہ تو خیال ہے کہ علامہ کی ہدایت سے ۱۸۷۵ء کے بجائے ۱۸۷۶ء تحریر کیا گیا۔ علامہ نے سنہ عیسوی ہی کیوں لکھایا ہجری سنہ تاریخ کے ساتھ کیوں نہیں لکھا؟ مندرجہ بالا تحریر

پڑھنے کے بعد اس قسم کے خیالات ذہن میں پیدا ہوتے ہیں۔

(۲) حضرت علامہ کے برادرزادہ شیخ اعجاز احمد کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنی ایک پھوپی صاحبہ سے جو فوت ہو چکی ہیں سنا ہے کہ علامہ کی پیدائش جمعہ کے دن صبح چار بجے کے قریب ہوئی تھی اور یہ بات ان کی پھوپی صاحبہ نے اپنی والدہ صاحبہ سے بارہا سنی تھی (۹)"

کیا یہ بات دریافت کی جا سکتی ہے کہ علامہ اقبال کے کسی سوانح نگار نے یا خود علامہ اقبال نے "جمعہ" کی پیدائش کا دن بتایا ہے"

(۳) علامہ کی زندگی میں ملک راج آنند (۱۰) نے اپنے انگریزی مضمون "اقبال کی شاعری" میں سنہ پیدائش ۱۸۷۶ء لکھا ہے لیکن اس سے ۱۸۷۷ء کی پیدائش کیسے ثابت کر سکتے ہیں۔ علامہ کی زندگی میں اور بھی مضامین شائع ہوئے ہیں جن میں سنہ پیدائش کچھ اور لکھے گئے ہیں۔

(۴) شیخ اعجاز احمد صاحب کی والدہ صاحب نے جواب فوت ہو چکی ہیں شیخ صاحب سے بیان کیا ہے کہ ان کی شادی کے وقت علامہ پانچویں جماعت میں پڑھتے تھے اور ان کی عمر دس بارہ سال کے درمیان تھی۔ چونکہ یہ ثابت ہے کہ علامہ نے میٹریکولیشن کا امتحان ۱۸۹۳ء میں پاس کیا لہذا اس حساب سے میٹریکولیشن پاس کرتے وقت علامہ کی عمر ۱۵ اور ۱۷ سال کے درمیان ہوئی اگر تاریخ پیدائش ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء ہو تو میٹریکولیشن کے وقت ان کی عمر بیس سال ہو گی لہذا شیخ اعجاز صاحب کی والدہ ماجدہ کی یہ روایت بھی ۱۸۷۳ء کی تائید نہیں کرتی (۱۱)"

یہ ثبوت بھی بہت کمزور ہے اس کی بنیاد صرف یادداشت پر ہے اگر اسے صحیح بھی مان لیں تو اس سے علامہ کی عمر ۱۵ یا ۱۷ سال ثابت ہوتی ہے اور اس حساب سے وہ یا تو ۱۸۷۵ء میں پیدا ہوئے یا ۱۸۷۷ء میں پیدا ہوئے یا ۱۸۷۶ء اور ۱۸۷۸ء میں بھی سنہ پیدائش مانے جا سکتے ہیں۔ ان میں آپ کس سنہ کو صحیح مانیں گے؟ اور کس کو غلط؟ اگر علامہ کی عمر بیس سال ثابت ہو جاتی ہے تو کون سی بات غلط ثابت ہوتی ہے جب ۱۵ اور ۱۷ کے فرق کو ہم مان سکتے ہیں تو ۱۷ اور ۲۰ کے

فرق کو مان لینے میں کیا حرج ہے ؟

(۵) علامہ کی وفات کے بعد جولائی ۱۹۳۸ء میں ان کے برادر کلاں شیخ عطا محمد صاحب نے اپنے صاحبزادہ شیخ اعجاز احمد کو ایک خط علامہ کی بیوی سے متعلق لکھا جس میں بیان کیا کہ وہ یعنی علامہ کی پہلی بیوی علامہ سے دو تین سال بڑی تھیں اور اس وقت یعنی ۱۹۳۸ء میں ان کی عمر ۶۵ سال سے اوپر ہے اس حساب سے ۱۹۳۸ء میں علامہ کی عمر ۶۲ یا ۶۳ سال کے قریب بنتی ہے یہ روایت بھی علامہ کی بیان کردہ تاریخ کی تائید میں ہے (۱۲)

تائید کا مطلب یہ ہے کہ اس بیان سے ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ ھ ثابت ہو لیکن ایسا نہیں ہے ۔ اگر ۶۳ سال صحیح مانتے ہیں تو علامہ کی پیدائش ۱۸۷۴ء میں ہوئی ہو گی اور اگر ۶۲ سال کو صحیح مانتے ہیں تو علامہ کی پیدائش ۱۸۷۵ء ہوئی ہو گی ۔ اس روایت سے علامہ کی بیان کردہ تاریخ کی تائید کس طرح ہوتی ہے ؟

(۶) ۔ " اگر تاریخ پیدائش ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء ہو تو ۵ مئی ۱۸۹۳ء کو جب انٹر پاس کرنے کے بعد حضرت اقبال اسکاچ مشن کالج سیالکوٹ میں داخل ہوئے ان کی عمر بیس سال سے زائد ہونی چاہیے لیکن کالج کے رجسٹر میں ان کی عمر بوقت داخلہ ۱۸ سال لکھی ہوئی ہے جو ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کی تائید نہیں کرتی (۱۳) "

لیکن اس سے ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ ھ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کی تائید کب ہوتی ہے ؟

میں یہ نہیں کہتا کہ علامہ کی پیدائش کی تاریخ ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ ھ صحیح نہیں ۔ میں تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اقبال کی تاریخ کے سلسلے میں جو ثبوت فقیر سید وحید الدین صاحب نے اپنی کتاب روزگار فقیر میں فراہم کیے ہیں وہ اطمینان بخش نہیں ۔ اقبالیات سے دلچسپی رکھنے والوں کو اس سلسلے میں کوئی فیصلہ دینے سے پہلے کافی غور و خوض کر لینا چاہیے ۔

حواشی

۱ - روز گار فقیر ص ۲۲۹ - بار چہارم ۱۹۶۵ء

۲ - روز گار فقیر ص ۲۲۹ -

۳ - روز گار فقیر ص ۲۲۹ -

۴ - روز گار فقیر ص ۲۲۹ -

۵ - روز گار فقیر ص ۲۳۰ -

۶ - روز گار فقیر ۲۳۱ -

۷ - روز گار فقیر ص - ۲۳۱ -

۸ - روز گار فقیر ص ۲۳۱ -

۹ - ایضاً - ص ۲۳۲

۱۰ - روز گار فقیر ۲۳۲ -

۱۱ - روز گار فقیر ص ۲۳۳ -

۱۲ - روز گار فقیر ص ۲۲۳ -

۱۳ - روز گار فقیر ص ۲۳۳ -

علامہ اقبالؒ کی صحیح تاریخ پیدائش

میونسپل ریکارڈ اور خاندانی حقائق کی روشنی میں

ڈاکٹر نظیر صوفی

حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمتہ کے ۴۳ سالہ یوم ولادت پر ان کی تاریخ پیدائش کے سلسلہ میں اخبار جہاں اور اخبار "دی سن" میں شایع شدہ اپنے تحقیقی مضامین شیدایان اقبالؒ پر حقیقت حال واضح کر دینے کے لیے کتابچہ کی صورت میں اکٹھے کر دیے ہیں۔ ان کے علاوہ اور کیا لکھوں۔ البتہ اتنا ضرور کہوں گا کہ مفروضہ تاریخ ولادت گھڑنے والے "ماہرین اقبالیات" کا حضرت علامہؒ کے ۱۹ سال کی عمر میں انٹرنس پاس کرنے کو بلا تحقیق محل نظر ٹھہرانا تعجب خیز ہے۔ کیونکہ مدرسوں میں دینی تعلیم حاصل کرکے سکول میں داخلہ لینے والے لڑکے ہندوستان بھر میں عموماً انیس بیس سال کی عمر ہی میں انٹرنس پاس کیا کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں علامہؒ کے ہم کلاس دوستوں کا ذکر تو میرے مضامین میں موجود ہے۔ چند نئی مثالیں نظر نواز ہیں۔

بابائے اردو مولوی عبدالحق مرحوم:

۱۸۷۰ء میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۸۹۰ء میں بیس سال کی عمر میں انٹرنس کیا۔
(اقبال اور عبدالحق از ڈاکٹر ممتاز حسن صفحہ ۱۸)

مولانا حسرت موہانی:

۱۸۷۸ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۹ء میں گورنمنٹ ہائی سکول فتح پور سے ۲۰ سال کی عمر میں انٹرنس پاس کیا۔

(از تحریر: عابد نظامی ضیائے حرم لاہور مئی ۱۹۷۵ء)

مولانا حامد حسن قادریؒ:

صدر شعبہ فارسی سینٹ جانسن کالج آگرہ ۱۸۸۷ء میں رامپور میں پیدا ہوئے ان کے والد مولوی احمد حسن مرحوم ریاست رامپور میں وکالت کرتے تھے ۔ ابتدائی تعلیم گھر اور مدرسہ میں حاصل کرنے کے بعد سکول میں داخلہ لیا اور ۱۹۰۹ء میں اسٹیٹ ہائی سکول رامپور سے ۲۲ سال کی عمر میں انٹرنس پاس کیا (صفحہ ۷۳۰)

مولانا عابد حسن فریدیؒ:

صدر شعبہ فارسی و اردو سینٹ جانسن کالج آگرہ ۔ ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے ۔ مولانا حامد حسن قادری کے چھوٹے بھائی تھے ۔ مدرسے کی رسمی تعلیم کے بعد سکول میں داخل کرائے گئے اور ۱۹۰۹ء میں اسٹیٹ ہائی سکول رام پورے سے ۲ / ۱ / ۱۹ سال کی عمر میں انٹرنس پاس کیا ۔ (سیرت امیر ملت ۔ دربار شریف علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ صفحہ ۷۲۴)

ان واضح امثال سے ظاہر ہے کہ حضرت علامہؒ کا مدرسہ کی رسمی تعلیم کے بعد سکاچ مشن ہائی سکول میں داخلہ لے کر سوا انیس سال کی عمر میں انٹرنس پاس کرنا عجیب نہ تھا ۔ البتہ مفروضہ سال ولادت ۱۸۷۷ء کے مطابق آپ کا بعمر ۲ سال عربی مدرسہ میں تعلیم شروع کرنا اور چند سال بعد سکول میں پانچ سال کی عمر میں داخل کرایا جانا مغرب زدہ ماہرین اقبالیات کی طرف سے دنیا کے عجائب میں آٹھواں اضافہ ہے ۔

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبیست

(۲۹ دسمبر ۱۹۷۶ء)

○○○○○○○○

کسی " اقبالؒ شناس جناب (مرغوب) صدیقی صاحب ۔ * ۔ کا مضمون " علامہ اقبالؒ کی تاریخ پیدائش د محققین اور کمیٹیوں. کی بوالعجبیاں " نوائے وقت مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۷۴ء میں نظر سے گزرا ۔ غیر مہذب اور غیر محتاط طرز تحریر پر افسوس ہوا ۔ صدیقی صاحب کو جب یہ ہی معلوم نہیں کہ اقبالؒ " درون خانہ " مطبوعہ بزم اقبال لاہور ۔ جس میں صحیح تاریخ پیدائش ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء تحقیق کی گئی ہے ، کا مصنف کون ہے اور اس کے ممدوحین شیخ اعجاز احمد صاحب اور شیخ مختار احمد صاحب حضرت علامہؒ کے عمزاد نہیں بلکہ برادر زادے ہیں تو پھر ایسے محقق سے صحیح تحقیق کی امید کوئی نادان ہی رکھ سکتا ہے ۔

علامہ اقبالؒ کی تاریخ پیدائش کی تحقیق کا مخصوص اقبال شناسوں کے حلقہ میں موجودہ اضطراب سرکاری طور پر ریڈیو آزاد کشمیر اور ریڈیو بھارت کے دسمبر ۱۹۷۳ء کے آخری دس دنوں میں حضرت علامہؒ کا صد سالہ جشن ولادت منانے اور بعد ازاں بھارت کے بر بنائے مروجہ اقبال ڈے اپریل ۱۹۷۴ء سے متواتر ایک سال تک حضرت علامہؒ کے شایان شان صد سالہ جشن منائے جانے کا پروگرام اعلان کرنے کے بعد محض لطیفہ ہے اور یہ جان بوجھ کر ہے ۔ لوگ تو بر خود غلط " اقبالی قلندروں " کو اخبارات میں خطوط لکھ لکھ کر ۱۹۷۳ء میں سارا سال جگانے کی کوشش کرتے رہے ۔ مگر یہ " اقبال شناسی " کے دعویدار ذاتی مصلحتوں کے نشے میں بدمست رہے ۔ سوائے مجلس ترقی ادب لاہور کے کہ جس نے ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو صحیح تاریخ پیدائش تسلیم کر کے ۱۳ جنوری ۱۹۷۴ء کو جشن صد سالہ کی تقریب (بعد از وقت ہی سہی) زیر صدارت جناب عبدالحفیظ کاردار وزیر تعلیم پنجاب منادی ۔

حضرت علامہؒ کی صحیح تاریخ پیدائش ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء اقبال درون خانہ میں میونسپل ریکارڈ اور دیگر خاندانی حقائق کی روشنی میں بہ دلائل محکم ثابت کی گئی ہے ۔ یہ کتاب بزم اقبالؒ لاہور (ایک سرکاری ادارہ) نے محکمانہ طور پر کئی ماہ کی چھان بین کے بعد اپریل ۱۹۷۱ء میں شائع کی تھی اور اقبال شناسوں کے اس مخصوص

حلقے کے ہاتھوں میں تھی جو کہ آج کوئی نئی تاریخ ڈھونڈھ نکالنے کی کوشش میں ہیں ۔ میں اس بحث میں الجھنا نہ چاہتا تھا لیکن مرغوب صدیقی نے اپنے کرم فرماؤں کے اشارے پر مجھ پر جو خاص توجہ فرمائی ہے اس نے مجھے یہ چند سطور لکھنے پر مجبور کر دیا کیونکہ لوگوں کے استفسار کی بھرمار کا اس کے سوائے اور کوئی علاج نظر نہ آیا۔

مرغوب صدیقی صاحب اپنی تحریر میں یہ تاثر دیتے معلوم ہوتے ہیں کہ میرے برادران نسبتی شیخ اعجاز احمد ، شیخ مختار احمد ، شیخ آفتاب احمد اور شیخ جاوید اقبال صاحبان کے بہنوئی اور ہمشیر زادہ سے زیادہ وہ حضرت علامہؒ اور شیخ صاحبان کے قریبی ہیں اور ہم دور کے رشتہ دار ہیں ۔ ان کے قریبی ہونے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ۔ اگر وہ ہیں زہے قسمت لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ کسی کا بے وجہ تحقیر سے ذکر کرنا اچھے قلمکار کے لیے فخر کی بات نہیں ۔ مرغوب صدیقی صاحب کا مجھ پر علامہؒ کے نام پر حقائق کو توڑ مروڑ کر اپنی دکان چمکانے کی پھبتی چست کرنا شائستہ زبان میں فحش نادانی ہی کہہ سکتا ہوں ۔ ہاں حضرت علامہؒ کے نام پر دکان چمکانے کی پھبتی مرحوم کے عزیزوں پر تو نہیں البتہ مرغوب صاحب جیسے " خوش ذوق " اقبال شناسی کے ٹھیکیداروں پر ضرور پھبتی ہے ۔ اس " دور " کے رشتہ دار (بقول مرغوب صدیقی صاحب) کو تو حضرت علامہ کے جد امجد اور علامہ علیہ الرحمتہ سے نسبت خویشی اور آپ کے برادر بزرگ شیخ عطا محمد مرحوم و مغفور کی دامادی پر ہی فخر نہیں بلکہ حضرت علامہؒ سے اپنی کم علمی کے باوجود ذہنی و قلبی مناسبت اور وہبی تعلق خاطر کا بھی شرف حاصل ہے جو کہ میری تصنیف " نور خودی" سے ظاہر ہے جس کے مطالعے کے بعد جناب ممتاز حسن صاحب نے جو کہ اقبالیات پر سند مانے جاتے ہیں مجھے لکھا " آپ کا کلام علامہ اقبالؒ کی یاد دلاتا ہے " ۔ ان تمہیدی گزارشات کے بعد صدیقی صاحب کو معلوم ہو کہ کتاب " درون خانہ " حقائق کا مجموعہ ہے ۔ اگر وہ مولانا غلام رسول مہر مرحوم کا لکھا ہوا پیش لفظ پڑھ لیتے تو ان کو کتاب کی قدرو قیمت سمجھ میں آجاتی لیکن حقیقت شناسی کے لئے دل روشن کی ضرورت ہوتی ہے ۔

۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کی تاریخ پیدائش کے میونسپل ریکارڈ کے اندراجات میں حضرت علامہؒ کے والد جنت مکانی کا پیشہ خیاطی اور محلہ چوڑی گراں لکھا ہے جو کہ صحیح ہے ۔ اطلاع کنندہ علی محمد ہیں جو کہ حقیقتاً والد علامہ علیہ الرحمتہ کے جیٹھیکی میں آباد چچیرے بھائی کے عزیزوں میں سے تھے ۔ کچھ متعلقین کا خیاطی کے اندراج سے بدکنا اور احساس کمتری کا شکار ہو کر حقیقت سے انکار بوالعجبی ہے ۔ میرے دادا (مرحوم حضرت علامہؒ کے بڑے بہنوئی بھی) میاں جی کے شاگرد تھے اور ان کے ہمراہ یہی کام کرتے تھے ۔ میاں جی کے برقعوں کی ٹوپیاں اور کلے بنانے اور بنوانے کی وجہ سے شہر بھر میں ان کے خاندان کا نام " ٹوپیاں والے " مشہور ہے ۔ خیاطی میاں جی کا پیشہ تھا نہ کہ ذات ۔ ہمیں فخر ہے کہ ہمارے بزرگ کسی شخصیت کے مجاور یا مانگت نہ تھے بلکہ دستکار تھے ۔ لہذا ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو میونسپل ریکارڈ میں اطلاع کنندہ نے صحیح اندراجات لکھوائے ۔ اگر موجودہ شیخ صاحبان نے ذرا آسودہ حال ہو جانے پر ان رشتہ داروں سے میل ملاپ چھوڑ دیا تو اس سے رشتے ٹوٹ نہیں جاتے ۔ ہمارے اب تک ان لوگوں سے اچھے خاصے محبانہ مراسم ہیں ۔

۱۸۷۳ء کے بعد شیخ نور محمد صاحب عرف میاں جی " نتھو " علیہ الرحمتہ کے ہاں صرف دو لڑکیاں پیدا ہوئیں جن کی پیدائش کے اندراجات میونسپل ریکارڈ میں موجود ہیں ۔ وہ حضرت علامہؒ سے بتدریج قریباً تین اور چھ سال چھوٹی تھیں ۔ ان حالات میں کیا صدیقی صاحب اور ان جیسے دوسرے اقبالؒ شناس مندرجہ ذیل حقائق پر غور کرنا گوارا کریں گے ۔

(۱) ۔ کہ اگر علامہؒ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو پیدا ہوئے تو پھر آپ کی ۱۸۷۳/ ۱۸۷۷ء کے درمیان پیدا ہونے والی بہن ان سے قریباً تین سال کس طرح چھوٹی تھی ۔

(۲) ۔ ۱۸۷۳ء کے بعد پیدا ہونے والی دونوں بہنوں کے بعد اور درمیان جب کوئی بچہ پیدا ہی نہیں ہوا تو پھر حضرت علامہؒ کی تاریخ پیدائش ۱۸۷۷ء میں مقرر کرنا چہ معنی ۔

(۳) ۔ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو میونسپل ریکارڈ میں بلکہ جنوری ۱۸۷۴ء سے دسمبر ۱۸۷۷ء تک اور اس کے بعد بھی میاں جی " نتھو " کے کسی بیٹے کا اندراج موجود

نہیں ۔ اس پر یہ مفروضہ گھڑنا کہ حضرت علامہؒ کی پیدائش کی اطلاع نہ دی گئی ہو گی حقیقت کا منہ چڑانا ہے ۔ کیونکہ سیالکوٹ میونسپلٹی میں بچے کی پیدائش کی اطلاع تین دن کے اندر نہ دینا جرم ہے ۔ میاں جیؒ کیونکہ طبعاً اور مذہباً قانون شکن نہ تھے ۔ اس لئے اپنے تمام بچوں کی پیدائش کی اطلاعیں دیتے رہے ، اس کے علاوہ یہ کہنا کہ محلہ چوڑی گراں میں کوئی زرگر اور درزی بھی میاں جی کے زمانہ میں نتھو نامی بزرگ تھے حقیقت کو چھپانے کی لاحاصل کوشش ہے ۔ میں نے کل ہی اپنے آبائی محلہ چوڑی گراں کے سربرآوردہ اور معتبر لوگوں سے پوچھا تو ان سب نے تصدیق کیا کہ حضرت علامہؒ کے والد گرامی کے علاوہ محلہ چوڑی گراں میں برادری سیداں ، برادری زرگراں ، برادری درزیاں ، برادری چوڑی گراں ، برادری شیخاں اور برادری کشمیریاں کے کسی گھرانے میں پانچ دس پشت تک کوئی نتھو نامی نہیں ہوا ۔ اب صدیقی صاحب ہی بتائیں کہ حضرت علامہؒ کے نام پر اس طرح جھوٹ تراشنا کون سی محققانہ دریافت ہے ۔

(۴) ۔ ۱۸۷۳ء کی پیدائش کوئی نئی بات نہیں ۔ یہ تو حضرت علامہؒ کی زندگی میں بھی تعلیمی معیار پر مروج تھی اور بعد میں بھی مشہور رہی ۔ البتہ سالک صاحب تاریخ اور مہینہ غلط اطلاع کی بنا پر " ذکر اقبال " میں غلط لکھ گئے ۔

(تحقیق کیلئے شاعر مشرق (انگریزی) از علامہ عبداللہ انور بیگ ایڈووکیٹ)

اقبالؒ اس کی شاعری اور مقام از شیخ اکبر علی ارسطو (یکے از نیاز مندان اقبالؒ) علامہ اقبالؒ ۔ از علامہ مجتبیٰ مینوی (ایرانی محقق) جیسی کتابیں ملاحظہ کریں ۔ ہاں ۲۹ دسمبر کی تاریخ تحقیقی طور پر پہلی دفعہ اقبال درون خانہ میں ہی دی گئی ہے ۔

(۵) ۔ ۱۸۹۴ء میں حضرت علامہؒ ایف ۔ اے کے دوسرے سال میں تھے ۱۸۹۳ء میں کالج ریکارڈ کے مطابق ۱۸ سال کی عمر میں داخل ہوئے اس کے مطابق بھی تاریخ پیدائش ۱۸۷۷ء نہیں نکلتی بلکہ ۱۸۷۵ء میں پڑتی ہے ۔ میرے پاس علامہؒ کی دسویں اور ایف ۔ اے کی کتابیں موجود ہیں جن پر ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تاریخیں بمع دستخط موجود ہیں ۔ آج ہی پنجاب یونیورسٹی کا ایک وفد اس سلسلے میں میرے پاس آیا میں نے یہ ریکارڈ دکھا کر ان کی تسلی کر دی کہ اگر دینی مدرسہ میں

گزارے ہوئے چند سال نظر میں رکھے جائیں تو اس طرح بھی تاریخ پیدائش ۱۸۷۳ء کی ہی صحیح ثابت ہوتی ہے۔

(۶) ۔ جرمنی کے مقالہ میں حضرت علامہؒ نے سنہ ولادت ۱۸۷۶ء تعلیمی یادداشت کے تحت دیا ہے لیکن اسی مقالے کے حاشیہ میں یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ اسکول میں داخلہ سے پہلے وہ چند سال عربی و فارسی مدرسہ میں پڑھتے رہے۔ اگر وہ اس تاریخ کی طرف سے مطمئن ہوتے تو اس نوٹ کی ضرورت نہ تھی۔ یہ لکھنا حقیقتاً بے مقصد نہ تھا۔ دراصل انہیں اپنا بڑی عمر میں اسکول میں داخل ہونا یاد تھا۔ ان کے خیال میں اگر انہوں نے چند سال دینی مدرسہ میں نہ گزارے ہوتے تو وہ یہ مقالہ چھوٹی عمر میں لکھ کر جرمن علمی حلقوں کو زیادہ چونکا دیتے۔ دینی مدرسہ سے حضرت علامہؒ کو مولوی میر حسن مرحوم میاں جی کو بڑی مشکل سے منا کر سکاچ مشن اسکول میں لے گئے تھے۔ دور اندیش استاد نے آئندہ زندگی میں سرکاری ملازمت کے لیے جلد زیادہ عمر ہو جانے کے خطرہ کو مد نظر رکھ کر عمر کم لکھوائی۔ آج سے ایک سو سال پہلے بڑے بوڑھوں سے سنا ہے کہ لڑکوں کو آٹھ نو سال کی عمر میں داخل کرایا جاتا تھا۔ پہلے وہ مساجد کے دینی مدرسہ میں قرآن مجید پڑھتے کچھ دینی تعلیم حاصل کرتے اور اس کے بعد اسکولوں میں داخل کرائے جاتے والدین کا اس زمانہ میں تعلیم دلوانے کا مقصد عام طور پر کیونکہ سرکاری ملازمت ہوتا تھا، اس لیے اسکول میں داخل کراتے وقت دینی مدرسہ میں گزارا ہوا وقت کم کر کے عمریں لکھوائی جاتیں تاکہ مناسب سرکاری ملازمت کے حصول کے لیے تعلیم کی تکمیل کے بعد خاصا وقت مل سکے۔ یہ گھپلا ضرورتاً اب بھی چلتا ہے۔ قارئین اپنے ہی گھروں میں تحقیق کر کے دیکھ لیں۔

ان حقائق کی روشنی میں صحیح تاریخ پیدائش ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء ہی ہے جو کہ میونسپل ریکارڈ کے مطابق ہے۔ ہٹ دھرمی سے میں نہ مانوں کی رٹ لگانا اور بات ہے:

انداز بیاں گرچہ بہت شوخ نہیں ہے
شاید کہ ترے دل میں اتر جائے مری بات

۷ ۔ عزیزم خالد نظیر صوفی نے اقبالؒ درون خانہ میں تاریخ پیدائش ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء بڑی تحقیق کے بعد لکھی اور یہ تحقیق اس لیے بھی لازم تھی کہ اس کے نانا جان شیخ عطا محمد مغفور نے اپنے چھوٹے بھائی علامہؒ کی پیدائش ماہ دسمبر میں بتائی تھی ۔ مروجہ تاریخ ہائے پیدائش کیونکہ دسمبر کی نہ تھیں اس لیے تحقیق کر کے غلطی کا ازالہ کر دیا گیا ۔ جسے چند محققین نا محقق کی میں نہ مانوں کی رٹ نے :

اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کر دیا

وہ پاکستانی اقبالؒ شناس جو اس وقت بہانے تراش کر بھارت کی اس سلسلہ میں اولیت کے توڑ کی فکر میں بے جا طور پر سرگرداں ہیں ۔ اگر ناظم مجلس ترقی ادب لاہور سے تعاون کرتے تو یہ شرمندگی نہ اٹھانی پڑتی ۔ حضرت غالب کی صد سالہ برسی منانے میں بھی بھارت پہل کر گیا اور پاکستانی دانشور بعد میں لکیر پیٹتے رہے ۔ اب بھی پہل کا فخر غفلت شعاری اور دھڑا بازی کی نذر کر دیا گیا ہے ۔ حالانکہ صحیح تاریخ پیدائش ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء ہے ۔ " اقبالی قلندر " ہونے کے دعویداروں کو اقبالؒ درون خانہ " کی اشاعت کے بعد اپریل ۱۹۷۱ء سے معلوم تھی ۔ بھارتی علم دوست دانشور اس دفعہ بھی علامہ علیہ الرحمتہ کے سیاسی اور ملی نظریات سے اختلاف رکھنے کے باوجود آپ کا صد سالہ جشن صحیح وقت پر منانے کا اعزاز لے اڑے اور پاکستانی " اقبال شناس " منہ دیکھتے رہ گئے ۔

بعد از وقت واویلا کی صورت میں جسٹس ایس ۔ اے رحمان والی سرکاری کمیٹی کی ۱۹۷۲ء میں تسلیم کردہ صحیح تاریخ پیدائش ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کے برعکس نئی کمیٹی کی طرف سے وفاقی سیکرٹری تعلیم ڈاکٹر اجمل صاحب کا نیا اعلان بھی نوائے وقت مؤرخہ ۲ فروری ۱۹۷۴ء میں نظر سے گزرا کیا ۔ ڈاکٹر صاحب اور ان جیسے دوسرے محققوں کے پاس میرے مذکورہ بالا سوالات کا کوئی غیر جانبدارانہ شافی جواب ہے ؟ میں نے کچھ سوالات پروفیسر عثمان سیکرٹری بزم اقبالؒ جیسے برخود غلط اقبالؒ شناسوں اور مجاورین اقبالؒ سے بھی چٹان مؤرخہ ۱۸ فروری ۱۹۷۴ء میں کئے تھے وہ بھی جواب طلب ہیں ۔ مرغوب صدیقی اور نوائے وقت جیسے " صحافی " دیانت کے دعویدار اور پرچارک بلا تحقیق دوسروں کی پگڑی اچھالنا تو جانتے ہیں

مردوں کی طرح اپنی غلطی کو تسلیم کرنا بھی سیکھیں۔ امید ہے کہ یہ چند گزارشات میرے مخاطبین کو چبھنے کی بجائے ان میں تحقیق کا صحیح اور سچا شعور پیدا کرنے کا موجب ہوں گی۔ میں نے کسی کی دل آزاری کے لیے یہ سب کچھ نہیں لکھا بلکہ ایک بین الاقوامی مسئلہ میں صحیح بات پر پہنچنے کے لیے مہمیز لگائی ہے۔ اس سلسلے میں حرف آخر کے طور پر تفصیلی تحقیقی مقالہ زیر ترتیب ہے۔ جلد ہی نذر قارئین کروں گا۔

(اخبار جہاں کراچی ۲۴ اپریل ۱۹۷۴ء)

علامہ اقبالؒ کی صحیح تاریخ ولادت کیا ہے ؟

ڈاکٹر نظیر صوفی

اخبار جہاں کے ۲۴ اپریل ۱۹۷۴ء کے شمارہ میں علامہ اقبال علیہ الرحمتہ کی تاریخ ولادت پر چھپے ہوئے مضمون میں میں نے حرف آخر کے طور پر ایک تحقیقی مقالہ نذر قارئین کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ حسب وعدہ حقائق سپرد قلم ہیں۔

بد قسمتی سے علامہؒ کی تاریخ ولادت کے سلسلے میں پاکستان کے ادبی اور سرکاری حلقوں میں دستاویزی طور پر اس اظہر من الشمس حقیقت پر نا مناسب اور نا واجب اختلاف موجود ہے۔ خاندانی شجرہ اور میونسپل ریکارڈ کے مطابق علامہؒ اپنی دو بہنوں کی ولادت کے درمیانی وقفہ میں یعنی میری دادی مرحومہ طالع بی بی متولدہ ۶ ستمبر ۱۸۷۰ء اور مرحومہ کریم بی بی متولدہ ۱۴ نومبر ۱۸۷۶ء کے درمیان پیدا ہوئے اس بنیادی حقیقت کی روشنی میں ہر صاحب عقل کے نزدیک مفروضہ تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کی حقیقت ایک فریب خیال کے سوا کچھ بھی نہیں ہو سکتی۔

یہ حقیقت ہے کہ محلہ کاشمیریاں میں علامہؒ کے والد گرامی کے علاوہ نتھو نامی کوئی اور شخص کسی وقت بھی موجود نہ تھا۔ (برادری کاشمیریان سیالکوٹ کی تصدیق مضمون کے آخر میں ملاحظہ کریں) اس لیے محلہ کاشمیریاں اور اس کی ملحقہ گلیوں میں مسمی نتھو نامی بزرگ کے بچوں کی پیدائش کی رپورٹیں فی الواقع علامہؒ کے والد شیخ نور محمد مرحوم کے بچوں ہی کی ہیں۔ خاندانی شجرہ اور میونسپل ریکارڈ کی رو سے ۱۸۷۰ء سے ۱۸۷۷ء تک میاں نور محمد کے ہاں چار بچے بہ ترتیب ذیل پیدا ہوئے۔

میونسپل رجسٹر نمبر	تاریخ	محلہ یا گلی	کوائف	باپ کا نام
۴۲۳	۶ ستمبر ۱۸۷۰ء	چوڑی گراں	لڑکی	نتھو
۱۴۰	۲۲ فروری ۱۸۷۳ء	کشمیریاں	لڑکا	نتھو
۱۰۴۸	۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء	چوڑی گراں	لڑکا	نتھو
۹۶۲	۱۶ نومبر ۱۸۷۶ء	کشمیریاں	لڑکی	نتھو

۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو پیدا ہونیوالے لڑکے کے بعد میاں جی نتھو کے ہاں جب کوئی نرینہ اولاد پیدا ہی نہیں ہوئی ۔ تو پھر علامہؒ کی ولادت ۱۸۷۷ء میں مقرر کرنا چہ معنی ؟

یہ اٹل حقائق میں نے اجمل کمیٹی کے وفد کو جو معلومات حاصل کرنے کے لیے میرے مکان پر پروفیسر عثمان سیکرٹری بزم اقبالؒ کی سرکردگی میں مجھ سے ستمبر ۱۹۷۳ء میں ملا تھا ۔ بتا دیئے تھے ، لیکن افسوس کہ انہوں نے اپنی بات بنانے کے لیے ان حقائق کو نظر انداز کر دیا ۔ اجمل کمیٹی نے ایسے ہی غلط اندیش لوگوں کے زیر اثر مفروضہ تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کی بلا تحقیق تصدیق کر دی لیکن اس دیدہ دلیری کی تردید علامہؒ کے اس واضح بیان سے ہو جاتی ہے ۔

علامہؒ کا مکتب سے اسکول تک آنے کا زمانہ :

جرمنی والے مقالے میں علامہؒ نے اپنی ہجری تاریخ ولادت اور عیسوی سال ولادت ۱۸۷۶ء پر ایک تصریحی نوٹ کی صورت میں تحریر فرمایا تھا کہ :

" میری تعلیم عربی اور فارسی سے شروع ہوئی ۔ چند سال بعد ایک مقامی اسکول میں داخل ہو کر میں نے یونیورسٹی Career شروع کیا اور پنجاب یونیورسٹی کا پہلا امتحان ۱۸۹۱ء میں پاس کیا " ۔

پروفیسر حمید احمد خاں مرحوم نے ناظم مجلس ترقی ادب کی حیثیت سے اسی نوٹ کی روشنی میں سیکرٹری بزم اقبال کو اجمل کمیٹی کی اطلاع کے لیے ۱۰ جنوری ۱۹۷۴ء کو لکھا ۔

" ذکر مڈل کے امتحان کا ہے ۔ لیکن غور کا مقام ہے کہ مکتب سے نکل کر اسکول تک آنے میں جو چند سال صرف ہوئے وہ کم از کم یا زیادہ سے زیادہ کتنے سال ہو سکتے ہیں ؟ فقیر صاحب نے اور سید عبدالواحد ۔ صدر اقبال اکیڈمی نے (جو فقیر صاحب کے تتبع میں ۱۸۷۶ء کے بجائے نومبر ۱۸۷۷ء کو ترجیح دیتے ہیں) اپنی تائید میں یہ حیرت انگیز دلیل دی ہے کہ ہجری ماہ و سال تو اقبالؒ نے درست لکھے مگر

(یورپ میں بیٹھے ہوئے بھی ؟) عیسوی ماہ و سال کا صحیح تعین ان سے نہ ہو سکا۔

سید عبدالواحد نومبر ۱۸۷۷ء کو اقبال کی تاریخ ولادت قرار دیتے ہیں اور اس ضمن میں فرماتے ہیں:

"There is no mention in the Municipal Records of this date (November 9, 1887) of the birth of Iqbal, if that birth happened to be on any date other than 22nd February, 1873."

سید عبد الواحد کو خالد نظیر صوفی صاحب کی فراہم کردہ یہ اطلاع میسر نہ تھی کہ ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو محلہ چوڑی گراں کے مسمی نتھو (مسلمان خیاط) کے ہاں "ایک لڑکا" تولد ہوا۔ اقبال کمیٹی کا فیصلہ کہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کی تاریخ کو رد کرنے کے بعد ہم مجبور ہیں کہ لازماً ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو اقبالؒ کی تاریخ ولادت مان لیں صحیح نہیں ہے۔

چند سال محاورۃ تین چار سال ہوتے ہیں۔ تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کے مطابق علامہؒ نے اسکول میں داخلہ اندازاً پانچ سال کی عمر میں لیا جس کے پیش نظر مکتب کے تعلیمی زمان و مکان کا تعین نا ممکنات میں سے ہے۔ اگر علامہؒ بقول خود چند سال مدرسہ میں پڑھتے رہے تھے تو انہوں نے یہ زمانہ اپنی پیدائش سے پہلے عالم لاہوت کے کسی مدرسہ میں ہی گزارا ہو گا۔ اقبال قومی کمیٹی کے صدر صاحب خود ہی فیصلہ کریں کہ اس بات میں حضرت علامہؒ سچے تھے یا نئی تاریخ ولادت گھڑنے والے مفروضہ تراش ؟۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت علامہؒ کے تعلیمی ریکارڈ کے مطابق سال ولادت ۱۸۷۶ء ہی ہے (انٹرنس ۱۸۹۳ء ۱۷ سال، ۱۸۷۶ء) ۔ یہ سال کیونکہ اصلی تاریخ ولادت سے مختلف تھا اس لیے علامہؒ کو یہ تصریحی نوٹ لکھنا پڑا۔ تاکہ اگر کبھی کوئی محقق اس سلسلے میں تحقیق کرے تو انہیں غلط بیانی کا مرتکب نہ سمجھے۔ افسوس صد افسوس کہ اقبال شناسی کے ناعاقبت اندیش ٹھیکیداروں نے علامہؒ کے تعلیمی سال ولادت کو رد کرتے وقت یہ نہ سوچا کہ علامہؒ کا یورپ میں بیٹھ کر ایک تحقیقی مقالہ میں اپنی ولادت کے ہجری سنہ کا صحیح عیسوی مترادف متعین نہ کر سکنے کا مطلب کیا ہو گا ؟ کیا یہ بودی دلیل حد ادب سے تجاوز نہیں ؟

تعلیمی سال ولادت اور اصلی تاریخ ولادت کا فرق انوکھا نہیں ۔ سرکاری ملازمت کے لیے حد عمر کے پیش نظر اسکول میں داخلہ کے وقت ضرورتاً عمر کم لکھوانا عام سی بات ہے ۔ ہر کوئی اپنے خاندان کے تعلیمی ریکارڈ میں جھانک کر دیکھ سکتا ہے ۔ سندی ضروریات کے تحت، تشخصی کاغذات میں علامہؒ اپنا علمی ریکارڈ والا سال ولادت ہی لکھتے لکھواتے رہے ۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۳۱ء میں پورے ۲۶ سال بعد بھی اپنے ۱۹۰۵ء والے پاس پورٹ کے مطابق نئے انٹرنیشنل پاسپورٹ میں سال ولادت ۱۸۷۶ء ہی لکھوایا ۔ اسی طرح جرمنی والے مقالے میں سال ولادت ۱۸۷۶ء دینا بھی تعلیمی ریکارڈ کی مطابقت کی وجہ سے ہی تھا ۔

مفروضہ سال ولادت ۱۸۷۷ء تعلیمی ریکارڈ کی کسوٹی پر:

تحقیق میں مفروضات سے کام نہیں چلتا ۔ مفروضہ تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو اگر علامہؒ کے تعلیمی ریکارڈ کی کسوٹی پر پرکھیں تو اس کی کھوٹائی کھل کر سامنے آجاتی ہے ۔ علامہؒ نے میٹرک کا امتحان، پنجاب گزٹ ۲ مئی ۱۸۹۳ء کے مطابق، ۱۷ سال کی عمر میں پاس کیا ۔ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کے حساب سے میٹرک ساڑھے پندرہ سال کی عمر میں پاس کرنا ثابت ہوتا ہے ۔ جب کہ پنجاب گزٹ ۲۶ فروری ۱۸۹۱ء کے مطابق علامہؒ نے مڈل کا امتحان ۱۵ سال کی عمر میں پاس کیا تھا ۔ اب تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء گھڑنے والے ہی بتائیں کہ مڈل کا امتحان پندرہ سال کی عمر میں کرنے کے بعد علامہؒ نے میٹرک کا امتحان صرف چھ ماہ بعد کون سی یونیورسٹی میں کہاں اور کس طرح کر لیا تھا؟

علاوہ بریں علامہؒ کی خود نوشتہ داخلہ درخواستوں کے مطابق پنجاب گزٹ میں شائع شدہ کوائف کی رو سے علامہؒ نے تو مڈل ۱۸۹۱ء میں ۱۵ سال کی عمر اور ۱۸۹۳ء میں میٹرک ۱۷ سال کی عمر میں کیا تھا لیکن یہ امتحانات مفروضہ تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کے مطابق ۱۸۹۳ء اور ۱۸۹۵ء میں پاس کرنا بنتے ہیں ۔ یہ بات حقیقت حال کے سراسر خلاف ہے ۔ ان سیدھے سادے حسابی حقائق کو نظر انداز کر کے

تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کہنا نہ جانے کون سی محققانہ دریافت اور ادبی خدمت ہے ۔ دلائل و براہین کی دنیا میں گھس کر جب کبھی کوئی صحیح دماغ محقق تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کا تجزیہ کرے گا تو اسے کے مجوزین اور موافقین پر حیرت ہو گی ۔

علامہؒ کا ۱۹ سال کی عمر میں میٹرک کرنے کا عملی ثبوت:

فرنگی بے دینی کا رنگ ہندی مسلمانوں پر اس وقت ابھی پوری طرح نہ چڑھا تھا ، اس لیے بچوں کو اسکول میں داخل کرانے سے پہلے مساجد سے ملحق عربی مدرسوں میں چند سال تعلیم دلوانے کا عام رواج تھا ۔ اسکول میں داخلہ کے وقت اسی لیے بچے عموماً نو دس سال کے ہو جاتے تھے ۔ اس کے ثبوت میں علامہؒ کے مندرجہ ذیل ہم مکتبوں کا ذکر کافی ہو گا ۔

۱ ۔ میں مولوی ایم ڈی بھٹی سابق پروفیسر اردو فارسی مرے کالج سیالکوٹ حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ میں ۱۶ دسمبر ۱۸۸۲ء کو پیدا ہوا ۔ چند سال عربی مدرسہ میں پڑھنے کے بعد سکاچ مشن اسکول میں ۱۸۹۲ء میں داخلہ لیا اور علامہ اقبالؒ کی طرح قریباً سوا انیس برس کی عمر میں میٹرک کا امتحان ۱۹۰۲ء میں پاس کیا ۔ علامہؒ نے بھی سکاچ مشن اسکول میں میری طرح چند سال مکتب میں گزار کر داخلہ لیا تھا ۔ وہ ۱۸۹۳ء میں میٹرک کے امتحان میں ضلع بھر میں اول آئے تھے جس کی خوشی میں ہیڈ ماسٹر نرنجن داس آنجہانی نے اسکول میں ایک دن کی چھٹی کر دی تھی ۔ (حلیفہ بیان مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۷۴ء)

۲ ۔ میں عبدالحق وائیں ولد خواجہ محمد فاضل مرحوم ساکن میانہ پور حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ میرے والد خواجہ محمد فاضل ولد خواجہ عبد الکریم مرحوم علامہؒ کے دوست اور ہم جماعت تھے ۔ میرے والد ۱۹۱۸ء میں ۴۵ سال کی عمر میں فوت ہوئے ۔ وہ ۱۸۷۳ء میں پیدا ہوئے تھے اور علامہؒ سے چند ماہ بڑے تھے ۔ وہ پہلے مدرسہ میں چند سال رہے پھر سکاچ مشن اسکول میں داخل ہو

کر علامہؒ کے ساتھ ۱۸۹۳ء میں دسویں کا امتحان قریباً ساڑھے انیس سال کی عمر میں پاس کیا۔ (تحریر مؤرخہ ۱۸ مارچ ۱۹۷۴ء)

۳۔ میں خواجہ محمد مسیح ولد خواجہ عبدالعزیز مرحوم۔ صدر برادری کاشمیریاں سیالکوٹ حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ ستمبر ۱۹۲۹ء میں علامہؒ کے استاد شمس العلماء مولوی میر حسن مرحوم کو دفنانے کے بعد واپسی پر مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اور علامہ اقبالؒ کی گفتگو کے دوران ان کی زبانی سنا کہ وہ دونوں اس وقت پچپن پچپن سال کے ہو چکے تھے۔ البتہ مولوی ابراہیم میر مرحوم نے فرمایا کہ وہ علامہؒ سے کوئی چار ماہ چھوٹے تھے دونوں دوستوں نے ایف۔ اے کا امتحان ۱۸۹۵ء میں اکٹھے پاس کیا تھا۔ مولانا مرحوم اپنی خود نوشتہ سوانح کے مطابق اپریل ۱۸۷۴ء میں پیدا ہوئے تھے (تحریر مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۷۴ء)

۲۹ دسمبر کی ولادت رپورٹ کا تفصیلی تجزیہ:

حقائق پیش کردہ کی روشنی میں ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء والی ولادت رپورٹ کے اندراجات پر مفروضہ تراشوں کے بے جا اعتراضات کے جواب میں اب یقین کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ:

۱۔ ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء والی ولادت رپورٹ فی الحقیقت علامہ اقبالؒ ہی کی ہے کیونکہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو پیدا ہونے والا لڑکا میاں جی نتھو نے پیدا ہوتے ہی اپنی چھوٹی بھاوجہ زوجہ شیخ غلام محمد کی جس کی نرینہ اولاد نہ بچتی تھی دے دیا تھا اور وہ لڑکا شیخ غلام محمد کے بچے کی حیثیت سے کچھ عرصہ بعد فوت ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو علامہؒ کے والدین کی یہ فراخدلی اتنی پسند آئی کہ نعم البدل کے طور پر ۱۰ ماہ بعد اسی سال علامہؒ جیسا با اقبال بیٹا عنائت فرما دیا۔

۲۔ ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو ولادت رپورٹ لکھوانے والے علی محمد کا علامہؒ کے والد گرامی کا رشتہ دار ہونا ضروری نہیں، لیکن مفروضہ تراشوں کے بطلان

کے لیے یہ خدائی انتظام سمجھئے کہ یہ رپورٹ دہندہ شیخ نور محمد کے چچا زاد بھائی شیخ فتح دین ولد محمد عبداللہ جٹھیکی والے کے حقیقی خالہ زاد تھے ۔ اس لیے رشتہ میں علامہؒ کے والد گرامی کے بھی بھائی ہی تھے ۔ وہ کاشمیری محلہ میں آباد تھے ۔ ان کے خاندان سے ہمارے اب تک مربیانہ مراسم ہیں (برادری کاشمیریاں کی تصدیق صفحہ ۲۶ پر ملاحظہ ہو)

۳ ۔ بابا علی محمد ولد غلام محی الدین نے اس رپورٹ میں میاں جی نتھو کا پیشہ خیاطی ٹھیک لکھوایا ہے ۔ وہ برقعوں کی ٹوپیاں بناتے اور بنواتے تھے اور اپنے اسی پیشہ کی وجہ سے سارے شہر میں نتھو ٹوپیاں والے کے عرفی نام سے جانے پہچانے جاتے تھے ۔

کوائف پیش کردہ میں کوئی گھپلا گری نہیں ۔ یہ سیدھی سادی باتیں میں نے مخالفت برائے مخالفت کے لیے نہیں بلکہ حقیقت نمائی کے لیے لکھی ہیں تاکہ اقبالؒ شناسی کے دعویدار حلقے علامہؒ کے نام پر مفروضے گھڑنے کے بجائے حق طرازی کا مسلک اختیار کریں ۔ علامہؒ کا جشن صد سالہ ۱۹۷۷ء میں ہو یا اس سے پہلے یا بعد اہل تحقیق کے نزدیک دستاویزی طور پر ثابت شدہ تاریخ ولادت ہی صحیح تاریخ ولادت سمجھی جائے گی ۔ اقبال شناس کے برخود غلط ٹھیکیدار مانیں یا نہ مانیں تکمیل تحت کے طور پر پروفیسر حمید احمد خاں مرحوم کے ایک غیر مطبوعہ خط میں سے جو انہوں نے مفروضہ تاریخ ولادت کے سرکاری اعلان کے عین بعد سیکرٹری وزارت تعلیمات پاکستان کو ۲ فروری ۱۹۷۴ء کو بہ حیثیت ناظم مجلس ترقی ادب لکھا چند فقرے نظر نواز ہیں ۔

پروفیسر حمید احمد خاں مرحوم کا نکتہ نگاہ:

(خط بنام سیکرٹری وزارت تعلیمات پاکستان)

روز گار فقیر کے جن صفحات پر علامہؒ کی تاریخ ولادت سے بحث ہے انہیں تحقیقی کاوش قرار دینا بہ تکلف ہی ممکن نظر آتا ہے ------ سرسری باتوں سے

قطع نظر ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو علامہ کی تاریخ ولادت تسلیم کرنے میں دراصل تامل اس لیے ہوتا ہے کہ اس تاریخ ولادت کا اندراج میونسپل کمیٹی کے کاغذات میں نہیں پایا گیا ۔ اس کے برعکس باقی دونوں تاریخیں (۲۲ فروری اور ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء) میونسپل کاغذات میں ملتی ہیں ۔۔۔۔۔ ۲۰ دسمبر ۱۸۷۳ء کا اندراج علامہؒ کے ان معتقدین کو فی الفور قابل قبول معلوم ہوا جو ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کے اعلان سے متاثر ہو چکے تھے اور یہ سن کر کہ اس تاریخ کو پیدا ہونے والا بچہ رحلت کر گیا نئی تاریخ ولادت کو مان لینے پر بدیں وجہ آمادہ تھے کہ :

ا ۔ اس دوسری تاریخ ولادت کا اندراج بھی میونسپل کمیٹی کے کاغذات سے ثابت ہوتا تھا ۔ نیز ۔

ب ۔ اقبالؒ درون خانہ وہ پہلی کتاب تھی جو علامہؒ کے اہل خاندان میں سے کسی نے علامہؒ کے ذاتی معاملات کے متعلق پیش کش کی تھی ۔ چونکہ خالد نظیر صوفی صاحب پیشہ ور مصنف نہیں تھے جو صرف اپنا نام اچھالنے کے لئے خود اپنے خاندان کے افضل ترین بزرگ کے متعلق غلط فہمیاں پیدا کرتے ان کی فراہم کردہ معلومات نیک نیت طالب علم کو اور بھی زیادہ قابل قبول معلوم ہوئیں ۔

راقم الحروف بھی ان طلبہ میں ہے ۔ جنہوں نے اس تاریخ ولادت کو بصورت موجودہ درست تسلیم کر لیا ہے اور اس وقت تک درست تسلیم کریں گے جب تک کہیں زیادہ محکم ، زیادہ قابل اعتماد متبادل تاریخ کا دستاویزی ثبوت میسر نہیں ہوتا ۔ اس بارے میں راقم نے بعض بنیادی امور کے متعلق مصنف اقبال درون خانہ سے خط و کتابت شروع کی ہے جو کمیٹی کے سامنے پیش کی جا سکتی ہے ۔

تاہم کارروائی کی اس منزل پر بھی مجھے کمیٹی سے یہ گزارش ضرور کرنی ہے کہ محض قیاس یا متفرق زبانی بیانات پر بھروسا کر کے یہ طے نہیں کرنا چاہیے کہ علامہؒ فلاں دن پیدا ہوئے تھے ۔ میرے دوست پروفیسر طاہر فاروقی ہوں یا پراگ یونیورسٹی کے پروفیسر جان مارک یا خود نواب ذوالفقار علی خاں مرحوم ، ان میں سے کوئی صاحب علامہؒ کی تاریخ ولادت کے بارے میں سند نہیں ہو سکتے ۔ اگر ہم سنی سنائی باتوں کو مان کر علامہؒ کی تاریخ ولادت مقرر کرنے لگے تو اس دلیل سے

بھی نبڑنا ہو گا کہ میاں محمد شفیع (م، ش) جو علامہؒ کے آخری دو تین برسوں میں ان کے ساتھ اس طرح وابستہ رہے جیسے ایک بے لوث خدمت گار اور مستند سیکرٹری انہوں نے اوائل ۱۹۳۸ء میں علامہؒ کی پینسٹھویں سالگرہ بتائی ہے"۔

حقائق قارئین کے سامنے ہیں۔ سیاست گری کی عینک اتار کر حقیقت دیکھ لیں۔ سچ یہی ہے کہ جسٹس کمیٹی کا ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کی بنیاد پر دسمبر ۱۹۷۳ء سے صد سالہ جشن اقبالؒ کے طور پر سال ولادت منانے کا پروگرام ہی درست تھا۔ اس کے بعد بے وقت کی راگنی ہے مجلس ترقی ادب والوں نے اسی لیے پہلی فروری ۱۹۷۴ء کو کیے گئے مفروضہ تاریخ ولادت کے اعلان سے صرف نظر کرتے ہوئے نامو افق حالات کے باوجود ایک سرکاری ادارہ کی حیثیت سے یہ تقریب بہ صدارت وزیر تعلیم جناب عبدالحفیظ کار دار ۱۳ فروری ۱۹۷۴ء کو منادی تھی۔ اگر مصلحت کو شانہ سیر چشمی کے سبب افلاطونی محققوں کا مفروضہ تراش گروہ یہ شمس نصف النہار کی طرح روشن حقیقت نہیں دیکھ سکتا تو اس میں اس امر تحقیق شدہ کا کیا قصور۔ دستاویزی ثبوت از قسم بیانات اور علامہؒ کی درسی کتابیں وغیرہ دیکھنے کے لیے صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لیے۔

(اخبار جہاں، کراچی، ۳۰ اپریل ۱۹۷۵ء)

تصدیق برادری کشمیریاں

برادری کشمیریاں (رجسٹرڈ) فون نمبر ۲۱۸۷ مرکزی دفتر ریلوے روڈ سیالکوٹ

نمبر شمار ---------- تاریخ ۱۹۷۴-۴-۲۵

ہم تصدیق کرتے ہیں کہ محلہ کشمیریاں (کوچہ مسجد ملا کمالؒ کشمیری) اور اس کی ملحقہ گلیوں میں یعنی گلی ڈاکٹر امیر حمزہ، میدان کشمیریاں، گلی چوہدری کشمیریاں، گلی کھوہ وہاب کشمیری، گلی حکیم حسام الدین، ڈیڑھ کشمیریاں اور گلی چوڑی گراں وغیرہ میں حضرت علامہ اقبالؒ کے والد بابا نتھو مرحوم کے علاوہ کوئی اور شخص نتھو نامی بزرگ موجود نہ تھا۔ لہذا خواجہ طفیل احمد (کاشمیری) سابقہ بی ڈی ممبر محلہ کشمیریاں (کوچہ مسجد ملا کمال کشمیری) مسٹر سراج دین ذکی بی اے (درزی) سابق بی ڈی ممبر محلہ کشمیریاں (گلی کھوہ وہاب کشمیری و گلی حکیم حسام الدین) اور میاں محمد دین ولد اللہ دتہ چوڑیگر (گلی چوڑیگراں) وغیرہ کے اس سلسلے میں دیے ہوئے بیانات بالکل درست ہیں۔

یہ بھی درست ہے کہ حضرت علامہ کے والد مرحوم علامہ علیہ الرحمتہ کی پیدائش کے وقت خیاطی کا کام کرتے تھے اور برقعوں کی ٹوپیاں اور کلے بناتے اور بنواتے تھے۔ اپنے پیشہ کی مناسبت سے ہی شہر بھر میں بابا نتھو "ٹوپیاں والے" کے عرفی نام سے جانے پہچانے جاتے تھے۔ ان کا خاندان اب بھی ٹوپیاں والے کہلاتا ہے۔

یہ بھی درست ہے کہ بابا نتھو مرحوم کے وقت ان کے عزیزوں میں سے ایک بابا علی محمد ولد غلام محی الدین نامی بزرگ کوچہ مسجد ملا کمال کشمیری، محلہ کشمیریاں میں رہتے تھے جن کی اولاد اب بھی اس محلہ میں اپنے آبائی مکان میں آباد ہے۔

دستخط عبداللطیف میر
جنرل سیکرٹری
برادری کشمیریاں (رجسٹرڈ)
سیالکوٹ

دستخط محمد شفیع بٹ
ریٹائرڈ آفیسر آف منسٹری آف ڈیفنس
پریزیڈنٹ
برادری کشمیریاں (رجسٹرڈ) سیالکوٹ

(اخبار جہاں، ۳۰ اپریل ۱۹۷۵ء)

Year of Allama Iqbal's Centenary Celebration 1973 or 1977

The Sun - Lahore
April 21, 1976

WHY Allama Iqbal's Centenary Jashn was officially celebrated in January 1974, presided by the then Education Minister Mr. Abdul Hafiz Kardar, and why it has been now refixed for in 1977 is an official puzzle. Which of the two celebrations concur with the municipal birth record and Allama's family traditions? I take the liberty to bring to light the truth.

Here are the facts :-

(a) Allama's sister, three years younger to him was born on 14th November 1876.

(b) Allama's college colleague and friend Maulana M. Ibrahim Mir Sialkoti, a few months younger than him, was born in April 1874. They both passed their Inter. examination in 1895.

(c) Allama at the time of first marriage in 1893 was about twenty as per words of his first wife.

There is no denying these plain facts.

In fact Allama Iqbal was born on 29th December 1873, just between his two sisters, the eldest my grand-mother Taleh Bibi born on 6th September 1870 and Karim Bibi, the next to Allama, born on 14th November 1876. The birth date 9th November 1877, therefore, is absolutely wrong.

This is a fact openly known that the person called Nathoo in Mohalla Kashmirian was Allama's father. As such the birth reports enlisted in those days as babes of Nathoo in

the Municipal Birth Record of Mohalla Kashmirian and its adjacent streets are that of Sheikh Noor Mohammed's children. According to family tradition and Sialkot Municipal Record Mianji Nathoo had four issues during the period 1870 to 1877 AD. All the four births are on record in the Municipal Birth Register.

Entry No.	Date	Detail	Father's name
433	6 Sep 1870	Daughter	Nathoo
140	22 Feb 1873	Son	Nathoo
1048	29 Dec 1873	Son	Nathoo
962	14 Nov 1876	Daughter	Nathoo

Really Mianji Nathoo had no male issue after those born in 1873 AD. It is, therefore, undoubtedly against facts to place Allama's date of birth in 1877 AD.

The following few facts will further be very helpful to grasp reality.

In his thesis of Germany, the Allama writes:

"My education began with the study of Arabic and Persian. A few years after I joined one of the local schools and began my University career, passing the first Public Examination of the Punjab University in 1891."

A few years are three to four years. If he were born on 9th November 1877, the Allama must have started his school life at the age of five. When did he start his education with Arabic and Persian then?

The year 1876 is Allama's year of birth according to his University record i.e. 1893 (Matric) - 17 (age) = 1876 AD according to the Punjab Gazette May 2, 1893. His actual date of birth being different as per family birth cycle, he had to give the explanatory note to cover this inaccuracy for the guidance and satisfaction of investigators to come. This

difference is a common experience in every educated family, practice on need is consideration of age limit for Services.

Allama was obliged to refer this year of birth on official papers in line with his educational record at all times. It is why he got the year inserted on his passport issued to him in 1931 to attend the Round Table Conference at London, 26 years after the one he got in 1905 for higher studies abroad.

Documentary proofs for all the above facts in shape of written statements and some of Allama's personal books of school and college time are with me for reference.

Facts re: Municipal birth entry are :-

(A) The birth entry of 29th December 1873 is really Allama's birth. As the son born on 22nd February 1873 was gifted by Mianji Nathoo on his birth to his younger brother Sheikh Gulam Mohammad who had no male issue and the child died after some time as his son during his stay at Roaper on duty in the service of Canal Department.

(B) The reporter of the birth Ali Mohd. s/o Gulam Mohiuddin was a maternal cousin of Sheikh Fateh Din s/o Sheikh Mohd. Abdulla who was a paternal cousin of Allama's father. He was a resident of Mohalla Kashmirian and we have contacts with his family todate.

(C) The reporter Ali Mohammad had rightly defined Allama's father as Khiyat by profession in his report, Mianji Nathoo being well known throughout the city as Nathoo Topianwala on account of his tailoring Burka Caps and Kullas.

Winding up this serious discussion I reproduce a few lines from a letter of late Professor Hamid Ahmed Khan, a member of Justice Rahman Committee which declared 29th December 1873 to be the true date of birth of Allama in 1972 with an official announcement to celebrate a year long

centenary Jashan from December 1973, addressed by him as Director of Majlis Trukki-e-Adab to the Secretary Ministry of Education, Pakistan and to the Secretary Bazem-e-Iqbal on 2nd February 1974.

"The 29th December 1873 looked acceptable to Allama's followers his true birth date because it is on the Municipal Record and they at once agreed to it when advanced by a grandson of Allama in his book Iqbal Droon-e-Khana in view of the fact that the son born on 22nd February 1873 was declared dead. Also Iqbal Daroon-e-Khana was the first book that has been written by a member of the family of Iqbal about his personal affairs and because Khalid Nazir Soofi is not a professional writer, he in no way could dare to create misunderstandings about the most honourable person of the family just to make name. The facts advanced by him, therefore, looked very acceptable to the truth loving students.

The writer of these lines is one of those students who has in the present circumstances accepted the 29th December 1873 as correct birth date of Allama Iqbal and will continue to believe in its truth until some more reliable substitute based on documentary proofs is produced."

•

علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش

(چند نئے زاویے)

سعید اختر درانی

چند ماہ ہوئے ، روز نامہ " جنگ " لندن میں میرا ایک مضمون شایع ہوا تھا بعنوان " شاعر مشرق کی صحیح تاریخ پیدایش کا مسئلہ " (جنگ ، مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۷۷ء) ۔ اس میں میں نے بیان کیا تھا کہ علامہ اقبال کی تاریخ پیدایش ، حوالے کی مختلف کتابوں میں مختلف درج ہے ، چنانچہ یہ تاریخیں ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء بمطابق

Iqbal : His Art and thought, : by S.A.Vahid, 1948

سے لے کر ۹ نومبر ۱۸۷۷ء بمطابق

Gabriel,s Wing, : by Dr. Annemarie Schimmel, 1963

تک محیط ہیں ۔ یہ آخری تاریخ جس پر حکومت پاکستان کا ، ۱۹۷۷ء کو علامہ اقبال کا صد سالہ سال ولادت قرار دینے کا فیصلہ منحصر ہے ، دراصل علامہ اقبال کے تحقیقی مقالے کے دیباچے سے لی گئی ہے ۔ یہ تحقیقی مقالہ وہی ہے جس پر علامہ کو میونخ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری ملی تھی یعنی

The Development of Metaphysics in Persia

(ایران میں علم مابعد الطبیعیات کا ارتقاء) ۔ یہ مقالہ علامہ اقبال نے ۴ نومبر ۱۹۰۷ء کو میونخ یونیورسٹی میں پیش کیا تھا ، اور بعد ازاں یہ لندن سے کتابی صورت میں شائع ہو گیا تھا (Luzac and Co. London 1908) : ، لیکن اس مطبوعہ کتاب میں وہ دیباچہ شامل نہیں ، جس میں بقول پروفیسر شمل کے علامہ نے اپنی تاریخ پیدایش " ۲ ذی قعد ۱۲۹۴ھ بمطابق ۱۸۷۶ء عیسوی " تحریر کی ہے ۔

پچھلے سال میونخ یونیورسٹی میں میری تحقیقات کے نتیجے میں یہ بات پہلی مرتبہ برسرعام آئی کہ علامہ کے تھیسس کا یہ نادر اصل نسخہ تقریباً چار سال ہوئے، حکومت ہند نے جرمنی کی حکومت سے یہ کہہ کر حاصل کر لیا تھا کہ چونکہ علامہ اقبال کی پیدائش اور وفات بطور ایک ہندوستانی شہری کے ہوئی تھی، اس لیے بھارت میں ان کی صد سالہ برسی منانے کے سلسلے میں یہ نسخہ ان کو (بھارتی حکومت کو) تحفتہ " دے دیا جائے ۔ میری اس اطلاع کے نتیجے میں کئی پاکستانی اخبارات نے اداریے بھی تحریر کیے کہ حکومت پاکستان کو چاہیے کہ وہ تصور پاکستان کے خالق کے صد سالہ جشن ولادت کی مناسبت سے اب یہ نسخہ بھارت کی حکومت سے واپس حاصل کر لے ۔

میں نے علامہ اقبال کی تاریخ پیدایش کے مسئلہ پر تحقیق جاری رکھی اور کچھ مزید دلچسپ امور منصہ شہود پر آئے ۔

علامہ اقبال یورپ میں ۱۹۰۵ء سے ۱۹۰۸ء تک قیام پذیر رہے ۔ اس دوران میں بطور طالب علم وہ بے حد محنتی اور ذہین ثابت ہوئے اور تین سال کے قلیل عرصے میں نہ صرف انہوں نے کیمبرج یونیورسٹی سے بی اے کیا، بلکہ میونخ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی پائی اور لندن کی لنکنز ان (Lincoln,s Inn) سے بیرسٹری کی سند بھی حاصل کرلی ۔ میونخ یونیورسٹی کے ریکارڈ کا تو میں پچھلے سال جائزہ لے ہی چکا تھا، اب میں نے سوچا کہ کیمبرج یونیورسٹی اور لنکنز ان سے ان کی تاریخ پیدایش کے بارے میں استفسار کیا جائے ۔

سب سے پہلے میں نے کیمبرج یونیورسٹی کے کنگز کالج کے سابق فیلو اور پاکستانی امور پر لکھنے والے مشہور انگریز مصنف جناب ائین اسٹیفنز صاحب کے توسط سے علامہ اقبال کے کالج یعنی ٹرنٹی کالج کیمبرج سے رابطہ قائم کیا ۔ اسٹیفنز صاحب نے میری طرف سے ٹرنٹی کالج کیمبرج کے لائبریرین جناب ڈاکٹر گیسکل Dr.J.P.W.Gaskell کو لکھا کہ چونکہ علامہ اقبال کی صد سالہ برسی منانے کے سلسلے میں ان کی تاریخ پیدایش کے بارے میں کافی اختلاف رائے پیدا ہو چکا ہے، اس لیے اگر وہ ٹرنٹی کالج کے رجسٹر داخلہ سے علامہ اقبال کی تاریخ

پیدائش دریافت کرکے ہمیں اطلاع دیں تو شاید شبہات کا ازالہ ہو سکے ۔ اس پر ڈاکٹر گیسکل صاحب نے لکھا کہ " ہمارے رجسٹر داخلہ میں محمد اقبال کی تاریخ پیدائش محرم ۱۸۷۶ء درج ہے ، جو بد قسمتی سے آپ کے مسئلے کا صرف آدھا ہی حل ہے "۔

اس دلچسپ اطلاع کے ملنے پر میں نے جب جناب گیسکل صاحب کو لکھا کہ اگر وہ براہ کرم اپنے رجسٹر میں سے اس داخلے کے اندراج کی فوٹو کاپی مجھے روانہ کر سکیں ، تو میں بے حد ممنون ہوں گا ۔ ڈاکٹر فلپ گیسکل صاحب نے ۱۷ فروری ۱۹۷۷ء کو ٹرنٹی کالج کیمبرج کے رجسٹر داخلہ سے یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء کے اندراجات کا عکس مجھے بھیجا ۔ اس میں علامہ اقبال نے اپنے ہاتھ سے اپنے شخصی اور تعلیمی حالات درج کیے ہیں ۔

انہوں نے کیمبرج میں اپنی قیام گاہ کا پتہ 17 Portugal Palace Cambridge درج کیا ہے ۔ (راقم السطور بھی اپنے زمانہ ، طالب علمی میں اس جگہ کے بہت ہی قریب قیام پذیر رہا) ۔ کیمبرج آنے سے پہلے اپنی درسگاہ انہوں نے " پنجاب یونیورسٹی ، گورنمنٹ کالج " بتائی ہے ، جس کے پرنسپل مسٹر رابسن تھے ۔ اس کے بعد بدست خود انہوں نے اپنی تاریخ پیدایش محرم ۱۸۷۶ء لکھی ہے ۔ ان کے ٹیوٹر کا نام (پروفیسر) Sedgwick کسی کلرک کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اور اسی رسم الخط میں انہیں Advanced Student Pensioner ظاہر کیا گیا ہے (بقول ڈاکٹر گیسکل کے " پنشنر " کیمبرج یونیورسٹی کے ایسے طالب علم کو کہتے ہیں ، جسے کالج سے وظیفہ نہیں ملتا تھا ، بلکہ جو اپنے خرچ پر یا بیرونی وظیفے پر وہاں پڑھتا تھا) اس کے بعد علامہ کے بدست خود دستخط (محمد اقبال) اور والد کا نام " نور محمد " (جو میر محمد بھی پڑھا جا سکتا ہے) تحریر ہیں اور آخر میں انہوں نے اپنی جائے پیدائش سیالکوٹ (انڈیا) لکھی ہے ۔

میں نے ڈاکٹر گیسکل صاحب سے یہ بھی دریافت کیا تھا کہ آیا علامہ اقبال نے کیمبرج سے بی اے کے بعد ، ایم اے کی ڈگری بھی لی ؟ (جو بی اے سے چند سال بعد عموماً بغیر کسی مزید امتحان کے اپنے آپ ہی مقررہ فیس ادا کرنے پر مل

جاتی ہے) اور یہ کہ انہوں نے کیمبرج سے پی ایچ ڈی حاصل کرنے کے بجائے میونخ کو کیوں ترجیح دی ؟

ان سوالات کے جواب میں ڈاکٹر گیسکل نے مجھے ایک معلومات افزا خط تحریر کیا، جو اس گتھی کے سلجھانے میں مدد گار ہے۔ وہ لکھتے ہیں: " رجسٹرار سے دریافت کرنے پر اس بات کی تصدیق ہوئی ہے کہ شیخ محمد اقبال کو بطور Advanced Student کے داخلہ ملا تھا اور انہوں نے بی اے کی ڈگری کے لئے ایک مقالہ Dissertation پیش کیا، (یعنی امتحان کے ذریعے نہیں) جو غالباً Moral Sciences یعنی اخلاقیات کے کسی موضوع پر تھا۔ یہ مقالہ یونیورسٹی کی خاص اجازت سے ۷ مارچ ۱۹۰۷ء کو پیش کیا گیا، اور انہیں اسی سال ۱۳ جون کو بی اے کی ڈگری ملی۔ انہوں نے ایم اے کی ڈگری حاصل نہیں کی تھی کیمبرج یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کے قواعد (Regulations) مئی ۱۹۲۰ء میں منظور و مرتب ہوئے، اور سب سے پہلے جس طالب علم نے یہ ڈگری حاصل کی، وہ ۱۹۲۱ء میں پیش ہوا"۔

گویا یہی مقالہ (Dissertation) جو علامہ نے کیمبرج میں لکھا تھا، اس پر مزید کچھ کام کرنے کے بعد، کوئی پانچ مہینے کے وقفے سے انہوں نے ۴ نومبر ۱۹۰۷ء کو میونخ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی بھی حاصل کرلی (ورنہ جرمنی سے از سر نو پی ایچ ڈی حاصل کرنے میں عموماً تین چار سال لگ جاتے ہیں)۔

کیمبرج یونیورسٹی سے استفسارات کے علاوہ میں نے ایک خط لنکنز ان (Lincoln,s Inn) کے لائبریرین صاحب کو بھی اس موضوع پر لکھ دیا تھا (یاد رہے کہ قائد اعظم نے بھی اس قانونی ادارے سے بیرسٹری کی ڈگری لی تھی)۔ وہاں کے لائبریرین جناب واکر صاحب (Mr. Roderick Walker) نے ۲۲ فروری ۱۹۷۷ء کو اس کے جواب میں اپنی درس گاہ کے رجسٹر داخلہ اور (اسناد Bar Book کے عطا کی کتاب) سے دو اندراجات کی فوٹو کاپیاں مجھے روانہ کیں واکر صاحب نے میرے نام خط میں لکھا: " مجھے امید ہے کہ یہ اطلاع مزید شکوک پیدا کرنے کا باعث نہ ہو گی۔" لنکنز ان کے رجسٹر داخلہ میں نمبر ۶۹ کے سامنے جو

اندراج ہے ، اس کے ایک حصے کا ترجمہ یوں ہے : "شیخ محمد اقبال : از ٹرنٹی کالج کیمبرج ، جن کی عمر ۲۹ سال ہے اور جو شیخ میز محمد (یہاں "میر محمد" ہی درج ہے ، اس لفظ کا انگریزی املا نور محمد سے بہت مشابہ ہے) کے دوسرے صاحبزادے ہیں ۔ باشندہ سیالکوٹ (اس کے ہجے Sealkot درج ہیں) پنجاب ، انڈیا ۔ پیشہ مرد شریف (Gentleman) ۔ اس سوسائٹی (یعنی Honourable Society of Lincoln.s Inn میں بتاریخ ۶ نومبر ۱۹۰۵ء شریک ہوئے ۔"

لنکزان کا دوسرا اندراج ٹرنٹی یعنی موسم گرما کی ٹرم (Trinity term) برائے ۱۹۰۸ء کا ہے ، جس کے مطابق علامہ اقبال نے یکم جولائی ۱۹۰۸ء کو بیرسٹری کی ڈگری حاصل کی ۔ اس سند پر ان کے دستخط رول نمبر ۵۲ پر ثبت دیکھے جا سکتے ہیں

کیمبرج اور لندن کی ان دو دستاویزوں سے علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش پر مزید روشنی پڑتی ہے ۔ کیمبرج یونیورسٹی میں انھوں نے اپنی تاریخ ولادت محرم ۱۸۷۶ء درج کی ہے ۔ لنکزان کا اندراج ۶ نومبر ۱۹۰۵ء کا ہے جبکہ وہ ۲۹ برس کے تھے ۱۹۰۵ء سے ۲۹ تفریق کرنے سے یہ سال بھی ۱۸۷۶ء بنتا ہے ۔ اس کے برعکس اگر میونخ یونیورسٹی کے رجسٹر میں درج شدہ تاریخ پیدائش کو صحیح تسلیم کیا جائے ، تو ۶ نومبر ۱۹۰۵ء کو علامہ کی عمر صرف ۲۷ برس بنتی ہے ، چنانچہ انگلستان کے دونوں اندراجات کے مطابق ان کی تاریخ پیدائش ۱۸۷۶ء قرار پاتی ہے ، جو جرمنی میں مندرجہ تاریخ سے مطابقت نہیں رکھتی ۔

کیمبرج کے رجسٹر میں علامہ نے جو تاریخ درج کی ہے ، اس کے ماہ و سال میں ہم آہنگی نہیں ہے ۔ یعنی مہینہ ہجری اور سال عیسوی دیا ہے ۔

اسی طرح میونخ یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کے مقالے میں بقول پروفیسر شمل ، علامہ نے اپنی تاریخ پیدائش "۲ ذی قعد ۱۲۹۴ ھ بمطابق ۱۸۷۶ء" لکھی ہے ، اور پروفیسر انماری شمل (Prof. Annemarie Schimmel) اپنی کتاب Gabriel.s Wing مطبوعہ ۱۹۶۳ء میں لکھتی ہیں کہ یہاں علامہ اقبال سے غلطی ہوئی ہے ، کیونکہ سنہ ۱۲۹۴ ہجری کا آغاز ہی جنوری ۱۸۷۷ء میں ہوا ، چنانچہ ذی قعد

۱۲۹۴، نومبر ۱۸۷۷ھ میں پڑتا ہے۔

میرے چھوٹے بھائی جناب کے۔ زیڈ درانی نے ہائیکورٹ کی پچھلی صدی کی جنتری نکلوا کر تاریخوں کا مقابلہ کیا اور بتایا کہ وہاں مندرجہ ذیل اندراجات:

یکم جنوری ۱۸۷۶ء، ۲ ذی الحجہ ۱۲۹۲ھ

یکم جنوری ۱۸۷۷، ۱۵ ذی الحجہ ۱۲۹۳ھ

یکم جنوری ۱۸۷۸ء ۲۶ ذی الحجہ ۱۲۹۴ھ

ان تاریخوں کے مطابق " محرم ۱۸۷۶ء " ۲۶ یا ۲۷ جنوری ۱۸۷۶ء سے لے کر ۲۴ تا ۲۶ فروری ۱۸۷۶ء تک جاری رہا۔ ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ میرے حساب کے مطابق، ۷ یا ۸ نومبر ۱۸۷۷ء کو پڑتا ہے۔ فقیر سید وحید الدین صاحب " روزگار فقیر " میں علامہ کے تحقیقی مقالے " ایران میں مابعد الطبیعیات کا ارتقاء " کے دیباچے کے حوالے سے ان کی خود نوشت تاریخ پیدائش " ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ھ (۱۸۷۶ء) " لکھتے ہیں، اس لحاظ سے ۳ ذی قعد ۱۲۹۴ھ کا ۹ نومبر ۱۸۷۷ء (نہ کہ ۱۸۷۶ء) کو ہونا قرین قیاس ہے۔

اب اس مسئلے میں سب سے اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ چونکہ خود علامہ اقبال نے مختلف جگہوں پر مختلف تاریخیں درج کی ہیں، تو ہم ان کی دی ہوئی ہجری تاریخوں کو صحیح مانیں یا عیسوی تاریخوں کو؟

میں نے اس بارے میں ڈاکٹر محمد اجمل صاحب سے بات چیت کی، جو حکومت پاکستان کے ایجوکیشن سیکرٹری ہونے کے علاوہ اس تحقیقاتی کمیٹی کے سربراہ بھی رہ چکے ہیں، جس نے چند سال ہوئے علامہ اقبال کے سال پیدائش کی جانچ پڑتال کی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کی کمیٹی نے ملک کے مختلف اداروں کے رجسٹروں میں علامہ کی تاریخ پیدائش کا جائزہ لیا تھا، جن میں سیالکوٹ کی میونسپل کمیٹی کا رجسٹر، گورنمنٹ کالج اور پنجاب یونیورسٹی اور شاید ہائی کورٹ کے رجسٹر بھی شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان میں جہاں بھی عیسوی تاریخ پیدائش درج تھی، وہ بے شک ۱۸۷۶ء ہی تھی، لیکن آخری فیصلہ علامہ کے جرمنی والے تحقیقی مقالے میں دی گئی ہجری تاریخ ہی پر منحصر تھا، کیونکہ علامہ اقبال نے کہیں بھی مختلف ہجری تاریخ تحریر نہیں کی۔

اس سے پیشتر لندن کے پاکستانی سفارت خانے کے تعلیمی اتاشی، پروفیسر نذیر احمد صاحب نے بھی مجھ سے یہی بات کہی تھی۔ وہ بھی حکومت کی اس تحقیقاتی کمیٹی کے رکن رہ چکے ہیں۔ جب یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ خود حضرت علامہ نے کیمبرج اور میونخ میں دو مختلف ہجری تاریخیں درج کی ہیں (یعنی ذی قعدہ اور محرم) تو ڈاکٹر اجمل صاحب کا استدلال صحیح نہیں رہتا، اور یہی امر قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ ان کا سال پیدائش ۱۸۷۶ء ہی ہو گا۔ یاد رہے کہ میونخ میں درج شدہ ہجری تاریخ کے ساتھ ہی علامہ نے اس وقت بھی عیسوی سنہ ۱۸۷۶ء ہی لکھا ہے۔ یعنی اگر ایک تاریخ غلط، ہے تو وہ غلطی غالباً ہجری سال ہی میں ہے اور سہو لہ سے علامہ نے ۱۲۹۳ھ کے بجائے ۱۲۹۴ھ لکھ دیا (کیونکہ ۱۲۹۴ھ اور ۱۸۷۶ء دونوں بیک وقت صحیح نہیں ہو سکتے)۔

علامہ کا صحیح سنہ پیدائش ۱۸۷۶ء کے ہونے کا ایک اور ثبوت فقیر سید وحید الدین صاحب کی کتاب "روزگار فقیر" سے بھی ملتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب ۱۹۳۱ء میں (دوسری راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں شریک ہونے کے لیے) انہوں نے انٹرنیشنل پاسپورٹ کے لیے درخواست دی، تو اس میں بھی اپنا سال پیدائش ۱۸۷۶ء ہی درج کیا۔ فقیر صاحب نے اپنی کتاب میں اس پاسپورٹ کی عکسی نقل بھی شائع کی ہے۔ وہاں تاریخ پیدائش صرف ۱۸۷۶ء درج ہے، مہینہ نہیں دیا گیا۔ بر سبیل تذکرہ یہاں یہ کہنا شاید مناسب ہو کہ سیالکوٹ میونسپل کمیٹی کے رجسٹر پیدائش میں ۱۸۷۳ء کو شیخ نور محمد صاحب (عرف شیخ نتھو) کے یہاں ایک لڑکے کی پیدائش کا جو اندراج ملتا ہے، وہ فقیر وحید الدین صاحب کے خیال میں کسی ایسے لڑکے سے متعلق ہے جو علامہ اقبال کی پیدائش سے چند برس قبل پیدا ہو کر شیر خواری کی عمر میں فوت ہو گیا تھا۔ اس کمیٹی کے رجسٹر میں ۱۸۷۶ء یا ۱۸۷۷ء میں شیخ نور محمد صاحب کے یہاں کسی اور لڑکے کی پیدائش درج نہیں ہے، لیکن پچھلے ماہ جب میں نے اپنے والد صاحب سے (جو ریٹائرڈ سیشن جج ہیں) اس بارے میں استفسار کیا تو انہوں نے فرمایا جہاں تک انہیں یاد پڑتا ہے، گورنمنٹ آف انڈیا کا Births and Deaths Registration Act ۱۸۸۷ء کے لگ بھگ

پاس ہوا تھا۔ چنانچہ اس سے پیشتر پیدائش کا اندراج لازمی نہیں تھا۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ لنکنزان کے رجسٹر میں شیخ محمد اقبال کو اپنے والد کا دوسرا بیٹا ظاہر کیا گیا ہے، جو اس امر سے اتفاق رکھتا ہے کہ علامہ کے صرف ایک بڑے بھائی اس وقت زندہ تھے، یعنی شیخ عطا محمد صاحب جو ۱۹۴۰ء میں فوت ہوئے۔

میں اپنی تحقیقات کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ علامہ اقبال کی صحیح تاریخ پیدائش یقیناً ۱۸۷۶ء ہی تھی، اور وہ محرم ۱۲۹۳ھ یعنی جنوری فروری ۱۸۷۶ء میں پیدا ہوئے تھے۔ اس تاریخ سے صرف ان کی میونخ یونیورسٹی کے تحقیقاتی مقالے والی ہجری تاریخ ولادت ہی اختلاف رکھتی ہے، لیکن جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے وہاں بھی سنہ عیسوی ۱۸۷۶ء ہی درج ہے۔ مزید برآں اس میں درج شدہ ہجری سنہ (۱۲۹۴ھ) اس لیے بھی مشکوک ہے کہ وہ ان کے بیان کردہ عیسوی سنہ (۱۸۷۶ء) سے مطابقت نہیں رکھتا۔

میرا ذاتی خیال یہ ہی ہے کہ ٹرنٹی کالج کیمبرج میں درج شدہ تاریخ (محرم ۱۸۷۶ء) سب سے زیادہ قابل یقین ہے۔ اگر یہ تاریخ صحیح تسلیم کی جائے تو ایک دل چسپ اور اہم بات یہ ظاہر ہوتی ہے کہ مسلمانان ہند کے لیے یہ سال (۱۸۷۶ء) ایک بے حد مبارک سال تھا، کیونکہ اس کے آغاز میں علامہ اقبال پیدا ہوئے اور اس کے آخر میں قائداعظم۔ عالم اسلام کے دو مایہ ناز ستارے اسی مبارک سنہ میں ظہور پذیر ہوئے۔ بالفاظ دیگر یوں سمجھئے کہ جس برہمن نے کہا تھا کہ یہ سال اچھا ہے، اسے کیا معلوم تھا کہ اس سال کے دوران میں پیدا ہونے والے ایک برہمن زادے کے پیش کردہ تصور کی بنیاد پر ہندوستان کے ایک حصے میں، ایک عظیم الشان اسلامی مملکت وجود میں آئے گی۔

آخر میں، میں صرف یہ کہنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ اگرچہ حکومت پاکستان کے فیصلے کے مطابق ہم نے ۱۹۷۷ء میں شاعر مشرق کا صد سالہ جشن ولادت منایا، مگر اس سے حکیم الامت کے کارناموں اور ان سے ہماری عقیدت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ بقول شیکسپیر گلاب کو کسی نام سے بھی پکارا جائے، اس کی خوشبو ویسی ہی عطر بیز رہتی ہے۔ چنانچہ علامہ اقبال خواہ ۱۸۷۶ء میں پیدا ہوئے ہوں، یا ۱۸۷۷ء

میں ، اصل سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے قومی اعمال و کردار ان کے شایان شان ہیں یا نہیں ؟ شاعر مشرق ہی کہہ گئے ہیں :

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اب کیا معلوم کہ ہماری ہدایت کے لیے ایک مدت تک " دگر دانائے راز آید کہ ناید " ۔ ہم سب کی دعا اور کوشش یہی ہونی چاہیے کہ علامہ اقبال کی دو صد سالہ برسی جب منائی جا رہی ہو ، تو ان کا تخلیق کیا ہوا ملک پاکستان اور ان کی جگائی ہوئی ملت اسلامیہ ترقی اور شوکت کی شاہراہ پر آج سے کئی ہزار فرسنگ آگے نکل چکی ہو ۔

علامہ اقبال کی تاریخ ولادت

ڈاکٹر وحید قریشی

علامہ اقبال کی تاریخ ولادت کے سلسلے میں کئی سنہ بیان کیے جاتے ہیں جن کا دامن ۱۸۷۳ء سے ۱۸۷۸ء تک پھیلا ہوا ہے ۔ معاصرین اور حلقہ احباب کے بیانات کے بعد عام طور پر مصنف کے بیان ہی کو وقیع سمجھا جاتا ہے ۔ لیکن اقبالیات میں یہ دونوں پہلو متنازعہ فیہ ہیں اور ہمیں کسی حتمی نتیجے تک پہنچنے کے لیے درایت کے کئی سلسلوں سے ہو کر گزرنا پڑتا ہے ۔ سب سے پہلے اقبال کے حلقہ احباب اور معاصرین کے بیانات کو لیا جاتا ہے ۔

حیات اقبال پر سب سے پہلا مقالہ منشی محمد دین فوق نے لکھا جو " حالات اقبال " کے نام سے کشمیری میگزین لاہور میں ۱۹۰۹ء میں شائع ہوا ۔ میگزین کے حوالے سے اسے نوادر اقبال میں عبد الغفار شکیل نے غیر مدون کلام کے دیباچے کے طور پر شائع کیا ۔ شکیل کا یہ مجموعہ ۱۳۷۷ھ (مطابق ۱۹۴۲ء) سرسید بک ڈپو علی گڑھ سے شائع ہوا تھا ۔ اس کے بعد انوار اقبال میں بشیر احمد ڈار نے اسے دوبارہ شائع کیا ۔ " انوار اقبال " اقبال اکیڈمی کراچی کی طرف سے مارچ ۱۹۶۷ء میں شائع ہوئی ۔ اس میں علامہ اقبال کا سال پیدائش ۱۸۷۵ء (۱) دیا گیا ہے ۔ ۱۹۲۲ء میں نواب ذوالفقار علی خاں نے A VOICE FROM THE EAST شائع کی جس میں ان کا سال ولادت ۱۸۷۶ء (۲) کے گرد و پیش دیا گیا ۔ علامہ پر تیسری کتاب جو ان کی زندگی میں شائع ہوئی ، منشی احمد دین کی " اقبال " ہے ۔ یہ کتاب ۱۹۲۶ء میں شائع ہوئی ۔ اس میں سال ولادت ۱۸۷۵ء (۳) دیا گیا ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ منشی محمد دین فوق نے ۱۹۰۹ء میں جو سال پیدائش قرار دیا تھا اس میں انہوں نے ۱۹۳۰ء تک ترمیم کی ضرورت محسوس نہیں کی چنانچہ جولائی ۱۹۳۰ء میں " مشاہیر کشمیر " کی طبع ثانی میں بھی ۱۸۷۵ء ہی کو سال پیدائش قرار دیا (۴) ہے

"کشمیری میگزین" اور "مشاہیر کشمیر" میں سال ولادت کے بعد عمر کا تخمینہ بھی دیا گیا ہے۔ چنانچہ اپریل ۱۹۰۹ء میں انہیں پورے چونتیس (۳۴) برس کا اور ۱۹۲۰ء میں پورے چھپن (۵۶) برس کا قرار دیا ہے۔ چنانچہ اپریل اور جولائی کا فرق منشی صاحب کے لیے کسی شمار میں نہیں۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ حیات اقبال پر لکھنے والے تینوں بزرگوں کے تعلقات علامہ اقبال سے نہایت قریبی تھے۔ ان میں منشی محمد دین فوق کے روابط دوسروں کی نسبت زیادہ گہرے تھے۔ بعد کی زندگی میں البتہ منشی احمد دین اور نواب ذوالفقار علی کے ساتھ علامہ کی نشست زیادہ رہی۔ بہرحال تینوں کے ذرائع معلومات قریبی شمار ہوں گے۔ ۱۹۳۲ء میں نیرنگ خیال کا اقبال نمبر شائع ہوا اس میں بھی منشی صاحب کا مذکورہ بالا مضمون مختصر سوانح حیات، کے نام سے کسی قدر ترمیم کے ساتھ شائع ہوا۔ اس میں پہلی بار منشی صاحب نے علامہ کا سال پیدائش ۱۸۷۶ء قرار دیا ہے (۵)۔ نیز تاریخ اقوام کشمیر کی جلد دوم میں بھی پچہتر (۷۵) کی بجائے چھہتر (۷۶) کو سال پیدائش شمار کیا گیا ہے (۶)۔ یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ یہ تصحیح علامہ کے ایما سے ہوئی ہو۔ (۷) مشاہیر کشمیر پہلی بار ۱۹۱۶ء میں شائع ہوئی۔ اس کا ایک نسخہ علامہ کو بھیجا گیا جس کی رسید انہوں نے ۲۶ جولائی ۱۹۱۶ء کو دی (۸)۔ اس کے علاوہ فوق نے اقبال سے ان کے حالات ایک مرحلے پر طلب کئے تھے جس میں علامہ نے ان سے تعاون نہیں کیا۔ چنانچہ ۱۹ دسمبر ۱۹۲۲ء کے خط میں علامہ نے لکھا:

"باقی رہے میرے حالات سو ان میں کیا رکھا ہے" (۹)

جس کا مطلب یہ ہے کہ علامہ نے ۱۹۲۲ء تک حالات کے سلسلے میں فوق کی کوئی مدد نہیں کی تھی۔ ۱۹۳۲ء میں نیرنگ خیال میں نیز "تاریخ اقوام کشمیر" جلد دوم میں جو تصحیح کی گئی اس کا حال بھی نہیں کھلتا۔ بظاہر یا تو نواب ذوالفقار علی خاں کی تحریر پر بھروسا کیا گیا ہے یا ملک راج آنند کے اس مقالے سے ماخوذ ہے جو اس نے رائل اکیڈمی کے جرنل میں شائع کیا اور جس کا اردو ترجمہ نیرنگ خیال ہی کے اقبال نمبر میں چھپا تھا۔ ملک راج آنند کا ماخذ نواب ذوالفقار علی خاں ہی کی کتاب ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ذوالفقار علی خاں نے جس سنہ کو "لگ بھگ"

کے لفظ سے ظاہر کیا تھا اسے حتمی بنا دیا گیا ہے ۔ یہ بخوبی ممکن ہے کہ ذوالفقار علی خاں اور منشی احمد دین کے بیانات ہی علامہ اقبال کی نظر میں معتبر شمار ہوئے ہوں ۔

اقبال کی زندگی میں جو " WHO,S WHO " شائع ہوئے ۔ ان میں بھی سال پیدائش کا مسئلہ طے شدہ نظر نہیں آتا ۔ مرتبین چونکہ قریبی ذرائع سے تعلق نہیں رکھتے اس لیے ان کے ذرائع معلومات کی صحت پر شک کیا جا سکتا ہے ۔ ۱۹۲۸ء میں انڈین انسائیکلو پیڈیا کے مرتب پی ۔ ڈی ۔ چندرا نے ۱۸۷۷ء کو سال پیدائش شمار کیا ہے (۱۰) اس طرح ٹامس پیٹر (THOMAS PETER) نے ۱۹۳۶ء میں " WHO,S WHO IN INDIA " میں سال پیدائش ۱۸۷۷ء قرار دیا ہے (۱۱) ۔ اس سے یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ علامہ کی زندگی میں جو سنین عیسوی دیے گئے ان میں (۷۶) اور (۷۷) کا فرق پایا جاتا ہے ۔ ۱۹۳۷ء میں غالباً انھیں حوالوں کی بنا پر GOTTFIELD SIMON نے بھی ۱۸۷۷ء سال پیدائش قرار دیا (۱۲) ۔

علامہ کی حین حیات میں حلقہ احباب سے باہر جو حالات شائع ہوئے ان میں اختلاف ہے ۔ " خم خانہ جاوید " از لالہ سری رام طبع ۱۹۰۸ء جلد اول میں ولادت اقبال ۱۸۷۰ء (۱۳) اور " قند اردو " مرتبہ جلال الدین احمد جعفری زینبی میں جو میٹریکولیشن برائے الہ آباد اور پنجاب کا نصاب تھا اور ۲۴ ۔ ۱۹۲۳ء کے لگ بھگ شائع ہوا ، سال پیدائش ۱۸۷۰ء دیا گیا ہے (۱) ۔ عبارتوں کی مماثلت سے اندازہ ہوتا ہے کہ جعفری نے حالات زندگی خم خانہ جاوید سے اخذ کیے ہیں ۔ خم خانہ جاوید کے مصنف نے معاصرین کے حالات جمع کرنے کے لیے خود شعرا اور ان کے قریبی احباب سے خط و کتابت کی تھی ۔ علامہ اقبال کے حلقہ احباب میں سے انھوں نے مقدمہ کتاب میں شیخ عبد القادر ، پنڈت کیفی اور نواب ذوالفقار علی خاں کا خاص طور پر ذکر کیا ہے ۔ اغلب ہے کہ علامہ کے حالات انھیں ذرائع سے حاصل کیے گئے ہوں ۔ تاہم یہ سوال اپنی جگہ اہم ہے کہ ۱۸۷۷ء کے بارے میں ذریعہ معلومات کیا ہے ۔ اسی طرح حافظ محمود شیرانی نے جو علامہ کے قریبی نیاز مندوں میں تھے اور

محتاط محقق کی حیثیت سے شہرت رکھتے ہیں " سرمایہ اردو " کے نام سے پنجاب یونیورسٹی کے لیے میٹرک کا نصاب ترتیب دیا انہوں نے علامہ کا سنہ پیدائش ۱۸۷۵ء بیان کیا ہے (۱۵) عین ممکن ہے کہ ان کے مآخذ کشمیری میگزین اور مشاہیر کشمیر ہوں تاہم یہ عجیب بات ہے کہ حافظ صاحب نے نیرنگ خیال میں درج ترمیمی بیان کو قابل اعتماد نہیں سمجھا اور اسے اقدم ماخذ کے طور پر ترجیح دی ہے حالانکہ ترمیم شدہ بیان کو مرجح شمار کرنا چاہیے تھا۔

ان معاصر شہادتوں سے قطع نظر اقبال کے اپنے بیانات اور تعلیمی ریکارڈ کو دیکھا جائے تو وہاں بھی بہت کچھ تفاوت نظر آتا ہے۔

اقبال ان بکچرز، میں علامہ کا مڈل کا سرٹیفکیٹ شائع ہوا ہے مڈل کا امتحان انہوں نے ۱۸۹۱ء میں پاس کیا۔ اس سرٹیفکیٹ کے پشت کی عبارت شائع نہیں ہوئی لیکن ان کے بھتیجے شیخ اعجاز احمد کے پاس اصل سرٹیفکیٹ موجود ہے اور انہوں نے اس کا عکس بھی چھاپ دیا ہے (۱۶)۔ اس سے رجوع کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ طالب علم (یعنی علامہ اقبال) کے فارم داخلہ کے مطابق ۱۸۹۱ء میں ان کی عمر ۱۵ برس تھی اس لحاظ سے سال پیدائش ۱۸۷۶ء ہوا۔

۱۸۹۳ء میں علامہ نے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور سکاچ مشن کالج سیالکوٹ میں ایف۔ اے کے پہلے سال میں داخل ہوئے۔ روزگار فقیر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا داخلہ ۵ مئی ۱۸۹۳ء میں ہوا۔ کالج کے ریکارڈ کے مطابق اس وقت علامہ کی عمر اٹھارہ برس کی تھی (۱۷)۔ اس لحاظ سے سال پیدائش ۱۸۷۵ء ہونا چاہیے علامہ نے بی اے کا امتحان ۱۸۹۷ء میں پاس کیا اور پنجاب یونیورسٹی کیلنڈر میں اس کا اندراج موجود ہے جہاں علامہ کی اپنی اطلاع کے مطابق ان کی عمر انیس برس درج ہوئی ہے (۱۸)۔ اس اعتبار سے سال پیدائش ۱۸۷۸ء ہونا چاہیے۔

علامہ اقبال نے ۱۹۰۷ء میں میونخ یونیورسٹی میں پی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالہ پیش کیا تو شروع میں اپنے حالات زندگی پر ایک نوٹ بھی لکھا۔ اس کا عکس بھی، " اقبال ان بکچرز " میں شامل ہے۔ عکس میں پیدائش کی تاریخ ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ مرقوم ہے اور قوسین میں ۱۸۷۶ء کا سنہ درج ہے (۱۹)۔ تقویم کی رو سے ۳ ذی قعدہ

۱۲۹۴ھ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کے مطابق ہے۔چنانچہ گرین وائل (Grenville) کی شائع کردہ تقویم MUSLIM AND CHRISTIAN CALANDERS کی رو سے ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو جمعرات کا دن شمار ہونا چاہیے۔WUDER FIELD کی تقویم کے مطابق بھی یہ جمعرات کا دن تھا لیکن ابو النصر محمد خالدی کی تقویم ہجری و عیسوی کی رو سے ۹ نومبر کو جمعے کا دن پڑتا ہے۔شیخ اعجاز احمد کے بیان کے مطابق جو روز گار فقیر کی جلد اول میں شامل ہے اور خاندانی روایت پر مبنی ہے، علامہ کی ولادت جمعے کے روز صبح چار بجے کے قریب ہوئی تھی۔یہ معمولی فرق اس لیے بھی قابل لحاظ نہیں کہ جنتریوں کے حساب اور چاند کے طلوع کے سلسلے میں ایک آدھ دن کا فرق بعیداز امکان نہیں۔دوسرے جمعہ شمار کرنے میں اس لیے بھی قباحت نہیں تھی کہ جمعے کے دن صبح چار بجے ان کی پیدائش بتائی جاتی ہے اور اس طرح بارہ بجے شب کے بعد کا شمار اگلے دن ہی میں ہو گا۔

سب سے زیادہ مستند اندراج میونسپل کمیٹی کا ریکارڈ ہو سکتا تھا لیکن محققین میں یہاں بھی اختلاف رہا ہے۔ریکارڈ میں ۱۸۷۳ء کے تحت نتھو (نور محمد) کے ہاں ایک لڑکے کی پیدائش کا اندراج موجود ہے۔اسی بنا پر سیرت اقبال از محمد طاہر فاروقی میں علامہ کا سال پیدائش ۲۴ ذی الحجہ ۱۲۸۹ھ مطابق ۱۲ فروری ۱۸۷۳ء درج ہوا ہے اور حاشیے میں یہ نوٹ ہے:

"پیدائش کی یہ تاریخ سیالکوٹ کے رجسٹر پیدائش سے تصدیق شدہ ہے۔ اس کے مقابلے میں ۱۸۷۶ء والی روایت ضعیف نظر آتی ہے (۲۰)"۔

ذکر اقبال مرتبہ عبدالحمید سالک میں یہی نوٹ درج ہے اور علامہ کی ولادت ۲۶ ذی الحجہ ۱۲۸۹ھ مطابق ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء بتائی گئی ہے (۲۱)

دو اور بیان قابل غور ہیں۔روز گار فقیر کے مصنف نے سال پیدائش پر مفصل بحث کی ہے۔چنانچہ روز گار فقیر جلد اول میں سال پیدائش پر مفصل بحث کر کے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء سال پیدائش درست نہیں بلکہ ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ درست تاریخ ہے جو ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو پڑتی ہے:

"میونسپل کمیٹی سیالکوٹ کے رجسٹر پیدائش کا جائزہ لینے پر پایا گیا کہ

۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کے اندراج کے بعد ۱۸۷۷ء تک علامہ کے والد صاحب کے ہاں کسی اور لڑکے کی پیدائش کا اندراج نہیں ۔ کہا جا سکتا ہے کہ جب رجسٹر پیدائش میں ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کا اندراج نہیں تو یہ تاریخ پیدائش کیسے درست ہو سکتی ہے ۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ رجسٹر پیدائش میں عدم اندراج عدم پیدائش کا ثبوت قرار نہیں دیا جا سکتا ۔ اس زمانے میں رجسٹر پیدائش میں ہر ایک پیدائش درج کیے جانے کا اتنا اہتمام نہ تھا جو ان دنوں میں ہے لہذا امکان ہے کہ علامہ کی پیدائش درج نہ کرائی گئی ہو " (۲۲)

یہ دلیل کہ عدم اندراج عدم پیدائش کا ثبوت نہیں اپنی جگہ پر درست ہے لیکن یہ بات بھی عجیب ہے کہ علامہ کے والد میونسپل کمیٹی میں ملازم رہے پہلے بچے کا اندراج انہوں نے کرایا اور اندراج کی قانونی حیثیت سے واقف ہونے کے باوجود ۱۸۷۷ء میں پیدائش کا اندراج کرانا ضروری نہیں سمجھا ۔

اس موضوع پر سب سے مفصل بحث " اقبال درون خانہ " کے مصنف خالد نظیر صوفی نے کی ہے اور میونسپل کمیٹی کے ریکارڈ کی دوبارہ چھان پھٹک کر کے بحث کو ایک نئی شکل دی ہے ۔ انہوں نے ۱۸۷۰ء سے ۱۸۷۷ء تک کے اندراجات کی باقاعدہ چھان بین کی اور شیخ نور محمد عرف نتھو کے چار بچوں کے اندراج ڈھونڈ نکالے ۔ ان کی رائے کے مطابق علامہ اقبال نہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو پیدا ہوئے نہ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو بلکہ ان کی صحیح تاریخ پیدائش ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء ہے ۔

روز گار فقیر کے بیان پر بحث کرتے ہوئے اور میونسپل کمیٹی کے مختلف اندراج کی روشنی میں انہوں نے جو چارٹ دیا ہے اس کے مطابق شمار ۴۳۳ پر نتھو کی ایک لڑکی کی تاریخ پیدائش ۶ ستمبر ۱۸۷۰ء شمار، ۱۴۰ پر ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو ایک لڑکے کی پیدائش اور شمار ۱۰۴۸ پر ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو دوسرے لڑکے کی پیدائش اور شمار ۹۶۲ پر ۱۴ نومبر ۱۸۷۶ء کو ایک لڑکی کی پیدائش بیان کی گئی ہے (۲۳) ۔ ان سلسلہ وار اندراجات کی تشریح کرتے ہوئے انہوں نے بتایا ہے کہ ۱۸۷۰ء میں پیدا ہونے والی لڑکی علامہ کی بڑی ہمشیرہ طالع بی بی زوجہ غلام محمد تھی ۔ دوسرا اندراج یعنی ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کا دراصل ان کے ایک اور بھائی کے بارے میں ہے جو شیر

خواری کی عمر میں فوت ہوا اور جسے ان کی دیورانی نے گود لیا تھا۔ سوا دس ماہ بعد ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو جو بچہ پیدا ہوا وہ علامہ اقبال (۲۴) تھے چوتھا اندراج علامہ کی بہن کریم بی بی زوجہ احمد الدین کے بارے میں ہے (۲۵)

اس وقت تک " اقبال درون خانہ " کے اندراج کے بارے میں شیخ اعجاز احمد کا ایک نوٹ سامنے آچکا ہے (۲۶) جس میں انہوں نے بعض قرائن سے خالد نظیر صوفی کے تعین سال کو رد کیا ہے اس طرح سید عبدالواحد اور بعض دوسرے محققین نے علامہ کی اپنی بیان کردہ تاریخ کو جو انہوں نے پی ۔ ایچ ۔ ڈی کے مقالے میں دی ہے یعنی ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ ھ مطابق ۹ نومبر ۱۸۷۷ء صحیح قرار دیا ہے ۔

اقبال کے سال ولادت کی بحث سمٹ سمٹا کر تین نکات پر مرکوز ہو جاتی ہے:

(الف) اقبال کا سنہ پیدائش ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ ھ (مطابق ۹ نومبر ۱۸۷۷ء) ہے

(ب) اقبال کا سنہ ولادت ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء ہے ۔

(ج) اقبال کا سال پیدائش ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء ہے ۔

ان تینوں اطلاعات پر فرداً فرداً بحث کی جاتی ہے:

جمعہ ۱۲۹۴ ھ / ۱۸۷۷ء کی روایت

علامہ نے پی ۔ ایچ ۔ ڈی کے مقالے کے شروع میں حسب ضابطہ دانشگاہ اپنے مختصر حالات بقید سال پیدائش دیے جس میں دو باتیں قابل غور ہیں:

۱۔ سنہ پیدائش ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ ھ (مطابق ۱۸۷۶ء)

۲۔ سکول میں داخلے سے قبل علامہ نے چند برس مکتب میں تعلیم پائی ۔

۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ ھ کو علامہ نے قوسین میں ۱۸۷۶ء لکھا ہے جو دراصل ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہونا چاہیے تھا ۔ بظاہر علامہ نے سنہ ہجری کو سنہ عیسوی میں بدلنے کے لیے کسی تقویم سے رجوع نہیں کیا ۔ تاہم سید عبدالواحد کی یہ دلیل قابل قبول

نہیں کہ اس زمانے میں کوئی جنتری موجود نہیں تھی (۲۷) ۔ حالانکہ خود جرمن زبان میں بھی ایسی جنتریاں شائع ہو چکی تھیں اور علامہ نے اپنے مقالے کے متن میں ہجری سنین کو عیسوی میں بدلنے کے لیے ان سے استفادہ بھی کیا تھا ۔ ظاہر ہے کہ اپنے حالات کے ضمن میں تقویم استعمال کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی اور تخمینے ہی سے صرف سال پیدائش کو منتقل کیا اور دن اور مہینے کو چھوڑ دیا ۔

علامہ نے ہجری سنہ کو جس طرح عیسوی میں بدلا ہے اس کے بارے میں دو قیاس ہو سکتے ہیں ۔ ایک تو یہ کہ اس مقصد کے لیے انہوں نے تقویم کی بجائے زبانی حساب کو ترجیح دی ہو جس میں ایک سال کا فرق بخوبی ممکن ہے ۔ مثلاً ہجری ۱۲۹۴ میں ہر صدی کے تین تین عدد شمار کر کے بارہ صدیوں کے چھتیس (۳۶) اور چورانوے (۹۴) کو دو تہائی کے برابر شمار کرتے ہوئے اس کی میزان اڑتیس (۳۸) کی گئی ہو ۔ اس طرح ۱۲۹۴ء میں سے اڑتیس (۳۸) منہا کیے تو ۱۲۵۶ء برآمد ہوئے ۔ اس عدد میں ۶۲۲ جمع کیے تو سنہ ۱۸۷۶ء برآمد ہوا ۔ یا پھر دوسرا قیاس یہ ہے کہ انہوں نے مطبع آفتاب پنجاب لاہور کی ۱۸۷۶ء کی جنتری استعمال کی ہو ، جسے دیوان بوٹا سنگھ نے شائع کیا تھا ۔ جنتری کے صفحہ ۲۲ پر ۱۲۹۳ھ کچھ اس طرح مرقوم ہے کہ اسے بآسانی ۱۲۹۴ھ پڑھا جا سکتا ہے ۔

پی ۔ ایچ ۔ ڈی کے مقالہ کے علاوہ ۱۹۳۱ء میں پاسپورٹ میں بھی ۱۸۷۶ء کا اندراج ہے ۔ ۱۹۰۵ء کا پاسپورٹ دستیاب نہیں لیکن گمان غالب یہی ہے کہ اس میں بھی ۱۸۷۶ء ہی ہو گا ۔

دوسری اطلاع قابل غور ہے جس کے مطابق علامہ اقبال نے خود اقرار کیا ہے کہ ان کی ابتدائی تعلیم مکتب میں ہوئی ۔ علامہ کے اصل جملے یہ ہیں :

My education began with the study of Arabic and Persian . A few years after I joined one of the local schools-۲۸

محمد دین فوق نے ۱۹۰۹ء ، ۱۹۳۰ء اور پھر ۱۹۳۲ء میں فرمایا :

" ابتداء میں اکثر مسلمان بچوں کی طرح انہوں نے بھی " کچھ دنوں "

مکتب کی ہوا کھائی پھر مدرسہ میں داخل ہوئے اور پانچویں کا امتحان وظیفہ لے کر پاس کیا" ۔(۲۹)

اس اقتباس میں " کچھ دن " کا لفظ غیر محتاط طریق بیان ہے ۔ حقیقت یہی ہے جو علامہ نے خود بیان کی کہ سکول کے داخلے سے قبل " چند برس " انہوں نے مکتب میں بسر کیے ۔ اس کی مدت ایک دو برس تھی یا زیادہ ؟ اس کے بارے میں حتمی طور پر کچھ کہنا ممکن نہیں ۔ مولانا غلام رسول مہر کو ڈاکٹر عبد اللہ چغتائی اور سید نذیر نیازی کی موجودگی میں علامہ کے استاد زادے اور ہم عمر سید تقی شاہ نے بتایا کہ ابتدا میں علامہ کو دینی تعلیم کے لیے ایک مکتب میں بٹھا دیا گیا تھا (۳۰) ذکر اقبال میں بھی مکتب نشینی کا حوالہ آیا ہے لیکن مدت مکتب نشینی نہیں بتائی گئی (۳۱) ۔ اقبال درون خانہ میں خالد نظیر صوفی نے لکھا ہے کہ علامہ مسجد شوالہ والی میں مکتب مولوی غلام حسن میں تعلیم پاتے رہے مدت مکتب نشینی " ایک دو برس " قرار دی گئی ہے ۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ اسی لیے علامہ سکول میں دیر سے داخل ہوئے ۔(۳۲)

کرم بی بی کے بیان کے مطابق علامہ کی ابتدائی مکتبی تعلیم مسجد میں ہوئی تھی ان کا مفصل بیان یہ ہے:

" اقبال مکتب میں زیر تعلیم رہے یہاں عمر شاہ کے مکتب میں پانچ جماعتیں پڑھیں ۔ میں (کرم بی بی) بھی اس مکتب میں پڑھتی رہی ، مکتب میں حکیم حسام الدین کی بہو رقیہ کے علاوہ احمداں ، عمر شاہ اور ان کی بیٹی پڑھا کرتے تھے ۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ " اقبال درون خانہ " کے مصنف کو مسجد کے سلسلے میں مغالطہ ہوا نیز یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ علامہ کی مکتبی تعلیم پانچ جماعتوں تک تھی ۔ اقبال کا اپنا بیان واضح ہے ۔

" A few years " سے مراد " کئی برس " ہے ۔ اگر مکتبی تعلیم کے بعد علامہ نے پہلی جماعت ہی میں داخلہ لیا ہو تو ان کا اور ان کے ہم جماعتوں کی عمر کا فرق ضرور رہے گا اور اگر چند جماعتیں چھوڑ کر براہ راست اوپر کی کلاس میں داخلہ لیا

ہو تو پھر عمر کے فرق کا امکان باقی نہیں رہتا۔ دوسرے قرینے کے لیے کوئی معاصر یا متاخر تائیدی شہادت نہیں۔ البتہ فوق نے جس انداز میں تذکرہ کیا ہے اس سے جملوں کی دروبست میں اس کا امکان ہو سکتا ہے کہ شاید سیدھے پانچویں جماعت میں داخل ہوئے ہوں۔ لیکن فوق کا انداز تحریر محتاط نہیں ورنہ چند برس کو وہ "کچھ دن" نہ کہتے۔ علامہ کے چوتھی جماعت میں پڑھنے کا ثبوت شیخ آفتاب احمد کے مقالے میں پایا جاتا ہے (۳۳) بالائی جماعتوں میں داخلہ نادر الوقوع ہوتا ہے۔ اگر علامہ نے براہ راست کسی بالائی جماعت میں داخلہ لیا ہوتا تو اعزہ و احباب اس کا ذکر ضرور کرتے۔ معاصرین و متاخرین کی خاموشی سے شاید یہ نتیجہ نکالنا خلاف واقعہ نہ ہو کہ پانچ برس کی مکتب نشینی کے بعد علامہ نے براہ راست پہلی جماعت میں داخلہ لیا۔ A few years کی ترکیب ظاہر کرتی ہے کہ اس کی حدود بخوبی تین برس سے نو برس کے زمانے تک حاوی ہیں۔ اگر محتاط انداز بیان اختیار کیا جائے تو ایک یا دو برس یا تین برس تک کے لیے بھی گنجائش موجود ہے۔ علامہ کے زمانے میں عموماً پانچ برس کی عمر کے طالب علم سکول میں داخلہ لیتے تھے اور مڈل پاس کرتے وقت عام طور پر طالب علم کی عمر تیرہ برس کے قریب ہو جاتی تھی علامہ کے مڈل کے سرٹیفکیٹ میں پندرہ برس درج ہے اگر پہلی جماعت ہی سے داخلہ لیا تو سکول میں داخل ہونے کی عمر سات برس کے لگ بھگ ہو گی۔ اس لحاظ سے مکتب نشینی کی مدت دو برس شمار کرنی ہو گی اور ۱۸۷۷ء پر اتفاق کی صورت میں مڈل پاس کرتے وقت عمر سولہ برس شمار ہو گی اور مدت مکتب نشینی ایک سال ہو گی اور ۱۸۷۳ء کی صورت میں پانچ سال ہو گی۔ اگر مکتب نشینی کی مدت دو تین برس سے زیادہ ہو تو اس کی آخری حد بہر حال چار یا پانچ برس متصور ہو سکتی ہے۔ اس صورت میں ان کی پیدائش کا سنہ ۱۸۷۷ء سے لے کر ۱۸۷۳ء کے آس پاس چلا جائے گا اور مڈل کے سرٹیفکیٹ کا اندراج غلط ٹھہرے گا۔ اس استدلال کی بنا پر اگر ہم معلوم سے نا معلوم کی طرف سفر کرنا چاہیں اور مڈل کے سرٹیفکیٹ کے اندراج کو قطعی مان لیں تو پھر مکتب نشینی دو تین اور پانچ برس تک جاتی ہے اور معاصر بیان کی صورت میں پانچ برس لیکن اگر منطق کا رخ

برعکس ہو تو سنین کا دائرہ وسیع ہو جائے گا اور مڈل کی بیان کردہ عمر کا تخمینہ مشکوک ٹھہرے گا۔

۲۲ فروری ۱۸۷۳ء

اس سنہ کا ذکر پہلی بار علامہ اقبال کی وفات (۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء) کے بعد اخبار انقلاب کے اعلان سے ہوتا ہے۔ جو سنہ ان کی زندگی میں بیان ہوئے وہ ۱۸۷۰ء و ۱۸۷۵ء و ۱۸۷۶ء اور ۱۸۷۷ء ہیں۔ ۷ مئی ۱۹۳۸ء کے اخبار انقلاب میں یہ اطلاع دی گئی کہ علامہ کے برادر بزرگوار کی بیان کردہ تاریخ ولادت اقبال دسمبر ۱۸۷۶ء درست نہیں بلکہ وہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء بمطابق ۲۴ ذی الحج ۱۲۸۹ھ میں پیدا ہوئے (۳۴) اخبار کا اصل اقتباس جو روزگار فقیر میں درج ہے ذیل میں دیا جاتا ہے

"حضرت علامہ اقبال کے مختصر سوانح حیات انقلاب کی گذشتہ اشاعت میں چھپے تھے۔ ان میں شیخ عطا محمد صاحب برادر کلاں حضرت علامہ مرحوم کے تخمینی بیان کے مطابق مرحوم کی تاریخ پیدائش دسمبر ۱۸۷۶ء بتائی گئی تھی لیکن تحقیقی طور پر یہ معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت علامہ مرحوم ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو پیدا ہوئے۔ اسلامی تاریخ ۲۳ و ۲۴ ذی الحج ۱۲۸۹ھ تھی۔ ان تاریخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علامہ مرحوم کی عمر بحساب سنین شمسی ۶۵ برس دو ماہ اور بحساب قمری ۶۷ برس دو ماہ ہوئی" (۳۵)

اخبار انقلاب کی مذکورہ بالا اشاعت کے بعد تاج کمپنی نے "حیات اقبال" شائع کی جس میں سال پیدائش ۱۸۷۳ء درج ہوا (۳۶) اسی زمانے میں محمد حسین خاں نے کتاب بعنوان "اقبال" لکھی (اپریل ۱۹۳۹ء)۔ اس میں بھی تاریخ ولادت ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء (۳۷) درج ہے۔ طاہر فاروقی نے جنوری ۱۹۳۹ء میں "سیرت اقبال" شایع کی اس کا تیسرا ایڈیشن جو ستمبر ۱۹۴۹ء میں شائع ہوا میرے پیش نظر ہے اس میں ذیل کا نوٹ ملتا ہے:

" الغرض ایسے مردان خدا کے آغوش میں اقبال ۲۴ ذی الحجہ ۱۲۸۹ ھ مطابق ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کتم عدم سے عالم وجود میں آئے (۳۸)

کتاب کے حاشیے میں مندرجہ ذیل نوٹ ملتا ہے:

" پیدائش کی یہ تاریخ سیالکوٹ کے رجسٹر فوتی و پیدائش سے تصدیق شدہ ہے ۔ اس کے مقابلے میں ۱۸۷۶ء والی روایت ضعیف نظر آتی ہے " ۔ (۳۹)

" ذکر اقبال " جون ۱۹۵۵ء میں شائع ہوئی جس میں سالک مرحوم لکھتے ہیں:

" علامہ کی ولادت ۲۴ ذی الحجہ ۱۲۸۹ ھ مطابق ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو ہوئی ۔ (۴۰)

فٹ نوٹ کی عبارت یہ ہے:

" تصدیق ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ بحوالہ رجسٹر پیدائش و اموات "

یہاں یہ بات زیر بحث نہیں کہ سالک مرحوم نے یا بزم اقبال نے ریکارڈ سے خود تصدیق کرائی تھی یا نہیں ۔ صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہو گا کہ سیرت اقبال کی عبارت اور فٹ نوٹ اور سالک مرحوم کی عبارت اور فٹ نوٹ میں نسبت قریبہ پائی جاتی ہے ۔ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ بزم نے خود رجسٹر کی مصدقہ نقل حاصل کی تھی جو سالک صاحب کے پیش نظر تھی ۔ اگر یہ اطلاع صحیح ہے تو مرحوم نے اخذ مطالب میں کسی قدر بے احتیاطی سے کام لیا ہے ۔ ڈپٹی کمشنر نے پیدائش و اموات، کے رجسٹر کے اندراج کی نقل تصدیق کر کے بھیجی ہو گی ۔ لیکن (جیسے کہ شیخ اعجاز احمد صاحب نے اپنے نوٹ میں لکھا ہے) جملے کا مفہوم یہ ہو گیا کہ ڈپٹی کمشنر نے نقل کی نہیں تاریخ پیدائش کی تصدیق و توثیق کی ہے (۴۱) ۔

۱۸۷۳ء کی تائید میں دو دلیلیں دی جا سکتی ہیں:

(۱) ۔ میونسپل کمیٹی کا ریکارڈ مستند معاصر و شہادت ہے ۔ اس کے مقابلے میں کوئی دوسری تحریر قابل قبول نہیں ۔

(۲) ۔ ۱۸۷۶ء اور ۱۸۷۷ء کے سلسلے میں میونسپل کمیٹی کے ریکارڈ میں نور محمد عرف نتھو کی کسی اولاد کی پیدائش کا ذکر نہیں ۔

اس بارے میں یہ بھی پیش نظر رہے کہ رجسٹر میں پیدا ہونے والے بچے کا نام درج نہیں ۔ اس لیے اس کا امکان رہتا ہے کہ وہ اندراج کسی اور بچے کا ہو نیز آج بھی ایسے افراد موجود ہیں جن کی پیدائش کا اندراج میونسپل کمیٹی میں نہیں کرایا گیا ۔

تردید میں جو دلائل سامنے آئے ہیں ان کا ذکر کسی قدر تفصیل سے کیا جاتا ہے:

۱ ۔ سید عبدالواحد کا اعتراض یہ ہے کہ برصغیر میں میٹرک کا امتحان پاس کرنے والے طالب علم کی عمر عموماً سولہ برس ہوتی ہے اور زیادہ ذہین طلبہ اس سے کم عمر میں امتحان پاس کر لیتے ہیں ۔ اقبال کے میٹرک کے امتحان کا سنہ معلوم ہے ۔ ۱۸۷۳ء سال پیدائش شمار ہو تو اس وقت علامہ کی عمر اکیس (۲۱) برس ہو گی ۔ سید عبدالواحد کا خیال یہ ہے کہ ان ایسے ہونہار طالب علم سے یہ بات بعید ہے (۴۲) سید عبدالواحد فراموش کر جاتے ہیں کہ اقبال نے سکول کی تعلیم سے چند برس قبل مکتب میں تعلیم پائی ۔ ۱۸۹۱ء میں مڈل پاس کرتے وقت اقبال کی عمر پندرہ برس تھی ۔ حالانکہ ان کے استدلال کے مطابق اس وقت علامہ کی عمر ۱۳ برس اور زیادہ ہونہار ہونے کی صورت میں اور بھی کم ہونی چاہیے ۔

۲ ۔ سید عبدالواحد چودھری محمد حسین کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"It must be put on record that whenever the question of Iqbal's birth arose, his great friend, Chaudhary Mohammad Hussain used to say that it was impossible for him to believe any information supplied by Iqbal himself. And one would be quite safe in following Ch. Mohammad Hussain in this matter." (۴۳)

اس استدلال میں منطقی مغالطہ ظاہر ہے ۔ ایک ستم ظریف تو یہاں تک کہتے ہیں کہ اقبال جھوٹ نہیں بول سکتے ۔ ان کے بیان کردہ سنہ پیدائش سے

اختلاف اقبال کی توہین ہے ۔ اس منطق کو کسی قدر آگے لے جائیں تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اقبال کی بیان کردہ تاریخ کو غلط کہنے سے ان کا سارا فلسفہ اور عقاید و خیالات باطل ٹھہرتے ہیں ۔ ظاہر ہے یہ جذباتی رویہ ہے جس میں منطق کو مضحکہ خیز حدود تک لے جایا گیا ہے ۔ اقبال کے پاس اپنے سنہ پیدائش کے بارے میں معلومات ناکافی بھی ہو سکتی ہیں اور ان کے ذرائع معلومات ناقص بھی ہو سکتے ہیں اور اس بنا پر معلومات غلط ثابت ہونے پر یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ اقبال کا فلسفہ صحیح نہیں ۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی فرد کے وہ بیانات جو چشم دید حقائق کے بارے میں ہوں مستند ہوں گے ۔ پیدائش کے وقت نہ شعور بیدار ہوتا ہے نہ کوئی شخص معروضی طور پر اپنی پیدائش کے عمل کو دیکھ سکتا ہے ۔ یہ اطلاعات تو ہمیشہ دوسروں سے حاصل ہوتی ہیں اس لیے اقبال کی پیدائش کے بارے میں اس کی اپنی اطلاعات بھی دوسروں کے بیانات پر مبنی ہیں اور ان کے غلط ہونے کا امکان بھی ہے ۔ شک و شبہے کا پہلو اس لیے بھی نکلتا ہے کہ علامہ کے مڈل کا امتحان دینے کے تخمینے ، مرے کالج سیالکوٹ میں داخلے کے وقت ان کی عمر ، بی اے کے امتحان کے وقت فارم داخلے میں اندراج ، تینوں میں فرق پایا جاتا ہے اور یہی ان کی اپنی معلومات کے غیر معتبر ہونے کا ایک سبب ہے ۔

۳ ۔ " اقبال درون خانہ " کے مولف نے اپنی تحریر میں فیملی ریکارڈ کا حوالہ بھی دیا تھا جس کے مطابق انہوں نے علامہ کے دوسرے بہن بھائیوں کی پیدائش اور وفات کے سلسلے میں گھریلو یاد داشت کا ذکر کیا تھا ۔ (دیکھیے صفحہ ۱۵۶، ۱۵۷) ۔

" روزگار فقیر " کے مولف اس کی تردید میں لکھتے ہیں :

" راقم الحروف نے حضرت کے برادر زادہ شیخ اعجاز احمد سے تصدیق کرا لی ہے کہ ان کے ہاں کوئی ایسا فیملی ریکارڈ نہ اب ہے نہ پہلے کبھی تھا جس میں حضرت علامہ کی تاریخ پیدائش ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء درج ہو " (۴۴)

یاد رہے کہ یہ استدلال جو ۱۸۷۳ء کے خلاف دیا گیا ہے بآسانی ۱۸۷۶ء اور ۱۸۷۷ء کے بارے میں بھی دیا جا سکتا ہے کیونکہ ان سنین کے بارے میں بھی کوئی مستند اور یقینی معاصر شہادت نہیں ہے ۔ ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ والا بیان جو علامہ

اقبال نے پی ۔ ایچ ۔ ڈی کے مقالے کے شروع میں دیا ہے غالباً زبانی روایات ہی پر مبنی تھا ۔ چاہے یہ معلومات ان کے والد نے مہیا کی ہوں یا کسی اور بزرگ نے ۔ اس کے مقابلے میں ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کا میونسپل ریکارڈ تحریری صورت میں ہے اور اس کی تردید میں یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ یہ اندراج علامہ کے بارے میں نہیں ہے ۔ میونسپل ریکارڈ میں بچے کا نام درج نہیں فقط نتھو کے ہاں ایک لڑکے کی پیدائش کا ذکر ہے ۔ اس لیے قطعیت سے اسے اقبال کے ساتھ منسوب کرنا شبہے سے خالی نہیں ۔ یہ بات بھی غیر متعلق نہیں کہ " گھریلو یادداشت " سے مراد ضروری نہیں کہ تحریری شہادت ہو ، یہ یادداشت زبانی روایت کی صورت میں بھی ہو سکتی ہے ۔

۴ ۔ اس حوالے میں جس کا ابھی ذکر کیا گیا ہے اطلاع دہندہ کا نام نتھو درج ہے جس کا محلہ کشمیریاں ، قوم والد و والدہ کشمیری بیان ہوئی ہے (عکس کے لیے دیکھیے " اقبال درون خانہ " مقابل صفحہ ۱۵۵ و " روزگار فقیر " جلد اول ص ۲۳۳) روزگار فقیر ، اور اقبال درون خانہ کے بیانات یہ ہیں :

" اس اندراج سے یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو علامہ کے والد بزرگوار شیخ نور محمد صاحب (جن کا عرف نتھو تھا) کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا لیکن اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ یہ لڑکا علامہ کے علاوہ اور کوئی نہیں یا یہ کہ اندراج علامہ ہی کی پیدایش کے متعلق ہے ۔ اس کے برعکس راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق یہ اندراج شیخ نور محمد صاحب کے ہاں ایک اور لڑکے کی پیدائش کے متعلق ہے جو علامہ سے تین چار سال پہلے پیدا ہو کر شیر خواری کی عمر میں فوت ہو گیا ۔ میری درخواست پر علامہ کے برادر زادہ شیخ اعجاز احمد نے اپنی ایک پھوپی صاحبہ سے جو ابھی بفضل تعالیٰ حیات ہیں تصدیق کرائی کہ علامہ کی پیدائش سے " تین چار سال " قبل ان کے والد کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جو شیر خواری کی عمر ہی میں فوت ہو گیا ۔ وہ یہ فرماتی ہیں کہ یہ بات انہوں نے اپنی والدہ صاحبہ سے ایک بار نہیں متعدد بار سنی " ۔ (۴۵)

" اعجاز احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ان (بے جی والدہ اقبال) کے جذبہ ایثار کا ایک واقعہ بیان کر دیتا ہوں میاں جی (والد اقبال) کے چھوٹے بھائی غلام محمد کے ہاں لڑکیاں ہی ہوتی تھیں ۔ ان کی اہلیہ کو لڑکے کی خواہش تھی اس لیے بہت دلگیر رہتی تھیں ۔ دونوں بھائی اکٹھے رہتے تھے ۔ ایک دفعہ دونوں بھائیوں کی بیویاں امید سے ہوئیں ۔ اس مرتبہ بھی بے جی کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا کیا اور دیور کی بیوی کے پھر لڑکی پیدا ہوئی ۔ ان کے غم و اندوہ کو دیکھتے ہوئے بے جی نے ان سے کہا کہ تم لڑکا لے لو اور لڑکی مجھے دے دو ۔ چنانچہ بچوں کا تبادلہ ہو گیا اور بے جی نے لڑکی کو پالنا شروع کر دیا اور ان کی دیورانی نے لڑکے کو ۔ کچھ مہینوں بعد ایک دن صبح کے وقت دونوں بیدار ہو کر گھر کے کام کاج میں مصروف ہو گئیں ، بے جی نے لڑکے کے متعلق دریافت کیا تو ان کی دیورانی نے کہا کہ ابھی دودھ پی کر سو گیا ہے ۔ جب کافی دیر ہو گئی اور لڑکا بیدار نہ ہوا تو جا کر دیکھنے پر معلوم ہوا کہ فوت ہو چکا ہے ۔ کہتے ہیں کہ ہونٹوں پر دودھ لگا ہوا تھا بے جی نے پھر وہ لڑکی اپنی دیورانی کو دے دی ۔ یہ فوت ہونے والا لڑکا وہی تھا جس کی پیدائش کے اندراج رجسٹر میونسپل کمیٹی کو غلطی سے چچا جان کی پیدائش کا اندراج سمجھ لیا گیا ۔ چچا جان کی پیدائش اس لڑکے کی پیدائش سے " تقریباً پانچ سال بعد ہوئی تھی " (۴۶)

اقبال درون خانہ ، کے مصنف کو بھی ۲۲ فروری والے اندراج پر اصرار نہیں ۔ وہ بھی اسے دوسرے بچے ہی سے متعلق قرار دیتے ہیں لیکن " تقریباً پانچ سال " والے بیان سے اختلاف کرتے ہوئے علامہ کی پیدائش اسی سال کے آخر میں بیان کرتے ہیں اقتباس یہ ہے :

"یہی وہ تاریخ ہے جو اب تک حضرت علامہ علیہ الرحمہ کی پیدائش کے طور پر مشہور رہی ہے ۔ روزگار فقیر کے مصنف نے اس تاریخ کو غلط قرار دیا کہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو پیدا ہونے والا بچہ فوت ہو گیا تھا ۔ یہ واقعی درست ہے دراصل یہ وہ بچہ تھا جسے پیدائش کے فوراً بعد والدہ ماجدہ اقبال نے میاں جی

کے ایماء پر اپنی دیورانی کی جھولی میں ڈال دیا تھا کیونکہ ان کے ہاں کوئی نرینہ اولاد نہ تھی ۔ مشیت ایزدی سے وہ بچہ شیر خواری کی عمر ہی میں انتقال کر گیا ۔ اللہ تعالیٰ کو شاعر مشرق کے والدین کا یہ بے لوث ایثار بہت پسند آیا کہ اسی سال پورے سوا دس ماہ کے بعد ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو ایک با اقبال فرزند عطا کر کے دلجوئی فرمائی " ۔(۴۷)

خاندان کے افراد کے بیان کے مطابق ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو پیدا ہونے والا بچہ شیر خواری ہی میں فوت ہو گیا لیکن علامہ کی تاریخ پیدائش کے سلسلے میں خاندان کے دونوں افراد میں اختلاف ہے ، ایک کے مطابق اقبال اس لڑکے کی پیدائش کے تقریباً پانچ سال بعد پیدا ہوئے ، دوسرے کے مطابق اسی سال سوا دس ماہ بعد علامہ کی پیدائش ہوئی ۔ ان اقتباسات پر کچھ غور طلب سوالات پیدا ہوتے ہیں :

(۱) ۔ دونوں بھائی نور محمد اور غلام محمد ایک مکان میں رہے ہیں ۔ دونوں کے ہاں اولاد ایک ہی زمانے میں ہوتی ہے ۔ ایک کے بچے کا اندراج میونسپل ریکارڈ میں ہے ۔ کیا غلام محمد کی صاحبزادی کا اندراج ہوا کہ نہیں ؟ (اس کی جستجو بھی ضروری ہے)

(۲) ۔ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو پیدا ہونے والے لڑکے کی پیدائش کا اندراج تو ہوا ، وفات کا اندراج بھی ہونا چاہیے تھا ۔ (اس ریکارڈ کی تلاش ضروری ہے) ۔

(۳) ۔ تین چار سال قبل اور " پانچ سال قبل " کے بیانات کا ذریعہ علامہ کی ایک بہن بیان کی جاتی ہے ۔ یہ بیان پچاس برس بعد یا اس سے بھی زیادہ مدت کے بعد حافظے کی بنیاد پر دیا گیا ہے اور اتنی مدت کے بعد یادداشت میں تسامح ممکن ہے ۔ اسی طرح سوا دس ماہ کے تعین کا ذریعہ بھی معلوم نہیں ۔ غالباً میونسپل ریکارڈ کو سامنے رکھ کر مدت کا تعین خود کیا گیا ہے ۔

(۴) ۔ ۲۲ فروری کو جو لڑکا پیدا ہوا اس کا محلہ کشمیریاں ہے ۔ اقبال کا آبائی محلہ چوڑی گراں ہے ۔ دونوں محلے آس پاس ہیں چنانچہ یہ التباس فقیر وحید الدین کو بھی ہوا ہے ۔ حالانکہ انہیں شیخ اعجاز احمد کا تعاون حاصل تھا ۔ (روزگار فقیر جلد

اول ص ۲۶)

اقبال منزل کو چوڑی گراں کی بجائے محلہ کشمیریاں میں ظاہر کیا ہے ۔ لیکن کیا محلہ کشمیریاں اور محلہ چوڑیگراں میں ایک ہی زمانے میں ایک سے زائد نتھو موجود تھے یا دونوں محلوں کے قریب قریب ہونے کی وجہ سے محلہ کشمیریاں کا اندراج ہو گیا ہے ۔ اعجاز احمد نتھو نام کے دو افراد کا ذکر کرتے ہیں ۔ (۴۸)

ان سوالات کے جواب کے بغیر ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء اور ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کے اندراجات کے بارے میں یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ ایک ہی خاندان یا ایک ہی محلے سے متعلق ہیں ۔

۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء

اس سنہ پیدائش کے مؤید خالد نظیر صوفی ہیں جنہوں نے اقبال درون خانہ اپریل ۱۹۷۱ء میں شائع کی ۔ سال پیدائش کا مستقل باب قائم کرکے میونسپل ریکارڈ سے بحث کی ہے اور ۱۸۷۰ء سے لے کر ۱۸۷۷ء کے اندراج کو غور سے دیکھ کر شیخ نور محمد (عرف نتھو) کے چار بچوں کے اندراج ڈھونڈ نکالے ہیں :

۱ ۔ ۶ ستمبر ۱۸۷۰ء ۔ ایک لڑکی دختر نتھو محلہ چوڑی گراں قوم کشمیری ۔ اطلاع دہندہ رفیق

۲ ۔ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء ۔ ایک لڑکا پسر نتھو محلہ کشمیریاں قوم کشمیری ۔ اطلاع کنندہ نتھو ۔

۳ ۔ ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء ۔ ایک لڑکا پسر نتھو محلہ چوڑی گراں قوم مسلمان خیاط ۔ اطلاع کنندہ علی محمد ولد غلام محی الدین ۔

۴ ۔ ۱۴ نومبر ۱۸۷۶ء ۔ ایک لڑکی دختر نتھو ولد محمد رفیع (محمد رفیق ؟) محلہ کشمیریاں قوم مسلمان کشمیری ۔ اطلاع کنندہ نتھو ۔

ان چاروں اندراجات میں سے پہلا محترمہ طالع بی بی کے بارے میں بیان

کیا جاتا ہے ۔ طالع بی بی زوجہ غلام محمد ہمشیرہ اقبال وفات ۱۳ جولائی ۱۹۰۲ء بہ عمر بتیس (۳۲) برس ۔ وفات کا اندراج رجسٹریشن میں موجود ہے اور ریکارڈ میں عمر بتیس برس بیان ہوئی ہے ۔ دوسرا اندراج اس لڑکے کے بارے میں ہے جو شیر خواری میں فوت ہوا تھا ۔ تیسرا علامہ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے ریکارڈ میں والد نتھو اور پیشہ خیاط بیان ہوا ہے ۔ چوتھا اندراج کریم بی بی زوجہ احمد الدین کے بارے میں ہے جن کا انتقال یکم جولائی ۱۹۵۸ء ۸۱ یا ۸۲ سال کی عمر میں ہوا ۔ وفات کے ذیل میں میونسپل ریکارڈ میں عمر ۸۶ برس درج ہے ۔

ان اندراجات کے بارے میں کچھ بنیادی سوالات پیدا ہوتے ہیں:

۱ ۔ ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو پیدا ہونے والے لڑکے کی اطلاع علی محمد ولد غلام محی الدین نے دی ۔ خالد نظیر صوفی لکھتے ہیں کہ اطلاع کنندہ رشتے میں نور محمد کا پھوپی زاد بھائی تھا (۴۹) ۔ شیخ اعجاز احمد کا بیان ہے، کہ ان کا اس نام کا کوئی رشتہ دار نہیں تھا اصل الفاظ یہ ہیں:

"The author states, that Ali Mohammad was the son of Sh. Nur Mohammad's paternal aunt. This is the first time I have heard that my grandfather had a cousin of this name. No person of this name ever visited our house on occasions of marriages and deaths in the family or otherwise. In fact Sh. Noor Mohammad's father Sh. Mohammad Rafiq had no sister and no Ali Mohd. is shown in the *Shajarah nasab* of this family which I had prepared many years back after making inquiries from my mother and paternal aunts." (۵۰)

اس بیان سے ظاہر ہے کہ علی محمد کی رشتہ داری مشکوک ہے ۔ تاہم کئی دوسری باتیں قابل توجہ ہیں:

(الف) کیا ضروری ہے کہ اطلاع کنندہ رشتہ دار بھی ہو ۔ عام دستور کے مطابق بعض اوقات محلے کا چوکیدار یا خاکروب بھی اطلاع کر دیتا ہے یا کبھی کوئی محلے دار بھی اندراج کرا دیتا ہے ۔

(ب) ۔ شیخ اعجاز احمد کی اپنی تاریخ پیدائش ۱۲ فروری ۱۸۸۹ء (۵۱) ہے ۔ یہ قابل غور ہے کہ جو شخص ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو ننھو کے فرزند کے تولد کی اطلاع دیتا ہے اسے اس مرحلے پر اتنی عمر کا ضرور ہونا چاہیے کہ اس کی دی ہوئی اطلاع میونسپل کمیٹی کے لیے قابل اعتماد ہو ۔ نیز ایسے شخص کی سرکاری یا سماجی حیثیت بھی متعین ہو ۔ شیخ اعجاز احمد کے لیے بھی عمر کی اس منزل پر ہونا چاہیے جب سن تمیز کو پہنچ کر وہ شادی و غمی کے مجمعوں میں افراد کو فرداً فرداً پہچان سکیں ۔ یہ جبھی ممکن ہے کہ ان کی عمر اور اطلاع کنندہ کی عمر میں خاصا فرق ہو ۔ قیاساً اطلاع کنندہ کو عمر میں شیخ صاحب کے والد مرحوم سے بڑا ہونا چاہیے اور شیخ اعجاز احمد کے سن تمیز کو پہنچنے تک خاصا عمر رسیدہ ہونا چاہیے ۔ شیخ اعجاز احمد کے والد کا سال پیدائش ۱۸۵۹ء ہے اس اعتبار سے اطلاع کنندہ کو اس منزل تک جب شیخ اعجاز احمد کا شعور بیدار ہو کم از کم ۷۰ برس کا ہونا چاہیے ۔ جبھی یہ ممکن ہو گا کہ وہ ۱۸۷۳ء میں میونسپل کمیٹی کو اطلاع دینے کے قابل بھی ہو ۔ اس کا بھی امکان ہے کہ اطلاع کنندہ علامہ کے ننھیال کا کوئی فرد ہو ۔ علامہ کا ننھیال سمبڑیال میں تھا ۔

اس اطلاع کنندہ کے علاوہ باقی اطلاع کنندگان کی چھان بین بھی ضروری ہے ۔ میونسپل ریکارڈ میں طالع بی بی زوجہ غلام محمد کی وفات کا اطلاع کنندہ تاج الدین (۵۲) ہے ۔ کریم بی بی زوجہ احمد الدین کی وفات کا اطلاع کنندہ افتخار احمد ہے (۵۳) ۔ ان کا تعین بھی ضروری ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ اطلاع دینے والے کون تھے اور کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے ۔ خصوصاً علی محمد ولد غلام محی الدین کے بارے میں معلومات اہم ہو سکتی ہیں ۔

(ج) اندراج میں ننھو کا پیشہ خیاط اور باقی اندراجات میں قومیت کشمیری درج ہے ۔ وہ ننھو ٹوپیاں والا کہلاتے تھے اس لیے جس اندراج میں انہیں خیاط کہا گیا ہے وہ ان کے اور ان کے بیٹے کے بارے میں نہیں ہو سکتا ۔ چنانچہ شیخ اعجاز احمد فرماتے ہیں:

"I recall one Nathu close to our house who was a goldsmith (زرگر) and was known as Nathu Zargar. In Sialkot there is a large distinct community known as Khayyat Bradary (خیاط برادری). Some of these were residing in Mohalla Churigran (محلہ چوڑی گراں). The entry in the register of birth to be that of the Allama evidently recorded the birth of a son to some Nathu of this Bradary (برادری). Sh. Noor Mohd. was not known as Nathu khayyat. He used to make caps. and kullahs and was known aso Nathu Topianwala (نتھو ٹوپیاں والا). In the Register of Births although there is a column for pesha, (پیشے) qaum (قوم) and Mazhab (مذہب) (Profession, Community and Religion)... In all the other five entries... the entry in this column is about either the community or religion of the person concerned. The word Khayyat (خیاّط) in the entry in question also evidently refers to the community of this Nathu." (۴۳)

استدلال کی یہ عمارت قائم نہیں رہتی اس کی اساس اس مفروضے پر ہے کہ علامہ کے والد خیاط نہیں کہلاتے تھے ۔ سکاچ مشن کالج کے ریکارڈ میں علامہ کے داخلے کے اندراج میں نور محمد کو ٹیلر کہا گیا ہے ۔

بیان کا یہ حصہ البتہ غور طلب ہے کہ کشمیری محلے میں اور علامہ کے گھر کے قریب نتھو زرگر بھی رہتا تھا اور محلہ چوڑی گراں میں ایک خیاط برادری بھی تھی جن کا علامہ کے خاندان سے کوئی تعلق نہ تھا ۔ نتھو ایک ایسا عرفی نام ہے جو نتھ کی نسبت سے عمومی حیثیت رکھتا ہے اور ایک سے زیادہ نتھو ایک ہی شہر اور ایک ہی محلے میں ممکن ہیں ۔ چنانچہ شیخ اعجاز احمد نے اپنے بھائی مختار احمد کے حوالے سے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان کے ہم جماعتوں میں ایک شخص تھا جس کا دادا نتھو خیاط تھا اور وہ محلہ چوڑی گراں کا مقیم تھا ۔ لیکن جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے محلہ چوڑی گراں اور محلہ کشمیریاں ساتھ ساتھ واقع ہیں اور ان میں جغرافیائی حد بندی ممکن نہیں خصوصاً جب کہ علامہ کا خاندانی مکان محلہ کشمیریاں کے سرے پر واقع ہو ۔ علامہ کے داخلے کے اندراج میں خیاط کی موجودگی اس استدلال کے بنیادی نکتے کی تردید کرتی ہے اور میونسپل اندراج کو غیر متعلق قرار دینے میں

حارج ہے۔

(د) ۔خاندانی روایات کے مطابق علامہ کی پیدائش جمعے کے روز ہوئی ہے لیکن ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو جمعہ نہیں بلکہ پیر تھا۔اس کے علاوہ علامہ کے برادر بزرگ شیخ عطا محمد کا تخمینی بیان جو اخبار انقلاب کے شمارہ ۷ مئی ۱۹۳۸ء میں شائع ہوا۔ اس میں علامہ کی پیدائش کا مہینہ دسمبر بیان ہوا ہے۔اگر ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ھ کو صحیح تاریخ تسلیم کر لیا جائے تو پھر ان کی پیدائش ۹ نومبر ۱۸۷۷ء میں پڑتی ہے۔اس لحاظ سے دسمبر کی روایت اور جمعے کا دن دونوں کے یکجا ہونے کا امکان نہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو ہوتا ہے نہ ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو اور نہ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو۔ گویا دسمبر اور جمعے کی دونوں خاندانی روایتوں میں سے کوئی ایک ہی ٹھیک ہو سکتی ہے یا پھر علامہ کی پیدائش کا کوئی سنہ ان سنین کے علاوہ قیاس کرنا پڑے گا جس میں دسمبر اور جمعہ یک جا ہوتے ہوں۔

علامہ کے سال پیدائش کے سلسلے میں جن تحریری شہادتوں کا ذکر کیا گیا ہے ان میں اور خود علامہ کے بیان کردہ تخمینہ ہائے عمر میں خاصا فرق ہے۔ میونسپل کمیٹی کا ریکارڈ بھی کسی آخری نتیجے میں پہنچنے میں معاون نہیں۔ تلاش و جستجو کا تیسرا وسیلہ ان کے حلقہ احباب کے بیان ہو سکتے ہیں۔

علامہ اقبال کی تقریباً تقریباً ہم عمر کریم بی بی والدہ محبوب احمد کوچہ حکیم حسام الدین مکان نمبر ۳۹۹ / ۲۴ کا جو بیان راقم الحروف، پروفیسر محمد عثمان اور سید نذیر نیازی نے ۲۶ جنوری ۱۹۷۴ء کو لیا تھا اس کے مطابق علامہ کی پیدائش ۱۸۷۳ء میں بنتی ہے۔کریم بی بی کے بیان کے ضروری حصے ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں:

۱۔ میں اقبال کی بہن کریم بی بی سے کوئی تین چار ماہ بڑی تھی۔ کریم بی بی کی شادی میری شادی سے دو سال پہلے ہوئی تھی۔اقبال کی شادی کے وقت میری عمر سترہ سال تھی اور اقبال کی عمر انیس برس تھی۔

۲۔ ایک دفعہ بہت ہیضہ (انفلونزا) پھیلا تھا۔ میرا سوتیلا بیٹا فیض اس ہیضے کی وبا میں مرا تھا اس کی عمر بائیس برس کی تھی یہ میری شادی کے دو ماہ بعد پیدا ہوا تھا۔شادی کے وقت میری عمر اٹھارہ سال تھی۔

۳۔ اقبال کی چار بہنیں تھیں۔ بڑی بہن جیونی، یہ فضل حق سینڈو

کی والدہ تھیں ۔ ان کے تعلقات خاوند سے اچھے نہیں تھے ۔ یہ میری بڑی بہن بھاگن کی ہم عمر تھی ۔ دوسری بہن طالع بی بی تھی ۔ تیسری کریم بی بی اور چوتھی زینب ۔ زینب کی اپنے خاوند سے ان بن ہو گئی تھی اور خاوند نے دوسری شادی کرلی تھی ۔"

اس انٹرویو میں بنیادی واقعہ ہیضہ (انفلوئنزا) کی وبا کا ذکر ہے جو ۱۹۱۸ء کا واقعہ ہے ۔ اس میں کرم بی بی کا سوتیلا بیٹا فیض فوت ہوا ۔ فیض اس حساب سے ۱۸۹۶ء میں پیدا ہوا تھا ۔ کرم بی بی کی شادی کے وقت دو ماہ کا تھا ۔ ان کی شادی اندازاً ۱۸۹۶ء میں ہوئی ہو گی ۔ کرم بی بی سے علامہ کی بہن کریم بی بی چار ماہ بڑی تھی کریم بی بی ہمشیرہ اقبال کی شادی سے دو سال پہلے یعنی ۱۸۹۴ء کے لگ بھگ پیدا ہوئی ہو گی ۔ علامہ کی بہنوں کو سلسلہ وار لیا جائے تو بڑی بہن جیونی کے بعد طالع بی بی اور طالع بی بی کے بعد کریم بی بی کا نمبر آتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔ شادی کے وقت کرم بی بی کی عمر سترہ برس اور اقبال کی انیس برس ، گویا اس حساب سے اقبال کا سال پیدائش ۱۸۷۳ء ہوا ۔ ۱۸۷۴ء اس لئے شمار نہیں کیا گیا کہ کرم بی بی سے اقبال کی بہن کریم بی بی دو چار ماہ بڑی تھی ۔ کرم بی بی یہ بھی بیان کرتی ہے کہ ان کی عمر اپنی شادی کے وقت اٹھارہ برس تھی ۔ کرم بی بی کی شادی ۱۸۹۶ء کے لگ بھگ ہوئی ۔ اس لحاظ سے کریم بی بی کی شادی دو سال پہلے یعنی ۱۸۹۴ء میں متصور ہو گی ۔ کرم بی بی اپنی شادی کے وقت اٹھارہ ۱۸ برس عمر بیان کرتی ہے ۔ اس حساب سے تو ان کی پیدائش ۱۸۷۷ء کے قریب ہو گی اور استدلال کی ساری کڑیاں گڑبڑ ہو جائیں گی ۔ اقبال سے دو برس چھوٹی ہونے کی صورت میں انہیں ۱۸۷۵ء میں پیدا ہونا چاہیئے ۔ اس اعتبار سے ۱۸۹۶ء میں یعنی اپنی شادی کے وقت وہ اکیس برس کے لگ بھگ ٹھہرتی ہیں ۔

اقبال درون خانہ کے مولف کے مطابق ان کی پہلی شادی کے وقت بیگم کے بیان کے مطابق علامہ بیس برس سے کچھ کم تھے (۵۵) ۔ ان کی شادی ۱۸۹۳ء میں ہوئی ۔ اس کے مطابق سال پیدائش ۱۸۷۳ء کے آخر ہو گا ۔

مولانا سید حامد جلالی نے " علامہ اقبال اور ان کی پہلی بیوی " میں اقبال

کے والد کا سال پیدائش ۱۹۳۷ء اور پیدائش اقبال کے وقت عمر اکتالیس (۴۱) برس قرار دی ہے ۔ اس اعتبار سے اقبال کا سال پیدائش ۱۸۷۸ء ہونا چاہیے (۵۶) ۔

علامہ کی پہلی بیوی کے حوالے سے کرنل خواجہ عبدالرشید صاحب نے بیان کیا ہے کہ شادی کے وقت بیگم پندرہ برس کی تھیں ۔ اقبال ان سے پانچ برس بڑے تھے اس تخمینے کے مطابق اقبال کا سال پیدائش ۱۸۷۳ء ہوا (۵۷) ۔

شیخ اعجاز احمد کی والدہ بیان کرتی تھیں کہ ان کی شادی کے وقت اقبال پانچویں جماعت میں تھے اس وقت ان کی عمر دس بارہ برس کی تھی (۵۸) ۔ اقبال نے مڈل کا امتحان ۱۸۹۱ء میں پاس کیا تھا ۔ اس حساب سے بھائی کی شادی ۱۸۸۸ء میں ہونی چاہیے اور پیدائش اقبال اس لحاظ سے ۱۸۷۶ء یا ۱۸۷۸ء شمار ہو گی ۔ یہ بھی یاد رہے کہ علامہ کے بھائی عطا محمد ۱۸۵۹ء میں پیدا ہوئے تھے اس اعتبار سے انتیس برس کی عمر میں ان کی شادی ہوئی ہو گی جو اس زمانے کے عام رواج کے مطابق دیر کی شادی قرار پائے گی ۔ لیکن یہ شادی ان کی پہلی شادی نہیں تھی ، دوسری شادی تھی ۔ پہلی بیوی سے ان کی بیٹی برکت بی بی ایک مدت تک مفلوک الحالی کی زندگی بسر کرتی رہی اور باپ کی شفقت و محبت سے محروم رہی (۵۹) ۔

جلالی کے بیان میں علامہ کی عمر کا تخمینہ بظاہر صحیح نہیں معلوم ہوتا کیونکہ اگر علامہ کی پیدائش کے وقت والد کی عمر اکتالیس برس ہے تو والدہ بیالیس برس کے پیٹے میں تھیں ۔ ہمیں یہ معلوم ہے کہ علامہ کی دو بہنیں ان سے چھوٹی تھیں ۔ سب سے چھوٹی بہن کی پیدائش کے وقت والدہ کی عمر طبعی لحاظ سے اتنی ہونی چاہیے کہ بیٹی کی پیدائش کا امکان رہے ۔

معاصرین کے یہ بیانات ہمیں کسی واضح نتیجے تک نہیں لے جاتے ۔ ان سے ۱۸۷۳ء ، ۱۸۷۷ء ، ۱۸۷۸ء کے سنین کا اندازہ ہوتا ہے ۔ اب تک سال پیدائش کے سلسلے میں دلائل کے جو سلسلے قائم کیے گئے ہیں ان میں قطعی بات یہی نظر آتی ہے کہ اقبال نے پانچ برس مکتب میں بسر کیے ۔ ۱۸۷۶ء اور ۱۸۷۷ء کے سنین باطل ٹھہرتے ہیں اور مڈل کے امتحان کے وقت یعنی ۱۸۹۱ء میں انہیں اپنے ہم جماعتوں میں عمر کے حساب سے پانچ برس بڑا ہونا چاہیے ۔ اس استدلال کی یہ رو ہمیں

۱۸۷۳ء والی تاریخ کے پاس لے جاتی ہے۔ یوں بھی عمروں کے تخمینے محض اندازے سے ہوتے ہیں اور اس کا بہت کچھ انحصار نصف صدی بعد واقعات بیان کرنے والے معاصر شخص کے حافظے پر ہے ورنہ اقبال کی پہلی بیوی اور شیخ اعجاز احمد کی والدہ کے تخمینے میں اتنا فرق نہ ہوتا۔ اس حیاتیاتی عنصر کی بنا پر کہ شیخ اعجاز احمد کی والدہ سے اقبال کی پہلی بیوی عمر میں بہت چھوٹی تھی ہم علامہ اقبال کی پہلی بیوی کے بیان کو ترجیح دیں گے کہ اس میں حافظے کے قوی ہونے کا امکان زیادہ ہے تاوقتیکہ یہ ثابت نہ ہو جائے کہ اقبال کی پہلی بیوی کو نسیان کا عارضہ یا کوئی اور مرض تھا جو یادداشت پر اثر انداز ہو سکتا ہو۔ بیانات کے وہ سلسلے جو ۱۸۷۳ء کی طرف جاتے ہیں اس اطلاع کی تائید میں ہیں کہ علامہ نے مکتبی تعلیم پانچ برس تک حاصل کی اور اسی نسبت سے انہیں اپنے سکول کے ہم جماعتوں میں پانچ برس بڑا ہونا چاہیے۔

اگر یہ استدلال صحیح ہے تو ۱۸۹۱ء میں اقبال قریباً سترہ اور اٹھارہ برس کے درمیان ہوں گے۔ ۱۸۹۳ء میں بیس اکیس برس کے اور بی اے میں داخلے کے وقت انہیں یعنی ۱۸۹۵ء میں ۲۲ برس کے لگ بھگ ہونا چاہیے۔ ۱۸۹۷ء میں ان کی عمر ۲۵ برس کے قریب اور ۱۸۹۹ء میں ایم۔اے کرنے پر ستائیس برس کے لگ بھگ شمار ہو گی۔ سرکاری ملازمت کے لیے حد عمر اور ایم اے کے موقع پر علامہ کی عمر میں اتنا فرق ہے کہ اگر اس تاریخ کا اندراج ان کے سرٹیفکیٹوں پر ہوتا تو وہ سرکاری ملازمت اور پی سی ایس کے امتحان کے اہل قرار نہیں پا سکتے تھے۔ آج بھی عمر کے سلسلے میں تعلیمی ریکارڈ میں کم عمر لکھانے کا رواج عام ہے لیکن یہ بہرحال سوچ کی ایک رو ہے جس کے راستے میں کئی اخلاقی رکاوٹیں حائل ہیں۔ اس لیے اس قیاس کو ہم یہیں چھوڑتے ہوئے استدلال کے ایک اور سلسلے کو لیتے ہیں۔

تاریخ پیدائش کی جستجو کا تیسرا طریقہ یہ ہے کہ علامہ کے والد اور والدہ، بہنوں اور بھائیوں کی عمر کا اندازہ کیا جائے۔ اقبال کی والدہ امام بی بی ۹ نومبر ۱۹۱۴ء کو فوت ہوئیں۔ وفات کے وقت ان کی عمر اٹھتر (۷۸) برس بیان کی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے ان کا سال پیدائش ۱۸۳۶ء قیاس کرنا چاہیے۔ اقبال کے والد شیخ نور

محمد کا انتقال ۱۷۔ اگست ۱۹۳۰ء میں ہوا فقیر سید وحید الدین کے بیان کے مطابق شیخ نور محمد کی عمر ۹۳ برس کی تھی (۶۰) ۔ شیخ نور محمد کا سال پیدائش ۱۸۳۷ء ہوا۔ گویا بیوی عمر کے لحاظ سے میاں سے ایک برس بڑی تھیں ۔ علامہ کے سب سے بڑے بھائی شیخ عطا محمد کی پیدائش ۱۸۵۹ء میں ہوئی ۔ پہلے بیٹے کی پیدائش کے وقت علامہ کی والدہ کی عمر ۲۳ برس کے لگ بھگ شمار ہو گی ۔ اقبال اگر ۱۸۷۷ء میں پیدا ہوئے تو اس حساب سے اس وقت ان کی والدہ کی عمر ۴۱ برس کی ہونی چاہیے ۔ دوسری بہن کریم بی بی کی پیدائش کے وقت ان کی والدہ اندازاً ۴۴ برس کی تھیں ۔ سب سے چھوٹی بہن زینب کی پیدائش (خاندان کے تین برس والے فارمولے کے مطابق) (۶۱) قیاس کی جائے تو اس وقت والدہ ۴۷ برس کی قرار دی جا سکتی ہیں ۔ اگر تین برس کے فاصلے کو اصول تسلیم نہ بھی کیا جائے جب بھی ۴۶ برس کی عمر میں پیدائش نادر الوقوع بات ہے ۔ اگر ایسا ہوتا تو خاندان کے لوگ اس کا کہیں نہ کہیں ذکر ضرور کرتے ۔ اس لیے آخری بیٹی کے اس سے بہت پہلے پیدا ہونے کا امکان زیادہ قوی ہے ۔ اور اسی نسبت سے علامہ کی پیدائش کا سال بھی پیچھے چلا جائے گا ۔ اور یہ ۱۸۷۶ء نہیں بلکہ ۱۸۷۳ء یا اس کے بعد پڑے گا ۔ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء اگر اقبال کا سال پیدائش تھا تو یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ ان کی والدہ کا انتقال ۹ نومبر ۱۹۱۴ء کو ہوا ۔ اس اتفاق یا حادثے کی طرف اقبال نے کہیں اشارہ تک نہیں کیا کہ ۹ نومبر ان کی پیدائش اور ۹ نومبر ان کی والدہ کی وفات کا دن ہے ۔ تاہم یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کے ذہن میں ہجری سنین تھے ، اس لیے ۹ نومبر کی طرف ان کا ذہن ہی گیا نہیں ۔

روز گار فقیر میں اقبال کی پہلی بیگم کو علامہ (۶۲) سے تین برس بڑی بتایا گیا (۶۳) ہے ۔ اقبال کے خسر عطا محمد ۱۸۵۹ء (۶۴) میں پیدا ہوئے تھے ۔ اکاون برس کی عمر میں انہوں نے ریٹائرمنٹ لی تھی اور ۱۹۲۳ء میں انتقال ہوا ۔ اقبال کے خسر اور ان کے بڑے بھائی دونوں ہم عمر تھے ۔ اقبال کی پہلی بیگم ۱۹۴۶ء (۶۵) میں بہ عمر ستر برس فوت ہوئی ، اور اگر شیخ عطا محمد کے خط پر بھروسا کیا جائے (روز گار فقیر جلد اول ص ۲۳۳) تو اس حساب سے پہلی بیگم کا سال پیدائش یا تو ۱۸۷۶ء یا

۱۸۷۳ء ہو گا ۔ اقبال سے تین برس بڑی ہونے کی صورت میں ۱۸۷۳ء کے حساب سے اقبال کا سال پیدائش ۱۸۷۶ء ہو گا اور دوسرے اندازے کے مطابق ۱۸۷۹ء یا ۱۸۸۰ تسلیم کرنا پڑے گا ۔

علامہ اقبال کی پہلی بیگم کے بارے میں ہمیں معلوم ہے کہ وہ بقول جلالی عرب میں پیدا ہوئی تھیں ۔ جہاں ان کے والد بزرگوار عطا محمد بہ سلسلہ ملازمت مقیم تھے ۔ ظاہر ہے کہ جلالی کا بیان آفتاب اقبال کی اطلاع کے مطابق ہے جو انہیں اپنی والدہ یا نانا سے ملی ہو گی ۔ علامہ کے خسر عطا محمد جدہ میں وائس کونسل رہے تھے ۔ گویا اقبال کی پہلی بیگم جدے میں پیدا ہوئیں بقول جلالی یہ دس برس عرب میں رہیں اور عربی بے تکان بولتی تھیں (علامہ اقبال کی پہلی بیوی (ص ۔ ۲۲) گجرات کے میونسپل ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ عطا محمد کے ہاں ایک لڑکی کٹرہ شال بافاں میں ۲۲ مارچ ۱۸۷۴ء کو پیدا ہوئی اور دوسری ۲۰ اپریل ۱۸۷۷ء کو ۔

نقل رجسٹر پیدائش شہر گجرات

از ابتدا ۔ 3-2-1873 لغایت 31-12-1874

۱	۲	۳	۴		۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
نمبر رجسٹر سالیانہ	تاریخ ماہ و سال جس میں طفل پیدا ہوا	نام اگر کوئی رکھا گیا ہو	ذات یعنی		نام والد یا والدہ	نام محلہ یا بازار وغیرہ جائے سکونت والد یا والدہ	پیشہ و قوم و مذہب والد یا والدہ	نام اطلاع کرنے والے کا	تاریخ ماہ و سال جب پیدائش درج رجسٹر ہوئی	کیفیت
			لڑکا	لڑکی						
151	22 مارچ 1874ء بائیس مارچ اٹھارہ سو چوہتر			یک	عطا محمد	لٹھہڑہ شالباناں	مسلمان	عطا محمد بقلم شیخ عبداللہ	22-3-1874	

نام سائل
تاریخ گزارنے درخواست
تاریخ دینے نقل
اجرت تلاش
اجرت نقل
ارجنٹ فیس
میزان
نام نقل نویس نذیر حسین شاہ

نقل بغرض ادائیگی فیس جدولی کی گئی

RECORD KEEPER

28/1/74

Certified to be true copy

Secretary

Municipality

Gujrat

۲۰

نقل رجسٹر پیدائش شہر گجرات

از ابتدا سنہ 1877-2-12 لغایت 1877-4-20

۱	۲	۳	۴		۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
نمبر رجسٹر سالیانہ	تاریخ ماہ و سال جس میں طفل پیدا ہوا	نام اگر کوئی رکھا گیا ہو	ذات یعنی		نام والد یا والدہ	نام محلہ یا بازار وغیرہ جائے سکونت والد یا والدہ	پیشہ و قوم و مذہب والد یا والدہ	نام اطلاع کرنے والے کا	تاریخ ماہ و سال جب پیدائش درج رجسٹر ہوئی	کیفیت
			لڑکا	لڑکی						
251	20-4-1877 بیس اپریل اٹھارہ سو ستتر			لڑکی	عطا محمد	کٹہرہ شالبافاں	مسلمان	عطا محمد ولد عبداللہ	20/4/1877	

نام سائل
تاریخ گزارنے درخواست
تاریخ دینے نقل
اجرت تلاش
اجرت نقل
ارجنٹ فیس
میزان
نام نقل نویس نذیر حسین شاہ

Certified to be true copy
Secretary
Municipal Committee
Gujrat

افراد خاندان سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ عطا محمد کی پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا تھا۔ سب سے بڑی علامہ اقبال کی بیگم جو فوت ہو چکی ہیں ان کی لڑکی عصمت زندہ ہیں۔ اس سے چھوٹی فاطمہ بیگم (جو زندہ ہیں) تیسری بیٹی بیگم عظمت شاہ ریٹائرڈ ایس پی (جو فوت ہو چکی ہیں)۔ شہزادہ بیگم جو فوت ہو چکی ہیں۔ لڑکا اپنے والدین کی زندگی ہی میں فوت ہو گیا تھا۔ سجاد حیدر مرحوم کی بیگم تھیں حیات ہیں۔

ہو گیا تھا ۔ میری والدہ (والدہ وحید قریشی) جو میانوالی میں تعلیم پاتی رہیں شہزادہ بیگم کی تقریباً ہم عمر تھیں ۔ والدہ کے بیان کے مطابق ان سے شاید ایک سال بڑی بھی ہوں ۔ میری والدہ کی پیدائش ۱۹۰۱ء کے لگ بھگ ہے ۔ اس لحاظ سے شہزادہ بیگم ۱۹۰۰ء کے لگ بھگ پیدا ہوئی ہوں گی ۔ اس ترتیب کے مطابق شہزادہ بیگم سے بیگم عظمت شاہ بڑی تھیں ان سے بڑی فاطمہ بیگم ۔ فاطمہ بیگم سے بڑی والدہ عصمت اور سب سے بڑی کریم بی بی زوجہ علامہ اقبال ۔ اس حساب سے مذکورہ بالا میونسپل اندراج میں ۲۲ مارچ ۱۸۷۴ء والدہ عصمت کا سنہ پیدائش اور ۱۸۷۷ء بیگم خواجہ فیروز الدین کا سال ولادت ٹھہرتا ہے ۔ علامہ اقبال کی بیگم کو بہرحال جدے میں ۱۸۷۴ء سے پہلے پیدا ہونا چاہیے ۔ یاد رہے کہ والدہ عصمت کی پیدائش کے وقت ملازمتی اندراج کے مطابق عطا محمد کی عمر پندرہ برس کے قریب ہو گی ۔ اس لحاظ سے پہلی بیٹی کی پیدائش ۱۸۷۴ء سے زیادہ سے زیادہ دو برس پیچھے جا سکتی ہے تین برس پہلے پیدا ہونے کی صورت میں ان کا سال پیدائش ۱۸۷۱ء ہو گا اور علامہ سے دو برس بڑی ہونے کی صورت میں علامہ کی پیدائش ۱۸۷۳ء شمار ہو گی ۔

دلائل کے تین سلسلے جن بنیادی نتائج کی طرف اشارہ کرتے ہیں ان میں ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء اس لحاظ سے خارج از بحث ٹھہرتی ہے کہ خاندان کے افراد کا اس پر کلی اتفاق ہے کہ یہ تاریخ پیدائش اس بچے کی ہے جو اقبال سے پہلے پیدا ہوا اور شیر خواری کی عمر میں فوت ہوا ۔ اس سے ہمیں ایک حد ضرور ملتی ہے کہ ہم اپنے قیاسات کو بائیس فروری ۱۸۷۳ء کے بعد کم از کم نو دس مہینے بعد شروع کر دیں ۔ ۱۸۷۶ء اور ۱۸۷۷ء کے حق میں اور خلاف جو قیاس ہو سکتے ہیں ان سے مفصل بحث کی جا چکی ہے اور میونسپل کمیٹی کے ریکارڈ کے اندراجات کی ناقص صورت اور بعض اندراجات کی عدم موجودگی کے امکانات پر بھی بحث کی جا چکی ہے ۔ اس کے علاوہ معاصرین کے بیانات میں جو عدم مطابقت ہے اس کا بھی جائزہ لیا گیا ہے ۔ معاصر بیانات میں سے بعض ۱۸۷۳ء کے آس پاس لے جاتے ہیں ۔ خود علامہ کے بیانات بسلسلہ پیدائش کسی قدر متفاوت ہیں ۔ چنانچہ یونیورسٹی کے ریکارڈ سے یہ صورت حال ظاہر ہے ۔ اس سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ اقبال ۱۸۷۶ء کو اپنا سال پیدائش تسلیم کرنے لگے تھے اور پی ۔ ایچ ۔ ڈی کے موقع پر حتمی طور پر ہجری تاریخ

۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ کو عیسوی میں منتقل کرنے میں بے احتیاطی ضرور ہوئی ہے لیکن یہ بات توجہ طلب ہے کہ اقبال عیسوی سنین پر ہجری کو ترجیح دیتے تھے، اگرچہ خطوط میں مکتوب الیہ حضرات کی سہولت کے خیال سے عیسوی تاریخیں دیتے تھے لیکن انہوں نے جو منظوم تاریخیں کہیں ان میں آٹھ تاریخوں کے سوا باقی تمام کی تمام ہجری سنین میں ہیں۔ اس لیے ان کی بیان کردہ ہجری تاریخ ہی ان کی نظر میں معتبر تھی جو ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کے برابر ہوتی ہے۔ لیکن جیسا کہ اوپر عرض کیا جا چکا ہے خود اس حتمی تاریخ اور علامہ کے اپنے بیان میں کہ انہوں نے کئی برس اول مکتبی تعلیم حاصل کی پھر سکول میں داخل ہوئے، ہمیں دوبارہ غور پر مجبور کرتی ہے۔ علامہ کی تقریباً ہم عمر کرم بی بی کے بیان کو میں وقیع جانتا ہوں۔ میاں عمر شاہ کے مکتب میں پانچ جماعتیں پڑھنے کی جو تفصیلات انہوں نے دی ہیں ان کی بناء پر اقبال کے سال پیدائش کو سکول میں اپنے ہم جماعتوں سے پانچ سال پیچھے لے جانا پڑے گا۔ تو پھر پیدائش کا سال ۱۸۷۳ء یا اس کے قریب تر چلا جائے گا۔ اس کا قوی امکان ہے کہ اقبال درون خانہ، کے مولف کی وہ تاریخ جو انہوں نے میونسپل ریکارڈ میں تلاش کی ہے وہ اقبال کے بارے میں شمار ہو۔ ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء۔ ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء تقویم کے مطابق ۸ ذیقعدہ ۱۲۹۰ھ بروز یک شنبہ ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے ان کی پیدائش کا دن جمعہ نہیں پیر ہوا۔ اس طرح ایک خاندانی روایت غیر صحیح لیکن دوسری درست بیٹھتی ہے۔ دوسری روایت علامہ کے بڑے بھائی کی ہے کہ اقبال دسمبر کے مہینے میں پیدا ہوئے تھے۔ بھائی کا بیان اس لحاظ سے اہم ہے کہ علامہ کی ولادت کے وقت عطا محمد عمر کے لحاظ سے اتنے بڑے تھے کہ چھوٹے بھائی کی ولادت کے دن کو بخوبی یاد رکھ سکیں۔ ہمارے خیال میں علامہ کی پیدائش ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء قرار دینے کے قرائن زیادہ وقیع ہیں۔

حواشی

۱ ۔ انوار اقبال ص ۷۹ نوادر اقبال ص ۱۷ ۔

۲ ۔ طبع ثانی کراچی ۱۹۶۶ء ص ۸

۳ ۔ اقبال ، منشی احمد دین ص ۹

۴ ۔ مشاہیر کشمیر منشی محمد دین فوق ۱۹۳۰ء

۵ ۔ نیرنگ خیال اقبال نمبر ستمبر اکتوبر ۱۹۳۲ء ص ۲۵

۶ ۔ تاریخ اقوام کشمیر جلد دوم ص ۳۲۵

۷ ۔ روز گار فقیر ص ۲۳۲ کراچی ۱۹۶۳ء

۸ ۔ انوار اقبال مرتبہ بی ۔ اے ڈار صفحہ ۶۲ مکتوب بنام فوق ۔ و ایضاً ص ۷۳

۹ ۔ کتاب مذکور ص ۳۵۹

۱۰ ۔ ایضاً ص ۳۵۹

۱۱ ۔ ایضاً ص ۱۷۳

۱۲ ۔ Date Of Birth Of Iqbal ص ۵

۱۳ ۔ کتاب مذکور ص ۳۶۹

۱۴ ۔ کتاب مذکور ص ۳۳۹

۱۵ ۔ سرمایہ اردو ص ۳۳۷

۱۶ ۔ Allama Iqbal.s Date Of Birth اعجاز احمد ص ۲۴ عکس سرٹیفیکیٹ

۱۷ ۔ روز گار فقیر جلد اول ص ۲۳۳

۱۸ ۔ کلاسیکی ادب کا تحقیقی مطالعہ از وحید قریشی ص ۳۰۷

۱۹ ۔ اقبال ان پکچرز

۲۰ ۔ سیرت اقبال ص ۲۶ طبع ثالث ستمبر ۱۹۴۹ء

۲۱ ۔ ذکر اقبال ص ۱۰

۲۲ ۔ روز گار فقیر طبع چہارم مئی ۱۹۶۴ء ص ۲۳۵

۲۳ ۔ اقبال درون خانہ اپریل ۱۹۷۱ء ص ۱۵۵

۲۴ ۔ ایضاً ص ۱۵۶، ۱۵۷

۲۵ ۔ ایضاً ص ۱۵۹

۲۶ ۔ سہ ماہی اقبال جنوری ۱۹۷۳ء

۲۷ ۔ Date of Iqbal،s birth. ص ۶

۲۸ ۔ اقبال ان پکچرز

۲۹ ۔ نیرنگ خیال اقبال نمبر صفحہ ۲۵

۳۰ ۔ دیباچہ اقبال درون خانہ از مہر ص ۱۸، ۱۹

۳۱ ۔ ذکر اقبال ص ۱۱، ۲۷۳

۳۲ ۔ اقبال درون خانہ ص ۱۶۲، ۱۶۳

۳۳ ۔ نیرنگ خیال اقبال نمبر ص ۷۴ مقالہ بعنوان علامہ سر اقبال کے استاد، حیات اقبال مطبوعہ تاج کمپنی ص ۱۲، ۱۳

۳۴ ۔ Date of Iqbal،s birth. از سید عبدالواحد ص ۱

۳۵ ۔ روز گار فقیر جلد اول ص ۲۳۰ (بحوالہ انقلاب)

۳۶ ۔ حیات اقبال ص ۱۰

۳۷ ۔ اقبال ص ۹

۳۸ ۔ سیرت اقبال ص ۲۶، ۲۵

۳۹ ۔ ایضاً ص ۲۶

۴۰ ۔ ذکر اقبال ص ۱۰

۴۱ ۔ Allama iqbal،s date of birth شیخ اعجاز احمد ص ۵

۴۲۔ Date of birth of iqbal. ص ۱

۴۳۔ Date of Iqbal،s birth. ص ۷

۴۴۔ روز گار فقیر جلد اول ص ۲۳۶، ۲۳۷

۴۵۔ ایضاً ص ۲۳۱

۴۶۔ روز گار فقیر جلد دوم ص ۱۳۳۔ ۱۳۴

۴۷۔ اقبال درون خانہ ص ۱۵۷

۴۸۔ Allama Iqbal،s date of birth. ص ۱۴

۴۹۔ اقبال درون خانہ ص ۱۵۷

۵۰۔ شیخ اعجاز احمد کا نوٹ ص ۸

۵۱۔ روز گار فقیر جلد اول ص ۲۰۰

۵۲۔ اقبال درون خانہ ص ۱۵۶

۵۳۔ ایضاً ص ۱۵۹

۵۴۔ نوٹ اعجاز احمد

۵۵۔ اقبال درون خانہ ص ۱۶۱ نیز اعجاز احمد ص ۱۱

۵۶۔ علامہ اقبال اور ان کی پہلی بیوی ص ۱۴، ۱۷، ۱۹ نیز اعجاز احمد ص ۱۱

۵۷۔ کرنل عبد الرشید بحوالہ اعجاز احمد ص ۱۵

۵۸۔ اعجاز احمد ص ۳، سید عبد الواحد ص ۶

۵۹۔ علامہ اقبال اور ان کی پہلی بیوی ص ۳۲

۶۰۔ روز گار فقیر جلد اول ص ۲۳۹

۶۱۔ اقبال درون خانہ ص ۱۵۴ بحوالہ مہتاب بی بی (بیگم عطا محمد)، کریم بی بی، زینب بی بی (ہمشیر گان اقبال) کہ اقبال طالع بی بی سے تین سال چھوٹے تھے۔ کریم بی بی سے تین سال بڑے، اور کریم بی بی زینب بی بی سے تین سال بڑی تھیں۔ لیکن اعجاز احمد اس تین تین

سال کے فصل والے فارمولے کو تسلیم نہیں کرتے ۔

۶۲ ۔ روز گار فقیر جلد اول ص ۲۳۳

۶۳ ۔ اقبال کی پہلی بیوی ص ۲۳

۶۴ ۔ ایضاً ص ۲۳

۶۵ ۔ اقبال کی پہلی بیوی ص ۲۶

علامہ اقبال کی صحیح تاریخ پیدائش

۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء

ڈاکٹر اکبر حیدری کشمیری

جنوری ۱۹۷۳ء کا زمانہ تھا جبکہ کمال احمد صدیقی ڈپٹی چیف پروڈیوسر اردو نے دلی سے راقم الحروف کو لکھنو کے پتہ پر ایک خط لکھا تھا جس میں موصوف نے علامہ اقبال کے سنہ ولادت کے بارے میں دریافت کرنا چاہا تھا۔ راقم نے کمال صاحب کو تحریری طور پر آگاہ کیا تھا کہ اقبال کے سال پیدائش میں شدید اختلاف ہے اور یہ مسئلہ ہنوز تحقیق طلب ہے۔

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ جو جتنی عظیم شخصیت ہوتی ہے اس کی تاریخ ولادت یا سنہ وفات میں اسی قدر اختلاف ہوتا ہے۔ اقبال بھی اپنے زمانے میں ایک اولوالعزم شاعر اور عظیم المرتبت شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی وفات کو ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا ہے۔ اب بھی کچھ لوگ زندہ ہیں جنہوں نے انہیں نہ صرف قریب سے دیکھا تھا بلکہ ان کے ہم جماعت بھی ہیں ان لوگوں کے ساتھ ان کی راہ و رسم اور گھریلو معاملات بھی بڑے استوار تھے، مقام حیرت ہے کہ جس قدر ان کی تاریخ پیدائش میں اختلاف پایا جاتا ہے شاید ہی کوئی دوسرا شخص اس قسم کے اختلافات کا شکار ہوا ہو۔ لوگوں نے ان کی تاریخ پیدائش ۱۸۷۰ء سے ۱۸۸۰ء تک تعین کی ہے۔ ذیل میں چند ایسے حوالے پیش کیے جاتے ہیں جن میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

۱۸۷۰ء:

۱۔ خمخانۂ جاوید جلد اول ص ۳۶۹ مطبوعہ نولکشور ۱۹۰۸ء مصنفہ لالہ سری رام
"اقبال کی ولادت ۱۸۷۰ء میں ہوئی"
۲۔ انتخاب زریں ص ۲۴۵ مطبوعہ ۱۹۲۱ء سر سید راس مسعود
"اقبال ۱۸۷۰ء اگست مطابق ۱۲۸۷ھ میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے"
۳۔ قاموس المشاہیر جلد اول مطبوعہ ۱۹۲۴ء نظامی بدایونی
"اقبال ۱۸۷۰ء میں پیدا ہوئے"۔

۱۸۷۲ء:

۴۔ آثار اقبال ص ۱۷ ادارہ اشاعت اردو حیدر آباد
عنوان "اقبال کی زندگی" مصنفہ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم، مرتبہ غلام دستگیر رشید"
"علامہ سر محمد اقبال ۱۸۷۲ء میں بمقام سیالکوٹ پیدا ہوئے"۔

۱۸۷۳ء:

۵۔ روز نامہ انقلاب لاہور مورخہ ۷ مئی ۱۹۳۸ء
"اقبال کی ولادت ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء مطابق ۲۴ / ۲۳ ذی الحجہ ۱۲۸۹ھ کو ہوئی"۔
۶۔ تذکرہ شعرائے متغزلین مطبوعہ نقوش لاہور صفحہ ۵۸۰ ادارہ فروغ اردو لاہور مرتبہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی ۱۹۵۶ء
"ڈاکٹر اقبال ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے"
۷۔ کلیات اقبال ص ۳ مطبوعہ نظامی پریس بدایوں
"اقبال ۱۸۷۳ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے"
۸۔ کلیات اقبال ص ۳ مطبوعہ نسیم بکڈپو لکھنؤ۔
"اقبال ۱۸۷۳ میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے"

۹۔ سیرت اقبال ص ۲۵ محمد طاہر فاروقی طبع سوم ۱۹۴۹ء

" اقبال ۲۴ ذی الحجہ ۱۲۸۹ ھ مطابق ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو کتم عدم سے عالم وجود میں آئے ۔ پیدائش کی یہ تاریخ سیالکوٹ کے رجسٹر فوتی و پیدائش سے تصدیق شدہ ہے ۔ اس کے مقابلے میں ۱۸۷۶ء والی روایت ضعیف نظر آتی ہے " ۔

۱۰۔ ذکر اقبال ص ۱۰ عبدالحمید سالک مطبوعہ بزم اقبال لاہور جون ۱۹۵۵ء

" علامہ کی ولادت ۲۴ ذی الحجہ ۱۲۸۹ ھ مطابق ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو ہوئی ۔ تصدیق شدہ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ بحوالہ رجسٹر پیدائش و اموات ۔

۱۱۔ اردو انسائیکلو پیڈیا صفحہ ۳۹ فیروز سنز لمیٹڈ پاکستان

" علامہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو سیالکوٹ کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے " ۔

۱۲۔ A History of Urdu Literature P. 357 by Mohd. Sadiq

"Born in Sialkot on 22nd Feb; 1873"

۱۳۔ یادگار اقبال ص ۱۸ مرتبہ سید محمد طفیل احمد بدر امروہوی

" علم و ادب کا یہ درخشندہ ستارہ ۱۸۷۳ء میں سیالکوٹ میں جلوہ گر ہوا " ۔

۱۴۔ Iqbal, his art and thought P.3 by S. Abdul Vahid.

"Iqbal was born at Sialkot in the Punjab on Feb. 22, 1873".

۱۵۔ روزنامہ انقلاب نے علامہ کی جو تاریخ پیدائش ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء تحریر کی تھی اس کی تائید کالج کے پرنسپل اور وائس پرنسپل نے بھی کی تھی ۔ روزگار فقیر کے مصنف نے اسے اپنی کتاب میں صفحہ ۲۳۶ میں ذیل کے الفاظ میں درج کیا ہے:

'He (Dr. Mohd. Iqbal was born on 22nd February 1873 at Sialkot, a well kown town on the border of the Punjab which adjoins Jammun.

This is the correct date as announced in the Daily Inqilab Lahore, 7th May, 1938, on the authority of the brother of the deceased. In some other paper 1876 had been given as the year of his birth but the "Inqilab" was asked to publish the dates found in the records of the family."

۱۸۷۵ء:

۱۶۔ اقبال ان کا نام اور کام ۔ یاد اقبال مرتبہ چودھری غلام سرور فگار
"اللہ نے اقبال کو ہندوستان میں ۱۸۷۵ء میں پیدا کیا"۔
۱۷۔ کلیات اقبال (دیباچہ) محمد عبدالرزاق علیگ مطبوعہ ۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۲ء
"تقویم عیسوی کا ایک ہزار آٹھ سو پچھترواں سال تھا کہ مردم خیز خطہ پنجاب کے شہر سیالکوٹ میں اقبال کی ولادت ہوئی"۔
۱۸۔ تاریخ ادب اردو صفحہ ۱۸۶ رام بابو سکسینہ مترجم مرزا محمد عسکری
"سال ولادت ۱۸۷۵ء اور مقام ولادت سیالکوٹ ملک پنجاب ہے"۔

۱۸۷۶ء:

۱۹۔ اقبال کامل ص ۲ مولوی عبدالسلام ندوی
"ڈاکٹر صاحب اسی سیالکوٹ میں ۱۸۷۶ء میں پیدا ہوئے"
۲۰۔ گلستان ہزار رنگ ص ۵۱۶ سید بہاء الدین احمد
"سریخ محمد اقبال ۱۸۷۶ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے"۔
۲۱۔ مراۃ الشعرا جلد دوم ص ۱۷۲ مولوی محمد یحییٰ تنہا
"اتفاق سے ایک رسالہ میں تاریخ پیدائش ۱۸۷۶ء نظر سے گزری اور یہ ناقابل معافی کمی پوری ہو گئی ۔ اسی طرح ان کے والد کا نام نور محمد معلوم ہو گیا"۔

۲۲۔ Iqbal, his poetry and message, P.1 by Sh. Akbar Ali 1932 Ed.

"Iqbal was born at Sialkot in the year 1876".

۲۳۔ تذکرہ شعرائے پنجاب ص ۵۲ مرتبہ ملک محمد نسیم رضوانی ۱۹۳۷ء
"اقبال کی ولادت ۱۸۷۶ء میں بمقام سیالکوٹ ہوئی"۔

۲۴۔ پیام اقبال ص ۲۸ عبدالرحمن طارق اقبال اکادمی لاہور۔

" اقبال ۱۸۷۶ء میں بمقام سیالکوٹ پیدا ہوئے ۔ آپ کی عمر بوقت وفات ۶۲ سال کی تھی "۔

۲۵۔ اردو اقبال نمبر ص ۱۴ مطبوعہ انجمن ترقی اردو اکتوبر ۱۹۳۸ء

"The death of Sir Mohd Iqbal at the age of sixty two means a very serious loss not only to the muslims of India but also to all who are interested in modern progress of Islam," Sir E. Denison Ross.

اس حساب سے بھی اقبال کا سال پیدائش ۱۸۷۶ء ہوتا ہے۔

۱۸۷۷ء:

۲۶۔ نقوش اقبال ص ۱۸ سید ابوالحسن ندوی

" اقبال پنجاب کے شہر سیال کوٹ میں ۱۸۷۷ء میں پیدا ہوئے "۔

علامہ کے سنہ ولادت کے اختلاف کی بنا پر فقیر سید وحید الدین نے اپنی معرکہ آرا تصنیف روز گار فقیر میں " تاریخ پیدائش ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ " کے عنوان سے اقبال کے سال پیدائش پر مفصل بحث کی ہے اور ان کی تحقیق کے مطابق علامہ روز جمعہ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو پیدا ہوئے تھے ۔ اس سلسلے میں وہ لکھتے ہیں

" حضرت علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش عام طور پر ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء بیان کی جا رہی ہے ۔ چنانچہ محکمہ آثار قدیمہ نے ان کی لاہور اور سیالکوٹ کی رہائش گاہوں پر جو کتبے نصب کیے ہیں ان میں سنہ پیدائش ۱۸۷۳ء ہی لکھا ہوا ہے ۔ اسی طرح بزم اقبال لاہور نے جو کتاب " ذکر اقبال " کے نام سے شائع کی ہے اس میں بھی تاریخ پیدائش ۲۴ ذی الحجہ ۱۲۸۹ ھ مطابق ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء بیان کی گئی ہے ۔ یہ تاریخ پیدائش درست نہیں ۔ ایک اور غلط فہمی کی بنا پر مشہور ہو گئی ہے ۔ علامہ کی اصل تاریخ پیدائش ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ ھ ہے "۔(۱)

مصنف روزگار فقیر نے ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ کو اس لیے اقبال کا یوم ولادت قرار دیا کہ اسے خود اقبال نے ۱۹۰۸ء میں اپنے ڈاکٹریٹ کے تھیسس " ایران میں مابعد الطبیعیات کا ارتقاء " میں درج کیا تھا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

" میں ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ (۱۸۷۶ء) کو پیدا ہوا " (۲)

یہاں قوسین میں سنہ عیسوی ۱۸۷۶ء فقیر وحید الدین نے اپنی طرف سے درج کیا ہے۔ تقویم کے حساب سے ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ ۹ دسمبر ۱۸۷۷ء شمسی سال کے مطابق ہوتا ہے نہ کہ ۱۸۷۶ء۔ فقیر صاحب ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ کے مزید ثبوت کی تائید میں فرماتے ہیں:

" پھر ۲۳ سال کے بعد ۱۹۳۱ء میں جب انہوں (اقبال) نے انٹرنیشنل پاسپورٹ کے لیے درخواست دی تو اس میں اپنا سنہ پیدائش ۱۸۷۶ء ہی درج کیا ہے "۔

اس کے بعد آگے چل کر فرماتے ہیں کہ:

" اگست ۱۹۳۰ء میں منشی محمد دین فوق نے ایک کتاب مشاہیر کشمیر، شائع کی تھی جس میں علامہ کا سنہ پیدائش ۱۸۷۵ء درج کیا تھا۔ دو سال بعد ۱۹۳۲ء کے آخر میں رسالہ نیرنگ خیال لاہور نے ایک خصوصی شمارہ " اقبال نمبر " شائع کیا جس میں منشی محمد دین فوق نے ایک مضمون اقبال کے مختصر سوانح حیات کے عنوان سے لکھا اور، مشاہیر کشمیر، میں بیان کردہ سنہ پیدائش کی تصحیح کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کا سنہ پیدائش وہی بیان کیا جو خود انہوں نے ۱۹۰۸ء اور ۱۹۳۱ء میں بیان کیا یعنی ۱۸۷۶ء۔ فوق صاحب کے حضرت علامہ کے ساتھ گہرے تعلقات تھے یہ امر قرین قیاس ہے کہ سنہ پیدائش کی تصحیح فوق صاحب نے خود علامہ کی ہدایت اور ایماء پر کی ہو " (۳)

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ مطابق ۱۸۷۶ء نہیں ہو سکتے ہیں۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ خود علامہ نے فوق صاحب کو اپنا سال پیدائش ۱۸۷۶ء بیان کیا پھر بھی غلط ہے۔ اب یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ علامہ نے فوق صاحب یا دیگر حضرات کی تحریر کردہ سنہ پیدائش کی تردید یا تائید کیوں نہیں

فرمائی ۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ سنہ پیدائش کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے ۔ اس کا بین ثبوت یہ ہے کہ علامہ کے تعلقات سرسید راس مسعود سے جس قدر گہرے اور استوار تھے اتنے شاید ہی کسی سے آخر عمر تک رہے ہوں ۔ اقبال نے ان کا نام جاوید اور منیرہ کی گارڈین شپ کے لیے بھی تجویز کیا تھا ۔ جب بھی وہ بھوپال جایا کرتے تھے انہی کی قیام گاہ پر ٹھہرتے تھے انہی کے حسن توجہ سے اقبال کو نواب صاحب، بھوپال اور ہزہائنس آغا خاں سے وظیفہ بھی ملتا تھا ۔، جو رباعی اپنے لوح مزار کے لیے مخصوص کی تھی وہ بھی انہوں نے سرسید راس مسعود کی نذر کی تھی ۔ جب موصوف نے ۱۹۲۱ء میں انتخاب زریں میں اقبال کا سنہ پیدائش اگست ۱۸۷۰ء مطابق ۱۲۸۷ھ قرار دیا تو انہوں نے اس کی تردید یا تائید میں ایک لفظ بھی نہیں کہا خاموش رہے ۔ اگر نفی یا اثبات میں کچھ کہا ہوتا تو پھر کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں اس کا ذکر ضرور ہوتا ۔ اقبال کی زندگی میں جو کتابیں اور مضامین شائع ہوئے ۔ ان کی ایک اچھی خاصی تعداد ہے ۔ ان میں اقبال کا سال ولادت مختلف انداز میں درج ہے ۔ یہ سب کتابیں ان کی نظر سے گزری ہوں گی لیکن سنہ ولادت کے بارے میں وہ ہمیشہ چپ سادھے رہے ۔ سیالکوٹ میونسپل کمیٹی کے رجسٹر پیدائش میں مورخہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کا جو اندراج ہے فقیر صاحب اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

"اس اندراج سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو علامہ کے والد بزرگوار شیخ نور محمد (۴) کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا لیکن اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ یہ لڑکا علامہ کے علاوہ اور کوئی نہیں یا یہ کہ اندراج علامہ ہی کی پیدائش کے متعلق ہے ۔ اس کے برعکس راقم الحروف کی تحقیق کے مطابق یہ اندراج شیخ نور محمد کے ہاں ایک اور لڑکے کی پیدائش کے متعلق ہے جو علامہ سے تین چار سال پہلے پیدا ہو کر شیر خواری کی عمر میں وفات پا گیا" (۵)

ڈاکٹر وحید قریشی بھی فقیر صاحب کے تتبع میں علامہ کی تاریخ ولادت ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ھ بروز جمعہ مطابق ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو صحیح قرار دیتے ہیں ۔ مزید انہوں

نے یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ:

"پنجاب یونیورسٹی کے بی۔اے کے امتحان کے فارم میں ہر طالب علم کو اپنی عمر کا اندراج کرنا ہوتا تھا۔ علامہ اقبال کا بی۔اے کا نتیجہ پنجاب یونیورسٹی کلینڈر میں درج ہے۔ علامہ کی عمر بمطابق فارم داخلہ ۱۹ برس مرقوم ہے علامہ نے یہ امتحان ۱۸۹۷ء میں پاس کیا اس حساب سے بھی ان کی پیدائش کا مذکورہ بالا تخمینہ صحیح معلوم ہوتا ہے" (۶)

ہمارے محترم دوست جناب جگن ناتھ آزاد بھی علامہ کی مفروضہ تاریخ پیدائش روز جمعہ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو تسلیم کرتے ہیں حالانکہ خود اقبال نے یہ سنہ ولادت کہیں درج نہیں کیا ہے۔ خدا جانے اس تاریخ کا شان نزول کیسے اور کیونکر ہوا۔ مولانا عبدالقوی صاحب دسنوی نے بھی اقبال کی تاریخ ولادت پر اپنا زور قلم صرف کیا اور کسی ٹھوس نتیجہ پر نہیں پہنچے۔ فرماتے ہیں کہ:

"میں یہ نہیں کہتا کہ علامہ کی پیدائش کی تاریخ ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ھ صحیح نہیں، میں تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اقبال کی تاریخ کے سلسلے میں جو ثبوت فقیر سید وحید الدین صاحب نے اپنی کتاب روز گار فقیر، میں فراہم کیے ہیں وہ اطمینان بخش نہیں۔ اقبالیات سے دلچسپی رکھنے والوں کو اس سلسلے میں کوئی فیصلہ دینے سے پہلے کافی غور وخوض کر لینا چاہیے" (۷)

دراصل تعلیمی ریکارڈ کے مطابق علامہ کا سال ولادت ۱۸۷۶ء ہے یہ تاریخ سرکاری ملازمت کے پیش نظر لکھوائی گئی تھی۔ اس میں اقبال کا کوئی قصور نہیں ہے۔ یہ کہنا غلط ہے کہ علامہ روز جمعہ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو پیدا ہوئے تھے۔ اس کے لیے کوئی ٹھوس شہادت فراہم نہیں ہوئی ہے۔ نہ معلوم پاکستان کے ماہرین اقبالیات کمیٹی کو کیا سوجھی کہ انہوں نے حکومت پاکستان سے اقبال کا یہ مفروضہ سنہ ولادت تسلیم کرایا (۸) حقیقت یہ ہے کہ اقبال ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو سیالکوٹ کے محلہ کشمیریاں کی گلی چوڑیگراں میں پیدا ہوئے اس کا حیرت انگیز انکشاف خود اقبال کے بڑے بھائی شیخ عطا محمد کے داماد ڈاکٹر نظیر صوفی نے حال ہی میں اخبار جہاں کراچی میں کیا۔ ان کی تحقیق کے مطابق اقبال کی ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کی ولادت

کی رپورٹ لکھوانے والے اقبال کے والد شیخ نور محمد کے چچازاد بھائی علی محمد تھے۔
ڈاکٹر نظیر صوفی اقبال کی مفروضہ تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کی تردید پر زور الفاظ میں یوں کرتے ہیں:

"یہ حقیقت ہے کہ محلہ کاشمیریاں میں علامہ کے والد گرامی کے علاوہ نتھو نامی کوئی اور شخص کسی وقت بھی موجود نہ تھا اس لیے محلہ کشمیریاں اور اس کی ملحقہ گلیوں میں مسمی نتھو نامی بزرگ کے بچوں کی پیدائش کی رپورٹیں فی الواقع علامہ کے والد شیخ نور محمد مرحوم کے بچوں ہی کی ہیں"۔ خاندانی شجرہ اور میونسپل ریکارڈ کی رو سے ۱۸۷۰ء سے ۱۸۷۶ء تک میاں جی نتھو کے ہاں چار بچے بہ ترتیب ذیل پیدا ہوئے:

میونسپل رجسٹر نمبر	تاریخ	محلہ یا گلی	کوائف	باپ کا نام
۴۳۳	۶ ستمبر ۱۸۷۰ء	چوڑیگراں	لڑکی	نتھو
۱۴۰	۲۲ فروری ۱۸۷۳ء	کشمیریاں	لڑکا	نتھو
۱۰۴۸	۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء	چوڑیگراں	لڑکا	نتھو
۶۹۶	۱۶ نومبر ۱۸۷۶ء	کشمیریاں	لڑکی	نتھو

۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو پیدا ہونے والے لڑکے کے بعد میاں جی نتھو کے ہاں جب کوئی نرینہ اولاد ہی نہیں ہوئی تو پھر علامہ کی ولادت ۱۸۷۷ء میں مقرر کرنا چہ معنی؟" (۹)

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ شیخ نتھو کے یہاں ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو جو بچہ پیدا ہوا تھا اور جس کی پیدائش کا اندراج میونسپل ریکارڈ میں ہے وہ شیر خواری کی عمر میں ہی فوت ہو گیا تھا۔ اس بات کو سید وحید الدین نے بھی تسلیم کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ:

"میری درخواست پر علامہ کے برادر زادہ شیخ اعجاز احمد نے اپنی پھوپی صاحبہ سے جو ابھی بفضل تعالیٰ حیات ہیں تصدیق کرائی ہے کہ علامہ کی پیدائش سے تین چار سال قبل ان کے والد کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جو شیر خواری کی عمر میں ہی فوت ہو گیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ یہ بات انہوں نے

اپنی والدہ صاحبہ سے ایک بار نہیں متعدد بار سنی ہے۔ یہ امر قابل افسوس ہے کہ رجسٹر پیدائش کے اندراج کو (جو علامہ کی پیدائش کے متعلق نہیں) بغیر کافی تحقیق کے ان کی تاریخ پیدائش تسلیم کر لیا گیا" (۱۰)

ڈاکٹر نظیر صوفی، فقیر صاحب کی تائید میں مزید یہ اضافہ بھی فرماتے ہیں کہ:

" ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو پیدا ہونے والا لڑکا میاں جی نتھو نے پیدا ہوتے ہی اپنی چھوٹی بھاوج زوجہ شیخ غلام محمد کو جس کی نرینہ اولاد نہ بچتی تھی، دے دیا تھا اور وہ لڑکا شیخ غلام محمد کے بچے کی حیثیت سے کچھ عرصہ بعد فوت ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو علامہ کے والدین کی یہ فراخدلی اتنی پسند آئی کہ نعم البدل کے طور پر دس ماہ کے بعد اسی سال علامہ جیسا بااقبال بیٹا عنایت کیا"۔

پاکستان بھی علامہ کی صحیح تاریخ پیدائش سے بخوبی واقف تھا لیکن اس نے سیاسی مصلحت کی بنا پر اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔ وہ اس زمانے میں سیاسی بحران سے دوچار تھا (۱۱) اس لیے جشن صد سالہ اقبال وسیع پیمانے پر نہیں منا سکا۔ مجلس ترقی ادب کے اہتمام سے ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کی بنیاد پر جشن صد سالہ کی تقریب وزیر تعلیم جناب عبدالحفیظ پیرزادہ کی صدارت میں ۱۳ فروری ۱۹۷۴ء کو منائی گئی سال ۱۸۷۷ء میں اقبال کی ولادت قرار دینا نہ صرف غلط ہے بلکہ حقائق سے چشم پوشی کرنا ہے۔ صحیح تاریخ ولادت ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء ہی ہے اس کے بعد بقول ڈاکٹر نظیر صوفی بے وقت کی راگنی ہے۔

حواشی

۱ ۔ روز گار فقیر ص ۲۲۹ طبع چہارم ۱۹۶۵ء

۲ ۔ روز گار فقیر ص ۲۲۹

۳ ۔ ایضاً ص ۲۳۱

۴ ۔ المعروف بہ نتھو ، بڑے مفلس اور لاچار تھے ۔ پیشے کے لحاظ سے درزی تھے برقعوں کی ٹوپیاں سینے میں بڑی مہارت رکھتے تھے ۔ اسی لیے " نتھو ٹوپیاں والے " کے نام سے مشہور تھے ۔

۵ ۔ روز گار فقیر ص ۲۳۱

۶ ۔ کلاسیکی ادب کا تحقیقی مطالعہ ص ۳۰۶ مکتبہ ادب جدید مطبوعہ لاہور ۱۹۶۵ء

۷ ۔ سات تحریریں ص ۴۲ مطبوعہ ۱۹۷۵ء اردو پبلشرز لکھنؤ ۔

۸ ۔ حکومت پاکستان نے مورخہ ۹ فروری ۱۹۷۴ء کو یہ اعلان کیا کہ علامہ ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ھ مطابق ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو پیدا ہوئے تھے ۔

۹ ۔ بحوالہ تحریر شمارہ ۳۳

۱۰ ۔ روز گار فقیر ص ۲۳۱

حاشیہ از مرتب

۱۱ ۔ سیاسی بحران ۱۹۷۳ء کا نہیں ۱۹۷۷ء کا واقعہ ہے اس لیے اس کا علامہ کی تاریخ پیدائش کے تعین سے کوئی تعلق نہیں (زے میم عین)

کچھ علامہ اقبال کی ولادت اور حالات کے بارے میں

کلب علی خاں فائق

مسلمانوں کو جس قدر شغف تاریخ سے رہا ہے اس کا ذکر تحصیل حاصل ہے ۔ ابن خلدون نے جو شہرت فن تاریخ میں پائی اور بعد میں اس کی تقلید کر کے مسلمان مورخین نے جو شاندار خدمات انجام دیں اس کا اندازہ ان بے شمار کتب تواریخ سے ہو سکتا ہے جو دنیا کی مختلف لائبریریوں کی زینت ہیں لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ہم تذکرہ نویسی سے بے اعتنائی برت رہے ہیں ۔ ہمارے مشاہیر ادب کی تاریخ ولادت کو ہمیشہ سے نظر انداز کیا جاتا رہا ہے ۔ سودا میر وغیرہ کے حالات قدیم تذکروں میں اس انداز سے لکھے گئے ہیں کہ ہم ان کے خاندانی حالات تعلیم وغیرہ سے کوئی بھی نتیجہ نہیں نکال سکتے ۔ علامہ اقبال کو گذرے ہوئے زیادہ زمانہ نہیں ہوا ۔ ان کے ملاقاتی اب بھی بقید حیات ہیں لیکن ولادت کے سلسلے میں اتنے اختلافات ہیں کہ حقیقت کا پتا چلانا مشکل ہو گیا ہے ۔ ۱۸۷۳ء ۱۸۷۵ء ۱۸۷۶ء ۱۸۷۷ء میں ان کی ولادت متعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ ہر ایک سنہ کے بارے میں مختلف شواہد اور اسناد ہیں ان میں سے کس کو قبول کیا جائے اور کس کو رد کیا جائے ۔ اگر ۱۹۳۸ء یا اس سے قبل سنہ ولادت کا فیصلہ کر لیا جاتا تو یہ مسئلہ آسان تھا خود علامہ کے مختلف اقوال کا تجزیہ کر کے کسی حقیقت پر پہنچنے میں سہولت تھی ۔ اب ہمارے لئے اس مسئلے کا حل اس طرح ہو سکتا ہے کہ خود علامہ اور ان کے احباب کے بیانات کی روشنی میں صورت حال کا جائزہ لیا جائے ۔

یہ روایت متفقہ ہے کہ علامہ اقبال نے انٹرنس کا امتحان ۱۸۹۳ء (۱) میں

پاس کیا اور اس مسئلے میں بھی اختلاف نہیں کہ ان کی پہلی شادی ڈاکٹر عطا محمد خاں کی دختر سے گجرات میں طے پائی تھی جب برات سیال کوٹ سے گجرات جانے کے لئے تیار ہوئی (مئی ۱۸۹۳ء میں) سہرا بندھ گیا، اقبال گھوڑے پر سوار ہو گئے تو پاس ہونے کی خوش خبری کا تار آیا (۲) ۔ اس بیوی سے ایک لڑکی معراج بیگم اور ایک فرزند آفتاب اقبال پیدا ہوئے ۔

انٹرنس (۳) پاس کرنے کے بعد سکاچ مشن کالج میں ایف ۔ اے کی تعلیم جاری رکھی ۔

ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار کہتے ہیں کہ سکاچ مشن (سیال کوٹ) سے امتحان پاس کرنے کے بعد اقبال ۱۸۹۵ء میں لاہور آگئے اور گورنمنٹ کالج لاہور میں بی اے میں داخل ہوئے ۔ بی ۔ اے میں ان کے مضامین انگریزی، فلسفہ اور عربی تھے اقبال اگرچہ طالب علم گورنمنٹ کالج کے تھے لیکن وہ اس زمانے میں اورینٹل کالج کی بی ۔ اے کی جماعتوں میں بھی پڑھتے تھے (۴)

اب بہ سلسلہ تعلیم "اقبال کے بعض حالات" کے عنوان سے غلام بھیک نیرنگ تحریر کرتے ہیں: (۵)

"میں نے ۱۸۹۵ء میں پنجاب یونیورسٹی کا انٹرنس پاس کیا اور اسی سال گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوا ۔ چونکہ میں یونیورسٹی میں اول رہا تھا اس لئے کالج میں داخل ہوتے ہی بہت سے قابل طلبہ میرے دوست بن گئے ۔ انہی میں میرے مرحوم دوست چودھری جلال الدین بھی تھے جو ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے اور سیالکوٹ سے انٹرنس پاس کر کے لاہور آکر گورنمنٹ کالج میں داخل ہوئے تھے ۔ وہ لاہور میں بورڈنگ ہاؤس میں رہتے تھے ۔ بہت جلد معلوم ہو گیا کہ چودھری صاحب کو شعر سے خاص ذوق ہے اور انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ان کے اس ذوق کی پرورش مولانا سید میر حسن کی صحبت میں ہوئی ۔ انہوں نے اقبال کا ذکر بھی کیا کہ وہ مولوی صاحب کے خاص تربیت یافتہ بھی ہیں اور شاعر بھی ہیں ابھی ابھی سیالکوٹ سے آکر گورنمنٹ کالج کی بی ۔ اے کی کلاس میں داخل ہوئے ہیں ۔

ایک روز شام کے قریب میں اور چودھری جلال الدین مرحوم بورڈنگ ہاؤس سے شہر کو گئے۔ بھاٹی دروازے کے قریب پہنچے تو سامنے سے ایک سادہ وضع گورے چٹے کشیدہ قامت جوان رعنا آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ چودھری صاحب نے کہا کہ شیخ محمد اقبال شاعر جن کا میں نے ذکر کیا تھا آرہے ہیں جب ہم ایک دوسرے کے قریب پہنچ گئے تو سب ٹھہر گئے۔ چودھری صاحب سے اور شیخ محمد اقبال سے متعارفانہ ملاقات ہوئی اور چودھری صاحب نے میرا تعارف کرایا۔ اس کے بعد ہم اپنے اپنے راستے پر چلے گئے۔ معلوم ہوا کہ اقبال اس وقت بھاٹی دروازے کے اندر شیخ گلاب دین مرحوم کے مکان پر رہتے تھے۔ شیخ صاحب موصوف بھی سیالکوٹ کے رہنے والے تھے عدالتہائے لاہور میں مختار کی حیثیت سے پریکٹس کرتے تھے اور لاہور میں جائداد حاصل کرلی تھی۔ اس کے بعد اقبال کے تعلق کی وجہ سے شیخ گلاب دین سے ہم لوگوں کا بھی تعارف اور تعلق ہوا اور کئی مرتبہ ان کے بالا خانے میں بیٹھ کر ہم نے محرم کا جلوس دیکھا (۶)

مولانا ابراہیم سیالکوٹی کا بیان ہے کہ اقبال نے انٹرنس کا امتحان ۱۸۹۲ء میں پاس کیا لیکن سید ذکی شاہ خلف میر حسن مرحوم کی روایت ہے کہ اقبال نے امتحان ۱۸۹۳ء میں پاس کیا جب ان کی عمر بیس (۲۰) سال تھی۔

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ ۱۸۹۳ء میں ان کی شادی کریم بی بی دختر خان بہادر ڈاکٹر عطا محمد خاں سے ہو چکی تھی اور یہ بھی وضاحت کر دی گئی ہے کہ نتیجہ اس وقت ملا جب برات گجرات روانہ ہونے کو تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اقبال کی عمر اس وقت شادی کی ہو چکی تھی۔ ان کے حالات میں یہ بھی ذکر ملتا ہے کہ ان کے والد شیخ نور محمد کو دینی تعلیمات سے دلچسپی تھی اور اسی لئے انہوں نے مولانا ابو عبداللہ غلام حسن کی دینی درسگاہ میں داخل کر دیا تھا۔ مولانا سید میر حسن بھی اکثر مولانا غلام حسن کے ہاں جایا کرتے تھے۔ ایک دن اقبال کو وہاں دیکھ کر پوچھا کہ یہ کس کا بچہ ہے۔ جب معلوم ہوا کہ شیخ نور محمد کا لڑکا ہے تو آپ نے شیخ صاحب سے کہا کہ اس بچے کو یہاں سے اٹھا کر میرے پاس لاؤ اسے میں پڑھاؤں گا چنانچہ اقبال سید میر حسن کے سپرد ہو گئے (۸) ظاہر ہے کہ دینی تعلیم کی تحصیل میں

جو وقت صرف ہوا ہو گا اس میں ابتدائی عمر کا ایک حصہ گزرا پھر تعلیم مڈل اور انٹرنس میں ترتیباً زیادہ وقت لگا اسی لئے انٹرنس ۱۸۹۳ء میں پاس کیا۔ ان کی عمر شادی کے وقت اٹھارہ سال سے کم نہ ہو گی۔

شیخ نور محمد کی گزر بسر درزی کی دکان پر تھی اس کے سوا کوئی کاروبار نہ تھا اقبال کی شادی میں عجلت کی وجہ ظاہر نہیں ہوتی۔ لڑکی کا باپ معتول ڈاکٹر اور گجرات کے معززین میں سے ہے۔ اس کا ایسے لڑکے سے شادی کے لیے آمادگی ظاہر کرنا جو خاندانی وجاہت میں بھی نمایاں نہیں نہ اعلیٰ تعلیم ہے نہ ملازمت پھر کیا باعث ہوا کہ وہ اپنی لڑکی اس آسانی سے دینے پر آمادہ ہو گئے۔ جو ولادت ۱۸۷۶ء یا ۱۸۷۷ء میں ظاہر کرتے ہیں ان کے تخمینے کے مطابق ابتدائی ۱۸۹۳ء اقبال کی عمر بمشکل ۱۶ یا ۱۷ سال قرار پائے گی لیکن شیخ نور محمد کو اپنے اس زیر تعلیم بیٹے کی شادی کی عجلت کیوں تھی جب بیٹے کو تعلیم کا شوق بھی تھا اور اس کی عمر بھی ذمہ داری اٹھانے کی نہ تھی۔ یہ مسائل قابل غور ہیں۔

اب اس مسئلہ پر غور کیجیے کہ شادی کی عجلت کی یہ وجہ بھی ہو سکتی تھی کہ علامہ اقبال میں تندرستی کے لحاظ سے قابل رشک تھے۔ گھر والوں نے گردو پیش پر نظر ڈالی کشمیری خاندان میں ایک موزوں لڑکی نظر آئی۔ اقبال کے بھائی عطا محمد کی ملازمت معقول تھی، انہیں چھوٹے بھائی سے محبت تھی، خود اعلیٰ تعلیم نہ پا سکے تھے، ۔ بھائی کے شوق اور ذہانت کو دیکھ کر یہ رائے قائم کی کہ میں بھائی کو پڑھاؤں گا۔ موزوں لڑکی رشتہ نظر میں تھا اس لئے بات طے کر لی۔ شادی انٹرنس کے نتیجہ نکلنے سے پہلے ہی طے ہو گئی نتیجہ عین وقت پر نکلا۔ بقول غلام بھیک نیرنگ جب وہ ایف۔ اے کلاس گورنمنٹ کالج ۱۸۹۵ء میں داخل ہوئے، وہ انٹرنس پاس کر کے آئے تھے ان کا سال ولادت ۱۸۷۵ء ہے ان کے ساتھی چودھری جلال الدین بھی انٹرنس کر کے آئے تھے۔ وہ علامہ میر حسن کے شاگرد بھی تھے اس لئے علامہ اقبال سے متعارف تھے۔ اس کے ساتھ ہی بی۔ اے کلاس میں اقبال گورنمنٹ کالج میں داخل ہوئے اور بورڈنگ ہاؤس میں اقبال بھی آ گئے۔ غلام بھیک نیرنگ سے تعارف چودھری جلال الدین کی معرفت ہوا جو اقبال سے پہلے

سے متعارف تھے ۔ اور یہ صحبت کئی سال چلتی رہی ۔ غلام بھیک نیرنگ عمر میں علامہ سے چھوٹے ہیں جیسا کہ ان کے اپنے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے جبکہ سال ولادت ۱۸۷۵ء ان کا مسلمہ ہے ۔

اب ہم مسئلہ ولادت پر آتے ہیں ۔ مؤلف کتاب " اقبال کی پہلی بیوی " کی روایت بتوسط آفتاب اقبال ہے کہ کریم بی بی، زوجہ اول اقبال کا انتقال ۱۹۴۶ء میں بہ عمر ستر سال ہوا ۔ اس سے ظاہر ہوا کہ کریم بی بی کا سال ولادت ۱۸۷۶ء ہے یعنی زوجہ اقبال بھی ہم عمر تھیں یا کچھ بڑی تھیں اور یہ قرین قیاس نہیں کہ ایک لڑکے کی پہلی شادی اس سے بڑی عمر کی لڑکی سے بغیر کسی وجہ کے کر دی جائے ۔

علامہ اقبال نے بی ۔ اے کا امتحان مارچ ۱۸۹۷ء میں دیا اور سیکنڈ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی ۔ بی ۔ اے کا نتیجہ پنجاب یونیورسٹی کیلنڈر میں درج ہے ۔ علامہ کی عمر بمطابق فارم داخلہ ۱۹ برس مرقوم ہے ۔ مندرجہ بالا حوالے سے ظاہر ہوتا ہے کہ بی اے کا فارم امتحان داخلہ غور و فکر کے بعد دیا جس میں اصل عمر کو ظاہر نہ کرنے کی پہلی کوشش معلوم ہوتی ہے ۔ ان کی شادی ۱۸۹۳ء میں ہو چکی تھی اور ۱۸۹۵ء میں ایف اے سیالکوٹ سے پاس کر کے جب گورنمنٹ کالج میں آکر بی اے میں داخلہ لیا تو سابقہ اندراج کے مطابق وہ سترہ سالہ تھے جب کہ دو سال پہلے ان کی شادی ہو چکی تھی یعنی پندرہ سال کی عمر میں رشتہ ازدواج میں منسلک ہو چکے تھے ۔ لڑکی کے والدین نے اس نو عمر لڑکے میں کیا خصوصیتیں دیکھی تھیں جو یکبارگی شادی پر آمادہ ہو گئے ۔ نہ تو لڑکا ملازم تھا، نہ متمول ۔ خاندان کا فرد، نہ قریبی خاندانی ۔ رشتہ پھر، یہ شادی کس طرح ہو گئی ۔ اس لئے تسلیم کرنا ہو گا کہ لڑکے کی عمر ۱۸۹۳ء میں اٹھارہ سال کی ضرور ہو گی صورت اور سیرت کو ترجیح دی گئی ہو گی ۔

اب غلام بھیک نیرنگ کی روایت پڑھیے جو ۱۸۹۵ء میں انہیں " جوان رعنا" کہتے ہیں ان کا سال ولادت ۱۸۷۵ء ہے ۔ محمد الدین فوق کشمیری سے اقبال نے اپنی ولادت ۱۸۷۵ء کی ظاہر کی تھی ۔ اقبال نے مکتب کی تعلیم میں جو وقت صرف کیا تھا اس کے پیش نظر ان کا ۱۸۹۳ء میں میٹرک کرنا محل نظر نہیں ۔ سرکاری ملازمت

کے حصول کے لئے چونکہ عمر کی حد مقرر تھی اس لئے اسکول میں بچوں کے داخلے کے وقت والدین خود عمر کم لکھایا کرتے تھے پھر ناخواندہ والدین کے بچوں کا داخلہ مدرس کی فہم و فراست پر ہوتا جو اس نے دریافت کر کے قیاس کر لیا وہی اندازاً عمر لکھ دی جاتی ظاہر ہے کہ پیدائش کی دستاویز والدین کا سابقہ زمانے میں فراہم کرنا آسان نہ تھا اس لئے کالج میں آکر عمر کے اندراجات کا احساس ہو جاتا اور بعد کے اندراجات حسابی روشنی میں کیے جاتے۔

یہ تو ناممکن ہے کہ علامہ کو اپنی ولادت کے سنین کے اختلافات معلوم نہ ہوں۔ خود ان کا بیان کردہ قول ۱۸۷۵ء (فوق کی روایت) (۱۰) پاسپورٹ کا اندراج ۱۸۷۶ء اور ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ ۱۸۷۶ء (پی، ایچ، ڈی کا مقالہ) تحریر کرنا اس بات کو تقویت پہنچاتا ہے کہ وہ اس مسئلے کو کسی وجہ سے حل نہیں کرنا چاہتے تھے ورنہ جرمنی میں ہجری اور شمسی سنین کی مطابقت کرنا دشوار نہ تھا۔

ایسی صورت میں ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو تاریخ ولادت نہ ماننا (جبکہ اندراج رجسٹر سیالکوٹ میں ہے) قوی تردید ولادت کی نہیں۔ دسمبر کی آخری تاریخیں ہیں، تین دن بعد ۱۸۷۴ء شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس سال کا ذکر نہ علامہ نے کیا ہے نہ کسی اور روایت میں ہے۔ ۱۸۷۵ء کے بارے میں خود علامہ کی زبانی روایت ہے اور ۱۸۷۶ء کے بارے میں تحریری ریکارڈ ہر زمانے میں بچوں کو سکول میں داخل کرتے وقت یہ ذہن میں رکھنا پڑتا ہے کہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں بچے کی عمر زیادہ نہ ہو جائے اور پھر ملازمت کے حصول میں اسے مشکل پیش آئے۔ آج بھی جن بچوں کی عمر اسکول کے داخلے کے وقت کسی خاص وجہ سے زیادہ ہو جاتی ہے تو وہ عموماً تاریخ پیدائش کو چھپا کر حلفیہ بیان کے ذریعے سے عمر کم لکھا دیتے ہیں اور اوتھ کمشنر رات دن ایسے حلف نامے تصدیق کرتے رہتے ہیں۔ پھر اگر علامہ کو گورنمنٹ کالج میں داخلے کے وقت یہ خیال پیدا ہوا ہو کہ اس مرحلے پر فارم امتحان میں کم عمر کا اندراج کرنا آئندہ زندگی کے لئے مفید رہے گا تو اس قیاس کو بے حقیقت نہیں کہا جا سکتا۔ میر غلام بھیک نیرنگ کا سال ولادت ۱۸۷۵ء ہے اور وہ یونیورسٹی پنجاب میں اول نمبر پر پاس ہونے کے بعد ۱۸۹۵ء ایف اے میں بیس

سال کی عمر میں داخل ہوتے ہیں ۔ ان کی ذہانت شک و شبہہ سے بالا ہے ۔ علامہ کے بہت ہی قریبی ، احباب میں سے ہیں اور زندگی کے اکثر مراحل میں علامہ کے مشوروں پر عمل کرتے رہے اور خود اپنے مسائل میں علامہ سے بہت سے امور میں استصواب کرتے رہے ان کی اولین ملاقات کا منظر ابتدا میں ہم بیان کر چکے ہیں ۔ وہ علامہ کو پہلی بار دیکھ کر جوان رعنا کہنے پر مجبور ہو گئے ۔ علامہ ان سے اونچی جماعت یعنی بی ۔ اے میں داخل ہوئے تھے ۔ ایسی صورت میں علامہ کا فارم امتحان داخلہ میں عمر مارچ ۱۸۹۷ء میں انیس سال تعجب خیز نہیں ۔ ان سے جونیئر طالب علم جو اپنے زمانے میں بہت ذہین طالب علم تھا ۱۸۹۵ء میں بیس سال کا تھا اور علامہ اس سے دو سال کم عمر کے یعنی سترہ برس کے ، اس بات کو ماننا پڑے گا کہ غلام بھیک نیرنگ کا بیان صداقت پر مبنی ہے اور علامہ نے مصلحتاً اپنی عمر کالج میں کم درج کرائی اس کا باعث غالباً یہی ہو گا کہ گورنمنٹ ملازمت میں دشواری کسی مرحلے پر پیش نہ آئے ۔

بعد میں علامہ کے ذہن میں یہی مسئلہ رہا کہ میں نے کالج میں کم عمر لکھائی ہے ۔ جس کسی نے اس مسئلے پر سوال کیا اسے مختلف جواب ملا ۔ مثلاً فوق مرحوم کو ولادت ۱۸۷۵ء کی بتائی باہر جاتے وقت پاسپورٹ میں سال ولادت ۱۸۷۶ء لکھ دیا اور جب پی ۔ ایچ ۔ ڈی کا مقالہ داخل کرنے لگے تو انہوں نے ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ کے مقابل سنہ عیسوی ۱۸۷۶ء درج کر دی ، اس لیے مسئلہ ولادت کے بارے میں سرکاری کمیٹی کو ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو تسلیم کرنا پڑا ۔ بات یہ ہوئی :

شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیرہا

حواشی

۱ ۔ ذکر اقبال ۔ از عبدالمجید سالک صفحہ ۱۴

۲ ۔ ذکر اقبال ۔ از عبدالمجید سالک صفحہ ۱۵

۳ ۔ ذکر اقبال ۔ از عبدالمجید سالک صفحہ ۱۵

۴ ۔ " اقبال اورینٹل کالج میں " از ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار صفحہ ۴۷ مطالعہ اقبال ۔ ناشر بزم اقبال

۵ ۔ غلام بھیک نیرنگ وطن ضلع انبالہ ولادت ۱۸۷۵ء وفات ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۲ء بمقام لاہور ۔ از مقالہ نگار

۶ ۔ مطالعہ اقبال نتیجہ مقالات مجلہ اقبال مرتبہ گوہر نوشاہی بزم اقبال صفحات ۱۹، ۲

۷ ۔ ذکر اقبال ۔ از عبدالمجید سالک ص ۱۴

۸ ۔ ذکر اقبال ص ۱۱

۹ ۔ دیکھیے علامہ اقبال کی تعلیمی زندگی کی بعض تفصیلات صفحات ۳۰۷، ۳۱۵ کلاسیکی ادب کا تحقیقی مطالعہ از ڈاکٹر وحید قریشی ناشر: مکتبہ ادب جدید

۱۰ ۔ مشاہیر کشمیر صفحہ ۱۷۷ ۔ از محمد الدین فوق

تاریخ ولادت کا مسئلہ

ڈاکٹر جاوید اقبال

اقبال کی تاریخ ولادت عرصہ سے ایک متنازع فیہ معاملہ رہا ہے اور اس سلسلہ میں کئی سنہ بیان کئے جاتے رہے ہیں ۔ اقبال کی زندگی کے دوران جو مضامین یا کتابیں ان پر تحریر کی گئیں ، ان میں اقبال کا سنہ ولادت ۱۸۷۰ء ، ۱۸۷۳ء ۱۸۷۵ء ۱۸۷۶ء یا ۱۸۷۷ء بتایا جاتا رہا ۔ مصنفین میں سے چند تو اقبال کے حلقہ احباب میں سے تھے لیکن بیشتر انہیں ذاتی طور پر نہ جانتے تھے ۔ یہ حقیقت ہے کہ اقبال اپنے حالات زندگی کی تشہیر میں دلچسپی نہ رکھتے تھے ۔ اس لئے ۱۹۲۲ء میں جب فوق نے ان سے بذریعہ خط حالات طلب کئے ، تو جواب دیا (۱) :

" باقی رہے میرے حالات سو ان میں کیا رکھا ہے ۔۔۔۔۔"

قیام یورپ کے دوران ۱۹۰۷ء میں جب اقبال نے ڈاکٹریٹ کی سند کی تحصیل کے لئے اپنا تحقیقی مقالہ ، ایران میں فلسفہ مابعد الطبیعیات کا ارتقاء ، (انگریزی) میونخ یونیورسٹی میں پیش کیا تو اس کے ساتھ اس یونیورسٹی کے دستور کے مطابق ایک خود نوشت مختصر سوانحی خاکہ بھی منسلک کیا جس میں انہوں نے اپنے ہاتھ سے تحریر کیا (۲) :

" میں ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ ھ (مطابق ۱۸۷۶ء) کو سیالکوٹ پنجاب (انڈیا) میں پیدا ہوا ۔۔۔۔"

اس تحریر سے ظاہر ہے کہ انہوں نے ہجری سنہ میں اپنی ولادت کی تاریخ ، ماہ اور سال کے ساتھ ، قوسین میں اس کا متبادل عیسوی سنہ یعنی ۱۸۷۶ء اندازے یا تخمینے کے مطابق دیا مگر اسے صحیح طور پر پوری تفصیل کے ساتھ عیسوی تاریخ ، ماہ یا سال میں تبدیل کرنے کی تکلیف نہ کی ۔ بعد میں ۱۹۳۱ء میں جب گول میز کانفرنس میں شمولیت کی خاطر انگلستان جانے کے لئے پاسپورٹ بنوایا تو اس میں بھی انہوں

نے اپنا سنہ ولادت ۱۸۷۶ء تحریر کیا (۳) ۔ اقبال کے حصول تعلیم کی خاطر یورپ جانے کا پاسپورٹ جو ۱۹۰۵ء میں بنوایا گیا ہو گا، موجود نہیں، ممکن ہے اس میں بھی سال ولادت ۱۸۷۶ء درج ہو ۔

خمخانہ جاوید جلد اول مصنفہ لالہ سری رام (طباعت ۱۹۰۸ء) میں اقبال کا سنہ ولادت ۱۸۷۰ء درج ہے ۔ اس کتاب کی تحریر یا اشاعت کے دوران اقبال انگلستان میں تھے اور عین ممکن ہے کہ لالہ سری رام نے اقبال کے حالات زندگی ان کے بعض جاننے والوں سے حاصل کئے ہوں کیونکہ وہ مقدمہ کتاب میں شیخ عبدالقادر، پنڈت کیفی اور نواب سر ذوالفقار علی خان کا ذکر اس سلسلہ میں کرتے ہیں، اور ان احباب نے اپنے اندازے کے مطابق سال ولادت ۱۸۷۰ء بتایا ہو ۔ انتخاب زریں مرتبہ سرسید راس مسعود (طباعت ۱۹۲۱ء) میں تاریخ ولادت اگست ۱۸۷۰ء بمطابق ۱۲۸۷ھ، تحریر ہے ۔ قاموس المشاہیر جلد اول مرتبہ نظامی بدایونی (طباعت ۱۹۲۴ء) میں سال ولادت ۱۸۷۰ء اور قند اردو مرتبہ جلال الدین احمد جعفری طباعت ۱۹۲۴ء میں بھی سال پیدائش ۱۸۷۰ء دیا گیا ہے ۔ سرسید راس مسعود کے علاوہ باقی حضرات اقبال کے حلقہ احباب سے تعلق نہ رکھتے تھے بلکہ عین ممکن ہے کہ اس زمانے میں سرسید راس مسعود کے ساتھ بھی اقبال کے تعلقات اتنے گہرے نہ ہوں جتنے بعد میں ہو گئے تھے ۔ اس لئے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ ان تمام حضرات نے سال ولادت، ۱۹۰۸ء میں مطبوعہ خمخانہ جاوید سے اخذ کیا ہو ۔

ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم اور عبدالقادر سروری نے اقبال پر اپنے اپنے مضمونوں میں، جو آثار اقبال مرتبہ غلام دستگیر رشید ادارہ اشاعت اردو حیدر آباد (دکن) میں شائع ہوئے، اقبال کا سنہ ولادت ۱۸۷۲ء درج کیا ہے ۔

اقبال کے احباب میں سب سے پہلے ان کے حالات زندگی پر مضمون فوق نے تحریر کیا جو، حالات اقبال، کے عنوان سے کشمیری میگزین لاہور میں ۱۹۰۹ء میں شائع ہوا (۴) اس میں اقبال کا سال پیدائش ۱۸۷۵ء درج ہے ۔ اس کے بعد نواب سر ذوالفقار علی خان نے اقبال پر اپنے انگریزی کتابچہ بعنوان مشرق سے ایک آواز (طباعت ۱۹۲۲ء) میں ان کا سنہ ولادت ۱۸۷۶ء کے لگ بھگ تحریر کیا ۔

مولوی احمد دین ایڈووکیٹ نے اقبال پر اپنی کتاب (طباعت ۱۹۲۴ء بار اول اور ۱۹۲۶ء بار دوم) میں ان کا سال پیدائش ۱۸۷۵ء لکھا (۵) ۱۹۳۰ء میں فوق نے اپنی کتاب مشاہیر کشمیر کی طبع ثانی میں بھی ۱۸۷۵ء ہی کو اقبال کا سنہ ولادت قرار دیا لیکن ۱۹۳۲ء میں نیرنگ خیال کے اقبال نمبر میں فوق نے اقبال کے سوانح حیات پر اپنے مضمون میں پہلی بار ان کا سال پیدائش ۱۸۷۶ء تحریر کیا اور اسی طرح تاریخ اقوام کشمیر جلد دوم میں بھی ۱۸۷۵ء کی بجائے ۱۸۷۶ء کو ان کا سنہ ولادت قرار دیا۔ یہاں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ فوق، نواب سر ذوالفقار علی خان اور مولوی احمد دین کے تعلقات اقبال سے بہت گہرے تھے۔ شیخ اعجاز احمد کے قیاس کے مطابق فوق نے سنہ ولادت کی تصحیح اقبال کی ایما سے کی ہو گی (۶) لیکن ڈاکٹر وحید قریشی کا اعتراض ہے کہ اس سلسلہ میں اگر ۱۹۲۲ء سے لے کر ۱۹۳۰ء تک اقبال نے فوق کی کوئی مدد نہ کی تو بعد میں تعاون کیونکر کیا ہو گا۔ ان کی رائے میں فوق نے یا تو نواب سر ذوالفقار علی خان کی تحریر پر بھروسا کیا یا ملک راج آنند کے مضمون پر جس کا ماخذ بھی نواب سر ذوالفقار علی خان ہی کی کتاب تھی۔ ان کے خیال میں یہ بھی ممکن ہے کہ نواب سر ذوالفقار علی خان اور مولوی احمد دین کے بیانات ہی اقبال کی نظر میں معتبر شمار ہوئے ہوں (۷)۔

اقبال کے فوق کے نام خط محررہ ۱۹ دسمبر ۱۹۲۲ء سے ظاہر ہے کہ وہ کسر نفسی سے یا تکلفانہ انداز میں تحریر کیا گیا۔ غالباً فوق نے انہیں خط میں اپنے حالات لکھنے کی فرمائش کی جسے اقبال نے انکسار سے ٹال دیا۔ لیکن ساتھ ہی تحریر کیا (۸):

"۔۔۔ میرا طرز رہائش مشرقی ہے آپ شوق سے تشریف لا سکتے ہیں۔"

ممکن ہے بعد کی ملاقاتوں میں جب فوق نے انہیں بحیثیت دوست مجبور کیا تو سنہ ولادت کے سلسلہ میں اقبال نے ان کی رہنمائی کر دی ہو۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اقبال کے علاوہ نواب سر ذوالفقار علی خان کی معلومات کا ذریعہ کیا تھا؟ ظاہر ہے انہیں اقبال ہی نے بتایا ہو گا کہ میرا سنہ ولادت ۱۸۷۶ء کے لگ بھگ ہے اور انہوں نے اسی طرح تحریر کر دیا۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ انہوں نے جس سنہ کو لگ بھگ کے لفظ سے ظاہر کیا، فوق یا ملک راج آنند نے اسے حتمی بنا دیا مگر

۱۹۳۱ء میں اپنے پاسپورٹ میں اقبال نے بھی تو سنہ ولادت ۱۸۷۶ء تحریر کیا تھا۔ اس پس منظر میں یہ گمان کرنا کہ اقبال کی نظر میں نواب سر ذوالفقار علی خان اور مولوی احمد دین کے بیانات معتبر شمار ہوئے ہوں گے، درست معلوم نہیں ہوتا۔

دیباچہ، کلیات اقبال مرتبہ محمدؐ عبدالرزاق علیگ مطبوعہ ۱۹۲۲ء میں اقبال کا سنہ ولادت ۱۸۷۵ء لکھا گیا۔ رام بابو سکسینہ کی اردو ادب پر انگریزی کتاب (طباعت ۱۹۲۹ء) میں ان کا سنہ ولادت ۱۸۷۵ء درج ہے۔ یاد اقبال مرتبہ چوہدری غلام سرور فگار میں محمدؐ حسین نے اقبال پر اپنے مضمون میں ان کا سال پیدائش ۱۸۷۵ء تحریر کیا۔ جدید شاعری از عبدالقادر سروری میں بھی ۱۸۷۵ء ہی کو ان کا سال ولادت قرار دیا گیا۔ اسی طرح سرمایہ اردو مرتبہ حافظ محمود شیرانی میں ان کا سنہ ولادت ۱۸۷۵ء بیان کیا گیا۔ عین ممکن ہے کہ ان مصنفین نے اس سلسلہ میں کشمیری میگزین یا مشاہیر کشمیر پر انحصار کیا ہو۔

جرمن مستشرق ہیلمتھ فان گلاسنیپ نے ہندوستانی ادب پر اپنی تصنیف (طباعت ۱۹۲۹ء) میں اقبال کا سنہ ولادت ۱۸۷۶ء تحریر کیا۔ اسی طرح ملک راج آنند نے اقبال پر اپنے انگریزی مضمون میں جو رائل ایکاڈمی جرنل میں شائع ہوا اور جس کا اردو ترجمہ ۱۹۳۲ء میں نیرنگ خیال کے اقبال نمبر میں چھپا، ان کا سال پیدائش ۱۸۷۶ء بیان کیا۔ اقبال، شاعری اور پیغام از شیخ اکبر علی (انگریزی) مطبوعہ ۱۹۳۲ء میں سنہ ولادت ۱۸۷۶ء تحریر کیا گیا۔ مندرجہ ذیل چند کتب میں ان کا سنہ ولادت ۱۸۷۶ء درج ہے:

۱۔ مختصر تاریخ اردو ادب از سید اعجاز حسین مطبوعہ ۱۹۳۴ء
۲۔ تذکرہ شعراء پنجاب مرتبہ محمدؐ نسیم رضوانی مطبوعہ ۱۹۳۷ء
۳۔ رسالہ "اردو" انجمن ترقی اردو اقبال نمبر مطبوعہ ۱۹۳۸ء
۴۔ اقبال کامل از عبدالسلام ندوی ۱۹۴۸ء
۵۔ گلستان ہزار رنگ از سید بہاء الدین احمد
۶۔ مراۃ الشعراء جلد دوم از مولوی محمدؐ یحییٰ تنہا

قیاس کیا جا سکتا ہے کہ ان کتب کا ماخذ یا تو نواب سر ذوالفقار علی خان کا انگریزی کتابچہ تھا یا نیرنگ خیال اقبال نمبر میں فوق اور ملک راج آنند کے مضمون۔

مندرجہ ذیل چند کتب میں اقبال کا سال پیدائش ۱۸۷۷ء درج ہے:

۱۔ انڈین انسائیکلو پیڈیا مرتبہ پی ڈی چندرا (انگریزی) مطبوعہ ۱۹۲۸ء

۲۔ ہندوستان میں کون کون ہے مرتبہ تھامس پیٹر (انگریزی) مطبوعہ ۱۹۳۶ء

معلوم ہوتا ہے انہی کتب پر انحصار کرتے ہوئے جرمن مستشرق گاٹفیلڈ سائمن نے اسلام پر اپنی تصنیف طباعت ۱۹۳۷ء میں اقبال کا سنہ ولادت ۱۸۷۷ء تحریر کیا۔

اوپر دی گئی تفصیل سے ظاہر ہے کہ اقبال کی زندگی کے دوران جس سنہ ولادت کو ہمارے قیاس کے مطابق اقبال کی مائید حاصل تھی وہ ۱۸۷۶ء ہی تھا اور ۱۸۷۳ء کو کسی نے بھی ان کے سنہ ولادت کے طور پر پیش نہ کیا۔ اس زمانے میں ۱۸۷۰ء، ۱۸۷۲ء، ۱۸۷۵ء یا ۱۸۷۷ء کے بارے میں ذریعہ معلومات کیا تھا؟ اس سوال کا جواب یہی دیا جا سکتا ہے کہ اس بارے میں اقبال کی عدم دلچسپی یا عدم تعاون کے سبب محض اندازے سے کام لیا گیا۔

اقبال کی وفات کے دوسرے روز یعنی ۲۲ اپریل ۱۹۳۸ء کو انگریزی روزنامہ سول اینڈ ملٹری گزٹ نے اپنے ایک نوٹ میں ان کا سال ولادت ۱۸۷۷ء تحریر کیا چند یوم بعد روز نامہ انقلاب میں ان کے حالات زندگی پر ایک مختصر مضمون شائع ہوا جو شیخ عطا محمدؒ سے حاصل کردہ معلومات پر مبنی تھا۔ اس مضمون میں شیخ عطا محمدؒ کے تخمینی بیان کے مطابق اقبال کی پیدائش کا مہینہ دسمبر اور سال ۱۸۷۶ء تحریر کیا گیا۔ لیکن بعد ازاں روز نامہ انقلاب کی اشاعت ۷ مئی ۱۹۳۸ء میں علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش کے عنوان کے تحت مندرجہ ذیل نوٹ شائع ہوا:

"حضرت علامہ اقبال کے جو مختصر سوانح حیات انقلاب کی کسی گذشتہ اشاعت میں چھپے تھے ان میں شیخ عطا محمدؒ صاحب برادر کلاں حضرت

علامہ مرحوم کے تخمینی بیان کے مطابق حضرت مرحوم کی تاریخ پیدائش دسمبر ۱۸۷۶ء بتائی گئی تھی ۔ لیکن اب تحقیقی طور پر یہ معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت علامہ مرحوم ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو پیدا ہوئے ، اسلامی تاریخ ۲۳ ، ۲۴ ذی الحجہ ۱۲۸۹ ھ تھی ان تاریخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علامہ مرحوم کی عمر بحساب سنین شمسی ۶۵ برس دو ماہ اور بحساب قمری ۶۷ برس دو ماہ ہوئی "۔

اس نوٹ میں یہ نہ بتایا گیا کہ روز نامہ انقلاب کی تحقیق کا ماخذ کیا تھا مگر معلوم ہوتا ہے کہ ادارہ انقلاب نے سیالکوٹ میونسپل کمیٹی کے رجسٹر پیدائش و اموات میں ۱۸۷۳ء کے ایک اندراج پر انحصار کرتے ہوئے اقبال کی تاریخ ولادت ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء بیان کی ۔ بعد میں عبدالمجید سالک نے اپنی تصنیف " ذکر اقبال " طباعت ۱۹۵۵ء میں بھی اسی اندراج پر انحصار کیا اور حاشیہ میں لکھا (۹)

"تصدیق ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ بحوالہ رجسٹر پیدائش و اموات "

ظاہر ہے کہ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ ۱۹۵۴ء یا ۱۹۵۵ء میں ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو اقبال کی تاریخ ولادت کے طور پر تصدیق نہ کر سکتا تھا ۔ اس نے تو محض رجسٹر پیدائش و اموات کے اس اندراج کی تصدیق کی تھی کہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو محلہ کشمیریاں کے کسی نتھو کشمیری کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ۔

اگر ادارہ انقلاب اقبال کے بڑے بھائی شیخ عطا محمدؒ سے پوچھ لیتا کہ ان کے تخمینی بیان اور اس اندراج میں اختلاف کیوں ہے یا اقبال کی بہنوں میں سے کسی ایک سے اس اندراج کو بطور تاریخ ولادت اقبال تصدیق کرنے کے لئے رجوع کرتا تو اس غلط فہمی کا ازالہ بروقت ہو جاتا ۔ لیکن رجسٹر پیدائش و اموات کے ایک ایسے اندراج کو جو ولادت اقبال سے متعلق نہ تھا ، بغیر کسی تحقیق کے ان کی تاریخ پیدائش تسلیم کر لیا گیا ۔ روز نامہ انقلاب کے نوٹ پر انحصار کرتے ہوئے مرے کالج سیالکوٹ کے رجسٹر میں جہاں اقبال کے داخلہ کالج کا اندراج ہے ان کی وفات کے بعد کالج کے پرنسپل اور وائس پرنسپل نے اسی تاریخ ولادت کو درست تسلیم کرتے ہوئے اضافاً تحریر کر دیا کہ انقلاب نے متذکرہ تاریخ پیدائش

اقبال کے فیملی ریکارڈ، سے ڈھونڈ کو شائع کی ہے، حالانکہ اقبال کے خاندان میں ایسا کوئی ریکارڈ موجود نہیں جس میں ان کی تاریخ پیدائش ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء درج ہو۔ یہاں یہ بتا دینا بھی مناسب ہو گا کہ مرے کالج کے رجسٹر میں اقبال کی تاریخ داخلہ کالج ۵ مئی ۱۸۹۳ء درج ہے، مگر تاریخ ولادت کی بجائے عمر اٹھارہ سال لکھی ہے۔ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ اقبال ۱۸۹۳ء میں اٹھارہ سال کے تھے، تو بھی ان کا سنہ ولادت ۱۸۷۳ء کی بجائے ۱۸۷۵ء بنے گا۔

بہرحال نتیجہ یہ ہوا کہ اقبال کے بعض سوانح نگاروں نے اسی تاریخ پیدائش کو اقبال کی تاریخ ولادت کے طور پر پیش کیا۔ محکمہ آثار قدیمہ نے اقبال کی بعض لاہور اور سیالکوٹ کی رہائش گاہوں پر جو کتبے نصب کئے، ان پر بھی سنہ ولادت ۱۸۷۳ء کندہ کیا گیا یہاں تک کہ اقبال کی بیسویں برسی کے موقع پر ۱۹۵۸ء میں حکومت پاکستان کے محکمہ ڈاک نے جو یادگاری ٹکٹ چھاپے، ان پر بھی سنہ پیدائش ۱۸۷۳ء درج کیا گیا۔

انقلاب یا ذکر اقبال پر انحصار کرتے ہوئے جن کتابوں وغیرہ میں ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو تاریخ ولادت اقبال قرار دیا گیا، ان میں سے چند یہ ہیں:

۱۔ حیات اقبال [از چراغ حسن حسرت] مطبوعہ تاج کمپنی لاہور ۱۹۳۸ء

۲۔ اقبال از محمدؐ حسین خان مطبوعہ ۱۹۳۹ء

۳۔ شاعر مشرق از عبد اللہ انور بیگ (انگریزی) مطبوعہ ۱۹۳۹ء

۴۔ سیرت اقبال از محمدؐ طاہر فاروقی مطبوعہ ۱۹۳۹ء ۱۹۴۴ء، ۱۹۴۹

۵۔ اقبال از سچید انند اسہنا (انگریزی) الہ آباد ۱۹۴۷ء

۶۔ سرگرم زائر (حیات اقبال) از اقبال سنگھ (انگریزی) ۱۹۵۱ء

۷۔ تذکرہ شعرائے متغزلین مرتبہ محمدؐ اسماعیل پانی پتی مطبوعہ ۱۹۵۶ء

۸۔ اقبال اس کا آرٹ اور فکر از سید عبد الواحد معینی (انگریزی) مطبوعہ ۱۹۵۹ء

۹۔ کلیات اقبال مطبوعہ نظامی پریس بدایوں

۱۰۔ کلیات اقبال مطبوعہ نسیم بکڈپو لکھنؤ

۱۱۔ یادگار اقبال مرتبہ سید محمدؐ طفیل احمد بدر امروہوی

۱۲۔ اردو انسائیکلو پیڈیا مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ پاکستان
۱۳۔ تاریخ ادب اردو از محمدؐ صادق (انگریزی)
۱۴۔ شعر اقبال از سید عابد علی عابد
۱۵۔ حیات اقبال از چراغ حسن حسرت

اس مرحلہ پر یہ ذکر کر دینا بھی ضروری ہے کہ مزار اقبال کی تکمیل غالباً ۱۹۵۰ء میں ہوئی ۔ تعویذ اور لوح مزار حکومت افغانستان نے کابل سے تیار کرا کے بھیجے تھے ۔ لوح مزار پر اقبال کا سنہ ولادت ۱۲۹۲ ھ کندہ تھا جو ان کے مروجہ یا مفروضہ کسی بھی سنہ پیدائش کے مطابق نہیں ۔ اقبال مزار کمیٹی کا ریکارڈ اس معاملہ میں کوئی رہبری نہیں کرتا کہ اس سنہ ولادت کے متعلق کابل اطلاع کس نے اور کس بنا پر ارسال کی ۔ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ کابل والوں نے اپنے کسی اندازے کے مطابق خود ہی یہ سنہ ہجری کندہ کر دیا ہو حالانکہ اس کے درست ہونے کا کوئی ثبوت موجود نہ تھا ۔

انقلاب کی دریافت کردہ تاریخ ولادت اقبال کو بعض اقبال شناسوں نے درست تسلیم نہ کیا ۔ بلکہ ۱۸۷۶ء یا ۱۸۷۷ء ہی کو ان کا سنہ ولادت تحریر کرتے چلے گئے ۔ مثلاً ولیم کنیٹول سمتھ کی تصنیف ، ہند میں جدید اسلام طباعت ۱۹۴۶ء (انگریزی) میں اقبال کا سنہ پیدائش ۱۸۷۶ء درج ہے ۔ جرمن مستشرق فلوک نے اقبال پر اپنی تصنیف جو ۱۹۵۴ء میں جرمنی میں شائع ہوئی ، ۱۸۷۷ء ان کا سنہ ولادت قرار دیا ۔ اسی طرح روسی مستشرق کو بیکووا نے اپنی تصنیف نودو پیسکن لٹریچر طباعت ۱۹۵۶ء میں ان کا سال پیدائش ۱۸۷۷ء تحریر کیا ۔

سید عبد الواحد معینی کے بیان کے مطابق پہلی شخصیت جس نے انقلاب کی تحقیق بابت تاریخ ولادت اقبال پر شبہہ کا اظہار کیا ، پان (جرمنی) میں اردو کے استاد ٹی ۔ سی رائے تھے ۔ رائے نے ۱۹۵۷ء میں پاکستانی سفارت خانہ واقع گاڈسبرگ کے ثقافتی اتاشی کو ایک خط لکھا جس میں اقبال کی تاریخ پیدائش کے متعلق الجھن کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ چونکہ مختلف مصنف اور اہل قلم اس سلسلہ میں مختلف تو اریخ اور سنین تحریر کرتے ہیں ، اس لئے یہ معاملہ مثبت اور مکمل

تحقیق کے ذریعے طے کیا جانا چاہیئے مگر اس مسئلہ کو سلجھانے کے لئے پاکستان میں کوئی قدم نہ اٹھا گیا (۱۰)

۱۹۵۸ء میں پراگ یونیورسٹی (چیکو سلواکیہ) کے پروفیسر جان میرک نے اقبال کی تاریخ پیدائش کے موضوع پر ایک مدلل مضمون رسالہ آرچیو اور نٹیلی پراگ میں شائع کیا۔ ان کے سامنے اقبال کا خود نوشت تعارفی نوٹ تھا جو ۱۹۰۷ء میں اپنا تحقیقی مقالہ میونخ یونیورسٹی (جرمنی) میں پیش کرتے وقت انہوں نے ساتھ منسلک کیا تھا۔ اس تعارفی نوٹ کی روشنی میں جان میرک اس نتیجہ پر پہنچے کہ اقبال کی صحیح تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہے (۱۱)

۱۹۶۳ء میں جرمن مستشرق این میری شمل نے فکر اقبال پر اپنی انگریزی تصنیف بعنوان بال جبریل میں جان میرک کے حوالہ سے تحریر کیا کہ ان کی صحیح تاریخ ولادت کے متعلق اختلافات ہیں۔ عام طور پر ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء ان کی تاریخ ولادت سمجھی جاتی ہے، مگر اپنے تحقیقی مقالے کے نوٹ میں اقبال نے خود اپنی تاریخ ولادت ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ھ مطابق ۱۸۷۶ء درج کی ہے۔ ہجری کا سنہ ۱۲۹۴ھ چونکہ جنوری ۱۸۷۷ء سے شروع ہوا، اس لئے ۹ نومبر ۱۸۷۷ء اقبال کی درج کردہ ہجری تاریخ کے عین مطابق ہے اور یہ تاریخ اس لئے بھی درست ہے کہ اقبال کی زندگی کے مختلف تعلیمی مراحل یعنی ان کے کالج یا یونیورسٹی میں امتحانات کی تکمیل کی تواریخ سے اس کی مطابقت بمقابلہ ۱۸۷۳ء زیادہ قرین قیاس اور بہتر معلوم ہوتی ہے (۱۲)

اسی سال روزگار فقیر از فقیر سید وحید الدین (نقش ثانی) میں شیخ اعجاز احمد کے پیش کردہ شواہد کی روشنی میں اس موضوع پر طویل بحث کے بعد یہ ثابت کیا گیا کہ اقبال کی صحیح تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہے (۱۳)

اس کے بعد جن اہل علم نے اقبال پر مضامین یا کتب شائع کیں ان میں سے بیشتر نے اسی تاریخ ولادت کو درست تسلیم کیا۔ مثلاً سید عبدالواحد معینی نے اپنی انگریزی تصنیف اقبال، اس کا آرٹ اور فکر طباعت ۱۹۶۴ء میں اقبال کی تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء درج کی حالانکہ اسی کتاب کی طبع ۱۹۵۹ء میں ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء

تحریر کی تھی اسی طرح رسالہ نقوش کے آپ بیتی نمبر (طباعت ۱۹۶۴ء) میں ان کی تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء درج کی گئی اس سے پیشتر اسی رسالہ کے مختلف شماروں مثلاً غزل نمبر، مکاتیب نمبر، طنز و مزاح نمبر اور لاہور نمبر میں سنہ پیدائش ۱۸۷۵ء یا ۱۸۷۶ء درج کیا گیا تھا۔ رام بابو سکسینہ کی اردو ادب پر انگریزی تصنیف کے اردو ترجمہ از عسکری طباعت ۱۹۶۵ء میں نظر ثانی کے بعد مرتضے حسین فاضل نے ۱۸۷۵ء کی بجائے ۹ نومبر ۱۸۷۷ء اقبال کی تاریخ پیدائش تحریر کی۔ اسی طرح محمدؐ طاہر فاروقی نے اپنی کتاب " سیرت اقبال " مطبوعہ ۱۹۶۶ء میں اقبال کی تاریخ ولادت کی تصحیح کرکے ۹ نومبر ۱۸۷۷ء لکھی۔ اس کتاب کی طبع ۱۹۳۹ء ۱۹۴۴ء اور ۱۹۴۹ء میں ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء درج ہے۔

۱۹۶۷ء میں یوم اقبال کے موقع پر جو یادگاری ٹکٹ حکومت پاکستان کے محکمہ ڈاک نے شائع کئے، ان پر اقبال کا سنہ ولادت ۱۸۷۷ء چھاپا گیا۔ لیکن چونکہ ۱۹۵۸ء کے یادگاری ٹکٹوں پر سنہ ولادت ۱۸۷۳ء تحریر کیا گیا تھا، اس لئے کسی اخبار میں اس تضاد کے بارے میں تبصرے کے جواب میں حکومت پاکستان نے ۲۷ اپریل ۱۹۶۷ء کو ایک وضاحتی نوٹ جاری کیا جس میں کہا گیا کہ ۱۸۷۷ء سنہ ولادت اقبال ایکاڈمی اور اقبال سرکل کراچی کا تصدیق شدہ ہے اور کرنل وحید الدین نے اپنی کتاب اقبال باتصویر میں یہی سنہ ولادت اقبال درج کیا ہے۔ نیز چیکو سلواکیہ یونیورسٹی کے پروفیسر جان میرک نے بھی اسی سنہ ولادت کی تصدیق کی ہے لیکن ان کتابوں میں جن کا ذکر کسی اخبار میں سند کے طور پر کیا گیا ہے، صحیح تاریخ ولادت اقبال درج نہیں (۱۴)۔

بعد ازاں ۱۹۶۸ء میں انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا کی جلد بارہ شائع ہوئی جس میں اقبال کی تاریخ پیدائش ۹ نومبر ۱۸۷۷ء تحریر کی گئی مارچ ۱۹۶۹ء کے روز نامہ جنگ کے کسی شمارے میں حفیظ ہوشیار پوری نے اس موضوع پر ایک مضمون تحریر کیا اور شواہد کی روشنی میں ایک بار پھر ثابت کیا کہ صحیح تاریخ ولادت اقبال ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہے۔ اسی سال سید عبد الواحد معینی کی تصنیف نقش اقبال شائع ہوئی جس کے پہلے باب میں اقبال کی تاریخ ولادت کے زیر عنوان اس موضوع پر پھر بحث کی

گئی اور ثابت کیا گیا کہ پیدائش اقبال کی صحیح تاریخ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہے۔

تاریخ ولادت اقبال کے بارے میں اختلاف رائے کے سبب پاکستان میں سرکاری ادارہ بزم اقبال لاہور نے غالباً ۱۹۶۹ء میں اپنے طور پر جسٹس ایس اے رحمن کی سرکردگی میں ایک کمیٹی قائم کی تاکہ اقبال کی صحیح تاریخ ولادت کا تعین کیا جاسکے۔ کمیٹی کی تحقیقات کئی سال جاری رہیں اسی دوران ۱۹۷۱ء میں بزم اقبال نے خالد نظیر صوفی کی کتاب "اقبال درون خانہ" شائع کی جس میں تحریر کیا گیا کہ اقبال کی تاریخ ولادت دراصل ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء ہے۔ خالد نظیر صوفی شیخ عطا محمدؒ کی سب سے چھوٹی دختر کے فرزند ہیں ان کے والد نظیر صوفی اقبال کی بڑی بہن طالع بی کے بیٹے خورشید احمد کے فرزند ہیں۔ ان کی تحقیق کے مطابق سیالکوٹ میونسپل کمیٹی کے رجسٹر پیدائش و اموات کے ایک اندراج کے تحت ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو ایک لڑکا محلہ چوڑیگراں کے نتھو مسلم خیاط کے ہاں پیدا ہوا جس کا اطلاع کنندہ علی محمد ولد غلام محی الدین تھا۔ مصنف کی رائے میں یہ اندراج اقبال کی تاریخ پیدائش کا تھا کیونکہ اس میں اقبال کے والد شیخ نور محمد (عرف نتھو) جن کا پیشہ خیاط کا تھا، کے ہاں لڑکا پیدا ہونے کی اطلاع علی محمد ولد غلام محی الدین نے دی جو رشتہ میں شیخ نور محمدؒ کے پھوپی زاد بھائی تھے (۱۵)

جسٹس رحمن کمیٹی کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکی۔ بالآخر ۱۹۷۲ء میں حکومت پاکستان نے اقبال کی تاریخ ولادت کے تعین کے بارے میں حتمی فیصلہ کرنے کی خاطر مرکزی سیکرٹری تعلیم کی زیر قیادت ایک کمیٹی تشکیل کی۔ اس کمیٹی کے کئی اجلاس ہوئے اور تحقیقات جاری رہیں۔

۱۹۷۳ء میں غالباً انقلاب یا خالد نظیر صوفی کی دریافت شدہ تاریخ ولادت پر انحصار کرتے ہوئے حکومت ہندوستان نے اعلان کر دیا کہ ۷۴-۱۹۷۳ء کے سال میں پیدائش اقبال کے صدسالہ جشن کی تقریبات منعقد کی جائیں گی۔ بعد ازاں اس سلسلہ میں اس وقت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی کی زیر قیادت ایک قومی کمیٹی قائم کی گئی اور بھارت میں جشن اقبال منانے تیاریاں شروع ہو گئیں۔ یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ اس مسئلہ پر ہندوستان میں بھی آرا کا اختلاف تھا۔ مثلاً مالک

رام نے اقبال کی تاریخ ولادت پر اپنی تحریر میں ۱۸۷۳ء کو تاریخ پیدائش اقبال قرار دیا (۱۶) اسی طرح مولانا عبدالقوی کو ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۳ھ بطور تاریخ ولادت اقبال تسلیم کرنے میں تامل تھا کیونکہ ان کی رائے میں اس تاریخ کے سلسلہ میں جو ثبوت فراہم کئے گئے وہ اطمینان بخش نہ تھے (۱۷) لیکن مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے اپنی تصنیف " نقوش اقبال " میں ۱۸۷۷ء کو بطور سنہ پیدائش اقبال قبول کیا اور اسی طرح جگن ناتھ آزاد نے بھی اقبال کی تاریخ پیدائش ۹ نومبر ۱۸۷۷ء قرار دی (۱۸) ۔

بہرحال حکومت ہندوستان کے اعلان پر مرکزی تاریخ ولادت کمیٹی نے اپنی کارروائی تیز کر دی کیونکہ سوال پیدا ہو گیا کہ اگر بھارت اقبال کا صد سالہ جشن پیدائش منانے کا اہتمام کر سکتا ہے تو پاکستان کیوں خاموش ہے ۔ تاریخ ولادت کمیٹی کی کارروائی ڈیڑھ دو سال تک جاری رہی ۔ بالآخر ۹ فروری ۱۹۷۴ء کو کمیٹی کی سفارشات پر حکومت پاکستان نے اعلان کیا کہ اقبال کی صحیح تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہے ۔ بعد ازاں ۲۵ جولائی ۱۹۷۴ء کو حکومت پاکستان نے متذکرہ تاریخ ولادت کی بنا پر اعلان کیا کہ ۷۸ ۔ ۱۹۷۷ء کے سال میں پیدائش اقبال کا صد سالہ جشن منایا جائے گا جس کے اہتمام و انتظام کے لئے اس وقت کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی زیر قیادت ایک قومی کمیٹی قائم ہوئی ۔ یہ جشن پاکستان اور ہندوستان میں ۱۹۷۷ء ہی کے سال میں منایا گیا ۔

اقبال کی تین مختلف تواریخ پیدائش پیش کی گئی ہیں جو اقبال کی وفات سے لے کر اب تک اہل علم میں موضوع بحث رہی ہیں یہ ہیں ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء ، ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء اور ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ۔ ان تین میں سے کون سی ایک صحیح تاریخ ولادت اقبال ہے ؟ اس سلسلہ میں کسی حتمی نتیجے پر پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ ان تینوں تواریخ پیدائش کی تائید یا تردید میں جو کچھ کہا گیا ہے اس پر غور کیا جائے ۔

۲۲ فروری ۱۸۷۳ء

یہ تاریخ ولادت ادارہ انقلاب کی دریافت کردہ ہے ۔ اس کا انحصار سیالکوٹ میونسپل کمیٹی کے رجسٹر پیدائش و اموات کے اس اندراج پر ہے کہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو نتھو کشمیری ساکن محلہ کشمیریاں کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا اطلاع کنندہ نتھو درج ہے (۱۹) اقبال کے خاندان کے بزرگ اور معتبر افراد اس بات پر متفق ہیں کہ اقبال کی پیدائش سے قبل شیخ نور محمدؒ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جو شیر خواری کی عمر میں فوت ہو گیا ۔ اس بنا پر شیخ اعجاز احمد کی رائے میں اس اندراج کا اقبال کی پیدائش سے کوئی تعلق نہیں ۔ گو فقیر سید وحید الدین بیان کرتے ہیں کہ ان کی تحقیق کے مطابق یہ اندراج شیخ نور محمدؒ کے ہاں ایک اور لڑکے کی پیدائش کے متعلق ہے جو اقبال سے تین چار سال پہلے پیدا ہو کر شیر خواری کی عمر میں وفات پا گیا (۲۰) اسی طرح خالد نظیر صوفی اپنے والد کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں کہ دراصل یہ اندراج اس بچے سے متعلق ہے جسے پیدائش کے فوراً بعد والدہ اقبال نے اپنی دیورانی کی جھولی میں ڈال دیا تھا لیکن وہ بچہ شیر خواری کی عمر ہی میں انتقال کر گیا (۲۱) ۔

پس متذکرہ تاریخ ولادت اقبال اس بنا پر غلط ثابت ہو چکی ہے کہ رجسٹر پیدائش و اموات کے جس اندراج پر انقلاب نے انحصار کیا اس کا تعلق اقبال سے نہیں بلکہ اقبال کی پیدائش سے قبل شیخ نور محمدؒ کے ہاں اس لڑکے کی پیدائش سے ہے جو شیر خواری کی عمر میں وفات پا گیا تھا ۔ اس لڑکے کی پیدائش و وفات کے بارے میں اقبال کی ایک بہن کی تحریری تصدیق شیخ اعجاز احمد کے پاس موجود ہے (۲۲) ۔

یہاں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ شیخ نور محمدؒ کی سکونت محلہ چوڑیگراں میں تھی ۔ اس وقت کے رجسٹری شدہ مسودات میں بھی ان کے رہائشی مکان کا محل وقوع بازار یا محلہ چوڑیگراں درج ہے (۲۳) اور ڈاک کا پتا بھی ہمیشہ یہی رہا ۔ محلہ چوڑیگراں اور محلہ کشمیریاں ساتھ ساتھ واقع ہیں لیکن علیحدہ علیحدہ محلے ہیں ۔ کتاب " اقبال درون خانہ " میں شیخ نور محمدؒ کی اولاد سے متعلق سیالکوٹ میونسپل کمیٹی کے رجسٹر پیدائش و اموات کے جو اندراجات نقل کئے گئے ہیں ، ان میں

صرف ایک اندراج ایسا ہے جس کی صحت پر کسی قسم کا شبہہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اندراج اقبال کی بڑی بہن طالع بی کی پیدائش کا ہے کہ نتھو کشمیری ساکن محلہ چوڑیگراں کے ہاں ۶ ستمبر ۱۸۷۰ء کو ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا اطلاع کنندہ رفیق درج ہے (جو شیخ نور محمدؒ کے والد تھے) (۲۴) شیخ نور محمدؒ کی اولاد میں سے شیخ عطا محمدؒ اور فاطمہ بی کی پیدائش کے اندراج اس لئے موجود نہیں کیونکہ ان وقتوں میں غالباً پیدائش و اموات کے میونسپل رجسٹر ابھی شروع نہ ہوئے تھے۔ ۱۸۷۰ء میں طالع بی کی پیدائش کے اندراج سے واضح ہے کہ جب تک شیخ محمدؒ رفیق زندہ رہے وہ ایسی پیدائشوں کے درج کرانے کا اہتمام کرتے تھے لیکن شیخ نور محمدؒ کے متعلق وثوق سے ایسا نہیں کہا جا سکتا۔ بہرحال متذکرہ اندراج میں سکونت والد کے خانے میں محلہ چوڑیگراں کی بجائے محلہ کشمیریاں درج ہے۔ کیا دونوں محلوں کی قربت کی بنا پر یہ تسلیم کر لینا جائز ہے کہ متذکرہ اندراج میں محلہ کشمیریاں کو محلہ چوڑیگراں تصور کیا جائے؟ راقم کے خیال میں ایسا تصور کرنا درست نہیں۔ راقم کی رائے میں، جس سے شیخ اعجاز احمد نے بھی اتفاق کیا ہے، شیخ نور محمدؒ کی اولاد سے متعلق ہر وہ پیش کردہ اندراج جس میں سکونت والد کے خانے میں محلہ چوڑیگراں درج نہیں، مشکوک سمجھا جانا چاہیئے۔ اس لئے متذکرہ اندراج کا تعلق اقبال کی پیدائش سے قبل اس لڑکے کی پیدائش سے بھی نہیں جو شیر خواری کی عمر میں فوت ہو گیا تھا۔ عین ممکن ہے کہ یہ اندراج کسی ایسے بچے کی پیدائش کا ہو جو محلہ چوڑیگراں کی بجائے محلہ کشمیریاں میں سکونت پذیر کسی نتھو کشمیری کے ہاں پیدا ہوا ہو۔ اور جس کا اطلاع کنندہ اس کا والد تھا۔

۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء

یہ تاریخ ولادت خالد نظیر صوفی کی دریافت ہے اور اس کا انحصار سیالکوٹ میونسپل کمیٹی کے رجسٹر پیدائش و اموات کے اس اندراج پر ہے کہ ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو ایک لڑکا محلہ چوڑیگراں کے نتھو مسلم خیاط کے ہاں پیدا ہوا جس کا

اطلاع کنندہ علی محمدؐ ولد غلام محی الدین تھا۔ مصنف " اقبال درون خانہ " بیان کرتے ہیں کہ یہ اندراج پیدائش اقبال کا ہے اور شیر خواری کی عمر میں انتقال کرنے والے لڑکے کی وفات کے پورے سوا دس ماہ بعد آپ پیدا ہوئے۔ وہ تحریر کرتے ہیں کہ متذکرہ اندراج میں لڑکے کے والد کا نام نتھو خیاط اس لئے درج ہے کہ شیخ نور محمدؐ عرف نتھو کا پیشہ خیاط کا تھا۔ پھر لکھتے ہیں کہ اس ولادت کا اطلاع کنندہ علی محمدؐ ولد غلام محی الدین رشتہ میں شیخ نور محمدؐ کا پھوپی زاد بھائی تھا (۲۵)۔

ظاہر ہے اس سلسلہ میں خالد نظیر صوفی کی معلومات کا ذریعہ ان کے والد نظیر صوفی تھے اور اطلاع کنندہ علی محمدؐ ولد غلام محی الدین کے شیخ نور محمدؐ کے پھوپی زاد بھائی ہونے کی اطلاع بھی انہوں نے اپنے فرزند کو دی۔ مگر بعد میں نظیر صوفی نے ایک بیان اخبار جہاں کراچی کو دیا جس میں کہا گیا کہ اطلاع کنندہ علی محمدؐ مذکور شیخ نور محمدؐ کے چچا زاد بھائی تھے (۲۶)۔

علی محمدؐ ولد غلام محی الدین کے بارے میں شیخ اعجاز احمد بیان کرتے ہیں کہ ان کے خاندان میں اس نام اور ولدیت کے کسی شخص کے متعلق انہوں نے کبھی نہیں سنا، نہ کوئی ایسے نام کا شخص خاندان کی خوشی یا غمی کے موقعوں پر کبھی شریک ہوا۔ فوق اور شیخ اعجاز احمد کی تحریروں کے مطابق تو شیخ نور محمدؐ کے والد اپنے تین بھائیوں کے ساتھ ہجرت کر کے کشمیر سے سیالکوٹ آئے تھے۔ یہ کبھی سننے میں نہیں آیا کہ والد اقبال کی پھوپی یعنی شیخ محمدؐ رفیق کی کوئی بہن بھی ان کے ہمراہ آئی تھیں۔ فوق کے تیار کردہ خاندان اقبال کے شجرہ نسب میں جو تاریخ اقوام کشمیر جلد دوم طباعت ۱۹۴۳ء میں دیا گیا ہے، شیخ نور محمدؐ کی نہ تو کسی پھوپی کا ذکر ہے، نہ ان کے کسی تایا یا چچا کا نام غلام محی الدین تحریر ہے اور نہ ان کی اولاد میں کسی کا نام علی محمدؐ درج ہے۔ شیخ اعجاز احمد نے خاندان کا جو شجرہ نسب کئی سال پیشتر بزرگوں سے پوچھ گچھ کے بعد بڑی محنت سے تیار کیا، اس میں بھی ایسے کسی شخص کا نام درج نہیں۔ اسی طرح جگن ناتھ آزاد کے تیار کردہ شجرہ نسب میں ایسے نام کا کوئی شخص درج نہیں (۲۷)۔

اس مرحلہ پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اقبال کے آباو اجداد کے بارے میں نظیر

صوفی کی معلومات کس حد تک قابل اعتماد ہیں ۔ ذکر اقبال میں عبدالحمید سالک ان کے حوالے سے اقبال کے آباو اجداد کے متعلق تحریر کرتے ہیں (۲۸):

" بیان کیا جاتا ہے کہ کوئی سید بزرگ کہیں باہر سے سری نگر تشریف لائے ۔ علامہ کے جد اعلیٰ ان کی پاک نفسی کے باعث ان کے گرویدہ ہو گئے ۔ صحبت و محبت نے اپنا کام کیا ۔ برہمن نے سید کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ۔ صالح نام پایا ۔ سید صاحب نے اپنے دوست کی صالحیت کو دیکھ کر اپنی دختر نیک اختر سے اس کی شادی کر دی ۔ اسلام لانے کے بعد صلاح و تقویٰ کی وہ منازل طے کیں کہ بابا صالح مشہور ہو گئے ۔ رجوع عام ہوا ۔ مزار کشمیر میں ہے لیکن مقام معلوم نہیں ہو سکا"

نظیر صوفی کی اس روایت کی تائید نہ تو اقبال کے اپنے بیانات سے ہوتی ہے اور نہ فوق کی تحریروں سے ۔ (زندہ رود کے) باب اول میں دی گئی تفصیل سے ظاہر ہے کہ شیخ نور محمدؒ اقبال اور فوق کے نزدیک اقبال کے جد اعلیٰ بابا لول حج یا حاجی لولی کے لقب سے مشہور تھے اور انہوں نے پندرہویں صدی عیسوی میں بڈ شاہ کے زمانے میں اسلام قبول کیا ۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ انہوں نے کسی سید کے ہاتھ پر اسلام قبول کر کے صالح نام پایا، یا کسی سید کی بیٹی سے ان کی شادی ہوئی، یا وہ بعد میں بابا صالح کہلائے لیکن نظیر صوفی کی روایت کو بغیر کسی تحقیق کے صحیح سمجھ کر اقبال کے کئی سوانح نگاروں نے اسے ذکر اقبال سے اخذ کر کے اپنی اپنی تصانیف میں درج کر دیا (۲۹) ۔

راقم کی رائے میں علی محمدؒ کی رشتہ داری مشکوک ہے لیکن ڈاکٹر وحید قریشی سوال اٹھاتے ہیں کہ کیا یہ ضروری ہے کہ اطلاع کنندہ رشتہ دار بھی ہو ؟ عام دستور کے مطابق بعض اوقات محلے کا چوکیدار یا خاکروب بھی اطلاع کر دیتا ہے یا کبھی کوئی محلہ دار بھی اندراج کرا دیتا ہے ۔ اس کا بھی امکان ہے کہ اطلاع کنندہ اقبال کے ننھیال کا کوئی فرد ہو (۳۰) ۔ کسی چوکیدار یا خاکروب کے اطلاع کروانے کا رواج دیہات میں ہو تو ہو مگر قصبوں یا شہروں میں ایسے دستور کو عام تصور کر لینا درست نہیں ۔ شہروں میں عام دستور کے مطابق تو ہمیشہ رشتہ دار ہی

ایسے اندراج کراتے ہیں جہاں تک کسی محلہ دار یا اقبال کے ننھیال میں سے کسی فرد کے اندراج کرانے کا تعلق ہے، تو یہ محض قیاس آرائی ہے جسے بغیر کسی تائیدی شہادت کے قبول کرنا مناسب نہیں۔

شیخ نور محمدؒ کے شیر خواری کی عمر میں فوت ہونے والے لڑکے کی وفات کا اندراج میونسپل ریکارڈ میں موجود نہیں۔ اگر ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو اس لڑکے کی پیدائش کا اندراج سمجھ لیا جائے تو چند ماہ بعد اس کی فوتیدگی کا اندراج بھی ہونا چاہیئے۔ لیکن اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ اندراج تاریخ پیدائش مذکور کا تعلق اقبال کی ولادت سے قبل اس بچے کی پیدائش سے بھی نہیں جو شیر خواری کی عمر میں انتقال کر گیا تھا۔ یہاں یہ بتا دینا بھی ضروری ہے کہ شیخ نور محمدؒ اور ان کے بھائی شیخ غلام محمدؒ اکٹھے رہتے تھے اور خاندانی روایت کے مطابق دونوں بھائیوں کے ہاں قریب قریب ایک ہی وقت لڑکا اور لڑکی پیدا ہوئے جن کا تبادلہ ہو گیا۔ کیا شیخ غلام محمدؒ کے ہاں لڑکی کی پیدائش کا اندراج ریکارڈ میں موجود ہے؟ جواب ہے نہیں۔

طالع بی کی وفات کا اندراج ریکارڈ میں موجود ہے۔ آپ ۱۳ جولائی ۱۹۰۲ء کو فوت ہوئیں اور اطلاع کنندہ تاج دین درج ہے۔ طالع بی غلام محمد سے بیاہی ہوئی تھیں۔ غلام محمدؒ لڑکپن ہی سے شیخ نور محمدؒ کی دکان پر کام کرتے تھے اور آپ ان کے وہی داماد ہیں جنہیں شیخ نور محمدؒ نے اپنی دکان دے دی تھی۔ اطلاع کنندہ تاج دین، فوق اور شیخ اعجاز احمد کے تیار کردہ شجرہ نسب کے مطابق شیخ نور محمدؒ کے چچا شیخ عبد اللہ کے بیٹے، شیخ فتح محمدؒ کے فرزند تھے اور شیخ نور محمدؒ کے چچیرے بھائی کے فرزند ہونے کی نسبت سے رشتہ میں ان کے بھتیجے تھے۔ اسی طرح اقبال کی بہن کریم بی کی وفات کا اندراج بھی ریکارڈ میں موجود ہے (۳۱) وہ سیالکوٹ میں اپنے آبائی مکان واقع محلہ چوڑیگراں میں ۴ جولائی ۱۹۵۸ء کو فوت ہوئیں اور اطلاع کنندہ افتخار احمد درج ہے جو شیخ اعجاز احمد کے بھائی شیخ امتیاز احمد کے فرزند ہیں۔ سو یہ سب اندراج رشتہ داروں نے ہی کرائے تھے۔

متذکرہ اندراج کی صحت پر دوسرا اعتراض جو شیخ اعجاز احمد نے کیا، یہ ہے کہ شیخ نور محمدؒ یا تو شیخ نتھو کہلاتے تھے یا کشمیری برادری سے متعلق ہونے کے

سبب نتھو کشمیری یا اپنے پیشے کی نسبت سے نتھو ٹوپیاں والے ۔ وہ نتھو خیاط کے نام سے مشہور نہ تھے کیونکہ ان کا تعلق خیاط برادری سے نہ تھا ۔ ان کے بیان کے مطابق سیالکوٹ میں ایک بڑی اور مخصوص برادری ، خیاط ، کہلاتی ہے اور اس برادری کے چند خاندان محلہ چوڑیگراں میں بھی آباد تھے ۔ وہ خود محلہ چوڑیگراں کے ایک نتھو زرگر کو جانتے تھے ۔ اسی طرح ان کے چھوٹے بھائی شیخ مختار احمد کا بیان ہے کہ محلہ چوڑیگراں کی خیاط برادری سے متعلق ان کے ایک ہم جماعت کے دادا کا نام نتھو تھا ۔

کتاب اقبال درون خانہ میں اعتراف کیا گیا ہے کہ لوگ شیخ نور محمدؒ کے خاندان کو ٹوپیاں والے یا کلہ والے کہہ کر پکارتے تھے (۳۲) لیکن متذکرہ اندراج میں ان کے پیشے کی نسبت سے پیشہ قوم اور مذہب کے خانے میں خیاط لکھا گیا ۔ اسی طرح ڈاکٹر وحید قریشی تحریر کرتے ہیں کہ اسکاچ مشن اسکول کے ریکارڈ میں اقبال کے داخلے کے اندراج میں شیخ نور محمدؒ کو ٹیلر کہا گیا ہے (۳۳) اخبار جہاں کراچی میں نظیر صوفی کا بیان ہے (۳۴) :

" یہ حقیقت ہے کہ محلہ کشمیریاں میں علامہ کے والد گرامی کے علاوہ نتھو نامی کوئی اور شخص کسی وقت بھی موجود نہ تھا ۔ اس لئے محلہ کشمیریاں اور اس کی ملحقہ گلیوں میں مسمی نتھو نامی بزرگ کے بچوں کی پیدائش کی رپورٹیں فی الواقع علامہ کے والد شیخ نور محمدؒ کے بچوں ہی کی ہیں " ۔

نتھو ایک ایسا عرفی نام ہے جو نتھ کی نسبت سے عمومی حیثیت رکھتا ہے ، اور ایک سے زاید نتھو ایک ہی شہر یا ایک ہی محلے میں ممکن ہیں ، نظیر صوفی کے بیان میں قطعیت ہے حالانکہ وہ عمر میں شیخ اعجاز احمد اور شیخ مختار احمد سے چھوٹے ہیں ۔ علاوہ اس کے علی محمدؒ کی شیخ نور محمدؒ سے رشتہ داری کے بارے میں دو متضاد بیان ان سے منسوب ہیں جو دونوں غلط ثابت کئے جا چکے ہیں اور اقبال کے آباو اجداد کے متعلق بھی ان کی معلومات کسی ٹھوس تحقیق پر مبنی نہیں ۔ اس لئے اس معاملہ میں شیخ اعجاز احمد اور شیخ مختار احمد کے بیانات کو ترجیح دینا مناسب ہے

یہ امر واقع ہے کہ شیخ نور محمدؒ کا تعلق کشمیری برادری سے تھا، خیاط برادری سے نہ تھا۔ ہو سکتا ہے اسکاچ مشن اسکول کے ریکارڈ میں شیخ نور محمدؒ کو ان کے پیشہ کی نسبت سے ٹیلر کہا گیا ہو۔ لیکن اگر محلہ چوڑیگراں میں خیاط برادری کے چند خاندان آباد تھے اور ان میں سے کسی بزرگ کا عرف عام نتھو بھی تھا، تو اندراج متذکرہ میں اطلاع کنندہ کی رشتہ داری کے مشکوک ہونے کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے یہ کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ پیشہ قوم اور مذہب کے خانے میں نتھو کشمیری یا ٹوپیاں والے کی بجائے اس مرتبہ خیاط، شیخ نور محمدؒ کے پیشہ کی نسبت سے درج کیا گیا۔ عین ممکن ہے کہ اس اندراج کا تعلق خیاط برادری کے کسی نتھو کے ہاں لڑکے کی پیدائش سے ہو جس کا اطلاع کنندہ اسی برادری سے متعلق کوئی رشتہ دار تھا۔

کتاب "اقبال درون خانہ" کے مصنف کو اقبال کی چھوٹی بہن زینب بی کی پیدائش کا اندراج ریکارڈ میں نہیں مل سکا۔ لیکن انہیں بقول ان کے اقبال کی بہن کریم بی کا اندراج ملا ہے جس میں درج ہے کہ محلہ کشمیریاں کے نتھو ولد محمدؒ رفیع مسلمان کشمیری کے ہاں ۱۴ نومبر ۱۸۷۶ء کو ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ مصنف نے نیچے حاشیہ میں تحریر کیا ہے کہ شیخ نور محمدؒ کے والد کا نام شیخ محمدؒ رفیق تھا جو یہاں سہواً محمدؒ رفیع لکھا گیا ہے (۳۵) راقم کی رائے میں یہ اندراج بھی مشکوک ہے۔ اس میں لڑکی کے والد کا نام نتھو ولد محمدؒ رفیع درج ہے۔ اول تو ہم اس تحریر کو سہواً کہنے پر حق بجانب نہیں لیکن اگر اس غلطی کو محض قلم کی لرزش تسلیم کر بھی لیا جائے تو والد کی سکونت محلہ کشمیریاں تحریر ہے جب کہ شیخ نور محمدؒ کی سکونت محلہ چوڑیگراں میں تھی۔

اب تک کی گئی بحث سے واضح ہے کہ شیخ نور محمدؒ کی اولاد کی تواریخ پیدائش سے متعلق سیالکوٹ میونسپل کمیٹی کے رجسٹر پیدائش واموات سے جو بھی اندراجات کتاب "اقبال درون خانہ" میں دیئے گئے۔ ان میں ایک کے سوا باقی سب کے سب کسی نہ کسی وجہ سے مشکوک ہیں جس اندراج کی صحت پر شبہہ کی گنجائش نہیں، وہ طالع بی کی تاریخ پیدائش کا ہے جس کے اطلاع کنندہ شیخ محمدؒ

رفیق تھے ۔

اب سوال کیا جا سکتا ہے کہ کیا متذکرہ تاریخ ولادت اقبال کی تائید اقبال کے تعلیمی ریکارڈ یا ان کے خاندان کے بزرگ اور معتبر افراد کے بیانات سے ہوتی ہے ؟ اقبال کے تعلیمی ریکارڈ میں سب سے پرانا مسودہ وہ سرٹیفکیٹ ہے جسے پنجاب یونیورسٹی نے ۱۸۹۱ء میں ان کے مڈل اسکول امتحان پاس کرنے پر جاری کیا تھا ۔ اس کی ۱۹۰۷ء میں جاری کردہ نقل شیخ اعجاز احمد کے پاس محفوظ ہے ۔ اس سرٹیفکیٹ میں اقبال کی عمر پندرہ سال درج ہے ۔ امتحان میں داخلے کی درخواست اقبال نے خود دی یا ان کے والد یا بڑے بھائی کی طرف سے دی گئی ۔ اگر ۱۸۹۱ء میں وہ پندرہ سال کے تھے تو اس حساب سے ان کا سنہ پیدائش ۱۸۷۶ء بنتا ہے ۔ (۳۶)

اقبال نے میٹرک کا امتحان ۱۸۹۳ء میں پاس کیا اور اسکاچ مشن کالج میں ایف اے کے سال اول میں ان کے داخلہ کی تاریخ بمطابق ریکارڈ ۵ مئی ۱۸۹۳ء اور عمر اٹھارہ برس درج ہے (۳۷) ۔ اس لحاظ سے سال ولادت ۱۸۷۵ء ہوتا ہے ۔ اقبال نے ۱۸۹۷ء میں بی اے کی ڈگری پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کی ۔ پنجاب یونیورسٹی کے کلنڈر سال ۹۸ ۔ ۱۸۹۷ء میں ، ان کی عمر کے متعلق جیسے کہ داخلہ فارم میں ظاہر کی گئی ہے ، اندراج ہے انیس برس (۳۸) داخلہ کا فارم بمطابق دستور ایک سال قبل یعنی ۱۸۹۶ء میں دیا گیا ہو گا ۔ اس حساب سے ان کا سنہ ولادت ۱۸۷۷ء بنتا ہے غرض کہ سنہ ۱۸۷۳ء کی تعلیمی ریکارڈ میں دی گئی عمر سے مطابقت نہیں ہوتی ۔

۱۸۷۳ء کے اقبال کے تعلیمی ریکارڈ سے تفاوت کے سلسلہ میں کہا جاتا ہے کہ اقبال نے خود اقرار کیا ہے کہ ان کی تعلیم کی ابتدا مکتب سے ہوئی اور چند برس بعد انہوں نے اسکول میں داخلہ لیا ۔ مکتب نشینی کی مدت کے متعلق حتمی طور پر کچھ کہنا ممکن نہیں ۔ فوق کچھ دن ، کی اصطلاح استعمال کرتے (۳۹) اور اقبال نے چند برس ، بیان کی ہے ۔ کتاب " اقبال درون خانہ " میں مکتب نشینی کی مدت ایک دو برس ، قرار دی گئی ہے (۴۰) لیکن ڈاکٹر وحید قریشی نے اس سلسلہ میں سیالکوٹ میں اقبال کی کسی ہم عمر کریم بی بی کی شہادت پر انحصار کرتے ہوئے مکتبی تعلیم کا

تعین پانچ برس ، کیا ہے ۔ ان کے خیال کے مطابق اقبال کا پانچ برس کی مکتب نشینی کے بعد اسکول کی پہلی جماعت میں داخل ہونے کا امکان ہے (۴۱) ۔

دراصل اقبال کے تعلیمی ریکارڈ کی سنہ ۱۸۷۳ء سے مطابقت اسی صورت ممکن ہے کہ یہ تصور کیا جائے کہ اقبال پانچ سال کی عمر میں مکتب میں بیٹھے ، پانچ برس مکتب نشینی میں گزارے اور اردو ، فارسی ، عربی کی تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد دس سال کی عمر میں اسکول کی پہلی جماعت میں داخل ہو کر پھر الف بے سے ابتدا کی ۔ اس حساب سے مڈل کا امتحان دیتے وقت ان کی عمر پندرہ سال کی بجائے دراصل اٹھارہ سال تھی ۔ لیکن بقول خالد نظیر صوفی اس زمانے میں عام طور پر سکول میں داخل کراتے وقت بچوں کی عمریں کم لکھوائی جاتی تھیں تاکہ تکمیل تعلیم کے بعد حصول ملازمت کے لئے کافی وقت مل سکے ۔ لہذا اقبال بھی اسکول میں دیر سے داخل ہوئے اور اس فرق کو دور کرنے کے لئے ان کی عمر اصل سے کم لکھوائی گئی (۴۲) ۔

اقبال کے معاملے میں اسکول کا ریکارڈ ان کی تاریخ پیدائش ، داخلہ یا عمر کے متعلق کوئی مدد نہیں کرتا ۔ اگر یہ تسلیم کر بھی لیا جائے کہ وہ اسکول میں دیر سے داخل ہوئے تو ان کے تعلیمی ریکارڈ سے ظاہر ہے کہ وہ ذہانت و متانت میں دوسرے بچوں سے بہت آگے تھے ۔ آپ نے مکتب نشینی کا بیشتر حصہ مولانا سید میر حسن کی زیر نگرانی گزارا ۔ سید میر حسن سے انہوں نے اردو ، فارسی اور عربی ادب کی تعلیم حاصل کی ۔ سید میر حسن اسکاچ مشن اسکول میں بھی پڑھاتے تھے اور انہی کی وساطت سے اقبال اس اسکول میں داخل ہوئے ۔ عین ممکن ہے کہ ذہین اور ہونہار ہونے کے سبب سید میر حسن نے انہیں اسکول کی پہلی جماعت کی بجائے دوسری یا تیسری جماعت میں داخل کرایا ہو ۔ اسکول میں ان کے چوتھی جماعت میں پڑھنے کا ذکر تو ملتا ہے (۴۳) ۔ اس زمانے میں اسکول کی پہلی چار جماعتوں میں بچوں کو سارے کے سارے مضمون اردو میں پڑھائے جاتے تھے اور انگریزی کی ابتدا عموماً پانچویں جماعت سے ہوتی تھی ۔ ان حالات میں کیا یہ قیاس کرنا واجب ہے کہ اقبال نے پانچ سال مکتب میں اردو ، فارسی اور عربی پڑھنے کے بعد دس سال

کی عمر میں اسکول کی پہلی جماعت سے پھر الف بے کی تدریس لی ہو گی ؟

ڈاکٹر وحید قریشی مصر ہیں کہ اگر اقبال نے براہ راست کسی بالائی جماعت میں داخلہ لیا ہوتا تو ان کا داخلہ نادر الوقوع ہوتا اور وہ اعزہ و احباب سے اس کا ذکر ضرور کرتے (۴۴) ۔ لیکن اگر پانچ سال مکتب نشینی کے بعد دس برس کی عمر میں انہوں نے اسکول کی دوسری یا تیسری جماعت میں داخلہ لیا تو یہ کونسی ذکر کرنے والی بات تھی ۔ داخلے کے نادر الوقوع ہونے کا امکان یا ان کے ذکر کرنے کا احتمال تو تب تھا کہ وہ ذہانت کے سبب اپنی عمر کی نسبت سے کسی بہت اوپر کی کلاس میں داخل ہوتے ۔ بہرحال ہمارے پاس اس کا بھی کوئی ثبوت نہیں کہ مکتبی تعلیم سے فراغت کے بعد اقبال نے اسکول کی پہلی جماعت میں داخلہ لیا بلکہ اقبال کی ذہانت کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ بات قرین قیاس معلوم نہیں ہوتی ۔

مصنف " اقبال درون خانہ " کے مطابق اقبال کی دو بہنیں (کریم بی اور زینب بی) بارہا یہ کہتے سنی گئیں کہ طالع بی اقبال سے تقریباً تین سال بڑی تھیں اور کریم بی، ان سے تین سال چھوٹی ۔ مصنف بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کریم بی کی زبانی سنا کہ اقبال ان سے تین سال بڑے تھے ۔ انہوں نے اقبال کی دو بہنوں کی تواریخ پیدائش کی نقلیں شائع کی ہیں ۔ مصنف کے نزدیک طالع بی کی تاریخ پیدایش ۶ ستمبر ۱۸۷۰ء ہے اور کریم بی کی ۱۴ نومبر ۱۸۷۶ء اور اس بنا پر بھی اقبال کا سنہ ولادت ۱۸۷۳ء قرار دیا ہے طالع بی کا سنہ ولادت تو بلاشبہہ درست تحریر ہے لیکن کریم بی کی پیدائش کا اندراج مشکوک ہے ۔ اس لئے ان بیانات کی کوئی تائیدی شہادت موجود نہیں (۴۵) ۔

ڈاکٹر وحید قریشی سیالکوٹ میں اقبال کی ہم جماعت کریم بی بی کے بیان پر انحصار کرتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اقبال کی پیدایش ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء قرار دینے کے قراین زیادہ وقیع ہیں ۔ اقبال کی تاریخ ولادت کے تعین سے متعلق تحقیقات کے دوران کریم بی بی کا بیان ۱۹۷۴ء میں لیا گیا ۔ کریم بی بی بیان کرتی ہیں کہ اقبال کی پہلی شادی کے وقت ان کی عمر انیس برس تھی اور کریم بی بی کی سترہ برس ۔ یہ بیان اتنی مدت کے بعد حافظے کی بنیاد پر دیا گیا اور اتنے عرصہ کے

بعد یادداشت کا صحیح رہنا بھی ممکن نہیں (۴۶) بہرحال ڈاکٹر وحید قریشی نے اس سے پیشتر اپنی تحریر میں اس موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے متذکرہ تاریخ ولادت کی بجائے ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو صحیح قرار دیا ہے (۴۷)۔

۹ نومبر ۱۸۷۷ء

اس تاریخ ولادت کا اندراج سیالکوٹ کے میونسپل ریکارڈ میں موجود نہیں۔ مگر یہ اقبال کی ہجری سنہ میں اپنی بیان کردہ تاریخ ولادت کا عیسوی سنہ میں صحیح متبادل ہے۔ ۱۹۰۷ء میں اپنے تحقیقی مقالہ کے ساتھ دیئے گئے انگریزی میں تحریر کردہ (۴۸) اقبال کے تعارفی نوٹ کا لفظ بہ لفظ اردو ترجمہ یہ ہے:

"میں ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ ھ (مطابق ۱۸۷۶ء) کو سیالکوٹ پنجاب (انڈیا) میں پیدا ہوا۔ میری تعلیم کی ابتدا عربی اور فارسی کے مطالعہ سے ہوئی چند برس بعد میں نے شہر کے ایک اسکول میں داخلہ لیا اور یونیورسٹی کے مراحل طے کرنے شروع کر دیئے۔ میں نے پنجاب یونیورسٹی کا پہلا پبلک امتحان ۱۸۹۱ء میں پاس کیا۔ ۱۸۹۳ء میں میٹرک کے امتحان میں کامیابی کے بعد میں اسکاچ مشن کالج سیالکوٹ میں داخل ہو گیا۔ جہاں دو سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد میں نے پنجاب یونیورسٹی کا انٹرمیڈیٹ امتحان ۱۸۹۵ء میں پاس کیا۔ ۱۸۹۷ء اور ۱۸۹۹ء میں میں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے بالترتیب بی اے اور ایم اے میں کامیابی حاصل کی۔ یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران خوش قسمتی سے میں نے کئی طلائی اور نقرئی تمغے اور وظیفے حاصل کئے۔ ایم اے کر چکنے کے بعد میں پنجاب یونیورسٹی کے اورینٹل کالج میں میکلوڈ عربیک ریڈر تعینات ہوا جہاں میں نے تین سال تک ہسٹری اور پولیٹکل اکانومی کے موضوعات پر لکچر دیئے۔ اس کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفہ کا اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہوا۔ ۱۹۰۵ء میں یورپ میں اپنی تعلیم مکمل کرنے کی خاطر میں نے یونیورسٹی سے تین برس کی بلا تنخواہ

رخصت لی اور اب اسی مقصد کے لئے یہاں مقیم ہوں"۔

اس تعارفی نوٹ سے واضح ہے کہ ۱۹۰۷ء میں اقبال نے ہجری سنہ میں اپنی مکمل تاریخ ولادت تحریر کرنے کے بعد قوسین میں اس کا متبادل عیسوی سال لکھا ہے۔ تعارفی نوٹ کے پہلے فقرے پر اہل علم نے کئی زاویوں سے بحث کی ہے۔ مثلاً اقبال کو ان کی تاریخ ولادت ہجری سنہ میں کیوں بتائی گئی؟ کیا یہ تاریخ ولادت انہیں درست بتائی گئی یا کسی نہ کسی مقصد کے پیش نظر اس کے غلط ہونے کا امکان ہے؟ اقبال نے قوسین میں اس تاریخ ولادت کا متبادل محض عیسوی سال میں کیوں یا کس حساب سے دیا اور اسے مکمل طور پر عیسوی کلنڈر میں تبدیل کرنے کی تکلیف کیوں نہ کی؟

اقبال کی ولادت ہندوستان میں برطانوی حکومت کے دور استحکام میں ہوئی ظاہر ہے۔ عیسوی کلنڈر پنجاب میں اس کے الحاق کے بعد نافذ کیا گیا۔ لیکن مسلمان انگریز حاکموں سے نفرت کرتے تھے۔ سرسید احمد خاں کی کوششوں سے تقریباً ۱۸۷۰ء سے ان کے آپس میں تعلقات بہتر ہونے شروع ہوئے اور مسلمانوں نے روزگار کے حصول کی خاطر بہ امر مجبوری برطانوی حکومت کو قبول کیا لیکن تب بھی وہ انگریزی نظام تعلیم قبول کرنے پر رضامند نہ تھے۔ اسی طرح ان کے لئے عیسوی کلنڈر قبول کرنا بھی ممکن نہ تھا۔ پس عیسوی کلنڈر کے نفاذ کے باوجود مسلمانوں میں دیگر امور کی طرح اپنے معاملات کی ترتیب کے لئے ہجری کلنڈر ہی مستعمل تھا اور عیسوی کلنڈر کو دینی یا مذہبی عقائد کی بنا پر نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

اعتراض کیا گیا ہے کہ سرکاری ملازمت کے حصول کے لئے اس زمانے میں عموماً بچوں کی عمریں کم لکھوانے کا رواج تھا۔ اس لئے ممکن ہے اقبال کو ان کی تاریخ ولادت غلط بتائی گئی ہو۔ ڈاکٹر وحید قریشی تحریر کرتے ہیں کہ اقبال کے پاس اپنے سنہ پیدائش کے بارے میں معلومات ناکافی بھی ہو سکتی ہیں اور ان کے ذرائع معلومات ناقص بھی ہو سکتے ہیں۔ پیدائش کے وقت نہ شعور بیدار ہوتا ہے نہ کوئی شخص معروضی طور پر اپنی پیدائش کے عمل کو دیکھ سکتا ہے۔ یہ اطلاعات

تو ہمیشہ دوسروں سے حاصل ہوتی ہیں ۔ اس لئے اقبال کی پیدائش کے بارے میں ان کی اپنی اطلاعات بھی دوسروں کے بیانات پر مبنی ہیں اور ان کے غلط ہونے کا بھی امکان ہے (۴۹) ۔

ان کے جواب میں شیخ اعجاز احمد بیان کرتے ہیں کہ تعارفی نوٹ تحریر کرتے وقت اقبال کے پیش نظر کسی ملازمت کا حصول نہ تھا اس لئے کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ خود ساختہ یا غلط تاریخ پیدائش تحریر کرتے ۔ علاوہ اس کے اگر یہ کہا جائے کہ والدین نے ان کی تاریخ پیدائش انہیں غلط بتائی تو یہ بات اقبال سے چھپی نہ رہ سکتی تھی ۔ بہرحال ایک جھوٹی تاریخ ساخت کرکے اقبال کو بتانا ان کے والدین کے مزاج کے خلاف تھا اسی طرح یہ گمان کرنا بھی درست نہ ہوگا کہ اقبال نے اپنی تاریخ پیدائش خود ساخت کرلی کیونکہ ایسا فعل اقبال کے کیریکٹر سے مطابقت نہیں رکھتا تھا وہ ایک با اصول آدمی تھے اور اگر کہیں فائدہ پہنچنے کا امکان بھی ہوتا تو وہ جھوٹا بیان دینے کو تیار نہ ہوتے تھے ۔ اس سلسلہ میں شیخ اعجاز احمد نے اقبال کے کردار کے متعلق ایک واقعہ بیان کیا ہے جب اقبال نے سیالکوٹ میں اپنا مکان ایک رشتہ دار کو بیچنا چاہا تو رشتہ دار کو ڈر تھا مبادا ہمسایہ حق شفعہ کا دعوے کر دے اس لئے رشتہ دار نے اقبال سے کہا کہ عام رواج کے تحت رجسٹری میں زاید مفروضہ زربیع تحریر کر دیں لیکن اقبال نے رجسٹری میں ایسا تحریر کرنے یا رجسٹرار کے روبرو اس کی حمایت میں بیان دینے سے انکار کر دیا ۔ رشتہ دار نے کہا کہ جو رقم بھی رجسٹری میں لکھی جائے گی وہی رجسٹرار کے سامنے انہیں دی جائے گی اس لئے رجسٹرار کے سامنے ان کا بیان درست ہوگا ۔ مگر اقبال نہ مانے ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہمسایہ نے اقبال کے رشتہ دار پر حق شفعہ کا دعوے کیا اور مقدمہ جیتا (۵۰) ۔

سید عبد الواحد معینی تحریر کرتے ہیں کہ تعارفی نوٹ لکھتے وقت اقبال نے قوسین میں محض متبادل عیسوی سال اس لئے درج کیا کہ ہجری تاریخ کو عیسوی یا اس کے برعکس تبدیل کرنے کے لئے جنتریوں کی ضرورت پڑتی ہے جو اقبال کے زمانے میں خصوصاً یورپ میں نایاب تھیں اس لئے ان کو یہ تبدیلی مستند جنتریوں

کے بغیر اندازے ہی سے کرنی پڑی ہو گی (۵۱) ۔

ڈاکٹر وحید قریشی اس دلیل کو قابل قبول نہیں سمجھتے ان کی رائے میں اس زمانے میں جرمن زبان میں بھی ایسی جنتریاں شائع ہو چکی تھیں اور اقبال نے اپنے تحقیقی مقالہ کے متن میں ہجری سنین کو عیسوی میں بدلنے کے لئے ان سے استفادہ بھی کیا تھا ۔ مگر اپنے حالات کے ضمن میں تقویم استعمال کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی اور تخمینہ سے صرف سال پیدائش کو منتقل کیا اور دن اور مہینے کو چھوڑ دیا (۵۲) ۔ ان کے خیال میں اقبال نے ہجری سنہ کو جس طرح عیسوی میں بدلا ہے ، اس کے بارے میں دو قیاس ہو سکتے ہیں ۔ ایک تو یہ کہ اس مقصد کے لئے انہوں نے تقویم کی بجائے زبانی حساب کو ترجیح دی جس سے ایک سال کا فرق بخوبی ممکن ہے ۔ دوسرا یہ کہ انہوں نے مطبع آفتاب پنجاب لاہور ۱۸۷۶ء کی جنتری استعمال کی ہو جسے دیوان بوٹا سنگھ نے شائع کیا تھا کیونکہ جنتری کے صفحہ ۲۲ پر ۱۲۹۳ھ کچھ اس طرح مرقوم ہے کہ اسے بآسانی ۱۲۹۴ھ پڑھا جا سکتا ہے (۵۳) بہرحال انہوں نے اقبال کے اس عمل کو بے احتیاطی کا نام دیا ہے (۵۴) ۔

یورپی یونیورسٹیوں کے قاعدے کے مطابق تعارفی نوٹ تحقیقی مقالہ کے اختتام پر اسے پیش کرتے وقت ساتھ دیا جاتا ہے اور عموماً جلدی میں لکھا جاتا ہے عین ممکن ہے کہ اقبال نے تحقیقی مقالہ تحریر کرتے وقت تو ہجری سنین کو عیسوی میں بدلنے کے لئے تقویم استعمال کی ہو ، کیونکہ یہ معاملہ تحقیق کا تھا ، لیکن ساتھ پیش کرنے کے لئے اپنا مختصر سوانحی خاکہ عجلت میں تحریر کیا ہو ۔

بہرحال اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں کہ اقبال نے ہجری سنہ میں اپنی تاریخ ولادت کو عمر بھر کبھی عیسوی سنہ میں مکمل طور پر منتقل کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی ۔ اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اقبال بھی اپنے بزرگوں کی طرح عیسوی سنین پر ہجری سنین کو ترجیح دیتے تھے ۔ اس بات کا اعتراف ڈاکٹر وحید قریشی بھی کرتے ہیں ۔ وہ لکھتے ہیں کہ اقبال اگرچہ خطوط میں مکتوب الیہا کی سہولت کے خیال سے عیسوی تاریخیں دیتے تھے لیکن انہوں نے جو منظوم تاریخیں کہی ہیں ، آٹھ تاریخوں کے سوا باقی تمام کی تمام ہجری سنین میں ہیں (۵۵) اس لئے

ہجری سنہ میں انہیں جو حتمی تاریخ ولادت والدین نے بتائی اسے جوں کا توں رکھا گیا پس وہی تاریخ ان کی نگاہ میں معتبر تھی جو ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کے برابر ہوتی ہے۔ (۵۶)

ان حالات میں یہ قیاس کرنا کہ اقبال نے تعارفی نوٹ میں ہجری سنہ میں تاریخ ولادت کا متبادل عیسوی میں نہ دینے میں بے احتیاطی سے کام لیا، درست معلوم نہیں ہوتا۔ ممکن ہے انہوں نے ایسا دانستہ طور پر کیا ہو اور بعد میں ساری عمر اس پر کار بند رہے ہوں۔ انہیں جب بھی اپنی تاریخ ولادت کا اظہار کرنے کی ضرورت پیش آئی انہوں نے اس کا متبادل عیسوی سال ۱۸۷۶ء ہی سمجھا اور بتاتے چلے گئے۔ گو یہ طریق کار اولاد کی تواریخ ولادت کے بارے میں قائم نہ رکھا گیا۔ معلوم ہوتا ہے اسی بنا پر نواب سر ذوالفقار علی خان نے ان کی ولادت ۱۸۷۶ء کے لگ بھگ، تحریر کی یا فوق نے اپنی بعد کی تحریروں میں ۱۸۷۶ء درج کی اور انہوں نے اپنے پاسپورٹ میں بھی یہی سال ولادت تحریر کیا۔

اب ہم اس سوال کی طرف آتے ہیں کہ متذکرہ تاریخ ولادت اقبال کے تعلیمی ریکارڈ سے کس حد تک مطابقت رکھتی ہے۔ اقبال کے ۱۸۹۱ء میں مڈل پاس کرنے کے سرٹیفکیٹ میں ان کی عمر پندرہ سال درج ہے۔ شیخ اعجاز احمد کی رائے میں دراصل عیسوی کلنڈر کے مطابق تب ان کی عمر چودہ سال تھی اور اس حساب سے ان کا سال ولادت ۱۸۷۷ء بنتا ہے۔ اسی طرح اقبال نے ۱۸۹۷ء میں بی اے کی ڈگری لی اور داخلہ فارم میں جو ۱۸۹۶ء میں دیا گیا، ان کی عمر انیس برس تحریر ہے۔ اس حساب سے بھی ان کا سنہ ولادت ۱۸۷۷ء بنتا ہے۔ البتہ ۱۸۹۳ء میں ان کے اسکاچ مشن کالج میں داخلے کے فارم میں درج کردہ عمر (اٹھارہ سال) اس سال ولادت سے مطابقت نہیں رکھتی کیونکہ سنہ ولادت ۱۸۷۵ء جانکلتا ہے، جو غلط ہے۔

اقبال کی چند برس، مکتب نشینی کی مدت کو ڈاکٹر وحید قریشی نے کرم بی بی کی مبینہ شہادت کا سہارا لیتے ہوئے پانچ سال تک پھیلایا ہے۔ مگر راقم کی نگاہ میں، چند، سے مراد کم از کم دو برس اور زیادہ سے زیادہ چار برس ہے، چند، کو بقول ان کے، کئی، سمجھنا جائز، نہیں کیونکہ ایسی صورت میں لفظ، کئی، استعمال

ہوتا (۵۷) ڈاکٹر وحید قریشی کے خیال میں بچے عموماً پانچ برس کی عمر میں پڑھنا شروع کرتے ہیں، اس لئے اقبال کو بھی پانچ برس کی عمر میں مکتب بھیجا گیا ہو گا۔ لیکن راقم کی رائے میں مسلمانوں میں عام دستور کے مطابق بچے کو چار سال چار ماہ اور چار دن کی عمر میں بسم اللہ کرائی جاتی ہے اور وہ قرآن مجید پڑھنا شروع کرتا ہے۔ شیخ اعجاز احمد کا بیان ہے کہ ان کے دادا شیخ نور محمد نے انہیں چار سال چار ماہ کی عمر میں سید میر حسن کے پاس پڑھنے کے لئے بٹھایا تھا۔ اس لئے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ اقبال کے والد نے انہیں بھی اسی عمر میں قرآن مجید پڑھنے کے لئے بٹھایا ہو گا۔ اگر اقبال عام رواج کے مطابق تقریباً ساڑھے چار سال کی عمر میں مکتب نشین ہوئے۔ اور اندازاً چار سال کی مدت تک مکتبی تعلیم کے حصول کے بعد ساڑھے آٹھ سال کی عمر میں اپنی ذہانت کے سبب انہیں اسکول میں پہلی کی بجائے دوسری جماعت میں داخل کیا گیا، تو اس حساب سے ۱۸۹۱ء میں مڈل پاس کرتے وقت ان کی عمر کا چودہ یا پندرہ سال ہونا بخوبی ممکن ہے۔

اقبال کے خاندان کے بزرگ اور معتبر افراد کے بیانات بھی اس سلسلہ میں قابل توجہ ہیں۔ اقبال کی بیان کردہ ہجری سنہ میں اپنی تاریخ ولادت کے بارے میں معلومات کا ذریعہ ان کے والدین ہوں گے اور یہ قیاس کرنا ممکن نہیں کہ متذکرہ تاریخ ولادت ان کی خود ساختہ تھی۔ شیخ عطا محمد نے ادارہ انقلاب کو اپنے تخمینہ کے مطابق ولادت اقبال کی تاریخ دسمبر ۱۸۷۶ء بتائی تھی۔ شیخ اعجاز احمد بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد شیخ عطا محمدؒ سے سن رکھا ہے کہ وہ عمر میں اقبال سے تقریباً اٹھارہ سال بڑے تھے۔ شیخ عطا محمدؒ کی مروس بک میں ان کا سنہ ولادت ۱۸۵۹ء درج ہے۔ اس حساب سے اقبال کا سنہ پیدائش ۱۸۷۶ء یا ۱۸۷۷ء بنتا ہے۔ شیخ اعجاز احمد نے اپنی والدہ (اہلیہ شیخ عطا محمدؒ) سے سن رکھا ہے کہ ان کی شادی کے وقت ۱۸۸۸ء میں اقبال پانچویں جماعت میں پڑھتے تھے اور عمر دس بارہ سال تھی اس بیان کی تصدیق اقبال کا تعلیمی ریکارڈ بھی کرتا ہے۔ اقبال کی بہن کریم بی نے شیخ اعجاز احمد کے سامنے اس بات کی تصدیق کی کہ انہوں نے اپنی والدہ سے سنا تھا کہ اقبال جمعہ کے دن بوقت فجر پیدا ہوئے۔ ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ھ جمعہ

کا دن تھا اس تاریخ کے علاوہ اقبال کی کوئی بھی اور تاریخ ولادت جمعہ کے دن نہیں پڑتی (۵۸)۔

ڈاکٹر وحید قریشی کی رائے میں اگر متذکرہ تاریخ ولادت درست تسلیم کر لی جائے تو جمعہ کی خاندانی روایت ٹھیک ہے مگر دسمبر کی خاندانی روایت غلط ٹھہرتی ہے۔ ان کے خیال میں جمعہ اور دسمبر کی خاندانی روایتوں میں سے یا تو ایک صحیح ہے یا پھر ان دونوں کو یکجا کرنے کے لئے اقبال کی ولادت کی کوئی اور تاریخ قیاس کرنی پڑے گی (۵۹) راقم کی نظر میں دسمبر کی خاندانی روایت تخمینہ کے زمرے میں آتی ہے اور اس سے اگر موسم سرما مراد لی جائے تو دونوں خاندانی روایتیں بخوبی یکجا ہو سکتی ہیں۔

بعض مزید اعتراضات جو متذکرہ تاریخ ولادت پر کئے گئے، ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ اس کا اندراج میونسپل ریکارڈ میں موجود نہیں۔ لیکن عدم اندراج عدم پیدائش کا ثبوت قرار نہیں دیا جا سکتا، خصوصاً اس زمانے میں جب ہر پیدائش درج کرانے کا اتنا اہتمام نہ کیا جاتا تھا جتنا اب کیا جاتا ہے۔ ہم نے واضح کیا ہے کہ شیخ نور محمدؒ کی اولاد سے متعلق صرف ایک اندراج صحیح ہے جو شیخ محمد رفیق نے کرایا لیکن باقی تمام کے تمام اندراجات مشکوک ہیں۔ عین ممکن ہے کہ شیخ نور محمدؒ ایسی پیدائشوں کے اندراج کرانے کا اہتمام نہ کرتے تھے۔

دوسرا اعتراض مصنف "اقبال درون خانہ" ان الفاظ میں کرتے ہیں (۶۰):

"۱۸۷۶ء کی غلط فہمی دراصل اس طرح پیدا ہوئی کہ حضرت علامہ کی دونوں بڑی اور دونوں چھوٹی بہنوں کی عمروں میں تقریباً تین تین سال کا فرق تھا۔ فروری ۱۸۷۳ء میں پیدا ہونے والا لڑکا بھی اپنی بڑی بہن مرحومہ طالع بی بی جنت مکانی سے تقریباً تین سال چھوٹا تھا۔ اس پیدائشی قاعدہ کلیے کے پیش نظر، مرور ایام کے ساتھ، خاندان میں حضرت علامہ کو فروری ۱۸۷۳ء میں پیدا ہونے والے لڑکے کے تین سال بعد ۱۸۷۶ء میں پیدا شدہ سمجھا جانے لگا بہن بھائیوں کے ایک جیسے پیدائشی فرق نے اس خیال کو مزید تقویت

بخشی چونکہ اس زمانے کے سیدھے سادے لوگ زیادہ تر دد میں پڑنے کے قائل نہ تھے اس لئے یہ غلط فہمی آہستہ آہستہ صحیح تاریخ (یعنی ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء) کے مقابلے میں مشہور ہو گئی اور کسی کو بھی اس کا خیال نہ رہا کہ ۱۸۷۶ء میں تو علامہ صاحب کی چھوٹی ہمشیرہ پیدا ہوئی تھیں ۔ چنانچہ حکیم الامت کو بھی اپنے بزرگوں کی اسی روایت کا سہارا لینا پڑا اور اس طرح انہوں نے اپنے تحقیقی مقالہ کے تعارفی نوٹ اور پاسپورٹ میں اپنا سنہ پیدائش ۱۸۷۶ء ہی درج فرمایا" ۔

پہلے تو یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ اقبال نے تعارفی نوٹ میں اپنا سنہ ولادت قوسین میں ۱۸۷۶ء ہی تحریر نہیں کیا بلکہ ہجری سنہ کی پوری تاریخ ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ ھ بھی درج کی ہے دوسری بات یہ ہے کہ اقبال کے خاندان میں ایسے کسی پیدائشی قاعدہ کلیہ کی موجودگی کا ثبوت موجود نہیں ۔ ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اقبال کے والدین کے ہاں سات بچے پیدا ہوئے جن میں سے ایک شیر خواری کی عمر میں فوت ہو گیا مگر اس بات کا کوئی ثبوت نہیں کہ ان کے بچے کسی مخصوص خاندانی فارمولے کے مطابق پیدا ہوئے ۔ مصنف کی رائے میں اگر اقبال ایک مرحوم لڑکے کی پیدائش کے پورے سوا دس ماہ بعد پیدا ہوئے تو یہ وقوعہ نہ صرف اس نام نہاد فارمولے کے خلاف تھا بلکہ ایک ہی سال میں دو بچے پیدا ہونا ایک ایسا اتفاق تھا جسے خاندان کے افراد ضرور یاد رکھتے ۔ لیکن ایسی صورت نہیں ہے ۔

تیسرا اعتراض بقول مصنف " اقبال درون خانہ " یہ ہے کہ اقبال کی پہلی بیوی کریم بی کی روایت کے مطابق ۱۸۹۳ء میں شادی کے وقت اقبال کی عمر بیس برس سے کچھ کم تھی (۶۱) ۔ اس سلسلہ میں ، پنجابی عہدہ دار ، کے نام سے کرنل خواجہ عبد الرشید نے ایک مضمون چٹان لاہور کے ۲۷ نومبر ۱۹۷۲ء کے شمارہ میں شایع کیا ۔ کرنل خواجہ عبد الرشید خواجہ فیروز الدین کے بھتیجے ہیں ۔ خواجہ فیروز الدین اقبال کے ہم زلف تھے اور ان کی پہلی بیوی کی چھوٹی بہنوں میں سے ایک سے بیاہے ہوئے تھے ۔ کرنل خواجہ عبدالرشید نے تحریر کیا کہ کریم بی کے بیان کے مطابق شادی کے وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی اور اقبال ان سے پانچ سال

بڑے یعنی بیس سال کے تھے ۔ اقبال کی پہلی بیوی کا انتقال ۱۹۴۶ء میں ہوا اس لئے انہوں نے کرنل خواجہ عبد الرشید کو یہ بات بتائی تو اپنی فوتیدگی سے پہلے بتائی ہو گی ۔ مگر اقبال کی ابتدائی زندگی اور پہلی شادی کے موضوع پر کرنل خواجہ عبدالرشید کا ایک انگریزی مضمون پاکستان ٹائمز کی ۱۲ جولائی ۱۹۶۴ء کی اشاعت میں نکلا تھا جس میں انہوں نے اقبال کی پہلی شادی کا نکاح نامہ شائع کیا ہے اور اقبال کی تاریخ پیدائش کے ذکر کے ساتھ یہ بھی تحریر کیا ہے کہ کریم بی سے کئی بار اقبال کے بارے میں گفتگو ہوئی ۔ بہرحال انہوں نے اس مضمون میں متذکرہ بات کا کوئی حوالہ نہیں دیا بلکہ تحریر کرتے ہیں:

"شائع کردہ نکاح نامہ سے ظاہر ہے کہ اقبال کی پہلی شادی ۴ مئی ۱۸۹۳ء کو گجرات میں ہوئی ۔ تب انہوں نے ابھی میٹرک کا امتحان پاس کیا تھا اور ان کی عمر بمشکل سولہ سال تھی کیونکہ ان کی تاریخ پیدائش ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہے" ۔

اسی مضمون میں انہوں نے نکاح نامے پر گواہان نکاح میں سے ایک حاجی نور محمدؒ ولد حاتم میر قوم کشمیری سکنہ سیالکوٹ کا نام پڑھ کر سمجھ لیا کہ یہ گواہ نکاح اقبال کے والد تھے اور نتیجہ نکال دیا کہ اقبال کا اپنے آپ کو برہمن نژاد یا سپرو بیان کرنا درست نہیں کیونکہ ان کے والد نے تو اپنے نام کے ساتھ قومیت میر لکھی تھی اور کشمیر کے ، میر، مغل یا ترک نسل کے ہیں ۔ انہوں نے اتنا معلوم کرنے کی کوشش بھی نہ کی کہ شیخ نور محمدؒ کو حج کی سعادت نصیب نہ ہوئی تھی ۔ اس لئے وہ کبھی حاجی نور محمدؒ نہیں کہلائے ۔ ان کے والد کا نام حاتم نہ تھا بلکہ شیخ محمدؒ رفیق تھا اور حاجی نور محمدؒ ولد حاتم میر ان کے ایک قرابت دار تھے جن کے بھتیجے فضل دین میر سے شیخ نور محمدؒ کے چھوٹے بھائی شیخ غلام محمدؒ کی نواسی بیاہی ہوئی تھی ۔

شیخ عطا محمدؒ کے ایک خط کے مطابق جو شیخ اعجاز احمد کو تحریر کیا گیا ، شادی کے وقت کریم بی اقبال سے عمر میں دو تین سال بڑی تھیں اور اس بات کی تصدیق اقبال کی بہنوں نے بھی کی ہے ۔ سید حامد الجلالی کی تصنیف " علامہ اقبال اور ان کی پہلی بیوی " کے صفحات ۸۳ اور ۱۷۲ پر درج ہے کہ کریم بی ۱۹۴۶ء میں

فوت ہوئی ۔ اسی کتاب کے صفحہ ۲۶ پر ان کی تصویر کے نیچے تحریر ہے (بہ عمر ۷۰ سال وفات سے چار روز قبل) اگر انہوں نے ۱۹۴۶ء میں ستر برس کی عمر میں وفات پائی تو ان کا سنہ ولادت ۱۸۷۵ء یا ۱۸۷۶ء ہو گا اور اگر اقبال ان سے پانچ سال بڑے تھے تو ان کا سنہ پیدائش ۱۸۷۰ء یا ۱۸۷۱ء بن جاتا ہے جو کسی لحاظ سے بھی درست نہیں ۔ بہرحال مرکزی تاریخ ولادت کمیٹی نے اپنی تحقیقات کے دوران کریم بی کی تاریخ پیدائش معلوم کرنے کے لئے میونسپل کمیٹی گجرات سے رجوع کیا اور رجسٹر پیدائش و اموات میں درج ان کی تاریخ ولادت ۲۲ مارچ ۱۸۷۴ء پائی گئی ۔ اس حساب سے اگر اقبال ان سے پانچ سال بڑے تھے تو ان کا سنہ ولادت ۱۸۶۹ء بن جاتا ہے جو قطعی غلط ہے ۔ لیکن اگر تین سال چھوٹے تھے تو سنہ ولادت ۱۸۷۷ء نکلتا ہے ۔

اس ضمن میں ڈاکٹر وحید قریشی کی تحقیق بھی قابل ملاحظہ ہے انہوں نے اپنے مضمون کے ساتھ کریم بی کے والد ڈاکٹر عطا محمدؒ کی دو لڑکیوں کی پیدائشوں کے میونسپل اندراجات ۲۲ مارچ ۱۸۷۴ء اور ۲۰ اپریل ۱۸۷۷ء کے عکس شائع کئے ہیں اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ۲۲ مارچ ۱۸۷۴ء کا اندراج کریم بی سے متعلق نہیں بلکہ ڈاکٹر عطا محمدؒ کے ہاں پیدا ہونے والی بعد کی کسی لڑکی کا ہے کیونکہ سید حامد الجلالی کے بیان کے مطابق کریم بی جدہ میں پیدا ہوئیں جہاں ان کے والد وائس کونسل کے عہدہ پر فائز تھے ۔ وہ دس برس جدہ میں رہیں اور عربی بے تکان بولتی تھیں ۔ ڈاکٹر وحید قریشی کی رائے میں کریم بی کی پیدائش کا امکان ۱۸۷۱ء میں ہے اور اس حساب سے خاندانی روایت کے مطابق اگر وہ اقبال سے دو تین سال بڑی تھیں تو اقبال کا سنہ ولادت ۱۸۷۳ء شمار ہو گا (۶۲) ۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اس بارے میں سید حامد الجلالی کی معلومات کا ذریعہ کریم بی سے اقبال کے فرزند آفتاب اقبال ہوں گے ۔ سید حامد الجلالی نے ڈاکٹر عطا محمدؒ کا سنہ ولادت ۱۸۵۹ء بیان کیا ہے (۶۳) اس حساب سے ڈاکٹر وحید قریشی کے مفروضہ سال ولادت کریم بی میں ان کے والد ڈاکٹر عطا محمد کی عمر بارہ سال بنتی ہے ۔ گویا وہ بارہ برس کی عمر میں جدہ میں وائس کونسل کے عہدہ پر فائز تھے اور

اسی عمر میں ان کے ہاں کریم بی پیدا ہوئیں ۔ یہ سلسلہ استدلال کیونکر قبول کیا جا سکتا ہے ۔

بہر کیف بعض اہل علم ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو تاریخ ولادت اقبال کے طور پر تسلیم نہیں کرتے ۔ ان میں سے ایک کے خیال میں تو اس تاریخ ولادت کا اعلان سیاسی مصلحت کی بنا پر کیا گیا (۶۴) مگر اقبال کے سال ولادت کو ۱۸۷۳ء کی طرف لے جانے کی خاطر ان کے استدلال کی کڑیاں بظاہر بہت کمزور معلوم ہوتی ہیں ۔ مثلاً ڈاکٹر وحید قریشی میونسپل اندراجات کی خامیوں کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے حساب سے ۱۸۷۳ء کی مطابقت اقبال کے تعلیمی ریکارڈ سے پاتے ہیں ۔ ان کے نزدیک اقبال کے خاندان کے افراد کے بیانات میں یا تو تناقص ہے یا حافظے کی بنیاد پر دیئے گئے ہیں ۔ اس لئے اس بارے میں وہ اقبال کے حلقہ احباب میں سے کسی کرم بی بی کے حافظے کی بنیاد پر دیئے گئے بیان کی تائیدی شہادت کتاب "اقبال درون خانہ" یا کرنل خواجہ عبد الرشید کے مضمون میں پیش کردہ اقبال کی پہلی بیوی اور پھر کریم بی کے ۱۸۷۱ء میں پیدا ہونے کے امکان کو پیش نظر رکھ کر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ اقبال کی ولادت ۱۸۷۳ء میں ہو سکتی ہے کیونکہ خاندانی روایت کے مطابق وہ اپنی بیوی سے دو تین سال چھوٹے تھے ۔

راقم کی رائے میں اقبال کی اپنی بیان کردہ تاریخ ولادت کی مطابقت ان کے تعلیمی ریکارڈ سے ۱۸۷۳ء کے مقابلے میں زیادہ سہولت سے ہوتی ہے ۔ مزید برآں واقعاتی شہادت اور خاندان اقبال کے بزرگ اور معتبر افراد کے بیانات بھی بمقابلہ ۱۸۷۳ء اسی سنہ ولادت کی تائید کرتے ہیں ۔ ان شواہد کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اقبال کی تاریخ ولادت ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ ھ ہے جو ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کے برابر ہوتی ہے ۔

حوالہ جات

(۱) ۔ انوار اقبال مرتبہ بشیر احمد ڈار صفحہ ۳۷

(۲) ۔ سوانحی خاکہ انگریزی میں تحریر کردہ ہے جس کے متن کے لئے دیکھئے نقش اقبال از سید عبد الواحد معینی بالمقابل صفحہ ۱۷۔

(۳) ۔ اصل کے عکس کے لئے دیکھئے روز گار فقیر (نقش ثانی) از فقیر سید وحید الدین صفحہ ۲۳۲

(۴) ۔ انوار اقبال صفحہ ۹۷

(۵) ۔ مزید ملاحظہ ہو بیان مشفق خواجہ شائع کردہ روز نامہ جنگ کراچی ۲۶ اپریل ۱۹۷۱ء

(۶) ۔ روز گار فقیر (نقش ثانی) صفحہ ۲۳۲

(۷) ۔ نقوش اقبال نمبر ۲ دسمبر ۱۹۷۷ء علامہ اقبال کی تاریخ ولادت صفحہ ۱۰

(۸) ۔ انوار اقبال صفحہ ۳۷

(۹) ۔ صفحہ ۱۰ کتاب مذکور

(۱۰) نقش اقبال صفحہ ۱۴، ۱۵

(۱۱) ۔ ایضاً صفحہ ۱۵ ۔ جان میرک کے مضمون محمدؐ اقبال کی تاریخ ولادت (انگریزی) کے لئے دیکھئے تیغ اور عصائے شاہی مرتبہ رفعت حسن (انگریزی) مطبوعہ اقبال اکاڈمی لاہور ۱۹۷۷ء

(۱۲) ۔ اس سلسلہ میں این میری شمل کا استدلال وہی ہے جو جان میرک کا ہے ۔ جان میرک کے اندازے کے مطابق اقبال کے اسکاچ مشن کالج میں داخلے کا امکان سولہ سترہ سال کی عمر میں بمقابلہ اٹھارہ بیس سال زیادہ قرین قیاس ہے ۔ دیکھئے بال جبریل (انگریزی) صفحہ ۳۵

(۱۳) ۔ صفحات ۲۲۹ تا ۲۳۷ کتاب مذکور

(۱۴) ۔ نوٹ (انگریزی) شیخ اعجاز احمد برائے مرکزی تاریخ ولادت اقبال کمیٹی

(۱۵) ۔ صفحہ ۱۵۸ کتاب مذکور ۔ عکس اندراج کے لئے دیکھئے بالمقابل صفحہ ۱۵۵

(۱۶) نقوش ، اقبال نمبر ستمبر ۱۹۷۷ء حاشیہ صفحہ ۲۹

(۱۷) ۔ سات تحریریں مطبوعہ اردو پبلشرز لکھنؤ صفحہ ۴۲ (۱۹۷۵ء)

(۱۸) نقوش اقبال از سید ابوالحسن علی ندوی صفحہ ۱۸ ۔ جگن ناتھ آزاد کے متعلق دیکھئے نقوش اقبال نمبر ۲ دسمبر ۱۹۷۷ء صفحہ ۳۸

(۱۹) اصل کے عکس کے لئے دیکھئے روز گار فقیر (نقش ثانی) بالمقابل صفحہ ۲۳۳

(۲۰) ۔ روز گار فقیر (نقش ثانی) صفحہ ۲۳۱

(۲۱) ۔ اقبال درون خانہ صفحہ ۱۵۷

(۲۲) ۔ نوٹ (انگریزی) شیخ اعجاز احمد

(۲۳) ۔ عکس کے لئے دیکھئے روز گار فقیر جلد دوم صفحہ ۱۱۹

(۲۴) ۔ اقبال درون خانہ صفحہ ۱۱۵

(۲۵) ۔ ایضاً صفحات ۱۵۵ تا ۱۵۸

(۲۶) ۔ نقوش ، اقبال نمبر ۲ دسمبر ۱۹۷۷ء صفحہ ۳۹

(۲۷) ۔ مرقع اقبال مرتبہ جگن ناتھ آزاد ناشر پبلی کیشنز ڈویژن ۔ وزارت اطلاعات و نشریات حکومت ہند ۔ ۱۹۷۷ء صفحہ ۷

(۲۸) ۔ صفحہ ۷ کتاب مذکور

(۲۹) ۔ دیکھئے حیات اقبال از ایس ایم ناز صفحہ ۱۵ ۔ جگن ناتھ آزاد نے بھی اسی غلطی کی بنا پر اپنے تیار کردہ شجرہ نسب خاندان اقبال میں بابا صالح کو لول حج کا جد اعلیٰ ظاہر کیا ہے ۔ ملاحظہ ہو مرقع اقبال صفحہ ۷ ۔ اسی غلطی کے لئے مزید دیکھئے یاد اقبال از صابر کلوروی صفحہ ۵

(۳۰) ۔ نقوش اقبال نمبر ۲ دسمبر ۱۹۷۷ء علامہ اقبال کی تاریخ ولادت صفحہ ۲۲ ، ۲۳

(۳۱) ۔ اقبال درون خانہ کے صفحات ۱۵۶ ، ۱۵۹ پر دونوں اندراج نقل کئے گئے ہیں ۔

(۳۲) ۔ ایضاً ۔ حاشیہ صفحہ ۱۵۸

(۳۳) ۔ نقوش ،اقبال نمبر ۲ دسمبر ۱۹۷۷ء علامہ اقبال کی تاریخ ولادت صفحہ ۲۴

(۳۴) ۔ ایضاً صفحہ ۳۹

(۳۵) ۔ اقبال درون خانہ صفحہ ۱۵۵

(۳۶) ۔ نوٹ (انگریزی) شیخ اعجاز احمد

(۳۷) ۔ ایضاً

(۳۸) ۔ ایضاً

(۳۹) ۔ نیرنگ خیال اقبال نمبر ۱۹۳۲ء صفحہ ۲۵

(۴۰) ۔ صفحہ ۱۶۳ کتاب مذکور

(۴۱) ۔ نقوش ، اقبال نمبر ۲ دسمبر ۱۹۷۷ء علامہ اقبال کی تاریخ ولادت صفحہ ۱۵، ۱۶

(۴۲) ۔ اقبال درون خانہ صفحہ ۱۵۳، ۱۶۳

(۴۳) ۔ نیرنگ خیال اقبال نمبر ۱۹۳۲ء صفحہ ۷۴ ۔ مقالہ بعنوان علامہ سر اقبال کے استاد از شیخ آفتاب احمد ۔ مطالعہ کے لئے مزید دیکھئے حیات اقبال مطبوعہ تاج کمپنی صفحات ۱۲، ۱۳

(۴۴) ۔ نقوش ، اقبال نمبر ۲ دسمبر ۱۹۷۷ء علامہ اقبال کی تاریخ ولادت صفحہ ۱۵

(۴۵) ۔ اقبال درون خانہ صفحہ ۱۵۵

(۴۶) ۔ نقوش ، اقبال نمبر ۲ دسمبر ۱۹۷۷ء علامہ اقبال کی تاریخ ولادت صفحات ۲۴، ۲۵، ۳۰

(۴۷) ۔ کلاسیکی ادب کا تحقیقی مطالعہ مطبوعہ مکتبہ ادب جدید لاہور ۱۹۶۵ء صفحات ۳۰۶ ، ۳۰۷

(۴۸) ۔ نقش اقبال بالمقابل صفحہ ۱۷

(۴۹) ۔ نقوش ، اقبال نمبر ۲ دسمبر ۱۹۷۷ء علامہ اقبال کی تاریخ ولادت صفحہ ۱۸

(۵۰) ۔ نوٹ (انگریزی) شیخ اعجاز احمد ۔ یہ وہی مکان تھا جو کچھ عرصہ کے لئے راقم کے نام ہبہ رہا

(۵۱) ۔ نقش اقبال صفحہ ۱۸

(۵۲) ۔ نقوش ، اقبال نمبر ۲ دسمبر ۱۹۷۷ء علامہ اقبال کی تاریخ ولادت صفحہ ۱۴

(۵۳) ۔ ایضاً صفحہ ۱۴

(۵۴) ۔ ایضاً صفحہ ۳۰

(۵۵) ۔ ایضاً صفحہ ۳۰

(۵۶) ۔ ایضاً صفحہ ۳۰

(۵۷) ۔ ایضاً صفحہ ۱۵

(۵۸) ۔ نوٹ (انگریزی) شیخ اعجاز احمد

۵۹) ۔ نقوش ، اقبال نمبر ۲ دسمبر ۱۹۷۷ء علامہ اقبال کی تاریخ ولادت صفحہ ۲۴

(۶۰) ۔ صفحہ ۱۶۱ کتاب مذکور

(۶۱) ۔ ایضاً صفحہ ۱۶۱

(۶۲) ۔ نقوش ، اقبال نمبر ۲ دسمبر ۱۹۷۷ء علامہ اقبال کی تاریخ ولادت صفحات ۲۷ تا ۳۰ مزید دیکھئے علامہ اقبال اور ان کی پہلی بیوی صفحہ ۲۲

(۶۳) علامہ اقبال اور ان کی پہلی بیوی صفحہ ۲۲

(۶۴) نقوش ، اقبال نمبر ۲ دسمبر ۱۹۷۷ء علامہ اقبال کی صحیح تاریخ پیدائش از ڈاکٹر اکبر حیدری کشمیری صفحہ ۴۰

مرتب کے حواشی

* ۔ ۱ ۔ یہ نوٹ کتاب زیر نظر کے انگریزی حصہ میں شامل کر دیا گیا ہے ۔

* ۔ ۲ ۔ ڈاکٹر جاوید اقبال نے زندہ رود جلد اول کی اشاعت سوم ، ۱۹۸۵ء میں باب سوم کے حواشی میں حوالہ نمبر ۲ کے بعد مندرجہ ذیل نوٹ ایزاد کیا ہے ۔

* ۔ ۳ ۔ ڈاکٹر سعید اختر درانی کی تحقیق کے مطابق اقبال نے یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ٹرینٹی کالج کیمبرج کے رجسٹر میں اپنے ہاتھ سے اپنی تاریخ ولادت " محرم ۱۸۷۶ء " تحریر کی ہے ۔ رہائش ۱۷ پرتگال پلیس دکھائی ہے اور اب اس مکان پر ان کے نام کی تختی بھی نصب کی گئی ہے ۔ پھر انہوں نے ۶ نومبر ۱۹۰۵ء کو لنکنز ان لندن کے رجسٹر داخلہ میں اپنی عمر انتیس برس درج کی ہے ۔ جس کے مطابق سنہ ولادت ۱۸۷۶ء بنتا ہے ۔ ڈاکٹریٹ کے لئے ان کا زبانی امتحان میونخ میں ۴ نومبر ۱۹۰۷ء کو پروفیسر ایف ہومل کی زیر صدارت ایک بورڈ نے لیا اور اس سے متعلقہ کارڈ میں ان کی تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء درج ہے ۔ درانی کی رائے میں ۱۸۷۶ء میں ماہ محرم جنوری اور فروری کے وسطی ایام میں آیا تھا ۔ اس لئے اقبال کی تاریخ ولادت جنوری اور فروری ۱۸۷۶ء ہے ۔ دیکھئے علامہ اقبال یورپ میں اور دیگر مضامین (قلمی مسودہ) درانی کی تحقیق سے بھی صاف ظاہر ہے کہ اقبال کی زندگی میں جس سنہ ولادت کو اقبال کی تائید حاصل تھی وہ ۱۸۷۶ء ہی تھا ۔ معلوم ہوتا ہے جب اقبال نئے نئے لندن گئے تو انہں نے ۱۸۷۶ء کو ہی اپنا سنہ ولادت بیان کیا اور اور اگر ٹرینٹی کالج کے رجسٹر میں محرم کے مہینہ کا ذکر کیا تو وہ بھی اندازے یا تخمینہ کے مطابق تھا ۱۸۷۶ء لیکن عین ممکن ہے کہ دو سال بعد میونخ میں تحقیقی مقالہ کے ساتھ منسلک خود نوشت سوانحی خاکہ میں صحیح تاریخ پیدائش درج کرنے کی خاطر انہوں نے اپنے والدین سے رجوع کیا ہو اور انہیں پوری معلومات والد یا والدہ نے فراہم کی ہوں ۔ یہ حقیقت ہے کہ قیام یورپ کے دوران ہر ہفتہ باقاعدگی سے اقبال کا ایک خط اپنی والدہ کے نام سیالکوٹ آیا کرتا تھا اور وہ ہر ہفتہ اس خط کے انتظار میں بیٹھا کرتی تھیں ۔ مگر یہاں بھی ہجری سنہ میں اپنی تاریخ ولادت کا متبادل عیسوی سنہ یعنی ۱۸۷۶ء اقبال نے محض تخمینہ کے مطابق دیا اور تفصیل کے ساتھ اسے تبدیل کرنے کی تکلیف گوارا نہیں کی ۔

اقبال کی تاریخ ولادت

مالک رام

جب ۱۹۷۳ء میں اقبال کی صد سالہ سالگرہ کی تقریب منانے کی تجویز ہوئی، تو لامحالہ ان کی تاریخ ولادت کا مسئلہ زیر غور آگیا۔ اس سلسلے میں کئی متضاد رائیں سامنے آئیں۔ ان میں سے دو زیادہ متعین اور نسبتاً زیادہ قابل اعتماد تھیں: اول، سیالکوٹ میونسپل کمیٹی کے رجسٹر موالید و اموات کی تاریخ (۲۲ فروری ۱۸۷۳ء)، اور دوم اقبال کی اپنی دی ہوئی تاریخ جو انہوں نے اپنی ڈاکٹریٹ کے مقالے کے شروع میں مختصر خود نوشت سوانحعمری میں لکھی تھی (۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ھ) پہلے ان کی داستان سنیے!

اقبال کی وفات (۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء) کے بعد ان کے مختصر سوانح حیات روز نامہ انقلاب، لاہور میں شائع ہوئے تھے۔ اس تحریر میں علامہ کی تاریخ ولادت ان کے برادر بزرگ شیخ عطا محمد کے حوالے سے دسمبر ۱۸۷۶ء درج تھی۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس پر کسی شخص نے علامہ کے وطن سیالکوٹ میں وہاں کی میونسپل کمیٹی کا رجسٹر موالید واموات ملاحظہ کیا اور اس میں شیخ نور محمد (عرف نتھو) کے ہاں ایک لڑکے کی پیدائش ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کا اندراج دیکھ کر فیصلہ کیا کہ ہو نہ ہو، یہ علامہ اقبال کی ولادت سے متعلق ہے۔ چنانچہ اس نے ادارہ انقلاب کو اطلاع دی کہ آپ نے علامہ کی جو تاریخ پیدایش دسمبر ۱۸۷۶ء شائع کی ہے، یہ درست نہیں ہے، اصلی تاریخ پیدایش ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء ہے، جو میونسپل کمیٹی کے رجسٹروں میں ملتی ہے۔ اس پر انقلاب نے اپنی ۷ مئی ۱۹۳۸ء کی اشاعت میں یہ تصحیح چھاپ دی۔

۱۹۵۵ء میں عبدالحمید سالک مرحوم نے "بزم اقبال" لاہور کی فرمایش پر

علامہؒ کی سوانحعمری " ذکر اقبال " مرتب کی ۔ انہوں نے بھی سیالکوٹ میونسپل کمیٹی کے رجسٹر کے اسی اندراج (۲۲ فروری ۱۸۷۳) کو اقبال کی تاریخ ولادت قرار دیتے ہوئے درج کتاب کر دیا (۱) سب نے یہ تاریخ تسلیم کرلی ۔ چنانچہ ۱۹۵۸ء میں پاکستان سے جو خاص ڈاک ٹکٹ علامہ کے بیسویں یوم وفات کی یادگار میں شائع ہوا، اس پر یہی تاریخ لکھی گئی ۔ محکمہ آثار قدیمہ، پاکستان نے بھی علامہ کی لاہور اور سیالکوٹ کی قیامگاہوں پر جو کتبے لگوائے ان میں یہی تاریخ لکھوائی ۔ القصہ اگرچہ اب بھی کبھی کبھی دسمبر ۱۸۷۶ء کا ذکر آجاتا تھا لیکن ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو معاصر شہادت ہونے کی وجہ سے اکثریت کے نزدیک ان کی صحیح تاریخ ولادت کی حیثیت حاصل ہو گئی ۔

۱۹۰۵ء میں اقبال اعلیٰ تعلیم کے لیے ولایت گئے ۔ ۱۹۰۷ء میں انہوں نے اپنا پی ایچ ڈی کا مقالہ (ایران میں فلسفہ مابعد الطبیعیات کا ارتقاء) انگریزی میں لکھ کر میونخ یونیورسٹی (جرمنی) میں پیش کیا ۔ حسب قاعدہ انہوں نے مقالے کے شروع میں مختصراً اپنے حالات بھی شامل کیے، مقالے کی طرح یہ بھی انگریزی میں تھے ۔ مقالہ بعد کو چھپ گیا (اور اردو ترجمہ بھی شایع ہوا)، لیکن یہ خود نوشت حالات آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ۔ کسی کو معلوم نہیں تھا کہ انہوں نے اپنے متعلق بھی کچھ لکھا ہے ۔

ہندوستان اور پاکستان کے مشہور سول سرونٹ ممتاز حسن مرحوم بڑی فعال شخصیت کے مالک تھے ۔ وہ جرمن زبان جانتے تھے، اور انہیں جرمن لٹریچر سے وسیع واقفیت حاصل تھی ۔ انہوں نے کراچی میں ایک ثقافتی ادارہ " پاکستان جرمن فورم " قائم کیا تھا، جس میں مختلف اوقات میں لیکچر ہوا کرتے تھے ۔ ممتاز حسن صاحب کی بڑی خواہش تھی کہ علامہ نے ۱۹۰۷ء میں جو مقالہ میونخ یونیورسٹی میں پیش کیا تھا، ادارے کے لیے اس کے اصل کی نقل حاصل کریں ۔ انہوں نے ۱۹۶۲ء میں اس خواہش کا اظہار اپنے ایک جرمن دوست رچرڈ مونتنگ سے کیا، جو جرمنی کے ایک نیم سرکاری ادارے " انٹر نیشن " کے مدیر تھے ۔ اس پر مونتنگ نے انہیں اصلی مقالے کی متعدد عکسی نقلیں مہیا کر دیں ۔۔ انہیں کے ساتھ علامہ کے

خود نوشت حالات کی نقل بھی پہلی مرتبہ پاکستان پہنچی (۲)، جس میں انہوں نے صراحت سے اپنی پیدایش " ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ (۱۸۷۶ء) لکھی تھی ۔ یوں یہ مکمل ہجری تاریخ پہلی مرتبہ منظر عام پر آئی یہ مطابق ہے : ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کے (۱۸۷۶ عیسوی سال جو علامہ نے قوسین میں ہجری تاریخ کے مقابلے میں لکھا ہے، غلط ہے چونکہ یہ تاریخ علامہ کی اپنی بیان کردہ تھی اور یہ انہیں بگمان غالب خاندان کے کسی بزرگ نے بتائی ہو گی) اس لیے اسے سیالکوٹ میونسپل کمیٹی کی تاریخ مندرجہ صدر پر، جو سالک مرحوم نے " ذکر اقبال " میں درج کی تھی، ترجیح دی گئی اور اب عام طور پر لوگ اسے ان کی تاریخ ولادت تسلیم کرنے لگے ۔ خود میں نے بھی اسی تاریخ کو ترجیح دی، اور جب میں نے ڈکشنری آف نیشنل بایو گرافی (کلکتہ) کی دوسری جلد کے لیے اپنا مضمون " اقبال " قلمبند کیا، تو اس میں ان کی تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہی لکھی ۔

بظاہر اس کے ساتھ اقبال کی تاریخ ولادت کا مسئلہ طے ہو جانا چاہیے تھا، لیکن تحقیق میں کسی بات پر حرف آخر کا حکم لگانا بہت مشکل ہے ۔ انہیں دنوں علامہ کے برادر بزرگ شیخ عطا محمد کے داماد (اور علامہ کی ہمشیر طالع بی کے پوتے) نظیر احمد صوفی نے دعویٰ کیا کہ (۱) ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو شیخ نتھو کے ہاں پیدا ہونے والا لڑکا انہوں نے اپنے چھوٹے بھائی غلام محمد کو دے دیا تھا، جن کے ہاں کوئی اولاد نرینہ نہیں تھی، اور (۲) یہ لڑکا کمسنی ہی میں فوت ہو گیا تھا، اور (۳) اسی سال شیخ نتھو کے ہاں ایک اور لڑکا ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو پیدا ہوا اور یہی دوسرا لڑکا علامہ اقبال ہیں ۔ بعد کو یہی بات زیادہ تفصیل سے ان کے صاحبزادے خالد نظیر صوفی نے اپنی کتاب " اقبال درون خانہ " میں شایع کی ۔ چونکہ نظیر احمد صوفی کی حیثیت گھر کے بھیدی کی سی تھی، لہذا ان کی بات کو ٹالنا یا نظر انداز کرنا ممکن نہیں تھا ۔ اس سے گویا تاریخ ولادت کا مسئلہ پھر مشتبہ ہو گیا ۔ اب فیصلہ دو تاریخوں کے درمیان کرنا تھا : ۹ نومبر ۱۸۷۷ء اور ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء ان مختلف آرا پر غور کرنے اور کسی حتمی نتیجے پر پہنچنے کے لیے " بزم اقبال " لاہور نے ۱۹۷۲ء میں ایک کمیٹی کی تشکیل کی کہ وہ تمام شہادتوں کا جائزہ لے کر فیصلہ کرے کہ علامہ کی تاریخ

ولادت کیا ہے ۔ اس کمیٹی میں ملک کے مشہور صاحب علم اور دانشور اور اقبال شناس شامل تھے ۔ لیکن یہ کمیٹی ابھی کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکی تھی کہ ہندوستان میں اقبال کی صد سالہ سالگرہ منانے کی تجویز کا غلغلہ بلند ہوا ۔ ایسے میں بھلا پاکستان کی حکومت کیونکر خاموش رہ سکتی تھی! چنانچہ انہوں نے فوراً سرکاری سطح پر ایک کمیٹی بنائی کہ وہ تاریخ ولادت کی تعیین کرے اور صد سالہ تقاریب اس کے بعد منعقد کی جائیں ۔

اس سرکاری کمیٹی کے دو تین اجتماع ہوئے ۔ آخری جلسہ یکم فروری ۱۹۷۴ء کو منعقد ہوا جس میں حسب ذیل متفقہ فیصلے کا اعلان کیا گیا (۴)

" یہ کمیٹی متعلقہ شواہد و قرائن کی چھان بین کے بعد اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ علامہ اقبال نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے کے پیش لفظ میں جو تاریخ ولادت درج فرمائی ہے ، اسے تسلیم کیا جائے ۔ علامہ نے اپنی تاریخ ولادت تین ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ تحریر فرمائی ہے ، جو عیسوی سنہ کے اعتبار سے ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہوتی ہے " ۔

اس پر حکومت پاکستان نے ۹ نومبر ۱۸۷۷ء تاریخ ولادت تسلیم کرلی اور اسی کے مطابق ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں میں صد سالہ تقریب منعقد ہوئی یقیناً کمیٹی نے تمام " حقائق اور شواہد کی چھان بین " میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا ہو گا ۔ آئیے ہم بھی اس مسئلے پر ایک نظر ڈالیں ۔

(۲)

علامہ نے اپنے تحقیقی مقالے کے ساتھ جو حالات لکھے تھے ، وہ یوں شروع ہوتے ہیں :

" میں ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ (۱۸۷۶ء) کو سیالکوٹ ۔ پنجاب (ہند) میں پیدا ہوا ۔ میری تعلیم عربی اور فارسی کی پڑھائی سے شروع ہوئی ۔ چند سال بعد میں نے ایک مقامی اسکول میں داخلہ لے لیا ، اور یوں اپنی یونیورسٹی

(یعنی انگریزی) تعلیم شروع کی ۔ میں نے پنجاب یونیورسٹی کا پہلا پبلک امتحان ۱۸۹۱ء میں پاس کیا" ۔

آگے انہوں نے اپنے تعلیمی مراحل کے سنین اور ملازمت کا ذکر کیا ہے، جو فی الحال ہمارے موضوع سے غیر متعلق ہے ۔

ان ابتدائی سطروں میں انہوں نے تین باتیں کہی ہیں:

(۱) ۔ میری تاریخ پیدائش ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ (۱۸۷۶ء) ہے

(۲) ۔ میری تعلیم کی ابتدا عربی اور فارسی کے مطالعے سے ہوئی ۔

(۳) ۔ چند برس بعد میں نے ایک مقامی اسکول میں داخلہ لے لیا اور یوں میری انگریزی تعلیم شروع ہوئی ۔

ان تینوں باتوں پر الگ الگ غور کرنے کی ضرورت ہے ۔

۱۔ ہجری تقویم کے مطابق ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ کی تاریخ انہیں کیسے معلوم ہوئی! اس سلسلے میں ان کے بھتیجے شیخ اعجاز احمد صاحب نے دو بیان دیے ہیں ۔ لکھتے ہیں:

(۵) ۔

(۱) دو سال بعد ۱۹۰۷ء میں جرمنی کی میونخ یونیورسٹی کے لیے مقالہ لکھا ۔ چونکہ یہ مقالہ ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لیے تھا اس لیے اس کے تعارفی نوٹ میں پیدائش کی تاریخ اور مہینہ بھی لکھنا چاہا، جو انہیں معلوم نہ تھا ۔ ظاہر ہے، اس کے لیے اپنے والد کو لکھا ہو گا ۔ میاں جی (یعنی شیخ نور محمد) کو تو ان کی تاریخ ولادت ہجری تقویم کے حساب سے ہی معلوم تھی، یعنی ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ جو انہوں نے بتلا دی ۔

چند صفحے بعد دوسری جگہ لکھتے ہیں: (۶)

مقالے کے تعارفی نوٹ میں علامہ کی بیان کردہ تاریخ ولادت، جو دراصل ان کے والد کی بتلائی ہوئی تھی، ایک وزن دار شہادت ہے ۔

گویا پہلی عبارت کا شک اور تذبذب (لکھا ہو گا) چند صفحات بعد یقین میں بدل گیا (والد کی بتلائی ہوئی تھی) لیکن تعجب اور حیرت کی بات یہ ہے کہ ۲۸ سال (یا ۳۲ سال) کی عمر تک انہیں ہندوستان کے قیام کے دوران میں، جب وہ ایم

اے تک کی تعلیم حاصل کر چکے تھے، اپنی تاریخ ولادت معلوم نہ ہوئی، یہ نہ انہیں ان کے والدین نے بتائی، نہ انہیں نے خود کسی سے دریافت کی۔ اور یہ انہیں جرمنی پہنچ کر ۱۹۰۷ء میں ڈاک کے ذریعے سے اپنے والد سے (؟) دریافت کرنا پڑی۔ (اس زمانے میں ہندوستان اور ولایت کے درمیان خط و کتابت کرنے کے لیے جو وقت درکار تھا، وہ بھی ملحوظ خاطر رہے)

قوسین میں (۱۸۷۶ء) مقصود بالذات نہیں ہے۔ اگرچہ اس کی اور اہمیت ہے لیکن یہاں یہ سال ہجری تاریخ کے متبادل کے طور پر لکھا گیا ہے۔ چونکہ یہ غلط ہے، ہم اسے نظرانداز کرنے میں حق بجانب ہیں۔

۲۔ فرماتے ہیں کہ میری تعلیم کی ابتدا عربی اور فارسی کی پڑھائی سے ہوئی۔ اس اجمال کی تفصیل مولانا سالک مرحوم نے دی ہے۔ فرماتے ہیں (۷) کہ اس زمانے میں بقول مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی، سیالکوٹ میں ان اصحاب کی زیر نگرانی درس و تدریس کے چار مکتب تھے: (۱) مولوی غلام مرتضیٰ، (۲) مولانا ابو عبد اللہ غلام حسین موحد، (۳) مولانا سید میر حسن (۴) مولوی مزمل۔ ان میں سے پہلی دوسری اور چوتھی درسگاہیں عربی اور دینیات کے لیے مخصوص تھیں۔ تیسرے صاحب یعنی مولانا سید میر حسن کے وہاں عربی اور فارسی ادب کی تعلیم کا خاص اہتمام تھا۔ شیخ نور محمد اگرچہ عرف عام میں ان پڑھ تھے، لیکن شروع سے علماء و صلحاء کی صحبت میں بیٹھتے اٹھتے آئے تھے۔ اس سے ان کے دل میں تصوف اور اسلامیات سے خاص رغبت اور شغف پیدا ہو گیا تھا۔ یہی باعث ہے کہ جب اقبال پڑھنے کی عمر کو پہنچے، تو شیخ صاحب نے انہیں اپنے محلے کی مسجد حسام الدین (۸) میں مولانا غلام حسین موحد کے مدرسے میں قرآن اور دینیات پڑھنے کے لیے بھیج دیا۔ (یہ سالک مرحوم نے لکھا ہے لیکن قرائن یہ ہیں کہ وہ پہلے عمر شاہ صاحب کے مکتب میں قرآن وغیرہ پڑھنے کے لیے داخل ہوئے اور پھر اس کے بعد مولانا غلام حسین کے مدرسے میں گئے۔ عمر شاہ کے مکتب میں کتنے دن رہے، اس سے متعلق کچھ معلوم نہیں۔) مولوی سید میر حسن بھی کبھی کبھی مولانا غلام حسین موحد سے ملنے آیا کرتے تھے۔ یہاں انہوں نے اقبال کو بھی طلبہ میں دیکھا۔ ایک دن انہوں نے مولانا موحد سے

پوچھا کہ یہ کس کا بچہ ہے ؟ بتایا گیا کہ شیخ نور محمد کا اس پر میر حسن صاحب نے خود شیخ نور محمدؒ سے کہا کہ اقبال کو اس مدرسے سے اٹھالیجیے اور میرے پاس بھیج دیجیے ، اسے میں پڑھاؤنگا ۔ غرض کچھ ٹال مٹول کے بعد اقبال ، میر حسن کے مدرسے میں پہنچ گئے ۔ یہاں انہوں نے فارسی اور عربی کے متون پڑھے اور جب دونوں زبانوں کا صحیح ذوق پیدا ہو گیا ، تو میر صاحب موصوف نے ساتھ لے جا کر ان کا اسکاچ مشن اسکول ، سیالکوٹ میں داخلہ کرا دیا ، جہاں وہ خود اس دوران میں مدرس مقرر ہو چکے تھے ۔

اقبال نے اپنی مندرجہ صدر خود نوشت میں عمر شاہ اور مولانا غلام حسین موحد اور مولانا میر حسن کے مدرسوں میں تعلیم پانے کی مدت " چند سال " (A FEW YEARS) بتائی ہے اور اسکول میں داخلے کو " یونیورسٹی تعلیم " (UNIVERSTY CAREER) کے آغاز سے تعبیر کیا ہے ۔

اس بات پر بہت لے دے ہوئی ہے کہ ان مدرسوں میں تعلیم کی مدت کتنی تھی ! ڈاکٹر وحید قریشی لکھتے ہیں (۱۰) :

" حقیقت یہی ہے جو علامہ نے خود بیان کی کہ سکول کے داخلے سے قبل " چند برس " انہوں نے مکتب میں بسر کیے اس کی مدت ایک دو برس تھی ، یا زیادہ ، اس کے بارے میں حتمی طور پر کچھ کہنا ممکن نہیں ۔ A FEW YEARS سے مراد " کئی برس " (۱۱) ہے ۔ اگر مکتبی تعلیم کے بعد علامہ نے پہلی جماعت میں داخلہ لیا ہو ، تو ان کا اور ان کے ہم جماعتوں کی عمر کا فرق ضرور رہیگا ۔ اور اگر چند جماعتیں چھوڑ کر براہ راست اوپر کی کلاس میں داخلہ لیا ہو ، تو پھر عمر کے فرق کا امکان باقی نہیں رہتا ۔ دوسرے قرینے کے لیے کوئی معاصر یا متاخر شہادت نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بالائی جماعتوں میں داخلہ نادر الوقوع ہوتا ہے ۔ اگر علامہ نے براہ راست کسی بالائی جماعت میں داخلہ لیا ہوتا ، تو اعزہ و احباب اس کا ذکر ضرور کرتے ۔ معاصرین و متاخرین کی خاموشی سے شاید یہ نتیجہ نکالنا خلاف واقعہ نہ ہو کہ پانچ برس کی مکتب نشینی کے بعد علامہ نے براہ راست پہلی جماعت ہی میں داخلہ لیا A

FEW YEARS کی ترکیب ظاہر کرتی ہے کہ اس کی حدود بخوبی تین برس سے نو برس کے زمانے تک حاوی ہیں ۔ اگر محتاط انداز بیان اختیار کیا جائے تو ایک یا دو برس یا تین برس تک کے لیے بھی گنجائش موجود ہے "۔

اس پر تبصرہ کرتے ہوئے جسٹس جاوید اقبال لکھتے ہیں : (۱۲)

دراصل اقبال کے تعلیمی ریکارڈ کی سنہ ۱۸۷۳ء سے مطابقت ہی اسی صورت ممکن ہے کہ یہ تصور کیا جائے کہ اقبال پانچ سال کی عمر میں مکتب میں بیٹھے ۔ پانچ برس مکتب نشینی میں گزارے اور اردو ، فارسی ، عربی کی تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد دس سال کی عمر میں اسکول کی پہلی جماعت میں داخل ہو کر پھر الف ، بے سے ابتدا کی ۔۔۔۔۔۔ سید میر حسن اسکاچ مشن اسکول میں پڑھاتے تھے ، اور انہی کی وساطت سے اقبال اس اسکول میں داخل ہوئے ۔ عین ممکن ہے کہ ذہین اور ہونہار ہونے کے سبب سید میر حسن نے انہیں پہلی جماعت کی بجائے دوسری یا تیسری جماعت میں داخل کرایا ہو ۔۔۔۔۔ اس زمانے میں اسکول کی پہلی چار جماعتوں میں بچوں کے سارے کے سارے مضمون اردو میں پڑھائے جاتے تھے اور انگریزی کی ابتدا عموماً پانچویں جماعت سے ہوتی تھی ۔ ان حالات میں کیا یہ قیاس کرنا واجب ہے کہ اقبال نے پانچ سال مکتب میں اردو فارسی اور عربی پڑھنے کے بعد دس سال کی عمر میں اسکول کی پہلی جماعت سے پھر الف ، بے کی تدریس کی ہو گی ؟

ڈاکٹر وحید قریشی مصر ہیں کہ اقبال نے براہ راست کسی بالائی جماعت میں داخلہ لیا ہوتا ، تو ان کا داخلہ نادر الوقوع ہوتا اور وہ اعزہ و احباب سے اس کا ذکر ضرور کرتے لیکن ۔ اگر پانچ سال مکتب نشینی کے بعد دس برس کی عمر میں انہوں نے اسکول کی دوسری یا تیسری جماعت میں داخلہ لیا ، تو یہ کون سی ذکر کرنے والی بات تھی ! ۔۔۔۔۔ بہرحال ہمارے پاس اس کا بھی کوئی ثبوت نہیں کہ مکتبی تعلیم سے فراغت کے بعد اقبال نے اسکول کی پہلی جماعت میں داخلہ لیا ، بلکہ اقبال کی ذہانت کو پیش نظر رکھتے

ہوئے یہ بات قرین قیاس معلوم نہیں ہوتی "۔

A FEW انگریزی زبان کی ترکیب ہے۔اس کے معنی انگریزی کے روز مرہ کے مطابق ہی متعین کیے جائینگے۔ تعجب ہوتا ہے کہ وحید قریشی نے کیسے اس کے معنی " ایک دو برس " یا " اس کی حدود بخوبی تین برس سے نو برس تک " کے لے لیے۔ جو اصحاب انگریزی زبان کے مزاجدان اور اس کے محاورہ شناس ہیں ، وہ خوب جانتے ہیں کہ A FEW کا اطلاق پانچ سے کم پر نہیں ہوتا۔اگر دو تین ، چار کہنا مقصود ہو ، تو دو کے لیے COUPLE کہیں گے۔ دو تین (دو یا تین) ، تین چار (تین یا چار) کہیں گے۔آپ نے اگر A FEW کا روز مرہ استعمال کیا ہے ، تو لازماً اس کے معنی پانچ یا اس سے زیادہ کے ہونگے۔ یقیناً اقبال اتنی انگریزی تو جانتے ہی تھے۔

ڈاکٹر وحید قریشی نے اسے تین سے نو " برس تک ، ممکن ہے ، فارسی کے " اند " سے اشتباہ کی بنا پر کہا ہو لیکن یہاں بات انگریزی کی ہو رہی ہے۔لہذا ہمیں انگریزی کے استعمال کی پیروی کرنا پڑیگی ، نہ کہ فارسی کی۔

جسٹس جاوید اقبال نے ایک امکان کا سہارا لے کر عجیب و غریب موشگافیاں کی ہیں۔فرماتے ہیں کہ اتنے برس کی مکتب نشینی کے بعد " عین ممکن " ہے کہ انہیں پہلی جماعت کی بجائے دوسری یا تیسری میں داخل کرایا گیا ہو "۔ان کے خیال میں یہ قیاس کرنا واجب نہیں کہ اقبال نے " پانچ سال (۱۳) مکتب میں اردو ، فارسی اور عربی پڑھنے کے بعد دس سال کی عمر میں اسکول کی پہلی جماعت سے پھر الف ، بے کی تدریس کی ہو "۔

اس میں دو مغالطے ہیں۔اول ، ان مدارس میں اقبال نے اردو پڑھی ہی نہیں۔یہ نہ جب کا دستور تھا ، نہ اب ہے۔ان مدرسوں میں قرآن اور دینیات کے علاوہ اردو بطور مضمون پڑھائی ہی نہیں جاتی۔پس یہ خیال کرنا کہ عمر شاہ یا مولانا غلام حسین موحد کے مدرسے میں انہوں نے اردو پڑھی تھی " غلط فہمی سے زیادہ نہیں ہے "۔مولانا سید میر حسن کے وہاں کا زمانہ تدریس ! تو ان کے ہاں عربی اور فارسی متون پر توجہ تھی۔یہاں بھی اردو کا سوال نہیں اٹھتا ، اور اگر کچھ ہو گا تو

برائے نام سے زیادہ نہیں ہو گا۔ اس لیے، جسٹس جاوید اقبال کا یہ سوال کہ کیا ان دونوں مد' ں میں پانچ سال اردو، فارسی اور عربی پڑھنے کے بعد، ان کا پھر الف بے سے شروع کرنا قرین قیاس ہے، بے محل ہے۔ غالباً کسی اور نے یہ لکھا بھی نہیں کہ انہوں نے ان اساتذہ کے ہاں اردو بھی پڑھی تھی۔

دوسری بات یہ کہ اسکول میں صرف اردو ہی نہیں پڑھائی جاتی، بلکہ کچھ اور مضامین کی تعلیم بھی ہوتی ہے .و اردو کے ذریعے سے پڑھائے جاتے ہیں۔ اگر اقبال نے ان تینوں جگہوں میں اردو پڑھی بھی ہوتی تو بقیہ مضامین تو انہیں لازماً پڑھنا ہی تھے اور یہ اسکول میں داخلہ اور استاد کے پڑھانے کے بغیر ممکن نہیں تھا۔ لہذا یہ ضروری تھا کہ وہ اسکول کے پہلے درجے میں داخلہ لیتے۔

رہا یہ سوال کہ انہیں اسکول جانے پر پہلے درجے کی جگہ کسی اونچے درجے میں داخلہ مل گیا ہوتا، تو اس سلسلے میں ڈاکٹر وحید قریشی نے بجا لکھا تھا کہ اگر ایسا ہوتا تو نادر الوقوع ہونے کے باعث اعزہ و احباب ضرور اسے یاد رکھتے، اور کسی نہ کسی مرحلے پر اس کا ذکر کرتے کہ اقبال کو پہلی جماعت میں پڑھنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی، انہوں نے تعلیم شروع ہی دوسرے یا تیسرے یا کسی اونچے درجے سے کی تھی۔ جسٹس جاوید اقبال نے درمیان میں ایک لفظ "سے" کا اضافہ کر کے اسے یوں بنا دیا کہ اقبال "اعزہ و احباب" سے "اس کا ذکر ضرور کرتے"۔ ناظرین دیکھیں کہ ایک لفظ کے اضافے سے معنی میں کتنا فرق پیدا ہو گیا ہے۔ دونوں فقروں کے فاعل ہی بدل گئے ہیں۔

جسٹس جاوید اقبال کا یہ فرمانا کہ "ہمارے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں کہ مکتبی تعلیم سے فراغت کے بعد اقبال نے اسکول کی پہلی جماعت میں داخلہ لیا": غلا' منطق ہے اور قطعاً ناقابل قبول۔ خدا معلوم انہوں نے یہ الٹی گنگا کیسے بہا دی ہے! اگر کوئی طالب علم پہلی مرتبہ اسکول میں داخلے کے لیے جاتا ہے، تو حسب دستور اسے پہلے درجے میں داخل کیا جائے گا۔ اس کے لیے اسے بعد کو، کوئی ثبوت پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ عام رواج ہے، مسلمہ اصول ہے۔ ہاں اگر اس کے برخلاف، اسے پہلے درجے کی جگہ کسی اونچے درجے میں داخل کیا جائے

اور وہ بعد کو یہ دعویٰ کرے کہ عام دستور کے خلاف اسے اونچے درجے میں داخلہ ملا تھا، تو چونکہ یہ عام رواج اور روز مرہ کے مشاہدے کے خلاف بات ہو گی، اسے اس کا ثبوت مہیا کرنا پڑے گا۔ ایک شخص اگر کہتا ہے کہ آج میں نے سورج نکلتے دیکھا، تو ہم اس سے یہ نہیں پوچھینگے کہ کس طرف سے؟ یہ ہمارا روز مرہ کا مشاہدہ ہے کہ سورج مشرق کی طرف سے نکلتا ہے۔ اس کے کہنے پر ہم یہی خیال کرینگے کہ اس نے سورج مشرق کی طرف سے طلوع ہوتے دیکھا ہے لیکن اگر وہ یہ کہے کہ میں نے سورج مغرب کی طرف سے نکلتے دیکھا، تو ہم فوراً اس سے اس کا ثبوت طلب کرینگے کیونکہ یہ بات غیر معمولی اور عام تجربے کے خلاف ہے۔

پس، اگر اقبال پہلی جماعت میں داخل ہوئے تھے، تو یہ ٹھیک ہے، ایسا ہی ہوتا آیا ہے، ان کے ساتھ بھی یہی ہوا ہو گا۔ اس کے لیے ثبوت کیسا؟ لیکن دعویٰ تو جسٹس جاوید اقبال کر رہے ہیں کہ "عین ممکن ہے کہ سید میر حسن نے انہیں (اقبال کو) ۔۔۔۔ پہلی جماعت کی بجائے دوسری جماعت یا تیسری جماعت میں داخل کرایا ہو"۔ تو یہ غیر معمولی بات ہے، وہ اس کا ثبوت فراہم کریں۔

یہاں ضمناً ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے۔

۱۸۷۷ء کی تاریخ ولادت کے مدعی اور موید ان ابتدائی مدرسوں کی تعلیم کا زمانہ کم از کم دکھاتے ہیں کیونکہ دوسری صورت میں عمر کا مسئلہ ان کے راستے میں حائل ہو جاتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ایک دو برس کی مدت بھی ان پر شاق گذرتی ہے، پانچ چھ برس کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ سوال یہ ہے: اگر کوئی پانچ چھ برس کی عمر کا لڑکا کسی علمی یا دینی مدرسے میں سال ایک پڑھے (اور ایک دو سال کی حد بندی کی صورت میں اقبال نے دونوں تینوں جگہ ایک ایک برس بھی نہیں گذارا ہو گا) تو وہ کتنا استفادہ کر سکتا ہے؟ وہاں عربی اور فارسی کے جو متون بھی اس نے پڑھے ہوں، ان کی تعداد اور متن کی مقدار کیا ہو گی؟

روایت ہے کہ مولانا سید میر حسن نے شیخ نور محمد سے یہ کہا تھا کہ اقبال کو مولانا غلام حسین موحد کے مدرسے سے اٹھا لیجیے، اور میرے پاس بھیج دیجیے میں اسے پڑھاؤں گا۔ اگر انہیں چند ماہ بعد اقبال کو اسکاچ مشن اسکول ہی میں داخل

کرا دینا تھا، تو مولانا غلام حسین موحد کے مدرسے میں تعلیم جاری رہنے میں کیا قباحت تھی! اور مولانا سید میر حسن نے اقبال کو کیا پڑھایا، جس کی خاطر وہ انہیں وہاں سے اٹھوا کے لائے تھے۔

اسی سے ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے:

اقبال کو ساری عمر مولانا سید میر حسن سے جو ارادت اور عقیدت رہی، وہ کسی سے مخفی نہیں دیکھیے ۱۹۰۵ء میں انگلستان جاتے ہوئے ان سے متعلق اپنی نظم "التجائے مسافر" میں لکھتے ہیں:

وہ شمع بارگہ خاندان مرتضوی
رہے گا مثل حرم جس کا آستاں مجکو
نفس سے جس کے کھلی میری آرزو کی کلی
بنایا جس کی مروت نے نکتہ داں مجکو
دعا یہ کر کہ خداوند آسمان و زمیں
کرے پھر اس کی زیارت سے شادماں مجکو

(بانگ درا ص ۹۷)

کیا ایسے عمیق اور دیرپا ارادتمندانہ جذبات چند مہینے یا ایک سال کے تعلق تلمذ سے (اور وہ بھی چھ برس کی عمر میں) پیدا ہو جاتے ہیں؟ ایک جگہ انہوں نے اپنے آپ کو سید میر حسن کی تصنیف بھی کہا ہے۔

(۳) ۔ حسن اتفاق سے جسٹس جاوید اقبال کے ایک سوال کا ثبوت مل گیا ہے، جو بقول شیخ اعجاز احمد "ناقابل تردید" ہے (۱۴) یعنی ان کا اسکول کے درجہ اول میں داخلہ شیخ صاحب موصوف لکھتے ہیں (۱۵)۔

"ڈاکٹر سید سلطان محمود حسین ایم اے، پی، ایچ ڈی گورنمنٹ ڈگری کالج، لیسرور میں اردو کے لکچرار ہیں۔ بقول ان کے تحقیق و جستجو ان کا بہترین مشغلہ ہے، خصوصاً ایسے موضوعات کی تحقیق جس پر کسی شخص نے قلم نہ اٹھایا ہو۔ عرصہ سے وہ علامہ اقبال پر بھی تحقیق کر رہے ہیں۔ انہوں نے رائے گوپال سنگھ انسپکٹر آف اسکولز، لاہور سرکل کی ۸ اپریل ۱۸۸۵ء کی

رپورٹ ڈھونڈھ نکالی ہے، جو سکاچ مشن سکول، سیالکوٹ کے پرائمری حصے کے امتحان کے متعلق ہے، جو انہوں نے ۱۸۸۵ء میں ماہ اپریل کی ابتدائی تین تاریخوں میں لیا۔ جو طلباء لوئر پرائمری (پہلی جماعت) کے امتحان میں کامیاب ہوئے ان میں سرفہرست علامہ کا نام ہے۔"

اس تحقیق کے متعلق ان کا مقالہ "اقبال کی پہلی جماعت کا نتیجہ" کے عنوان سے اقبال اکادمی، لاہور کے "اقبال ریویو" بابت اگست ۱۹۸۳ء میں شائع ہو گیا ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ علامہ نے یکم اپریل ۱۸۸۴ء کو اسکول کی پہلی جماعت میں داخلہ لیا تھا۔ یہی علامہ کی خود نوشت کے آغاز کی تیسری شق ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے مختلف امتحانوں کی تاریخیں دی ہیں، جو انہوں نے پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیے تھے۔

۱۔ مڈل کلاس (آٹھواں): ۱۸۹۱ء

۲۔ میٹرک (دسواں): ۱۸۹۳ء

۳۔ انٹرمیڈیٹ: ۱۸۹۵ء

۴۔ بی۔ اے: ۱۸۹۷ء

۵۔ ایم اے: ۱۸۹۹ء

یہ سب تاریخیں درست ہیں، اور ان کی تصدیق ان اسناد سے بھی ہوتی ہے جو یونیورسٹی سے جاری ہوئی تھیں اور موجود ہیں۔

ستم یہ ہے کہ ان میں سے کسی پر بھی تاریخ ولادت درج نہیں ہے۔ صرف (۱) اور (۳) پر عمر کی نشاندہی کی گئی ہے۔ مڈل کی سند کی پشت پر عمر کے خانے میں لکھا ہے صرف پندرہ سال۔ یہ غالباً اس بیان کے مطابق ہے جو ان کے پہلے درجے میں داخلے کے وقت ان صاحب نے دیا، جو انہیں اسکول میں داخل کرانے کو ساتھ لے گئے تھے۔ اسی بنا پر بعد کی سند (۳) کے "درخواست داخلہ میں دی گئی عمر کے خانے میں عمر ۱۹ سال دی گئی ہے۔

حیرت ہوتی ہے کہ وہ اصحاب جو ہر طرح کی شہادت کو معمولی سے معمولی

عذر پر مشکوک قرار دینے اور رد کر دینے میں، تامل نہیں کرتے، ان دونوں سندوں کے ان اندراجات کو الہامی شہادت کا درجہ دے کر ان کی بنیاد پر علامہ کی ولادت متعین کرنے میں زرا جھجکے نہیں کرتے، یہ یادداشت کس نے لکھی؟ یہ کس تاریخ ولادت کی بنا پر لکھی گئی؟ اول یوم انہیں اسکول میں داخل کرانے والے کون صاحب تھے؟ کیا وہ تاریخ ولادت یا عمر سے واقف ہونے کے موقف میں تھے؟ ان باتوں کی کوئی پروا نہیں لیکن چونکہ یہ عمر ان کے مفروضہ نظریے کے ثابت کرنے میں مفید ہو سکتی ہے، اس لیے یہ سب اعتراضات نظر انداز کر دیے گئے ہیں۔ یہ کہاں کی تحقیق ہے!

جیسا کہ لکھا گیا، ان کے مڈل کے امتحان (۱۸۹۱ء) کی سند پر عمر کے خانے میں ان کی عمر "صرف ۱۵ سال" درج ہے۔ خلاف معمول تاریخ ولادت کا کہیں اندراج نہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جب وہ اسکول میں داخل کرائے گئے تھے، تو اس وقت بھی ان کے داخلے کے فارم پر تاریخ پیدائش نہیں لکھی گئی تھی، بلکہ صرف اندازاً عمر کی نشاندہی کی گئی۔ اسکول میں داخلہ یا تو ان کے والد شیخ نور محمد نے کرایا (یا شاید ان کے برادر بزرگ شیخ عطا محمد نے) یا پھر ان کے عربی فارسی مدرسہ کے استاد مولانا سید میر حسن نے۔ اگر داخلہ والد نے کرایا ہوتا، تو تعجب کا مقام ہے کہ انہوں نے تاریخ ولادت کیوں نہ لکھوائی، ان سے زیادہ اس کا جاننے والا اور کون تھا! کم و بیش یہی بات شیخ عطا محمد سے متعلق بھی کہی جا سکتی ہے۔ ہاں، اگر داخلہ سید میر حسن نے کرایا، تو ممکن ہے کہ وہ اسے نہ جانتے ہوں لیکن اس صورت میں جب علامہ کے والد تھوڑے فاصلے پر موجود تھے، تو انہوں نے ان سے یہ کیوں نہ دریافت کی! بلکہ اگر یہ بات ان کے علم میں نہ تھی، تو اسکول جانے سے پہلے انہیں یہ علامہ کے والد سے دریافت کرنا چاہیے تھی۔ انہیں یہ تو معلوم تھا کہ داخلے کے وقت دوسرے کوائف کے ساتھ تاریخ ولادت بھی پوچھی جائیگی۔ خیر، چونکہ مولانا سید میر حسن خود اسی اسکول میں ٹیچر تھے، اس لیے بظاہر ان کی خاطر کسی نے زیادہ پوچھ گچھ نہ کی، اور صرف اندازاً عمر کی نشاندہی پر داخلہ ہو گیا۔ یہ بھی محض قیاس ہے، خدا معلوم حقیقت کیا ہے؟

یہی عمر ایم ، اے (۱۸۹۹ء) کے امتحان تک چلتی رہی ۔ لیکن اس سے ان کی تاریخ ولادت کے بارے میں استدلال کرنا کیونکر درست ہو سکتا ہے ! اس عمر کے لکھنے والے کا نام تک معلوم نہیں (یقیناً وہ علامہ کے خاندان کا کوئی آدمی نہیں ہے) ۔ اسے خود ان کی تاریخ ولادت کا علم نہیں اور وہ اس کے معلوم کرنے کی معمولی سی کوشش بھی نہیں کرتا ۔ ایسے میں اس کا اندازے سے عمر کی نشاندہی کرنا کیونکر قابل اعتماد ہو سکتا ہے ۔

آئیے ، اب معلومہ کوائف کی روشنی میں علامہ کی خود نوشت کا جائزہ لیں :

تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء (۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ)

بسم اللہ (عمر ۴ سال ۴ ماہ ، چار دن) (۱۶) : ۹ جنوری ۱۸۸۱ء (۷ صفر ۱۲۹۸ھ) عربی فارسی تعلیم (۵ برس) (۱۷) : آخر ۱۸۸۵ء تک :

اسکول میں داخلہ : یکم اپریل ۱۸۸۴ء

مڈل اسکول کا امتحان : ۱۸۹۱ء

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ جب تک عربی ، فارسی مدارس کی تعلیم تین برس تک محدود نہ کی جائے ، یہ حساب ٹھیک نہیں ہو سکتا اور یہ خود علامہ کے بیان کے خلاف ہے ۔

اب اسے الٹے ہاتھ سے دیکھیے :

مڈل کا امتحان : ۱۸۹۱ء

اسکول میں داخلہ : یکم اپریل ۱۸۸۴ء

عربی فارسی کی تعلیم کا آغاز (یعنی بسم اللہ) : ۱۸۷۹ء

تاریخ ولادت : ۱۸۷۴ء

اس سے نومبر ۱۸۷۷ء کی ولادت ٹھیک نہیں ہو سکتی ۔

(۳)

اس دوران میں کچھ اور معلومات حاصل ہوئیں جن سے معلوم ہوا کہ تاریخ ولادت نہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء ہے ، نہ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ، بلکہ ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء ہے ۔ علامہ کے بڑے بھائی شیخ عطا محمد کے نواسے (اور ان کی بڑی ہمشیر طالع بی کے پرپوتے)

جناب خالد نظیر صوفی نے ۱۹۷۱ء میں اپنی کتاب "اقبال درون خانہ" شائع کی ۔ اس میں انہوں نے دعویٰ کیا کہ علامہ کی ولادت نہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کی ہے، نہ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کی بلکہ وہ ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو پیدا ہوئے تھے ۔ انہوں نے اپنے دعوے کی تائید میں سیالکوٹ میونسپل کمیٹی کے دفتر "موالید و اموات کے بعض اندراجات شائع کیے، جو حسب ذیل ہیں (۱۸) ۔

نمبر	تاریخ پیدائش	لڑکی یا لڑکا	ولدیت	محلہ	پیشہ قوم، مذہب	اطلاع کنندہ
(۱) ۴۳۳	۶ ستمبر ۱۸۷۰ء	یک لڑکی	نتھو	چوڑی گراں	کشمیری	رفیق
(۲) ۲۴۰	۲۲ فروری ۱۸۷۳ء	یک لڑکا	نتھو	کشمیریاں	کشمیری	نتھو
(۳) ۱۰۴۸	۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء	یک لڑکا	نتھو	چوڑی گراں	مسلمان خیاط	علی محمد ولد غلام محی الدین
(۴) ۹۶۲	۱۴ نومبر ۱۸۷۶ء	یک لڑکی	نتھو ولد محمد رفیع	کشمیریاں	مسلمان کشمیری	نتھو

انہوں نے اس کی وضاحت یوں کی ہے (۱۹):

۱ ۔ یہ اندراج علامہ کی ہمشیر طالع بی سے متعلق ہے، جو ان سے تین برس بڑی تھیں ان کا انتقال تقریباً ۳۲ برس کی عمر میں ۱۳ جولائی ۱۹۰۲ء کو ہوا ۔

۲ ۔ اس لڑکے کی پیدائش پر علامہ کی والدہ نے اسے اپنے شوہر شیخ نور محمد (شیخ نتھو) کے ایما پر اپنی دیورانی (یعنی شیخ غلام محمد برادر خورد شیخ نور محمد) کی جھولی میں ڈال دیا کیونکہ ان کے ہاں کوئی اولاد نرینہ نہیں تھی ۔ قضائے الہیٰ سے یہ بچہ شیر خواری کے زمانے ہی میں چل بسا ۔

یہی وہ لڑکا ہے، جس کی تاریخ پیدائش پہلے علامہ سے منسوب کی گئی تھی (ذکر اقبال: ص ۱۰)

۳ ۔ جس لڑکے کا ذکر (۲) پر ہوا اور جسے اس کی والدہ نے اپنی دیورانی کو دے دیا تھا اس کے بعد اسی سال کے آخر میں یہ دوسرا لڑکا پیدا ہوا ۔ یہی علامہ اقبال ہیں ۔

۴ ۔ یہ علامہ کی ہمشیر کریم بی کی ولادت کا اندراج ہے، جو ان سے تین برس چھوٹی تھیں ۔ ان کا ۸۱ ۔ ۸۲ سال کی عمر میں یکم جولائی ۱۹۵۸ء کو انتقال ہوا ۔ میونسپل

کمیٹی کے رجسٹر میں یہ وفات ۴ جولائی ۱۹۵۸ء کو مندرج ملتی ہے۔

سب سے چھوٹی ہمشیر زینب بی سے متعلق رجسٹر میں کوئی اندراج نہیں ملا۔ خالد نظیر صوفی کے ان بیانات پر بہت بحث ہوئی ہے۔ شیخ اعجاز احمد اور جسٹس جاوید اقبال نے اپنی اپنی تحریروں میں ان کے بیشتر بیانات سے اختلاف کیا ہے۔

(۱) ۔ سب سے پہلے جس لڑکی کا اندراج ہے، اسے علامہ کی بڑی بہن طالع بی سے منسوب کیا گیا ہے اور دونوں اس کی صحت تسلیم کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں شیخ نتھو کی سکونت بھی محلہ چوڑی گراں کی دی ہے جہاں علامہ کے خاندان کی رہائش تھی، اور اس کا اطلاع دہندہ رفیق ہے، جو شیخ نور محمد (نتھو) کے والد کا نام ہے (۲۰)۔

یہ دونوں دلیلیں خود ان اصحاب کے اپنے قائم کردہ معیار کے مطابق کافی نہیں۔ کیا یہ تحقیق کر لیا گیا ہے کہ چوڑی گراں کے محلے میں کوئی اور محمد رفیق نہیں تھا، جو علامہ کے والد شیخ نور محمد (نتھو) کا نہیں کسی اور نتھو کا رشتے دار یا دوست ہو کیونکہ وہ اس محلے میں اور نتھوؤں کی موجودگی تو تسلیم کرتے ہیں (۲۱)

اس سلسلے میں ایک اور بات بھی یاد رہے کہ اگر یہ رفیق واقعی شیخ نور محمد (نتھو) کے والد رفیق ہی ہیں۔ تو اس اندراج کے وقت ان کی عمر کسی طرح بھی (۷۰) برس سے کم نہیں ہو گی۔ کیا گھر میں خود شیخ نور محمد کے اور دوسرے کم عمر اصحاب کے موجود ہوتے ہوئے ایک ستر سالہ بزرگ کو میونسپل کمیٹی میں رپورٹ کرنے کے لیے بھیج دینا تعجب کا مقام نہیں؟

اس سے یہ خیال نہ کیا جائے کہ میں اس اندراج کے طالع بی سے متعلق ہونے کے نظریے کا منکر ہوں۔ بلکہ یہ معترضین کے غیر متعین طریقہ استدلال کے خلاف احتجاج ہے (۲) اپنی دادی اماں (یعنی والدہ علامہ اقبال) کے جذبہ ایثار کی مثال دیتے ہوئے شیخ اعجاز احمد صاحب لکھتے ہیں: (۲۲)

> "میاں جی (والد علامہ اقبال) کے چھوٹے بھائی غلام محمد کے ہاں لڑکیاں ہی ہوئی تھیں۔ ان کی اہلیہ کو لڑکے کی بڑی تمنا تھی، اور اس لیے وہ بہت دلگیر رہتی تھیں۔ ایک مرتبہ دونوں بھائیوں کی بیویاں امید سے

ہوئیں ۔اس مرتبہ بے جی کو اللہ میاں نے لڑکا عطا کیا اور ان کی دیورانی کے پھر لڑکی پیدا ہوئی ۔اس کے غم واندوہ کو دیکھتے ہوئے بے جی نے ان سے کہا کہ لڑکا تم لے لو اور لڑکی مجھے دے دو ۔چنانچہ بچوں کا تبادلہ ہو گیا لیکن وہ لڑکا شیر خواری کی عمر ہی میں فوت ہو گیا ۔ بے جی نے اپنی گود خالی کر کے دیورانی کی لڑکی پھر انہیں واپس دے دی ۔ اللہ تعالیٰ کو شاید بے جی کا ایثار پسند آیا کہ فوت ہونے والے لڑکے کا نعم البدل، علامہ اقبال ایسا فرزند عطا فرمایا ۔"

لیکن وہ یہ نہیں مانتے کہ میونسپل کمیٹی کا یہ اندراج (۲) اسی واقعے سے متعلق ہے ۔اس سلسلے میں جسٹس جاوید اقبال فرماتے ہیں: (۲۳)

" اقبال کے خاندان کے بزرگ اور معتبر افراد اس بات پر متفق ہیں کہ اقبال کی پیدائش سے قبل شیخ نور محمد کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جو شیر خواری کی عمر میں فوت ہو گیا ۔اس بنا پر شیخ اعجاز احمد کی رائے میں اس اندراج کا اقبال کی پیدائش سے کوئی تعلق نہیں ، گو فقیر سید وحید الدین بیان کرتے ہیں کہ ان کی تحقیق کے مطابق یہ اندراج شیخ نور محمد کے ہاں ایک لڑکے کی پیدائش کے متعلق ہے ، جو اقبال سے تین چار سال پہلے پیدا ہو کر شیر خواری کی عمر میں وفات پا گیا ۔ راقم (یعنی جسٹس جاوید اقبال) کی رائے میں ، جس سے شیخ اعجاز احمد نے بھی اتفاق کیا ہے " شیخ نور محمد کی اولاد سے متعلق ہر وہ پیش کردہ اندراج جس میں سکونت والد کے خانے میں محلہ چوڑیگراں درج نہیں ، مشکوک سمجھا جانا چاہیے ۔ اس لیے متذکرہ اندراج کا تعلق اقبال کی پیدائش سے قبل اس لڑکے کی پیدائش سے بھی نہیں جو شیر خواری کی عمر میں فوت ہو گیا تھا ۔ عین ممکن ہے کہ یہ اندراج کسی ایسے بچے کی پیدائش کا ہو جو محلہ چوڑیگراں کی بجائے محلہ کشمیریاں میں سکونت پذیر کسی نتھو کشمیری کے ہاں پیدا ہوا ہو اور جس کا اطلاع کنندہ اس کا والد ہو ۔"

مجھے اعتراف ہے کہ بد قسمتی سے میں یہاں شیخ اعجاز احمد صاحب کا استدلال

پوری طرح سے سمجھ نہیں پایا وہ خود فرماتے ہیں کہ ان کے گھر میں یہ روایت عام ہے کہ علامہ اقبال کی ولادت سے پہلے ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جسے ان کی دادی نے اپنی دیورانی کو دے دیا، اور جو شیر خواری کے زمانے میں فوت ہو گیا۔ خالد نظیر صوفی صاحب نے، میونسپل رجسٹر کی شہادت پر، علامہ اقبال کی پیدائش سے پہلے ایک لڑکے کی نشاندہی کی، جسے وہ یہ لڑکا بتاتے ہیں۔ کرنیل سید وحید الدین کہتے ہیں (۲۴) کہ یہ لڑکا "اقبال سے تین چار سال پہلے پیدا ہو کر شیر خواری کی عمر میں فوت ہو گیا"۔ اگر ان اصحاب کا نظریہ ولادت (۱۸۷۷ء) ٹھیک ہے، تو (۱۸۷۳ء) میں اس لڑکے کی ولادت ہونا چاہیے تھی۔ اس صورت میں جناب خالد نظیر صوفی کا یہ کہنا کہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء والا ہی وہ لڑکا ہے، عین قرین قیاس ہے۔ اگر شیخ اعجاز احمد صاحب اس لڑکے کو مشاراً الیہ لڑکا تسلیم نہیں کرتے، تو وہ بتائیں کہ یہ شیر خواری کے زمانے میں فوت ہو جانے والا لڑکا تقریباً کس سال پیدا ہوا؟

یہ فیصلہ کر دینا کہ جہاں کہیں محلہ کشمیریاں کی سکونت درج ہے، وہ اندراج مشکوک ہے، کافی نہیں۔ محلہ چوڑیگراں اور محلہ کشمیریاں ایک دوسرے سے متصل ہیں (تھے) ایک جگہ دونوں محلوں کا نقطہ انفصال ہے، یعنی وہاں ایک محلہ ختم ہوتا ہے۔ اور دوسرا شروع ہو جاتا ہے (اس کی مثالیں بڑے شہروں میں عام طور پر مل جاتی ہیں) اگر کوئی شخص محتاط نہیں ہے، تو وہ آسانی سے ایک کی حد کو زرا لمبا کر کے دوسرے محلے کی حدود میں داخل ہو جائیگا۔ کمیٹی کے ان اندراجات میں جہاں بھی محلہ چوڑیگراں کی جگہ محلہ کشمیریاں لکھا گیا ہے، اسے ہم بالکل نظر انداز نہیں کر سکتے۔

رہا یہ کہنا کہ "عین ممکن" ہے کہ یہ اندراج "کسی ایسے بچے کے بارے میں ہو جو محلہ چوڑیگراں کی بجائے محلہ کشمیریاں میں سکونت پذیر کسی نتھو کشمیری کے ہاں پیدا ہوا ہو" تو یہی کہہ سکتا ہوں کہ امکانات کا میدان بہت وسیع ہے۔ آپ کسی بڑی سے بڑی مسلمہ حقیقت سے انکار کرنا چاہیں، تو اس کے مقابلے میں کوئی نہ کوئی "امکان" بآسانی پیش کر سکتے ہیں۔

(۴) ۔ خالد نظیر صوفی صاحب کا دعویٰ یہ ہے کہ یہ اندراج علامہ کی پیدائش سے

متعلق ہے ۔ بظاہر اس دعوے کے خلاف کچھ کہنا مشکل تھا ۔ والد نتھو اور محلہ چوڑیگراں ۔۔۔۔۔ دونوں شرطیں پوری ہو گئی تھیں ۔ لیکن اس پر یہ اعتراض کیا گیا (۲۵) ۔

۲۹ دسمبر ۷۳ء والا اندراج اس نتھو سے متعلق ہے جس کی سکونت تو محلہ چوڑیگراں میں تھی ، لیکن وہ کشمیری نہ تھا بلکہ خیاط برادری سے تھا ، جو سیالکوٹ کی ایک معروف برادری ہے ۔

شیخ صاحب موصوف نے اس پر حاشیہ لکھا ہے (۲۶) کہ خیاط برادری سیالکوٹ میں بہت مشہور تھی اور اس برادری کے افراد محلہ چوڑیگراں میں بھی آباد تھے ۔ ان کے بیانات پر شبہہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن کوئی یہ بتا دے کہ کمیٹی رجسٹر میں خیاط برادری " لکھا کہاں ہے ؟ یہ برادری کا لفظ اضافہ ہے ان معترضین حضرات کا ۔ یہ نہ اس بچے کی پیدائش کے اطلاع دہندہ کے ذہن میں تھا ، نہ کمیٹی کے اس کلرک کے ، جس نے اسے رجسٹر میں درج کیا ۔ وہ سیدھا سادا " درزی " کے معنوں میں نتھو کا پیشہ لکھ رہا ہے ، جو اس خانے کے اوپر لکھا ہے : " پیشہ ، قوم و مذہب " اندراج ہے : " مسلمان ، خیاط " کیا شیخ نور محمد (نتھو) درزی نہیں تھے ؟ خود شیخ صاحب موصوف نے انہیں " پارچہ دوز " لکھا ہے (۲۷) اقبال جب اسکاچ مشن اسکول میں داخلے کے لیے گئے تو والد کا نام شیخ نور محمد ٹیلر لکھا گیا (۲۸) گویا آپ درزی کی جگہ " پارچہ دوز " (فارسی) لکھ دیں یا " ٹیلر " (انگریزی) ، تو یہ منظور ہے لیکن اگر کوئی " خیاط " (عربی) لکھ دے ، تو یہ منظور نہیں ہے ۔ یا للعجب ! سوال یہ ہے کہ جب لکھنے والے نے خیاط برادری لکھا ہی نہیں ، تو آپ اپنی طرف سے " برادری " کے لفظ کا اضافہ کرنے کے کس حد تک مجاز ہیں ؟ یا حق بجانب ہیں ؟

یہ بھی کہا گیا ہے کہ شیخ نور محمد " نتھو ٹوپیاں والے " مشہور تھے ، لکھا جاتا تو یہ ، نہ کہ خیاط ۔ یہ حضرات بھول جاتے ہیں کہ " ٹوپیاں والے " ان کا عرف ہے پیشہ نہیں ۔ وہ پیشہ کے لحاظ سے خیاط تھے اور یہی اندراج ہونا چاہیے تھا ۔

اس اندراج کے آخری خانے (اطلاع کنندہ) کے نیچے لکھا ہے " علی محمد ولد

غلام محی الدین " اس پر شیخ اعجاز احمد صاحب فرماتے ہیں: (۲۹)

علی محمد ولد غلام محی الدین جو اس پیدائش کے اطلاع کنندہ ہیں ، نہ ہمارے رشتہ داروں میں ہیں ، نہ ہمارے خاندان سے تعلق رکھنے والوں میں ، نہ کبھی ایسے نام کے کسی شخص کا نام ہی ہم نے سنا۔

شیخ صاحب موصوف یہ ۱۹۸۵ء میں لکھ رہے ہیں اور میونسپل کمیٹی کا یہ اندراج ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء یعنی (۱۱۲) سال قبل کا ہے۔ اگر ان کی یہ بات مان بھی لی جائے کہ اس نام کا کوئی شخص ان کے رشتے داروں میں نہیں تھا، تو (۱۱۲) برس پہلے کے خاندان سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے بارے میں وہ یہ بات اس تحکم سے کیونکر کہہ سکتے ہیں! یہ بات ان کی اپنی ولادت (۱۸۹۹ء) سے بھی (۲۶) برس پہلے کی ہے اور پھر کوئی ضرور نہیں کہ یہ شخص رشتے دار یا ہر روز کا ملاقاتی ہی ہو۔ آپ آسانی سے کمیٹی کے دفتر کی طرف جانے والے کسی شخص سے یہ درخواست کر سکتے ہیں کہ براہ کرم یہ اطلاع وہاں درج کرا دیں۔ بلکہ مجھے تو علی محمد ولد غلام محی الدین کے اندراج کے انداز سے کچھ اس طرح کا شبہہ ہوتا ہے کہ یہی ہوا تھا۔ اطلاع کنندہ سے متعلقہ کلرک نے دریافت کیا تھا کہ آپ کی کیا رشتے داری ہے؟ اس نے کہا کہ کچھ نہیں۔ اس پر اس نے زیادہ توثیق کی خاطر ان کے والد کا نام پوچھا ہو گا جو اس نے ساتھ ہی لکھ دیا۔ واللہ اعلم۔

غرض نہ خیاط کا لفظ اس اندراج کو مشکوک بنانے کے لیے کافی ہے ، نہ اطلاع کنندہ کا نام۔

(۴) ۔ چوتھے اندراج پر بھی ایک پہلو سے اعتراض کیا گیا ہے۔ شیخ صاحب موصوف فرماتے ہیں (۳۰)

> ۱۴ نومبر ۱۸۷۶ء والا اندراج بھی محلہ کشمیریاں میں رہنے والے نتھو کے متعلق ہے جس کے والد کا نام محمد رفیع تھا اور " اقبال درون خانہ " میں بیان کردہ اس مفروضے کو قبول کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ محمد رفیع سہواً لکھا گیا ہے۔

جناب خالد نظیر صوفی کی یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے کہ محمد رفیق کی جگہ

محمد رفیع سہواً لکھا گیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ "ق" اور "ع" دونوں حلقی حرف ہیں ۔ اگر کوئی شخص انہیں صحیح مخرج سے ادا کرے، تو سننے والے کے لیے امتیاز کرنے میں سہواً "عین ممکن" ہے، لہذا وہ ایک کی جگہ آسانی سے دوسرا حرف لکھ جائیگا ۔ کیا علامہ کے والد شیخ نور محمد (نتھو) صحیح مخرج سے یہ حرف ادا کرنے کے اہل تھے ؟

القصہ آپ نے دیکھا کہ میونسپل کمیٹی کے ان اندراجات پر جو اعتراضات کیے گئے ہیں، وہ ایسے نہیں کہ ہم انہیں بے چون وچرا درست تسلیم کر لینے پر مجبور ہوں ۔ ان اندراجات کے حق میں اب بھی ایسے دلائل ہیں کہ ان کے صحیح مان لینے میں کوئی چیز مانع نہیں ہے ۔ اور یوں تو اتنی مدت کے پرانے واقعات پر آج کوئی حتمی حکم لگانا دشوار ہے، کچھ نہ کچھ قیاس آرائی سے کام لینا ہی پڑے گا ۔

(۴)

ہم نے اوپر اپنی گفتگو دستاویزی ثبوت تک محدود رکھی ہے ۔ ان میں اہم ترین دو دستاویزیں ہیں : اول، اقبال کی اپنی خود نوشت سوانحعمری اور دوسری سیالکوٹ میونسپل کمیٹی کے اندراجات ۔ یہی "شواہد و قرائن" حکومت پاکستان کی قائم کردہ کمیٹی کے سامنے تھے، جن کی "چھان بین کے بعد" وہ اس نتیجے پر پہنچی تھی کہ علامہ مرحوم ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو پیدا ہوئے ۔ آپ نے دیکھا کہ یہ فیصلہ کرنے والوں کے پاس کوئی ایسی دلیل یا ثبوت نہیں جسے ہم حتمی یا ناقابل تردید یا بالاتر از شبہہ قرار دے سکیں ۔ اس کے برعکس متعدد قوی قراین موجود ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ۱۸۷۷ء کی جگہ ۱۸۷۳ء میں پیدا ہوئے، اور یہ تاریخ بھی ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء تھی ۔

حسن اتفاق سے اس سلسلے میں بعض شخصی شہادتیں بھی ملتی ہیں، جن سے ۱۸۷۳ء کی ولادت کی تائید ہوتی ہے ۔

(۱) ۔ ڈاکٹر وحید قریشی پاکستانی سرکاری کمیٹی کے رکن تھے ۔ انہوں نے اس مسئلے کے مالہ، و ما علیہ پر غور و فکر کرکے ایک مفصل اور مدلل مقالہ شائع کیا تھا ۔ اس میں انہوں نے اس مسئلے پر مختلف پہلوؤں سے سیر حاصل بحث کی ہے (۳۱)

انہوں نے اس سلسلے میں علامہ کی ایک کم و بیش ہم عمر اور ہم جماعت خاتون کرم بی بی سے ملاقات کی ۔ محترمہ کرم بی بی کے بیان کا خلاصہ یوں بیان کیا گیا ہے: (۳۲)

(i) ۔ میں اقبال کی بہن کریم بی بی سے کوئی تین چار ماہ بڑی تھی ۔ اقبال کی شادی کے وقت میری عمر سترہ سال کی تھی اور اقبال کی انیس برس کی تھی ۔

(ii) ۔ ایک دفعہ بہت ہیضہ (انفلوئنزا) پھیلا تھا ۔ میرا سوتیلا بیٹا فیض اس ہیضے کی وبا میں مرا تھا ۔ اس کی عمر انیس برس کی تھی ۔ یہ میری شادی کے دو ماہ بعد پیدا ہوا تھا ۔ شادی کے وقت میری عمر اٹھارہ سال کی تھی ۔

(iii) ۔ اقبال کی چار بہنیں تھیں ۔ بڑی بہن جیونی ، یہ فضل حق سینڈ و کی والدہ تھیں ۔ ان کے تعلقات خاوند سے اچھے نہیں تھے ۔ یہ میری بڑی بہن بھاگن کی ہم عمر تھی دوسری طالع بی بی تھی ۔ تیسری کریم بی بی اور چوتھی زینب ، زینب کی اپنے خاوند سے ان بن ہو گئی تھی اور خاوند نے دوسری شادی کرلی تھی ۔

اس کے بعد ڈاکٹر وحید قریشی نے ان بیانات کا تفصیلی جائزہ لے کر یہ طے کیا ہے (۳۳) کہ علامہ کی پیدائش ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء قرار دینے کے قرائن زیادہ وقیع ہیں "۔

یہاں ایک بات کا ذکر ضروری ہے:

جسٹس جاوید اقبال نے کرم بی بی کی مندرجہ صدر شہادت پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے:

اقبال کی تاریخ ولادت سے متعلق تحقیقات کے دوران کرم بی بی کا بیان ۱۹۷۴ء میں لیا گیا ۔ کرم بی بی بیان کرتی ہیں کہ اقبال کی پہلی شادی کے وقت ان کی عمر انیس برس تھی اور کرم بی بی کی سترہ برس ۔ یہ بیان اتنی مدت کے بعد حافظہ کی بنیاد پر دیا گیا اور اتنے عرصے کے بعد یادداشت کا صحیح رہنا بھی ممکن نہیں ۔

یہ تنقید اور اس سے اخذ کردہ نتیجہ حیرتناک ہے ۔ معلوم نہیں ، دنیا کے

کونسے قانون شہادت کی کون سی دفعہ کی بنا پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اتنی عمر کے بعد کسی شخص کی شہادت ناقابل قبول یا ناقابل اعتماد ٹھہریگی۔

آپ نے کرم بی بی کا بیان مختصراً اوپر دیکھا کیا اس سے آپ کو یہ گمان گذرتا ہے کہ یہ کسی کمزور حافظے یا نسیان کے شکار شخص کا بیان ہے! انہوں نے تمام متعلقہ اشخاص کے نام جس صراحت سے ٹھیک ٹھیک بتائے ہیں، اور مختلف واقعات کے وقت اپنی اور دوسروں کی عمروں کا تعین کیا (اور ان کے بیانات کی تائید دوسرے ماخذ سے بھی ہوتی ہے) ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف ان کا حافظہ درست ہے بلکہ ان کی یادداشت آج کل کے کئی جوانوں اور نوجوانوں سے بہتر اور زیادہ قابل اعتماد ہے۔

(۲) ۔ دوسری شہادت اقبال کی پہلی بیوی (کریم بی) کی ہے۔ اقبال کی پہلی شادی ۱۸۹۳ء میں ہوئی۔ یہی وہ سال ہے، جس میں انہوں نے دسویں کا امتحان پاس کیا تھا۔ شیخ اعجاز احمد لکھتے ہیں: (۳۵)

ان کی پہلی شادی شروع ۱۸۹۳ء میں ہوئی، جب ان کی عمر ابھی پورے سولہ سال بھی نہیں تھی۔

(انہوں نے اقبال کی عمر ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کی ولادت کے نظریے کے مطابق لکھی ہے)۔

اقبال کی پہلی بیوی ان سے دو تین برس بڑی تھیں۔ شیخ اعجاز احمد صاحب ہی لکھتے ہیں: (۳۶)

علامہ کی وفات کے بعد جولائی ۳۸ء میں میرے ابا جان نے اپنے ایک خط میں علامہ کی پہلی بیوی (والدہ آفتاب اقبال) کے متعلق لکھا کہ وہ علامہ سے دو تین سال بڑی تھیں۔

پھر اس سے اگلے ہی صفحے پر وہ زیادہ تاکید سے لکھتے ہیں:

علامہ کی پہلی بیوی ڈاکٹر عطا محمد صاحب کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں۔ یعنی جو ۲۲ مارچ ۷۴ء کو پیدا ہوئیں (۳۷)۔ اس سے بھی علامہ جو بقول ان کے بڑے بھائی کے پہلی بیوی سے دو تین سال چھوٹے تھے، کا سنہ

ولادت ۱۸۷۷ء ہی نکلتا ہے۔

لیکن حقیقت یہی ہے کہ پہلی بیگم اقبال سے دو تین برس بڑی تھیں جسٹس جاوید اقبال بھی لکھتے ہیں (۳۸)

شیخ عطا محمد کے ایک خط کے مطابق جو شیخ اعجاز احمد کو تحریر کیا گیا شادی کے وقت کریم بی، اقبال سے عمر میں دو تین سال بڑی تھیں اور اس بات کی تصدیق اقبال کی بہنوں نے بھی کی ہے"۔

بہرحال یہ درست ہے کہ پہلی شادی ۱۸۹۳ء میں ہوئی۔ یہ نکاح نامہ شائع ہو چکا ہے اور اس پر تاریخ ۴ مئی ۱۸۹۳ء ثبت ہے (۳۹) ان کی پہلی بیگم (کریم بی) فرماتی ہیں کہ (۴۰) ۱۸۹۳ء میں شادی کے وقت علامہ کی عمر بیس برس سے کچھ کم تھی اور چونکہ وہ خود علامہ سے دو تین برس بڑی تھیں، گویا ان کی عمر ۲۲۔۲۳ برس کی ہو گی۔ ایک تو بیوی اور دوسرے بالغ عمر! ان کی شہادت ایسی نہیں کہ ہم اسے آسانی سے نظر انداز کر سکیں۔ اگر وہ ۱۸۹۳ء میں بیس سے کچھ کم تھے، تو انہیں لازماً ۱۸۷۳ء میں پیدا ہونا چاہیے۔

(۳)۔ علامہ کے بڑے بھائی شیخ عطا محمد کے چھوٹے داماد جناب نظیر صوفی (والد خالد نظیر صوفی) کا ایک مضمون علامہ اقبال کی صحیح تاریخ ولادت کیا ہے؟ اخبار جہان، کراچی میں شائع ہوا تھا (۴۱) اس مضمون میں انہوں نے علامہ کے بعض معاصرین کے حلفیہ بیانات بھی شامل کیے تھے۔ ان میں سے دو درج ذیل ہیں: (۴۲)

میں عبدالحق ۔۔۔۔ ولد خواجہ محمد فاضل مرحوم ساکن میانہ پورہ، حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ میرے والد خواجہ محمد فاضل ولد خواجہ عبدالکریم مرحوم علامہ کے دوست اور ہم جماعت تھے میرے والد ۱۹۱۸ء میں ۴۵ سال کی عمر میں فوت ہوئے وہ ۱۸۷۳ء میں پیدا ہوئے تھے اور علامہ سے چند ماہ بڑے تھے وہ پہلے مدرسے میں چند سال رہے، پھر سکاچ مشن اسکول میں داخل ہو کر علامہ کے ساتھ ۱۸۹۳ء میں دسویں کلاس کا امتحان تقریباً ساڑھے انیس سال کی عمر میں پاس کیا (تحریر مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۷۳ء)

(ii) ۔ میں خواجہ محمد مسیح ولد خواجہ عبدالعزیز مرحوم صدر برادری کشمیریاں

سیالکوٹ حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ ستمبر ۱۹۲۹ء میں علامہ کے استاد شمس العلما مولوی میر حسن مرحوم کو دفنانے کے بعد واپسی پر مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اور علامہ اقبال کی گفتگو کے دوران ، ان کی زبانی سنا کہ وہ دونوں اس وقت پچپن پچپن سال کے ہو چکے تھے ۔ البتہ مولوی ابراہیم مرحوم نے فرمایا کہ وہ علامہ سے کوئی چار ماہ چھوٹے تھے ۔ دونوں دوستوں نے ایف ، اے کا امتحان ۱۸۹۵ء میں اکٹھے پاس کیا تھا ۔ مولانا مرحوم اپنی خود نوشت سوانح کے مطابق اپریل ۱۸۷۴ء میں پیدا ہوئے تھے (تحریر مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۷۴ء)

ان اصحاب کو غلط بیانی کرنے کی ضرورت نہیں تھی ۔ آدمی جھوٹ بولتا ہے خوف سے یا کسی لالچ سے یہاں ان دونوں باتوں میں سے کسی کا شائبہ بھی نہیں پھر یہ بھی نہیں کہ یہ لوگ اپنی اہمیت جتانے کی خاطر ایسا کر رہے ہوں یاد رہے کہ ان کی اپنی بیگم بھی اس میں شامل ہیں ۔

(۵)

ہم اوپر دیکھ چکے ہیں کہ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو تاریخ ولادت تسلیم کرنے سے ان کی ابتدائی زندگی کی کئی کڑیاں درہم برہم ہو جاتی ہیں ۔ آئیے ، اب مندرجہ صدر معلومہ تفاصیل کی روشنی میں ، ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو بنیاد مان کر ، توقیت کی تشکیل کریں ، اور دیکھیں کہ صورت حال کیا ہے!

۱ ۔ پیر ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء

(۹ ذی قعدہ ۱۲۹۰ ھ) (۴۳) : ولادت ، سیالکوٹ

۲ ۔ اتوار ، ۱۷ مارچ ۱۸۷۸ء

(۱۳ ربیع الاول ۱۲۹۵ ھ : بسم اللہ اور مدرسہ نشینی

(شیخ اعجاز احمد صاحب کی روایت کے مطابق بسم اللہ چار سال ، چار ماہ اور چار دن کی عمر میں ہوئی ہو گی)

۳ ۔ ۱۷ مارچ ۱۸۷۸ء تا

یکم اپریل ۱۸۸۴ء (چھ برس) : عربی اور فارسی کی تعلیم (یاد رہے کہ علامہ نے تین عالموں کے مدرسوں میں تعلیم پائی: مولوی عمر شاہ اور مولانا غلام حسین موحد اور مولانا سید میر حسن ۔ میرے خیال میں انہوں نے عمر شاہ اور سید میر حسن صاحبان کے ہاں زیادہ دن گذارے ، مولانا غلام حسین موحد کے ہاں وقفہ زیادہ نہیں رہا ہو گا ۔ سید میر حسن جلد ہی شیخ نور محمد سے کہہ کر انہیں اپنے ہاں اٹھا لے گئے ۔

بہرحال یہ ساری مدت تقریباً چھ برس بنتی ہے اور یہ علامہ کے اپنے بیان A FEW کے مطابق ہے)

۴ ۔ یکم اپریل ۱۸۸۴ء: اسکاچ مشن اسکول ، سیالکوٹ کے درجہ اول میں داخلہ

۵ ۔ ۱۸۹۱ء: مڈل کا یونیورسٹی امتحان پاس کیا

(اس کے بعد کے سنین ہمیں معلوم ہی ہیں)

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء تاریخ ولادت تسلیم کر لینے سے علامہ کی زندگی کے تمام معلومہ کوائف اپنی اپنی جگہ پر کسی جھول کے بغیر ٹھیک بیٹھتے ہیں ۔ یہی اس تاریخ کے درست ہونے کا سب سے بڑا ثبوت ہے ۔ روایت اپنی جگہ تاریخ و سیر کی تدوین میں اس کی اہمیت سے انکار نہیں ہو سکتا لیکن اگر یہ درایت کی کسوٹی پر پوری نہ اترے ، تو ہمیں لامحالہ اس کی تاویل کرنا ، اور درایت کو ترجیح دینا پڑیگی ۔

بعض روایتوں کی تاویل کے لیے میں نے عمداً کوئی تجویز پیش نہیں کی ۔ اصحاب نظر خود غور کر سکتے ہیں ۔

(۶)

اقبال ہماری زبان کے عظیم ترین شاعر ہیں ۔ وہ اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہیں : فلسفی ، مفکر ، ماہر علم و فن ، معمار ملک و ملت ، سیاستدان ۔ ایسے اشخاص

کسی ایک عہد میں محدود نہیں کیے جا سکتے ، وہ زمان و مکان کی حد بندیوں سے ماوراء ہوتے ہیں پس اگر ہمیں ان کی تاریخ ولادت و وفات نہ بھی معلوم ہوں ، تو اس سے نہ ان کی ذاتی عظمت میں کوئی کمی ہوتی ہے ، نہ ہماری ارادت و عقیدت میں کوئی فرق پیدا ہوتا ہے ۔ آخر سیکڑوں انبیاے کرام ، ائمہ دین ، ہادیان و رہبران بنی نوع انسان اور اساتذہ علوم کی ولادت و وفات کی تاریخیں ہمیں معلوم نہیں ، تو کیا اس سے ان کے لیے ہمارا جذبہ عقید تمندی یا احسانمندی کم ہو گیا!

اقبال کا کلام ہمارے سامنے ہے ۔ ہم آج تک اس سے لذت اندوز اور مستفید ہوتے رہے اور رہنمائی حاصل کرتے رہے ہیں ۔ لیکن ہم نے کبھی اس کی پروا نہیں کی کہ وہ ۱۸۷۰ء میں پیدا ہوئے ۱۸۷۳ء میں یا ۱۸۷۷ء میں لیکن جب ہم حقائق کی دنیا میں آئینگے اور حد بندی کرنا چاہیں گے کہ وہ فلاں دن پیدا ہوئے یا فلاں دن فوت ہوئے ، تو اب لابد ہے کہ ہم خیالات اور جذبات سے بالاتر ہو کر حقیقت دریافت کریں اور بلاخوف لومتہ لائم اس کا اعلان کر دیں ۔

حکومت پاکستان نے ایک کمیٹی ان کی تاریخ ولادت متعین کرنے کے لیے مقرر کی ۔ کمیٹی کا دعویٰ ہے کہ وہ " شواہد و حقائق کی چھان بین کے بعد " اس نتیجے پر پہنچی کہ علامہ کی خود نوشت میں مندرج تاریخ ولادت (۹ نومبر ۱۸۷۷ء / ۳ ذی القعدہ ۱۲۹۴ ھ) ہی صحیح ہے حال آنکہ ہوا یہ کہ انہوں نے روز اول سے یہ فیصلہ کر رکھا تھا ، کہ علامہ نے جو تاریخ لکھی ہے ، وہی صحیح ہے اور بقیہ سب غلط ہیں ، اور ہمیں انہیں غلط ثابت کرنا ہے ۔

کمیٹی کے تحت الشعور میں دو باتیں تھیں : اول ، علامہ نے خود نوشت میں تاریخ ولادت ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ ھ دی ہے اور وہ غلط بیانی نہیں کر سکتے ۔ اور دوم ، ان کا ساعبقری اور نابغہ عہد دسویں درجے کا امتحان ۱۹ ۔ ۲۰ برس کی عمر میں پاس کرے ، یہ ناممکن ہے ۔ حال آنکہ بنیاد ہی غلط تھی ۔ اول ، ذي القعدہ ۱۲۹۴ ھ ان کی دی ہوئی تاریخ ہی نہیں ۔ کوئی شخص بھی اپنی تاریخ ولادت کا شاہد نہیں ہو سکتا اسے جیسا کسی نے بعد کو بتا دیا ، وہ اس کو علم ہو گیا ۔ کیا کوئی شخص یقین سے دعویٰ کر سکتا ہے یا بتا سکتا ہے کہ علامہ کو یہ تاریخ کس نے بتائی تھی ؟ سب

قیاس آرائیاں ہونگی ۔ رہا دوسرا مفروضہ ! تو یہ بھی غلط ہے کسی شخص کی ذہانت اور متانت کے جوہر اس کے اسکول جانے اور تعلیم پانے کے بعد ہی تو کھلیں گے ۔ اگر کوئی طالب علم اسکول ہی دس برس کی عمر میں جائے ، تو لازماً اسے دسویں درجے کا امتحان پاس کرنے میں دس برس لگ جائینگے ، اور اس کی عمر بیس برس کی ہو جائیگی ۔ اس میں اس کا کیا قصور ! اور اس سے اس کی ذہانت پر کیا حرف آسکتا ہے !

یہ لوگ گھر کا ماحول بھول جاتے ہیں ۔ علامہ کے والد شیخ نور محمد کی تعلیم کہیں نہیں ہوئی ۔ انہوں نے جو کچھ حاصل کیا ، اپنے زور بازو سے ، اور اہل اللہ اور علما کی صحبت میں بیٹھ بیٹھ کر ۔ مرور زمانہ سے ان کا مزاج مذہب اور تصوف کی طرف مائل ہو گیا لیکن ان کی مالی حالت ایسی نہ تھی کہ وہ علامہ کے برادر بزرگ شیخ عطا محمد کو کوئی تعلیم دلوا سکتے ہیں ۔ توفیق الہیٰ سے انکار نہیں کرتا ، وہ قادر مطلق ہے ، جو چاہے کر سکتا ہے اور کرتا ہے لیکن خاکم بدہن ، علامہ اقبال عطیہ ہیں شیخ عطا محمد اور مولانا سید میر حسن کا ! ایک کی مالی امداد اور دوسرے کی علمی سرپرستی نے ہمیں اقبال عطا کیا ۔ فالحمد للہ ۔ ورنہ جیسے وہ مولانا غلام حسین موحد کے مدرسے میں تعلیم پا رہے تھے ، وہاں سے فارغ ہو کر مولوی محمد اقبال بن جاتے ، یا بڑے بھائی کی طرح ملازم ہو گئے ہوتے ۔ دسویں کے بعد اتنی جلد ان سے عمر میں بڑی لڑکی کے ساتھ ان کی شادی کر دینے کی تہ میں بھی یہی خواہش اور امید کام کر رہی تھی کہ شاید انہیں بھی ان کے خسر ڈاکٹر عطا محمد کی وساطت سے (جو سرکاری ملازم تھے) کوئی ملازمت مل جائیگی ۔

غرض ان حالات میں ناگزیر تھا کہ وہ اسکول میں دیر سے داخلہ لیتے اور یہی ہوا ۔ پس اگر انہوں نے دسویں درجے کا امتحان تقریباً بیس برس کی عمر میں پاس کیا تو اس کے لیے ہمیں معذرت پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

کمیٹی کے کام کی جو روداد ہم تک پہنچی ہے ، اس سے واضح ہوتا ہے کہ اس کے اراکین میں سے ایک صاحب بہت مستعد اور طلیق اللسان محقق تھے ۔ انہوں نے بقیہ اراکین کو (اپنے دلائل و براہین میں) کچھ ایسا الجھایا کہ ان حضرات کے لیے

ہتھیار ڈال دینے کے سوائے اور کوئی چارہ کار نہ رہا۔ یوں بھی یہ اصحاب پہلے سے اسی فیصلے پر پہنچنے کے لیے نیم آمادہ تو تھے ہی، ان صاحب کے "زور دار دلائل" نے اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ مہیا کر دیا۔

میں خوب جانتا ہوں کہ یہ مضمون صدا بصحرا سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء تاریخ ولادت حکومت کی سطح پر تسلیم کی جا چکی ہے اور ہر سال ۹ نومبر کو یوم ولادت منایا جاتا ہے کون اب اس پر نظر ثانی کرے گا یا ایسا کرنے کی جرات کرے گا۔!

حواشی

۱ ۔ ذکر اقبال: ۱۰ (لاہور، ۱۹۵۵ء)

۲ ۔ مظلوم اقبال (از اعجاز احمد): ۸۵ (کراچی ۱۹۸۵ء)

۳ ۔ اقبال درون خانہ (از خالد نظیر صوفی): ۱۵۱ ۔ ۱۶۳

(بزم اقبال، لاہور، ۱۹۷۱ء ۱۹۸۳ء)

۴ ۔ مظلوم اقبال: ۸۸

۵ ۔ ایضاً: ۸۱

۶ ۔ ایضاً: ۸۹

۷ ۔ ذکر اقبال: ۱۰ ۔ ۱۱

۸ ۔ مصنف "اقبال درون خانہ" (ص ۱۶۲) میں اسے مسجد شوالہ والی لکھا ہے، شاید اس کے دو نام ہوں!

۹ ۔ ذکر اقبال: ۲۷۴

۱۰ ۔ نقوش، اقبال نمبر (۲): ۱۵ ۔ ۱۶

۱۱ ۔ "کئی" ٹھیک ترجمہ نہیں یہ MANY کا ترجمہ ہو سکتا ہے۔

۱۲ ۔ زندہ رود: ۴۱ ۔ ۴۲ (غلام علی پبلشرز، لاہور ۔ ۱۹۷۹ء)

۱۳ ۔ "پانچ سال"! کس نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے ان مدرسوں میں صرف پانچ سال تک تعلیم پائی؟ یہ زائد بھی ہو سکتی ہے اور غالباً ہے۔

۱۴ ۔ مظلوم اقبال: ۹۰

۱۵ ۔ ایضاً: ۹۶ ۔ ۹۷

۱۶ ۔ شیخ اعجاز احمد فرماتے ہیں کہ ان کے دادا جان، شیخ نور محمد نے ان کی بسم اللہ اس عمر میں

کرائی تھی (زندہ رود : ۵۰ ، ۱۴۴) اگرچہ یہ کوئی دلیل نہیں کہ بیس برس پہلے بھی یہی کیا گیا ہو ، حالات بدلتے رہتے ہیں ۔ لیکن ہم اسے تسلیم کر لیتے ہیں ۔ اگر وہ شیخ عطا محمد کی بسم اللہ کی تاریخ بتاتے تو وہ زیادہ بر محل اور مفید ہوتی ۔

۱۷ ۔ یہ مدت علامہ کے A FEW (چند سال) کی کم از کم میعاد ہے ، اس سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے ۔ علامہ کے تین استادوں کا ذکر ملتا ہے : عمر شاہ ، غلام حسین ، سید میر حسن جسٹس جاوید اقبال کے نزدیک (بغیر حوالہ اور ثبوت کے) انہوں نے مولانا غلام حسین کے مدرسے میں ایک سال اور سید میر حسن کے ہاں تین سال تعلیم پائی تھی (زندہ رود : ۵۰ ، ۵۱)

۱۸ ۔ اقبال درون خانہ : ۱۵۵

۱۹ ۔ ایضاً : ۱۵۶ ۔ ۱۶۲

۲۰ ۔ زندہ رود : ۳۷ ، مظلوم اقبال : ۹۴

۲۱ ۔ مظلوم اقبال ۹۷ (حاشیہ ۱۶)

۲۲ ۔ ایضاً : ۴۲

۲۳ ۔ زندہ رود ، ۱ : ۳۶ ۔ ۳۷

۲۴ ۔ روزگار فقیر (نقش ثانی) : ۲۳۱

۲۵ ۔ مظلوم اقبال : ۹۴

۲۶ ۔ ایضاً : ۹۶

۲۷ ۔ ایضاً : ۲۳

۲۸ ۔ نقوش ، اقبال نمبر (۲) : ۲۴

۲۹ ۔ مظلوم اقبال : ۹۷ (حاشیہ ۱۶)

۳۰ ۔ ایضاً : ۹۴

۳۱ ۔ مقالہ " علامہ اقبال کی تاریخ ولادت " مشمولہ نقوش ، اقبال نمبر (۲) ۹ ۔ ۳۰

۳۲ ۔ ایضاً: ۲۵

۳۳ ۔ ایضاً: ۳۰

۳۴ ۔ زندہ رود (۱): ۴۲

۳۵ ۔ مظلوم اقبال: ۹۸

۳۶ ۔ ایضاً: ۹۱

۳۷ ۔ حال آنکہ ۲۲ مارچ ۱۸۷۴ء ان صاحبزادی کی تاریخ ولادت ہے ہی نہیں، بلکہ شاید ان کی تاریخ پیدائش کا کہیں اندراج ہی نہیں ہے ۔ وہ اپنے والد ڈاکٹر عطا محمد کے قیام جدہ کے دوران میں پیدا ہوئیں، اور بقول جلالی مصنف "اقبال کی بیوی" (بحوالہ ڈاکٹر وحید قریشی: مضمون محولہ، فوق: ۲۸) دس برس کی عمر تک وہاں رہیں اور والد کے ساتھ وطن واپس آئیں ۔ بدیں صورت ان کی تاریخ ولادت کا اندراج گجرات میونسپل کمیٹی میں کیونکر مل سکتا تھا ۔ گجرات سے جن اندراجات کی نقول موصول ہوئیں، وہ لڑکیاں عطا محمد صاحب کی حجاز سے واپسی کے بعد پیدا ہوئی ہونگی یہ سب پانچ بہنیں تھیں ۔

۳۸ ۔ زندہ رود: (۱) ۴۷، نیز دیکھیے، روزگار فقیر، ۱: ۲۳۹

۳۹ ۔ پاکستان ٹائمز (انگریزی روز نامہ، لاہور) ۱۲ جولائی ۱۹۶۴ء (بحوالہ زندہ رود (۱) ۴۷

۴۰ ۔ اقبال درون خانہ ۱۶۱

۴۱ ۔ دراصل یہی مضمون "اقبال درون خانہ" کے باب "تاریخ پیدائش" کی بنیاد ہے ۔

۴۲ ۔ تماہی تحریر (۳۳) نئی دہلی: ۵۰ ۔ ۵۱

۴۳ ۔ عیسوی اور متبادل ہجری تاریخوں کے لیے میں نے

INDIAN EPHEMERIS (A.D. 1800 TO A.D. 2000) BY DEWAN BAHADUR AND SWAMIKANNU PILLAI استعمال کی ہے

مفکر پاکستان کی تاریخ ولادت

محمد حنیف شاہد

علامہ اقبالؒ کی تاریخ پیدائش کے بارے میں شکوک و شبہات اور اختلاف رائے پایا جاتا ہے ۔ سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ آج تک حضرت علامہؒ کی کوئی جامع اور مستند سوانح عمری نہیں لکھی گئی ۔ جو سوانح عمریاں منظر عام پر آئی ہیں ان میں تاریخ ولادت میں اختلاف ہے ۔ مثال کے طور پر محمود بریلوی صاحب کی تصنیف میں آپ کا سنہ ولادت ۱۸۷۳ء بیان کیا گیا ہے (۱) ۔

محکمہ آثار قدیمہ نے حضرت علامہؒ کی لاہور اور سیالکوٹ کی رہائش گاہوں پر جو کتبے نصب کئے ہیں ان میں سنہ پیدائش ۱۸۷۳ء ہی درج کیا ہے ۔

" حیات اقبال " شائع کردہ تاج کمپنی میں بھی علامہؒ محترم کا سنہ ولادت ۱۸۷۳ء درج ہے (۲) ۔

محمد طفیل احمد بدر امروہوی نے اپنی تالیف " یادگار اقبال " میں علامہؒ کا سنہ ولادت ۱۸۷۳ء درج کرتے ہوئے لکھا ہے (۳)

" علم و ادب کا یہ درخشندہ ستارہ ۱۸۷۳ء میں آسمان سیالکوٹ پر جلوہ گر ہوا "

محمد طاہر فاروقی نے اپنی تصنیف " سیرت اقبال " میں مولانا عبدالحمید سالک کی تصنیف ذکر اقبال (۴) کے حوالے سے علامہؒ کی ولادت کی تاریخ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء تحریر کرنے کے بعد لکھا ہے :

" فقیر سید وحید الدین نے " روزگار فقیر " (۵) میں قطعی دلائل سے ثابت کیا ہے کہ علامہ اقبال ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ (۹ نومبر ۱۸۷۷ء) کو تولد ہوئے ۔ "

ملک حسن اختر نے اپنی تصنیف " اطراف اقبال " میں علامہ اقبالؒ کے جو

حالات زندگی بیان کئے ہیں انہیں نہایت مستند اور معتبر قرار دیا ہے لیکن تاریخ پیدائش انہوں نے بھی ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء تحریر کی ہے۔ اس ضمن میں لکھتے ہیں:

" اقبال سیالکوٹ میں ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو پیدا ہوئے۔ پانچ چھ برس کی عمر میں آپ کو مکتب میں بٹھا دیا گیا۔ سوا نو برس کی عمر میں اسکول میں داخل ہوئے۔ اور ۱۸۹۳ء میں سوا انیس برس کی عمر میں میٹرک کا امتحان پاس کیا" (۶)

شیخ اکبر علی ارسطو نے اپنی تصنیف " اقبال ۔۔۔۔۔۔ اس کی شاعری اور پیغام " میں حضرت علامہؒ کی تاریخ ولادت ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء (۲۴ ذی الحجہ ۱۲۸۹ ھ) (۷) رقم کی ہے۔ مولانا عبد المجید سالک نے " ذکر اقبال " میں اس تاریخ کی تائید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ علامہ اقبالؒ کی ولادت ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء (۲۴ ذی الحجہ ۱۲۸۹ ھ) کو ہوئی۔ انہوں نے اس کے ثبوت میں ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر کا رجسٹر پیدائش و اموات پیش کیا ہے۔ سالک صاحب نے علامہؒ کے پاس کردہ امتحانات کی جو تفصیل درج کی ہے وہ مندرجہ ذیل ہے:

پرائمری: ۱۸۸۷ء (غالباً) مڈل: ۱۸۹۰ء انٹرنس: ۱۸۹۲ء

آگے چل کر انہوں نے سید ذکی شاہ خلف الرشید شمس العلماء مولانا سید میر حسن کا حوالہ دیا ہے اور لکھا ہے کہ شاہ صاحب کے مطابق اقبالؒ نے انٹرنس کا امتحان ۱۸۹۳ء میں پاس کیا جبکہ ان کی عمر ۲۰ سال تھی۔ سالک صاحب نے علامہ اقبالؒ کے برادر بزرگ شیخ عطا محمد کی تاریخ وفات ۱۹۴۰ء لکھی ہے اور بتایا ہے کہ انہوں نے ۸۲ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ اس طرح ان کا سال ولادت ۱۸۵۸ء ہوا اور وہ علامہ اقبالؒ سے ۱۹ سال بڑے تھے۔ سالک صاحب کے اول الذکر بیان کی تردید ان کے موخر الذکر بیان سے ہو جاتی ہے۔ ان کے مطابق شیخ عطا محمد ۱۸۵۸ء کو پیدا ہوئے اور وہ علامہ اقبالؒ سے ۱۹ برس بڑے تھے۔ گویا علامہ اقبالؒ ۱۸۵۸ء + ۱۹ = ۱۸۷۷ء کو پیدا ہوئے۔ اس لحاظ سے علامہ اقبالؒ کا سال ولادت ۱۸۷۳ء درست نہیں،۔

سالک صاحب نے علامہ اقبالؒ کے امتحانات کی جو تفصیل بیان کی ہے وہ بھی درست نہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ علامہ نے پرائمری ۱۸۸۷ء مڈل ۱۸۹۰ء اور

میٹرک ۱۸۹۲ء میں پاس کیا ۔ راقم کی تحقیق کی رو سے علامہ اقبالؒ نے مڈل ۱۸۹۱ء اور میٹرک ۱۸۹۳ء میں پاس کیا ۔ امتحان مڈل (اینگلو ورنیکر) آپ نے سکاچ مشن ہائی سکول سیالکوٹ سے ۱۸۹۱ء میں پاس کیا ۔ آپ کا رول نمبر ۱۷۹۹ تھا ۔ اس وقت آپ کی عمر ۱۵ سال تھی ۔ حاصل کردہ نمبر ۵۷۹ اور اختیاری مضامین عربی و فارسی تھے ۔ (۸)

مولانا سالک نے " ذکر اقبال " میں علامہ اقبالؒ کے امتحان انٹرنس پاس کرنے کا سال ۱۸۹۲ء لکھا ہے جو درست نہیں علامہ اقبال نے میٹرک کا امتحان ۱۸۹۳ء میں سکاچ مشن ہائی سکول سے وظیفے کے ساتھ درجہ اول میں پاس کیا ۔ آپ کو بارہ (۱۲) روپے ماہوار وظیفہ ملا ۔ اس امتحان میں آپ کا رول نمبر ۸۸۰، عمر ۱۷ سال ، حاصل کردہ نمبروں کی تعداد ۴۲۴ تھی اور مضامین انگریزی ، ریاضی ، تاریخ و جغرافیہ ، عربی اور فارسی تھے (۹)

پنجاب گزٹ اور بعض تذکرہ نگاروں کے مطابق علامہ اقبالؒ کا سنہ ولادت ۱۸۷۶ء بنتا ہے جو راقم کے نزدیک درست نہیں ۔ حالانکہ اس سال ولادت کی تصدیق علامہ اقبالؒ نے اپنی دو تحریروں میں فرمائی ہے ۔ اس کی تفصیل آگے بیان کی جائے گی ۔

بعض تذکرہ نگاروں نے علامہ اقبالؒ کا سنہ ولادت ۱۸۷۵ء تحریر کیا ہے جو قرین قیاس نہیں ۔ منشی محمد الدین فوق کو کون نہیں جانتا ۔ وہ ایک مشہور و معروف تاریخ نویس اور صحافی تھے ۔ انہوں نے بھی اپنی تصنیف " مشاہیر کشمیر " میں علامہ اقبالؒ کا سنہ ولادت ۱۸۷۵ء میں رقم کیا ہے ۔

علامہؒ کے لوح مزار پر سنہ ولادت ۱۲۹۲ ھ درج ہے جس سے سنہ عیسوی ۱۸۷۵ء نکلتا ہے ۔

یادگار دربار (۱۱) میں صوبہ پنجاب کی سربر آوردہ اور مقتدر شخصیات کے حالات زندگی ، ان کے کارناموں اور علمی و ادبی خدمات کی تفصیل بیان کی گئی ہے اس میں علامہ اقبالؒ کا سنہ ولادت ۱۸۷۵ء تحریر کیا گیا ہے ۔

چیمبرز بایو گرافیکل ڈکشنری میں علامہ اقبالؒ کے بارے میں جو مضمون

درج ہے اس میں علامہ اقبالؒ کا سال ولادت ۱۸۷۵ء درج ہے ۔ (۱۲) اگر حضرت علامہؒ کا سال ولادت ۱۸۷۵ء فرض کر لیا جائے تو ان تمام سرکاری و غیر سرکاری (یونیورسٹی سمیت) دستاویزات کی تردید ہوتی ہے اور ان تمام امتحانات کی تاریخیں غلط قرار پاتی ہیں ۔ جن کے مطابق علامہ اقبالؒ نے مذکورہ امتحانات پاس کئے ۔

جہاں تک ۱۸۷۶ء کا تعلق ہے ڈاکٹر عبدالسلام خورشید نے اپنی تصنیف " اقبال " (۱۳) میں علامہ اقبالؒ کا سال ولادت ۱۸۷۶ء تحریر کیا ہے ۔ ڈاکٹر صاحب نے جو ایک نامور صحافی ، نقاد اور محقق ہیں ، یہ تاریخ بغیر کسی حوالے کے درج کی ہے ۔ اس سلسلے میں علامہ اقبالؒ کی لکھی ہوئی دو تحریریں ملتی ہیں ۔ جن میں انہوں نے اپنا سنہ ولادت ۱۸۷۶ء درج کیا ہے ۔ پہلی تحریر ان کا پاسپورٹ (۱۴) ہے اس کے صفحہ ۲ پر جہاں مقام و تاریخ ولادت کا خانہ ہے علامہؒ نے سیالکوٹ اور ۱۸۷۶ء درج فرمایا ہے ۔ موصوف کی دوسری تحریر ان کے پی ۔ ایچ ۔ ڈی کے تحقیقی مقالہ " ایران میں فلسفہ الہیات کا ارتقاء " کا دیباچہ ہے ۔ یہ وہ مقالہ ہے جس پر انہیں میونخ یونیورسٹی (جرمنی) سے پی ۔ ایچ ۔ ڈی کی ڈگری ملی تھی ۔ یہ مقالہ انگریزی میں لکھا گیا اور ۱۹۰۸ء میں لوزک اینڈ کمپنی لندن نے اسے شائع کیا ۔ مقالے کے دیباچے میں علامہ اقبالؒ رقمطراز ہیں :

" میں ۳ ذی قعد ۱۲۹۴ ھ (بمطابق ۱۸۷۶ء) کو سیالکوٹ میں پیدا ہوا " (۱۵)

I was born on the 3rd of Dhu.Qad 1294 A.H.

(1876 A.D.)

اس سنہ کو غلط قرار دینا نامناسب ہو گا جو خود علامہؒ مرحوم و مغفور نے لکھا ہے لیکن سنہ ہجری اور سنہ عیسوی کی تطبیق سے واضح ہو جاتا ہے کہ سنہ عیسوی لکھتے ہوئے علامہ اقبالؒ کو سہو ہوا ہے ۔ ۳ ذی قعد ۱۲۹۴ ھ کے مقابلے میں ۹ نومبر ۱۸۷۷ء نکلتا ہے اور عیسوی تقویم کے حساب سے یقیناً یہی سنہ درست ہے ۔

اگر ۱۸۷۶ء سنہ ولادت تسلیم کر لیا جائے تو اس کا مقصد یہ ہوا کہ علامہ اقبالؒ نے مڈل کا امتحان ۱۸۹۱ء میں پندرہ سال کی عمر میں پاس کیا اور میٹرک ۱۸۹۳ء میں لیکن ۱۲۹۴ ھ ہجری کے مقابلے میں ۱۸۷۶ء کی بجائے ۱۸۷۷ء نکلتا ہے ۔

خاص طور پر علامہ اقبالؒ نے اپنی ولادت کی حتمی تاریخ ۳ ذی قعد ۱۲۹۴ھ تحریر فرما دی ہے تو شک و شبہہ کا امکان ہی نہیں رہتا اور اس کے خلاف تمام دلائل و براہین بے سود ثابت ہوتے ہیں ۔ اس لحاظ سے ان کا ۱۸۹۱ء میں پندرہ سال کی عمر میں مڈل کا امتحان پاس کرنا قرین قیاس معلوم ہوتا ہے اور اگر خالد نظیر صوفی اور دیگر احباب کی تحریر کردہ تاریخ ولادت ۱۸۷۳ء فرض کرلی جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ علامہ اقبالؒ نے ۱۸ برس کی عمر میں مڈل کا امتحان پاس کیا ۔ یعنی وہ دس سال کی عمر میں اسکول میں داخل ہوئے ۔ یہ بات کسی ذی شعور انسان کے لئے قابل قبول نہیں ۔

اسی طرح اگر علامہ اقبالؒ کی تاریخ ولادت ۱۸۷۵ء مان لی جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ انہوں نے ۱۶ سال کی عمر (۱۸۹۱ء) میں مڈل کا امتحان پاس کیا ۔ گویا وہ ۸ سال کی عمر میں اسکول میں داخل ہوئے اور اگر علامہ اقبالؒ کا سنہ ولادت ۱۸۷۶ء تسلیم کر لیا جائے تو اس کی رو سے انہوں نے ۱۵ سال کی عمر (۱۸۹۱ء) میں مڈل ۱۷ سال کی عمر (۱۸۹۳ء) میں میٹرک ، ۱۹ برس کی عمر (۱۸۹۵ء) میں ایف ۔ اے ، ۲۱ سال کی عمر (۱۸۹۷ء) میں بی اے اور ۲۳ سال کی عمر (۱۸۹۹ء) میں ایم ۔ اے پاس کیا ۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ علامہ اقبالؒ ۷ سال کی عمر میں سکول میں داخل ہوئے ۔ یہ بات درست معلوم نہیں ہوتی ۔ کیونکہ اس زمانے میں اور آج کل بھی لوگ اپنے بچوں کو چار پانچ سال کی عمر میں سکول میں داخل کروا دیتے ہیں ۔ اس ضمن میں صرف دو واقعات پیش کئے جاتے ہیں :

۱ ۔ سر عبدالقادر (جن کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں) کی ولادت ۱۸۷۴ء میں ہوئی ۔ ان کا بیان ہے کہ :

جب میں چار برس چار مہینے اور چار دن کا ہوا تو میری بڑی بہن نے مجھے بغدادی قاعدہ پڑھانا شروع کیا اور میں چند دنوں میں حرف شناس ہو گیا اور مجھے ایک مولوی صاحب کے ہاں قرآن مجید پڑھنے کے لئے بھیجا جانے لگا ۔ ۔ ۔ ۔ میں نے چھ مہینے میں قرآن مجید ناظرہ پڑھ لیا اور اس کے ختم کے بعد شہر کے ابتدائی مدرسے میں داخل ہو گیا ۔ میں ابھی پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا اور میری عمر دس سال

کے قریب تھی کہ میرے والد پنشن لے کر اپنے بزرگوں کے وطن قصور میں آ گئے (۱۶)

مندرجہ بالا واقعہ سے پتا چلتا ہے کہ اس زمانے میں والدین اپنے بچوں کو چار ساڑھے چار یا زیادہ سے زیادہ پانچ سال کی عمر میں مکتب (یعنی مسجد) میں اور پانچ سال کی عمر میں اسکول میں داخل کروا دیتے تھے ۔ حضرت علامہ اقبالؒ کو سات آٹھ برس کی عمر میں اسکول میں داخل کروانا قرین قیاس معلوم نہیں ہوتا ۔

۲ ۔ دوسری بات یہ ہے کہ مکتب یا مسجد میں بھیجنے سے پہلے بچوں کی " رسم بسم اللہ " منائی جاتی تھی ۔ پڑھے لکھے گھرانوں میں اس رسم کا بطور خاص اہتمام ہوتا تھا ۔

سر سید راس مسعود، علامہ اقبالؒ کے عزیز ترین دوست تھے ۔ ان کی ولادت ۱۵ فروری ۱۸۸۸ء کو ہوئی ۱۵ فروری ۱۸۹۳ء کو ان کی رسم بسم اللہ بڑی دھوم دھام سے منائی گئی اور انہیں مکتب (مسجد) میں بھیج دیا گیا ۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ انہیں سکول میں داخل کروا دیا گیا ۔ اس سے قبل وہ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرتے تھے ۔ جیسا کہ علمی اور پڑھے لکھے مسلم گھرانوں میں ان دنوں رواج تھا ۔

اس تجزیے سے ثابت ہوتا ہے کہ علامہ اقبالؒ کی ولادت ۱۸۷۷ء میں ہوئی پانچ سال کی عمر میں انہیں مکتب میں داخل کروایا گیا اور چھ برس کے تھے جب وہ اسکول میں داخل ہوئے ۔ ان کے سال ولادت کے ضمن میں چند اور حوالے ملاحظہ ہوں ،

انسائیکلو پیڈیا بری ٹانیکا میں جو ایک مشہور و معروف تحقیقی اور حوالہ جاتی کتاب ہے ، علامہ اقبالؒ کے حالات زندگی اور ملی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے ان کا سال ولادت ۱۸۷۷ء (۱۷) درج ہے ۔

۲۱ اپریل ۱۹۶۸ء کو حکومت پاکستان نے یوم اقبال کے موقع پر ایک یادگار ٹکٹ جاری کیا تھا ۔ جس میں ان کا سنہ ولادت ۱۸۷۷ء درج کیا گیا ۔ اس پر بعض محققین نے اعتراض کیا تو حکومت نے ایک پریس نوٹ نمبر ای ۔ ۱۲۸۱ مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۶۸ء کے ذریعے علامہ اقبالؒ کی تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء بتائی ۔

حفیظ ملک اپنی تصنیف " اقبال ۔ پوئٹ فلاسفر آف پاکستان " میں رقمطراز ہیں کہ علامہ اقبالؒ کی تاریخ ولادت میں خاصا اختلاف رائے ہے ۔ ان کے سنہ ولادت ۱۸۷۳ء اور ۱۸۷۶ء بھی پیش کئے جاتے ہیں لیکن جناب سید عبدالواحد نے جو اقبالیات کے ایک نامور سکالر ہیں مکمل تحقیق کے بعد ۱۸۷۷ء ہی کو سب سے زیادہ مستند سنہ ولادت قرار دیا ہے ۔ چنانچہ میں نے بھی اس تاریخ (۹ نومبر ۱۸۷۷ء) ہی کو اپنایا ہے " (۱۸)

علامہ اقبالؒ کی ہمشیرہ اور ان کے تمام رشتہ داروں کا بیان ہے کہ جب علامہ اقبالؒ پیدا ہوئے تو جمعہ کا دن تھا ۔ ان کے یوم ولادت کے متعلق جو تاریخیں پیش کی گئی ہیں ان میں صرف ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہی ایک ایسی تاریخ ہے جو جمعہ کو پڑتی ہے (۱۹)

علامہ اقبالؒ کے بڑے صاحبزادے آفتاب اقبال ، ایم ۔ اے بار ایٹ لا کا بیان ہے کہ جب وہ ۱۸۹۸ء میں پیدا ہوئے تو اس وقت والد صاحب محترم کی عمر ۲۱ سال تھی ۔ اس حساب سے علامہ اقبالؒ (۱۸۹۸ء ۔ ۔ ۲۱ =) ۱۸۷۷ء میں پیدا ہوئے (۲۰)

ایک اور روایت کے مطابق علامہ اقبالؒ کے برادر بزرگ شیخ عطا محمد ۱۸۵۹ء میں پیدا ہوئے اور انہوں نے ۱۹۴۰ء میں وفات پائی ۔ وہ علامہ اقبالؒ سے ۱۸ سال بڑے تھے ۔ اس طرح علامہ اقبالؒ کا سال ولادت (۱۸۵۹ + ۱۸) ۱۸۷۷ء بنتا ہے (۲۱)

جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال بھی ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہی کو علامہ اقبالؒ کا یوم ولادت تسلیم کرتے ہیں ۔ ان کا بیان ہے کہ والد مکرم نے اپنے ہاتھ سے جو تاریخ پیدائش اپنے پی ۔ ایچ ۔ ڈی کے مقالے کے دیباچے میں لکھی ہے (یعنی ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ ھ بمطابق ۹ نومبر ۱۸۷۷ء) وہ ناقابل تردید ہے اور حضرت علامہؒ کے بیان کو جھٹلانے کی کوئی کوشش برداشت نہیں کی جائے گی ۔

اب ہم خالد نظیر صوفی کی تصنیف " اقبال درون خانہ " میں درج شدہ علامہ اقبالؒ کی تاریخ ولادت پر بحث کرتے ہیں جس میں انہوں نے تاریخ پیدائش " ایک

غلط فہمی در غلط فہمی کا ازالہ " کے عنوان سے ایک تحقیقی ، جامع ، مدلل اور ٹھوس مقالہ درج کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :

" والد محترم کو پختہ یقین تھا کہ علامہؒ کی تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء بلا تحقیق قبول کرلی گئی ہے ۔ اس شک کو اس حقیقت سے بھی تقویت پہنچتی تھی کہ عام طور پر سکول میں داخل کرواتے وقت بچوں کی عمریں کم لکھوا دی جاتی ہیں تاکہ تکمیل تعلیم کے بعد حصول ملازمت کے لئے کافی وقت مل سکے ۔ اس کے علاوہ چونکہ بچوں کو پہلے دینی مدارس میں بٹھا دیا جاتا تھا اور قرآن حکیم اور دینی تعلیم کی تکمیل کے بعد اگر مناسب خیال کیا جاتا تو اسکول کی طرف رجوع کیا جاتا تھا۔اس لئے شاعر مشرق کے تعلیمی ریکارڈ میں مندرجہ تاریخ پیدائش میں فرق کا احتمال موجود تھا " ۔(۲۲)

صوفی صاحب نے آگے چل کر تحریر فرمایا ہے کہ :

" ۱۸۷۰ء ۱۸۷۷ء تک رجسٹر پیدائش میں شیخ نور محمد (نتھو) کے چار بچوں کے اندراجات دستیاب ہوئے جن کی روشنی میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ علامہؒ نہ تو ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو اور نہ ہی ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو پیدا ہوئے بلکہ ان کی صحیح تاریخ پیدائش ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء ہے " (۲۳)

۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کی صداقت کے ثبوت کے طور پر صوفی صاحب علامہ اقبالؒ کے برادر بزرگ شیخ عطا محمد کا ایک بیان پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کی صداقت اس سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ حضرت علامہؒ کے برادر بزرگ شیخ عطا محمد کا تخمینی بیان جو اخبار انقلاب کے شمارہ ۷ مئی ۱۹۳۸ء میں شائع ہوا ۔ اس میں انہوں نے علامہ اقبالؒ کی پیدائش کا مہینہ دسمبر بیان کیا ہے " (۲۴)

لیکن شیخ عطا محمد صاحب کے مذکورہ بالا تخمینی بیان کے مطابق علامہ اقبالؒ کی تاریخ ولادت دسمبر ۱۸۷۶ء بتائی گئی ہے ۔ علامہ اقبالؒ کی تاریخ ولادت کے لئے ہمیں روایات اور قیاس آرائیوں پر انحصار نہیں کرنا چاہیئے ۔ صوفی صاحب نے ۱۸۷۶ء کے بارے میں فرمایا ہے کہ :

"علامہ اقبالؒ کو اپنے بزرگوں کی روایت کا سہارا لینا پڑا اور اس طرح انہوں نے اپنے تحقیقی مقالے کے تعارفی نوٹ اور پاسپورٹ میں اپنا سنہ پیدائش ۱۸۷۶ء ہی درج فرمایا" (۲۵)

انہوں نے مزید لکھا ہے کہ:

دسمبر ۱۸۷۳ء کے مطابق علامہؒ نے سوا انیس برس کی عمر میں میٹرک پاس کیا۔ اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ ۱۸۹۳ء میں کالج کے داخلے کے وقت ان کی عمر کا اندراج کالج ریکارڈ میں ۱۸ برس ہے لیکن اس حساب سے آپ کی تاریخ پیدائش ۱۸۷۵ء جا نکلتی ہے جو مندرجہ بالا شواہد کی موجودگی میں قابل قبول نہیں" (۲۶)

جہاں تک ۱۸۷۶ء کا تعلق ہے صوفی صاحب نے علامہ اقبالؒ کے تحقیقی مقالے کے تعارفی نوٹ کے حوالے سے اس کا ذکر تو فرمایا ہے لیکن جہاں تک علامہ اقبالؒ نے اپنی تاریخ ولادت سنہ ہجری (یعنی ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ) میں بیان فرمائی ہے، اسے بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ کے مقابلے میں ۹ نومبر ۱۸۷۷ء بنتی ہے (۲۷) اور اس سے صوفی صاحب کے بیان کی نفی ہوتی ہے، اس لئے انہوں نے اس کا تذکرہ جان بوجھ کر نہیں کیا۔

۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ کے مقابلے میں علامہ اقبالؒ نے ۱۸۷۶ء تحریر کیا ہے، انہیں سنہ ہجری کو سنہ عیسوی میں تبدیل کرتے وقت حساب میں غلطی لگی ہو گی لیکن علامہ اقبالؒ کی مذکورہ تاریخ ولادت کی موجودگی میں کسی قسم کے اختلاف رائے اور شک و شبہہ کی گنجائش تو درکنار سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور یہ وہ تاریخ ہے جو نہ صرف قرین قیاس ہے بلکہ ہر طرح سے قابل قبول ہے۔

صوفی صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں کہ:

"دراصل آج سے ایک صدی قبل دین دار لوگ اپنے بچوں کو پہلے مسجد کے مدرسے میں درس قرآن اور دینی تعلیم کے لیے بٹھا دیا کرتے تھے اور قرآنی تعلیم سے فراغت کے بعد اگر مناسب جانا تو سکول کی طرف رجوع کیا جاتا۔ اسی ماحول کے مطابق علامہ اقبالؒ کو بھی ان کے والد گرامی نے مولوی غلام حسن (امام مسجد شوالہ والی) کے دینی مدرسے میں داخل فرمایا" (۲۸)

اس سلسلے میں پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ علمی خاندان، پڑھے لکھے اور دین دار لوگ یقیناً اپنے بچوں کو درس قرآن اور دینی تعلیم کے لئے مدرسے میں بٹھا دیا کرتے تھے۔ لیکن اس سے پہلے بچوں کی تعلیم و تربیت گھر پر کرتے تھے۔ ہمارے ملک میں عام طور پر لڑکا سترہ سال کی عمر میں انٹرنس (۱) پاس کر لیتا ہے اور ذہین و فطین لڑکا تو اس سے بھی قبل۔ علامہ اقبالؒ ایک ذہین طالب علم تھے۔ ان کا تعلیم کا ریکارڈ اس بات کا بین ثبوت ہے۔ مڈل کے امتحان (رول نمبر ۱۷۹۹) میں انہوں نے ۵۷۹ نمبر پا کر شاندار کامیابی حاصل کی (۲۹) اور میٹرک کا امتحان (رول نمبر ۸۸۰) بھی آپ نے فسٹ ڈویژن (۴۲۴) نمبر لے کر امتیاز کے ساتھ پاس کیا اور بارہ روپے ماہوار وظیفہ پایا اور صوبہ پنجاب میں آٹھویں نمبر پر رہے۔ (۳۰)

علامہ اقبالؒ بچپن ہی سے بڑے ذہین اور ہونہار تھے اور ان کی روشن پیشانی سے ذہانت اور اقبال مندی کا ستارہ چمکتا تھا۔ انہوں نے قرآن مجید ختم کرنے میں سالہاسال صرف نہیں کئے ہوں گے بلکہ چند مہینوں میں پڑھ لیا ہو گا۔ ساتھ ہی ساتھ عربی و فارسی کی تدریس جاری رہی ہو گی۔ اس کا ذکر انہوں نے اپنے پی۔ ایچ۔ ڈی کے تحقیقی مقالے کے تعارفی نوٹ میں بھی کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے:

"میری تعلیم کی ابتداء عربی اور فارسی کے مطالعہ سے ہوئی۔ چند سال بعد میں نے ایک مقامی اسکول میں داخلہ لے لیا" (۳۱)

صوفی صاحب نے آگے چل کر لکھا ہے کہ:

"علامہ اقبالؒ کے والد گرامی انہیں دینی تعلیم دلوانا چاہتے تھے اس لئے وہ اسکول بھیجنا نہیں چاہتے تھے لیکن مولانا سید میر حسن کے شدید اور مسلسل اصرار پر وہ انہیں ان کے سپرد کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اس کش مکش میں علامہ اقبالؒ پہلے ایک دو سال مدرسے میں رہے۔ اس لئے اسکول میں دیر سے داخل ہوئے۔ یقیناً اس فرق کو دور کرنے کے لئے اسکول میں ان کی عمر اصل سے کم لکھوائی گئی"۔ (۳۲)

مندرجہ بالا بیان خصوصی توجہ کا محتاج ہے۔ صوفی صاحب نے لکھا ہے کہ

علامہ اقبالؒ پہلے ایک دو سال مدرسے میں رہے اس لئے اسکول میں دیر سے داخل ہوئے ۔ ہم فرض کرتے ہیں کہ علامہ اقبالؒ چار سال کی عمر میں مدرسے میں داخل ہوئے اور ایک سال تک وہاں زیر تعلیم رہے ۔ اس کے بعد اسکول میں داخل ہو گئے ۔ گویا وہ پانچ سال کی عمر میں اسکول میں داخل ہوئے اور انہوں نے تیرہ سال کی عمر میں مڈل کا امتحان پاس کر لیا جو قرین قیاس ہے اور اگر ہم یہ فرض کریں کہ علامہ اقبالؒ پانچ سال کی عمر میں مدرسے میں داخل ہوئے اور دو سال بعد یعنی سات سال کی عمر میں اسکول میں بھیج دیئے گئے اور انہوں نے چودہ سال کی عمر میں مڈل کا امتحان پاس کیا تو یہ بات بھی قابل قبول ہے لیکن صوفی صاحب کا یہ کہنا کہ یقیناً اس فرق کو دور کرنے کے لئے اسکول میں ان کی عمر اصل سے کم لکھوائی گئی ، کسی صورت بھی قرین قیاس اور قابل قبول نہیں کیونکہ علامہؒ کے والد گرامی دنیا دار نہ تھے بلکہ دین دار تھے ۔ وہ اگرچہ پڑھے لکھے نہ تھے لیکن علماء و فضلاء کی صحبت میں بیٹھتے تھے اور انہی کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے اور وہ علامہ اقبالؒ کو بھی اسی سانچے میں ڈھالنا چاہتے تھے ۔ علامہ اقبالؒ کے گھر کا ماحول خالصتاً مذہبی اور تعلیم خولصتاً اسلامی تھی ۔ ان کے والد ماجد کے مولوی غلام حسن اور مولانا سید میر حسن جیسے فضلاء سے قریبی اور دوستانہ مراسم تھے وہ نہایت باشرع انسان تھے ۔ علامہ اقبالؒ نے بقول سر عبدالقادر ماں کے دودھ کے ساتھ اسلام پیا تھا (۳۳) ان کی پرورش و نگہداشت اس عظیم ماں نے کی جو رزق حلال کے سوا کسی چیز کو پسند نہ کرتی تھیں ۔

اقبال شناس حضرات کو معلوم ہے کہ علامہ اقبالؒ ابھی بچے تھے کہ ان کے والد نے ان کی اخلاقی تربیت کی طرف توجہ دی ۔ اس ضمن میں فقیر کو مارنے اور حضرت علامہؒ کے والد مکرم کے بے قرار ہو جانے کا واقعہ درج کیا جا چکا ہے (۲)

ایسے متقی ، پرہیزگار ، باشرع اور صوفی منش والدین سے یہ توقع کرنا کہ انہوں نے ایک دو سال کے فرق کو دور کرنے کے لئے اسکول میں علامہ اقبالؒ کی عمر اصل سے کم لکھوا دی ہو گی ہمارے نزدیک تو قطعاً ناممکن ہے ۔ شاید صوفی

صاحب کے نزدیک یہ ممکن ہو ۔ علامہ اقبالؒ کے والدین سے ایسی توقع بالکل عبث ہے ۔ یہ انہی کی تربیت کا فیضان تھا کہ اقبال، علامہ اقبالؒ بنے ۔

مندرجہ بالا حقایق ، شواہد اور واقعات کی روشنی میں اب مزید بحث کی گنجائش باقی نہیں رہتی اور بلاشک و شبہہ اور بلا تامل یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ علامہ اقبالؒ کی تاریخ پیدائش ۹ نومبر ۱۸۷۷ء (۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ ھ) ہے جو علامہ اقبالؒ نے اپنے پی ایچ ڈی کے تحقیقی مقالے کے تعارفی نوٹ میں تحریر فرمائی ہے اور وہ جمعہ کا مبارک دن تھا ۔

حکومت پاکستان نے حضرت علامہؒ کے جشن صد سالہ کے سلسلے میں آپ کی تاریخ پیدائش کی تحقیق کے لئے ڈاکٹر وحید قریشی ، سید نذیر نیازی اور پروفیسر محمد عثمان پر مشتمل جو کمیٹی قائم کی تھی اس نے بھی تحقیق کے بعد سنہ عیسوی کے مطابق ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو ہی صحیح تاریخ پیدائش قرار دیا ہے ۔* ۔(۳۴)

علامہ اقبالؒ کی ولادت کے بارے میں آپ کے والد گرامی کا ایک خواب بھی خاص اہمیت رکھتا ہے ۔ جس کی تفصیل خود علامہ اقبالؒ نے ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم مرحوم سے بیان فرمائی تھی ۔ علامہ اقبالؒ کے والد ماجد نے ان سے اپنا خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا:

" میں نے دیکھا کہ ایک بڑے میدان میں بہت سے لوگ کھڑے ہیں ۔ اوپر فضا میں ایک نہایت خوب صورت رنگا رنگ پروں والا پرندہ اڑ رہا ہے ۔ اس کی دل کشی اور دل فریبی کا یہ عالم ہے کہ لوگ دیوانہ وار اپنے بازو اٹھا اٹھا کر اس پرندے کو حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں ۔ آخر وہ سراپا جمال پرندہ ایک دم فضا سے اترا اور میری گود میں آن گرا ، آپ نے اس کی تعبیر خود ہی بیان کی کہ میرے ہاں کوئی بچہ پیدا ہو گا جو خدمت اسلام میں ناموری حاصل کرے گا (۳۵) "

سر شیخ عبدالقادر نے " بانگ درا " کے دیباچے میں یہ ارشاد بجا فرمایا ہے کہ :

" جب شیخ محمد اقبالؒ کے والد بزرگوار اور ان کی پیاری ماں ان کا نام تجویز

کر رہے ہوں گے تو قبولیت دعا کا وقت ہو گا۔ چنانچہ ان کا دیا ہوا نام اپنے پورے معنوں میں صحیح ثابت ہوا"۔(۳۶)

Muhammad Iqbal Sheikh, M.A. (Punjab University), Sappru (Muhammadan) Aryan; HOME OF FAMILY, SIALKOT CITY.—Joined the service 16-10-02. Born 1877.

Lahore	Asstt. Prof. of English in the Govt. Col., Lahore on Rs. 200 per mensem.	16-10-02 to 31-3-03
Do.	Do. ...	3-6-03

Literary works—
(1). Poems in Urdu in imitation of Western Models. (2). Dissertation on the Doctrine of Absolute Unity. (3). Political Economy in Urdu.

HISTORY OF SERVICES

OF

GAZETTED OFFICERS

EMPLOYED IN THE

PUNJAB

23RD EDITION

CORRECTED UP TO

1ST JULY 1903.

Compiled in the Office of the Accountant-General, Punjab.

Lahore:
THE "CIVIL & MILITARY GAZETTE" PRESS,
Sole Contractors for Printing to the Punjab Government.

1903

حواشی

۱ ۔ " اقبال " از محمود بریلوی

۲ ۔ " خیالات اقبال " ص ۱۰

۳ ۔ " یادگار اقبال " از محمد طفیل احمد بدر ص ۱۸

۴ ۔ " ذکر اقبال " ص ۱۰

۵ ۔ " روزگار فقیر " جلد اول ص ۲۳۹

۶ ۔ " اطراف اقبال " از ملک حسن اختر ص ۱۴

۷ ۔ " اقبال اس کی شاعری اور پیغام " از شیخ اکبر علی ارسطو ص ۱

۸ ۔ " پنجاب گزٹ " ۲۶ فروری ۱۸۹۱ء حصہ سوم ص ۷۰ ۔ ۲۴۷

۹ ۔ ایضاً ۲۵ مئی ۱۸۹۳ء حصہ سوم ص ۶۹۱

۱۰ ۔ " مشاہیر کشمیر از محمد الدین فوق ص ۱۷۷

۱۱ ۔ " یادگار دربار " حصہ دوم ص ۵۰۷

۱۲ ۔ چیمبرز بایو گرافیکل ڈکشنری ص ۶۸۵

۱۳ ۔ " اقبال " از ڈاکٹر عبدالسلام خورشید

۱۴ ۔ " روزگار فقیر " (جلد اول ص ۲۳۲ ۰ پاسپورٹ کی فوٹو کاپی دی گئی ہے)

۱۵ ۔ دیباچہ ایران میں فلسفہ الہیات کا ارتقاء از سر محمد اقبال ۔

۱۶ ۔ بڑوں کا بچپن شباب سے پہلے مرتبہ شیدا کاشمیری مطبوعہ مطبع عثمانی کراچی ص ۴۵

۱۷ ۔ انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا جلد ۱۲ ص ۱۲۸۴

۱۸ ۔ اقبال ۔ پوئٹ فلاسفر آف پاکستان از حفیظ ملک ص ۳، ۳۹۱

۱۹ ۔ روز گار فقیر جلد اول ص ۲۳۲

۲۰ ۔ علامہ اقبال اور ان کی پہلی بیوی از سید حامد جلالی ۔

۲۱ ۔ روز گار فقیر جلد اول ص ۱۹۸ تا ۲۰۰

۲۲ ۔ اقبال درون خانہ از خالد نظیر صوفی ص ۱۵۳

۲۳ ۔ ایضاً ص ۱۵۳ ۔ ۱۵۴

۲۴ ۔ ایضاً ۔ ص ۱۶۹

۲۵ ۔ اقبال درون خانہ از خالد نظیر صوفی ص ۱۶۱

۲۶ ۔ ایضاً ص ۱۶۲

۲۷ ۔ صد سالہ جنتری ص ۱۴۸

۲۸ ۔ اقبال درون خانہ از خالد نظیر صوفی ص ۱۶۲

۲۹ ۔ پنجاب گزٹ ۲۶ فروری ۱۸۹۱ء حصہ سوم ص ۲۴۷ ۔ ۲۷۰

۳۰ ۔ پنجاب گزٹ ۲۵ مئی ۱۸۹۳ء حصہ سوم ، ص ۶۹۱ ۔

۳۱ ۔ اقبال درون خانہ از خالد نظیر صوفی ص ۱۶۲

۳۲ ۔ ایضاً ص ۱۶۳

۳۳ ۔ نذر اقبال ص ۱۰۸

۳۴ ۔ ذکر اقبال ص ۹

۳۵ ۔ کلیات اقبال (اردو) ص ۹

مرتب کے حواشی

۱ - حنیف شاہد صاحب میٹرک اور انٹرنس کو الگ الگ ذکر کرکے انٹرنس سے انٹرمیڈیٹ مراد لے رہے ہیں حالانکہ اس زمانے میں میٹرک کو انٹرنس کہا جاتا تھا۔

۲ - یہ مضمون، مصنف کی کتاب "مفکر پاکستان" سے ماخوذ ہے

۲ - ڈاکٹر وحید قریشی کا نقطہ نظر اس سے مختلف ہے، جسے اس کتاب میں موجود ان کے مقالے میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش

شیخ اعجاز احمد

"میں ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ھ (۱۸۷۶ء) کو سیالکوٹ ۔ پنجاب (انڈیا) میں پیدا ہوا تھا" ۔ یہ علامہ اقبال کے اس مقالے کے خود نوشت تعارفی نوٹ (۱) سے ایک اقتباس کا ترجمہ ہے جو انہوں نے قیام یورپ کے دوران ۱۹۰۷ء میں "ایران میں مابعد الطبیعیات کا ارتقا" کے موضوع پر لکھا جس پر جرمنی کی میونخ یونیورسٹی سے انہیں پی ۔ ایچ ڈی (ڈاکٹر آف فلاسفی) کی ڈگری دی گئی ۔ ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ھ عیسوی تقویم کے حساب سے ۹ نومبر ۱۸۷۷ (۲) تھا نہ کہ ۱۸۷۶ء ۔ تعلیم کے لئے انگلستان جانے سے سے پہلے ہی علامہ اقبال ۱۸۷۶ء کو اپنا سال ولادت سمجھتے تھے ۔ یہ اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ انگلستان پہنچنے پر ۱۹۰۵ء میں جب ٹرنٹی کالج کیمبرج میں داخلہ لیا تو رجسٹر داخلہ کے سال ولادت کے خانہ میں اپنے قلم سے ۱۸۷۶ء لکھا (۳) اسی سال ۶ نومبر کو بیرسٹری کے لئے لنکنزان (LINCOLN , S INN) میں داخل ہوئے تو اپنی عمر ۲۹ سال لکھوائی جس کے رو سے سال ولادت وہی ۱۸۷۶ء نکلتا ہے ۔ دو سال بعد ۱۹۰۷ء میں جرمنی کی میونخ یونیورسٹی کے لئے مقالہ لکھا ۔ چونکہ یہ مقالہ ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لئے تھا اس لئے اس کے تعارفی نوٹ میں پیدائش کی تاریخ و مہینہ بھی لکھنا چاہا جو انہیں معلوم نہ تھا ۔ ظاہر ہے اس کے لئے اپنے والد کو لکھا ہو گا ۔ میاں جی کو تو ان کی تاریخ ولادت ہجری تقویم کے حساب سے ہی معلوم تھی یعنی ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ھ جو انہوں نے بتلا دی ۔ اس وقت کنورشن ٹیبلز (CONVERSION TABLES) عیسوی تقویم کے حساب سے تاریخ پیدائش معلوم کرا لیتے تو غلطی دور ہو جاتی ۔ معلوم ہوتا ہے یا تو یہ ٹیبلز آسانی سے دستیاب نہ ہو سکے یا انہوں نے سہل انگاری سے کام لیا اور صرف وہی غلط عیسوی سنہ ولادت جو ان کے ذہن میں تھا یعنی ۱۸۷۶ء لکھنے پر اکتفا کیا ۔ انگلستان سے

واپس آکر بھی ۱۸۷۶ء کو ہی اپنا عیسوی سنہ ولادت سمجھتے اور بتاتے رہے ۔ ان کے متعلق شائع ہونے والی اکثر کتابوں اور مضامین میں یہی سال ولادت لکھا جاتا رہا ۔ (۴) ۱۹۳۱ء میں جب پاسپورٹ کے لئے درخواست دی تو اس میں بھی سنہ ولادت ۱۸۷۶ء ہی لکھا اور یہی سنہ ولادت ان کے پاسپورٹ میں درج (۴ ۔ اے) ہوا ۔ علامہ کو اپنے عیسوی سنہ ولادت کے متعلق ایک سال کی غلطی کیسے لگی ۔ اس کی بنیادی وجہ تو یہ ہے کہ انہوں نے ہجری تقویم کے مطابق تاریخ پیدائش (جو انہیں اپنے والد سے معلوم ہوئی) کی متبادل عیسوی تاریخ کنورشن ٹیبلز سے معلوم کرنے کی کبھی کوشش نہ کی ۔ پنجاب یونیورسٹی سے ۱۸۹۱ء میں مڈل کلاس پاس کرنے کی جو (۵) سند انہیں ملی اس میں مڈل پاس کرنے کے سال ان کی عمر ۱۵ سال لکھی ہے معلوم ہوتا ہے انہوں نے ۱۸۹۱ء میں سے ۱۵ منہا کر کے اپنا عیسوی سنہ ولادت ۱۸۷۶ء سمجھ لیا ۔ درحقیقت مڈل کرنے کے سال ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ھ کے مطابق ان کی عمر ۱۴ سال تھی ۔ اسی طرح اس سہل انگاری کی وجہ سے وہ اپنا سنہ ولادت ۱۸۷۷ء کی بجائے ۱۸۷۶ء سمجھتے رہے چونکہ ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ھ کی متبادل عیسوی تاریخ ۹ نومبر ۱۸۷۷ ہے ۔ اس لئے عیسوی تقویم کے مطابق یہی تاریخ ان کی تاریخ پیدائش سمجھی جائے گی ۔ علامہ کی وفات کے بعد ان کی تاریخ ولادت کے متعلق جو اختلاف پیدا ہوا اس کی وجہ ایک بڑی غلط فہمی تھی جس کا بیان ذرا تفصیل سے کرنا ضروری ہے ۔

علامہ کی وفات کے بعد ابا جان ابھی لاہور میں ہی تھے کہ روزنامہ " انقلاب لاہور کے رپورٹر نے ان سے علامہ کی تاریخ پیدائش کے متعلق دریافت کیا تو انہیں مہینہ دسمبر اور سال وہی ۱۸۷۶ء بتلایا گیا ۔ چنانچہ اپریل ۱۹۳۸ء کی ایک اشاعت میں جو ان کے مختصر سوانح حیات شائع کئے گئے ان میں ابا جان کے حوالے سے ان کی پیدائش دسمبر ۱۸۷۶ء میں بیان کی گئی ۔ وفات کو دو ہفتے ہی گزرے ہوں گے کہ " انقلاب " کی ۷ مئی ۳۸ء کی اشاعت میں تاریخ پیدائش کے متعلق حسب ذیل نوٹ (۶) شائع ہوا:

" حضرت علامہ اقبال کے جو مختصر سوانح حیات " انقلاب " کی کسی گذشتہ اشاعت میں چھپے تھے ان میں شیخ عطا محمد صاحب برادر کلاں حضرت علامہ مرحوم

کے تخمینی بیان کے مطابق حضرت مرحوم کی تاریخ پیدائش دسمبر ۱۸۷۶ء بتائی گئی تھی لیکن اب تحقیقی طور پر یہ معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت علامہ مرحوم ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو پیدا ہوئے ۔ اسلامی تاریخ ۲۲ / ۲۴ ذی الحج ۱۲۸۹ھ تھی " ۔ نوٹ میں یہ وضاحت نہ تھی کہ " انقلاب " کی بیان کردہ " تحقیق " کا ماخذ کیا ہے ، نہ ہی بیان کردہ تاریخ کے درست ہونے کا کوئی ثبوت ہی نوٹ میں درج تھا ۔ بعد میں جو حالات معلوم ہوئے ان سے پتہ چلا کہ یہ نوٹ سیالکوٹ میونسپل کمیٹی کے رجسٹر پیدائش کے ایک اندراج پر انحصار کرتے ہوئے لکھا گیا جس کی نقل سیالکوٹ سے کسی " خدائی فوجدار " نے اخبار کو یہ کہہ کر بھیجی کہ یہ علامہ کی پیدائش کے اندراج کی نقل ہے ۔ ظاہر ہے کہ اس وقت مولانا سالک اور مولانا مہر ایڈیٹران " انقلاب " نے علامہ کے مقالہ کا خود نوشت تعارفی نوٹ نہ دیکھا ہو گا ورنہ وہ علامہ اور ان کے بڑے بھائی کی بیان کردہ تاریخ پیدائش سے مختلف تاریخ " انقلاب " میں شائع کرنے سے پیشتر ضرور کچھ مزید تحقیق کرتے اور رجسٹر پیدائش کے اندراج کی نقل جو موصول ہوئی اس کو صحیفہ آسمانی نہ سمجھ لیتے (اس اندراج کے متعلق آگے چل کر اظہار خیال کیا جائے گا) ۔ خیر روز ناموں میں جو کچھ چھپتا ہے وہ کوئی ایسا دیرپا نہیں ہوتا لیکن علامہ کی وفات کے ۱۷ سال بعد ۱۹۵۵ء میں جب بزم اقبال لاہور نے مولانا سالک سے علامہ اقبال کے سوانح حیات " ذکر اقبال " کے نام سے لکھوائے تو اس میں بھی مولانا نے بغیر مزید تحقیق اسی اندراج رجسٹر پیدائش پر انحصار کرتے ہوئے ولادت کی تاریخ کا ذکر صرف ڈیڑھ سطر میں یہ لکھ کر ختم کر دیا کہ " علامہ کی ولادت ۲۴ (۷) ذوالحج ۱۲۸۹ھ مطابق ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو ہوئی " ۔ مزید غضب یہ کیا کہ فٹ نوٹ (۷) میں اس مبنیہ تاریخ کے متعلق یہ لکھ دیا " تصدیق ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ بحوالہ رجسٹر پیدائش و اموات " اس فٹ نوٹ نے یہ تاثر دیا گویا ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے تصدیق کیا ہے کہ علامہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو پیدا ہوئے یا انہوں نے یہ تصدیق کیا ہے کہ یہ اندراج علامہ اقبال کی پیدائش کا اندراج ہے ۔ حالانکہ ۱۹۵۵ء کے صاحب ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ دونوں میں سے کسی ایک بات کی تصدیق کرنے کی پوزیشن میں نہ تھے ۔ زیادہ سے

زیادہ وہ یہ تصدیق کر سکتے تھے کہ یہ اندراج رجسٹر پیدائش میں موجود ہے ۔ مولانا سالک ایسے نامور ادیب اور صحافی " مستند تھا جن کا فرمایا ہوا " کی تصنیف میں جو تاریخ ولادت بیان کی گئی اور وہ بھی بہ تصدیق ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ بہ حوالہ رجسٹر پیدائش " اس کو اگر مستند سمجھ لیا گیا تو کوئی تعجب کی بات نہیں ۔ چنانچہ ۱۹۵۸ء میں علامہ کے بیسویں یوم وفات پر پاکستان کے محکمہ ڈاک نے جو یادگاری ٹکٹ جاری کیا اس پر یہی تاریخ پیدائش لکھی گئی ۔ سیالکوٹ میں ہمارے جدی مکان " اقبال منزل " پر سنگ مرمر کی ایک یادگاری تختی ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے میری اجازت اور علم کے بغیر نصب کی ۔ اس پر بھی یہی تاریخ پیدائش کندہ کی گئی ۔ غرض کہ یہ غلط تاریخ ولادت غلط العام ہو گئی ۔ اگرچہ علامہ پر لکھنے والے بعض دانشور " ذکر اقبال " میں بیان کردہ تاریخ ولادت کے باوجود علامہ کے بیان کردہ سنہ ولادت ۱۸۷۶ء یا ۱۸۷۵ء کو ہی ترجیح دیتے رہے (۸) ۔

علامہ اقبال کی وفات کے کچھ دن بعد میں تو لاہور سے اپنی جائے ملازمت دہلی چلا گیا تھا اس لئے ۷ مئی ۳۸ء کے انقلاب میں جو تاریخ ولادت کی تصحیح شائع ہوئی وہ میری نظر سے نہیں گزری لیکن جب " ذکر اقبال " شائع ہوئی تو اس میں تاریخ ولادت ۲۳ فروری ۱۸۷۳ء پڑھ کر مجھے تعجب ہوا ۔ اگرچہ اس وقت تک علامہ کے مقالہ کا تعارفی نوٹ میں نے بھی نہیں دیکھا ہوا تھا لیکن مجھے یاد تھا کہ ابا جان نے انقلاب کے رپورٹر کو سنہ پیدائش ۱۸۷۶ء بتایا تھا اور یہی سنہ میں نے علامہ کی حیات میں ان کے متعلق شائع ہونے والی اکثر کتابوں اور مضامین میں پڑھا ہوا تھا ۔ " ذکر اقبال " میں شائع ہونے والی تاریخ پیدائش علامہ کے تعلیمی ریکارڈ اور میری تحقیق کے مطابق درست معلوم نہ ہوتی تھی ۔ ایک دن ممتاز حسن مرحوم کے ہاں اس موضوع پر بات چھڑی تو میں نے اپنے شک کا اظہار کیا ۔ ان دنوں کرنل وحید الدین مرحوم جو اس مجلس میں موجود تھے " روزگار فقیر " (نقش ثانی) شائع کرنے کی تیاریاں کر رہے تھے ۔ قرار پایا کہ تاریخ ولادت کے متعلق مزید تحقیق کی جائے اور کرنل صاحب اپنی کتاب میں اس موضوع پر لکھ کر غلط فہمی کا ازالہ کریں ۔ یہ تحقیق ہو رہی تھی کہ خوش قسمتی سے ایک اہم دستاویزی ثبوت دستیاب ہو گیا ۔

ایران کے متعلق علامہ کا مقالہ تو شائع ہو چکا تھا لیکن اس کے ساتھ ان کا خود نوشت تعارفی نوٹ شامل نہ تھا بلکہ ایسے کسی تعارفی نوٹ کا ۱۹۶۲ء تک یہاں پاکستان میں غالباً کسی کو علم بھی نہ تھا۔ ان دنوں پاکستان میں ایک " پاکستان جرمن فورم " قائم تھا جس کے صدر ممتاز حسن مرحوم تھے۔ انہیں اس فورم کے لئے علامہ کے مقالہ کی اصل دستاویز کی فوٹو کاپی حاصل کرنے کی خواہش تھی۔ انہوں نے ڈاکٹر رچرڈ موننگ سے جو جرمنی کے ایک نیم سرکاری ادارے " انٹرنیشنز (INTERNATIONS) کے سربراہ تھے اور جن سے ممتاز حسن کے مراسم تھے اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ ڈاکٹر موننگ نے اصل مقالہ کی کئی فوٹو کاپیاں ممتاز حسن کو بھجوا دیں۔ چونکہ یہ اصل مقالہ کی فوٹو کاپیاں تھیں اس لئے خود نوشت تعارفی نوٹ بھی ساتھ شامل تھا جس میں علامہ نے ہجری تقویم کے مطابق اپنی ولادت کی تاریخ مہینہ اور سنہ ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ ھ اور عیسوی تقویم کے مطابق سنہ ولادت ۱۸۷۶ء بیان کیا ہوا ہے۔ میرے مرحوم دوست حفیظ ہوشیار پوری تاریخ گوئی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ ان کے پاس کنورشن ٹیبلز قسم کی کوئی کتاب بھی تھی۔ ان سے ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ ھ کی متبادل تاریخ عیسوی تقویم سے نکلوائی گئی تو انہوں نے ۹ نومبر ۱۸۷۷ء بتلائی ہے یہ دستاویزی ثبوت جو بہت اہم تھا اور اس موضوع پر بعد تحقیق جو مواد جمع کیا گیا تھا کرنل صاحب کے حوالے کیا گیا۔ انہوں نے " روز گار فقیر " (نقش ثانی) میں جو ۱۹۶۳ء میں طبع ہوئی۔ " تاریخ پیدائش۔ ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ " * کے عنوان سے ایک باب میں یہ ثابت کیا کہ " ذکر اقبال " میں بیان کردہ تاریخ ولادت درست نہیں اور صحیح ولادت ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ ھ مطابق ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہے (۹)

" روز گار فقیر " (نقش ثانی) کی اشاعت کے بعد ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو عام طور پر علامہ کی صحیح تاریخ ولادت تسلیم کر لیا گیا۔ ان کے متعلق بعض لکھنے والوں (۱۰) نے تو اپنی اپنی کتابوں کی پہلی ایڈیشنوں میں دی ہوئی تاریخ ولادت کی تصحیح کرتے ہوئے نئی ایڈیشنوں میں ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو صحیح تاریخ ولادت بیان کیا۔ پاکستان کے محکمہ ڈاک نے جب ۲۱ اپریل ۱۹۶۷ء کو علامہ کے دو یادگاری ڈاک ٹکٹ جاری کئے

تو ان پر علامہ کا سنہ ولادت ۱۸۷۷ء دکھایا گیا۔ اس پر کسی اخبار میں ۵۸ء میں جاری ہونے والے یادگاری ٹکٹ کے حوالے سے جس پر تاریخ ولادت ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء لکھی تھی اعتراض کیا گیا کہ ولادت کا سنہ ۵۸ء والے یادگاری ڈاک ٹکٹ سے مختلف کیوں ہے۔ اس پر ۲۷ اپریل ۱۹۶۷ء کو ایک سرکاری ہینڈ آؤٹ جاری کیا گیا جس کے اقتباس کا ترجمہ یہ ہے: یادگاری ٹکٹوں پر ۱۸۷۷ء جو سنہ ولادت دکھایا گیا ہے اس کے صحیح ہونے کی تصدیق "اقبال اکادمی" اور "اقبال سرکل" کراچی نے کی ہے۔ کرنل وحید الدین کی "اقبال ان پکچرز" میں بھی یہی سنہ ولادت لکھا ہے۔ چیکو سلواکیہ کی پراگ یونیورسٹی کے پروفیسر مارک بھی اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ معترض اخبار نے جن کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ ان میں جو سنہ ولادت دیا گیا ہے وہ درست نہیں"۔

یہاں یہ ذکر کر دیا جائے کہ ممتاز حسن مرحوم کی کوشش سے علامہ اقبال کے مقالہ کے تعارفی نوٹ کی نقل پاکستان میں تو ۶۲ء میں آئی جس کی بنا پر ۶۳ء میں "روزگار فقیر" میں اس موضوع پر اظہار خیال کیا گیا لیکن اس سے بہت پہلے یورپ کے دو ایک محقق بھی مقالہ کے تعارفی نوٹ میں بیان کردہ تاریخ ولادت کی بنا پر ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو غلط اور ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو صحیح تاریخ ولادت قرار دے چکے تھے (۱۱) خود ہمارے ملک میں بھی انگریزی روز نامہ "سول اینڈ ملٹری گزٹ" نے وفات کے دوسرے دن ۲۲ اپریل کی اشاعت میں علامہ کا سنہ ولادت ۱۸۷۷ء بیان کیا تھا۔ (۱۲)

اپریل ۱۹۷۱ء میں میرے ایک ہمشیر زادے کی کتاب "اقبال درون خانہ" شائع ہوئی۔ اس کتاب میں علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش پر بھی اظہار خیال کیا گیا ہے۔ اس عزیز نے بھی مولانا سالک کی طرح میونسپل کمیٹی سیالکوٹ کے رجسٹر پیدائش بابت ۱۸۷۳ء کے ایک اندراج پر انحصار کرتے ہوئے علامہ کی ولادت کی تاریخ ۲۲ فروری کی بجائے ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء بیان کی ہے۔ اس کتاب کی اشاعت سے علامہ کی ولادت کی بیان کردہ دو مختلف تاریخوں میں ایک اور کا اضافہ ہو گیا جو ان دونوں سے مختلف ہے۔ مبینہ تین تاریخیں یہ ہیں۔ اول "ذکر اقبال" میں بیان

کردہ ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء جو میونسپل کمیٹی سیالکوٹ کے رجسٹر پیدائش کے ایک اندراج پر مبنی ہے ۔ دوسری " اقبال درون خانہ " میں بیان کردہ ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء جو رجسٹر پیدائش متذکرہ بالا کے ہی ایک اور اندراج پر مبنی ہے ۔ تیسری " روز گار فقیر " میں بیان کردہ ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ ھ کی متبادل عیسوی تاریخ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء جو علامہ کے مقالہ کے تعارفی نوٹ پر مبنی ہے ۔ ایک اور سنہ پیدائش ۱۲۹۲ ھ بھی ہے جو علامہ کے لوح مزار پر کندہ ہے ۔ یہ لوح مزار حکومت افغانستان نے کابل سے تیار کراکر بھیجی تھی ۔ حکومت افغانستان نے یہ سنہ پیدائش کہاں سے لیا اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہو سکا ۔

تاریخ پیدائش کے متعلق متذکرہ بالا اختلاف کا جائزہ لے کر صحیح تاریخ پیدائش طے کرنے کے لئے بزم اقبال لاہور نے ۷۲ء کی آخری سہ ماہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ۔ اس کمیٹی میں جسٹس رحمن مرحوم ، مشہور دانشور اور محقق پروفیسر محمد عثمان جو ان دنوں بزم اقبال لاہور کے معتمد تھے ، مشہور دانشور اور ادیب ڈاکٹر وحید قریشی اور سید نذیر نیازی مرحوم جو اقبالیات کے ماہرین میں شمار ہوتے تھے شامل تھے ۔ شاید دو ایک اور حضرات بھی ہوں * * موخرالذکر تین اصحاب تو سیالکوٹ بھی گئے اور اس سلسلہ میں وہاں بھی کچھ تحقیقات کی ۔ بزم اقبال لاہور نے راقم الحروف کو بھی کمیٹی کے رو برو اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کی دعوت دی ۔ میں نے کمیٹی کے ارکان کے ملاحظہ کے لئے اس موضوع پر ایک مفصل تحریر لکھ کر دی * * * اور کمیٹی کے دو تین اجلاسوں میں بھی شامل ہوا جن میں اس موضوع پر سیر حاصل گفتگو ہوئی ۔

ابھی یہ کمیٹی کوئی فیصلہ نہ کر پائی تھی کہ بھارت کے اخبارات میں علامہ اقبال کی ولادت کی صد سالہ تقریب منانے کا چرچا ہوا ۔ خبر تھی کہ یہ تقریب بھارت کی حکومت منائے گی اور تقریب کے انتظامات کے لئے جو کمیٹی مقرر ہو گی وزیر اعظم اندرا گاندھی اس کی صدر ہوں گی ۔ ان حالات میں حکومت پاکستان اور مسٹر بھٹو جو ان دنوں وزیر اعظم تھے کیسے پیچھے رہ سکتے تھے چنانچہ پاکستان میں بھی علامہ کی پیدائش کی صد سالہ تقریب منانے کا فیصلہ کیا گیا ۔ اس کے لئے ضروری

تھا کہ پہلے حکومت کی سطح پر صحیح تاریخ پیدائش کا تعین کیا جائے ۔ اس غرض کے لئے وزارت تعلیم نے ایک کمیٹی تشکیل دی جس کے اراکین حسب ذیل تھے :
۱ ۔ ڈاکٹر محمد اجمل سکریٹری وزارت تعلیم (چیئرمین) (۲) جسٹس (ریٹائرڈ) ایس اے رحمن مرحوم (۳) جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال (۴) پروفیسر حمید احمد خان مرحوم ناظم مجلس ترقی ادب لاہور (۵) مسٹر ایس اے واحد (مرحوم) وائس پریذیڈنٹ اقبال اکادمی کراچی (۶) پروفیسر محمد عثمان معتمد بزم اقبال لاہور (۷) ڈاکٹر سید عبد اللہ (۸) پروفیسر وقار عظیم (مرحوم) (۹) ڈاکٹر وحید قریشی (۱۰) خواجہ عبد الرحیم (مرحوم) ایڈوکیٹ اور (۱۱) راقم الحروف اعجاز احمد ۔ جنوری ۷۴ء میں اس کمیٹی کے دو اجلاس ہوئے اور تیسرا اجلاس یکم فروری ۷۴ء کو ہوا ۔ تینوں اجلاسوں میں تاریخ پیدائش کے موضوع پر سیر حاصل بحث ہوئی ۔ بزم اقبال لاہور کی کمیٹی کے جو اراکین تحقیق کے لئے سیالکوٹ گئے تھے ان کی وہاں کی کارروائی بھی زیر بحث آئی ۔ میں نے تاریخ پیدائش کے موضوع پر جو تحریر بزم اقبال کی کمیٹی کو دی تھی ۔ اس پر بھی غور ہوا ۔ یکم فروی ۷۴ء کو تیسرے اجلاس میں کمیٹی نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا

"یہ کمیٹی متعلقہ شواہد و قرائن کی چھان بین کے بعد اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ علامہ اقبال نے اپنے پی ۔ ایچ ۔ ڈی کے مقالے کے پیش لفظ میں جو تاریخ ولادت درج فرمائی ہے اسے تسلیم کیا جائے ۔ علامہ نے اپنی تاریخ ولادت تین ذیقعد ۱۲۹۴ھ تحریر فرمائی ہے جو عیسوی سنہ کے اعتبار سے ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہوتی ہے "
متفقہ فیصلہ کی اس تحریر پر مندرجہ ذیل اراکین کمیٹی کے دستخط ثبت ہیں : محمد اجمل ۔ ایس اے رحمن ، سید عبد الواحد ، محمد عثمان ، وقار عظیم ، حمید احمد خاں ، وحید قریشی ، سید عبد اللہ ، اعجاز احمد (جسٹس جاوید اقبال تو کمیٹی کے اجلاسوں میں شامل نہیں ہوئے ۔ وہ سمجھتے تھے کہ ہائیکورٹ کے ایک جج کی حیثیت میں ان کا کمیٹی کی کارروائی میں حصہ لینا مناسب نہیں ۔ خواجہ عبد الرحیم یکم فروری والے اجلاس میں موجود نہ تھے) ۔
حکومت پاکستان نے کمیٹی کی اس متفقہ رپورٹ کی بنا پر ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو

علامہ اقبال کی صحیح تاریخ ولادت قرار دے دیا۔ اسی تاریخ کے مطابق ولادت کی صد سالہ تقریبات منائی گئیں اور اب اسی تاریخ کو علامہ کا یوم ولادت منایا جاتا ہے۔ بھارت کی حکومت نے بھی اپنے ہاں ولادت کی صد سالہ تقریبات ۱۹۷۷ء میں منائیں (۱۳)۔

مناسب ہو گا اگر اس مرحلہ پر مرحوم پروفیسر حمید احمد خاں کی ایک خوبی کا ذکر کر دیا جائے۔ وہ مجلس ترقی ادب لاہور کے ناظم تھے۔ مجلس ان دنوں ایک علمی مجلہ "صحیفہ" شائع کرتی تھی * * * * جس کے مدیر اعزازی ڈاکٹر وحید قریشی تھے مجلس نے "صحیفہ" کا اکتوبر ۷۳ء کا شمارہ (نمبر ۶۵) "اقبال نمبر" کے طور پر شائع کیا جس میں علامہ کے متعلق بڑے پایہ کے اور دلچسپ مضامین شایع ہوئے۔ ڈاکٹر محمد باقر نے جن کا ایک تحقیقی مضمون اس نمبر میں شامل تھا اس کی ایک کاپی مجھے عنایت فرمائی۔ رسالہ کے سرورق کے بعد ایک باریک کاغذ پر حسب ذیل عبارت چھپی ہوئی تھی۔ "یہ کتاب علامہ اقبال کی ولادت کے جشن صد سالہ کی مناسبت سے شائع ہوئی۔ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۳ء" اس کا مطلب یہ تھا کہ مجلس ترقی ادب اور اس کے ناظم نے ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو علامہ کی تاریخ ولادت تسلیم کر لیا ہے۔ جنوری ۷۴ء میں حکومت پاکستان نے جو کمیٹی صحیح تاریخ پیدائش کے تعین کے لئے تشکیل دی پروفیسر حمید احمد خاں بھی اس میں شامل تھے۔ وہ کمیٹی کے پہلے اجلاس میں کسی وجہ سے شامل نہ ہو سکے لیکن دوسرے اجلاس میں جو ۲۵ جنوری ۷۴ء کو ہوا وہ شامل ہوئے اور کارروائی میں دلچسپی سے حصہ لیا۔ شروع میں وہ ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کی تائید کرتے رہے لیکن ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کے حق میں شواہد اور قرائن زور دار تھے۔ اجلاس شام تک جاری رہا۔ اجلاس کے اختتام پر انہوں نے فرمایا کہ وہ اس معاملہ پر مزید غور کریں گے۔ چنانچہ جاتے وقت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کی تائید میں جو تحریری مواد تھا وہ ساتھ لے گئے۔ تیسرے اجلاس میں جو یکم فروری ۷۴ء کو ہوا انہوں نے ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کی صحت کو تسلیم کر لیا۔ اجلاس کے آخر میں جو متفقہ فیصلہ تحریر میں آیا اس پر بغیر کسی ذہنی تحفظ (MENTAL RESERVATION) کے دستخط کئے، میرا خیال ہے اس فیصلہ کی وجہ سے پروفیسر صاحب نے "صحیفہ" اقبال نمبر کی

ان کاپیوں سے جو ابھی مجلس کے دفتر میں باقی تھیں وہ باریک کاغذ جس پر ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو تاریخ ولادت ظاہر کیا گیا تھا نکال دیا۔ کیونکہ کمیٹی کے فیصلہ کے بعد "صحیفہ" اقبال نمبر کی جو کاپی مجھے ڈاکٹر جاوید اقبال نے بھیجی اس میں وہ باریک کاغذ موجود نہیں صحیفہ اقبال نمبر کی یہ دونوں کاپیاں میرے پاس محفوظ ہیں۔ پروفیسر احمد خاں نے اس موضوع پر مزید شواہد و قرائن معلوم ہونے پر جو پہلے ان کے علم میں نہ تھے اپنی پہلی رائے کو ترک کر کے اپنی بڑائی کا اور صحیح محقق ہونے کا ثبوت دیا۔

مقالہ کے تعارفی نوٹ میں علامہ کی بیان کردہ تاریخ ولادت جو دراصل ان کے والد کی بتلائی ہوئی تھی ایک وزن دار شہادت ہے لیکن کمیٹی نے صرف اسی شہادت کی بنا پر ہی ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کے حق میں فیصلہ نہیں کیا تھا بلکہ جیسا کہ کمیٹی کے فیصلہ میں لکھا ہے متعلقہ شواہد اور قرائن کی چھان بین بھی کی گئی تھی۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان شواہد اور قرائن کو ریکارڈ کر دیا جائے۔

تعلیمی ریکارڈ: علامہ اقبال کو سب سے پہلی تعلیمی سند ۱۸۹۱ء میں مڈل کلاس کا امتحان پاس کرنے پر پنجاب یونیورسٹی سے ملی تھی اور صرف اسی سند میں ان کی عمر کے متعلق اندراج ملتا ہے۔ سند کی پشت پر DESCRIPTIVE ROLL کے عنوان کے تحت "امتحان پاس کرنے کے سال میں عمر" کے خانے میں "صرف پندرہ سال" لکھا ہے۔ یہ اندراج ان کے اسکول کے ریکارڈ سے کیا گیا ہو گا۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ اسکول میں داخلہ کے وقت ولادت کی تاریخ مہینہ اور سال درج نہیں ہوا اور داخلہ کے وقت صرف عمر کا اندازہ لکھ دیا گیا۔ یہ اس وجہ سے ہوا معلوم ہوتا ہے کہ اسکول میں داخلہ کے لئے مولانا میر حسن خود لے کر گئے تھے انہیں ولادت کی تاریخ مہینہ سال معلوم نہ ہو گا اور انہوں نے اندازاً عمر لکھا دی ہو گی۔ اس بات کا ناقابل تردید تحریری ثبوت موجود ہے کہ علامہ نے پہلی جماعت کا امتحان ۸ اپریل ۱۸۸۵ء کو پاس کیا (۱۴۰) لہذا وہ ۱۸۸۴ء میں پہلی جماعت میں داخل ہوئے جس وقت ان کی عمر ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کے حساب سے ۷ سال تھی۔ چونکہ قد کاٹھ اچھا تھا مولانا نے ۸ سال عمر لکھا دی ہو گی جس کی وجہ سے ۱۸۹۱ء میں سند میں

عمر ۱۵ سال لکھی گئی ۔ اگر ولادت ۱۸۷۳ء کی ہوتی تو ۱۸۹۱ء میں مڈل کلاس پاس کرتے وقت ان کی عمر ۱۸ سال ہوتی ۔ سند میں عمر کا یہ اندراج ۱۸۷۳ء میں ولادت کی تردید کرتا ہے ۔

(۲) تعلیمی ریکارڈ سے عمر کے متعلق دوسری شہادت پنجاب یونیورسٹی کے کیلنڈر برائے ۹۷ ۔ ۱۸۹۶ء سے ملتی ہے ۔ علامہ نے اس یونیورسٹی سے بی ۔ اے کا امتحان ۱۸۹۶ء میں پاس کیا ۔ اس کے متعلق یونیورسٹی کے کیلنڈر میں جو اندراج ہے اس میں " درخواست داخلہ میں دی گئی عمر " کے خانہ میں ۱۹ سال لکھا ہے ۔ درخواست ۹۶ء میں دی گئی اس حساب سے بھی سال پیدائش ۱۸۷۷ء ہوا ۔

افراد خاندان کی شہادت:

(۱) ۔ علامہ نے جو تاریخ پیدائش اپنے مقالہ کے تعارفی نوٹ میں لکھی وہ انہیں ان کے والد نے ہی بتلائی ہو گی ۔ لہذا ان کے والد کے بیان کے مطابق ان کی تاریخ پیدائش ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ھ ہے ۔

(۲) ۔ علامہ کی وفات کے بعد انقلاب کے رپورٹر کے سوال پر ان کے بڑے بھائی نے ان کا سنہ ولادت ۱۸۷۶ء بتایا جو علامہ بجائے ۱۸۷۷ء اپنا سال ولادت سمجھتے رہے ۔

(۳) ۔ بزم اقبال لاہور نے تاریخ پیدائش کے تعین کے لئے جو سب کمیٹی تشکیل دی ۔ اس کے ایک رکن سید نذیر نیازی مرحوم تھے جن کے سپرد یہ کام کیا گیا کہ وہ آفتاب اقبال مرحوم سے ، جو علامہ کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے ، علامہ کی تاریخ پیدائش کے متعلق استفسار کریں ۔ آفتاب اقبال کراچی میں مقیم تھے ۔ نیازی صاحب نے یہ کام اپنے دوست محمد مظفر سابق چیئرمین بروک بانڈ کمپنی جو کراچی میں مقیم تھے کے سپرد کیا ۔ نیازی صاحب اپنے خط محررہ ۲۳ جنوری ۷۴ء بنام پروفیسر محمد عثمان معتمد اعزازی بزم اقبال لاہور لکھتے ہیں " مظفر صاحب آفتاب صاحب سے ملے تو انہوں نے کہا میرا سال ولادت ۱۸۹۸ء ہے ۔ اس وقت حضرت علامہ کی عمر اکیس سال تھی ۔ اگر آفتاب صاحب کا بیان صحیح ہے اور ان کی

یادداشت نے غلطی نہیں کی تو ماننا پڑے گا کہ حضرت علامہ کا سال ولادت ۱۸۷۷ء ہے " ۔ یہ خط بزم اقبال کے ریکارڈ میں موجود ہونا چاہیے ۔ فوٹو کاپی میرے پاس محفوظ ہے ۔

(۴) ۔ ۶۳ء میں شائع ہونے والے " روز گار فقیر " (نقش ثانی) میں راقم الحروف کی روایت بیان کی گئی ہے کہ علامہ کی وفات کے بعد جولائی ۳۸ء میں میرے ابا جان نے اپنے ایک خط میں علامہ کی پہلی بیوی (والدہ آفتاب اقبال) کے متعلق لکھا کہ وہ علامہ سے دو تین سال بڑی تھیں ۔ ان دنوں ابا جان اصرار کر رہے تھے کہ جو ماہانہ رقم علامہ اپنی زندگی میں اپنی پہلی بیوی کو دیا کرتے تھے نابالغان کے اولیاء کو اس کی ادائیگی جاری رکھنی چاہیئے ۔ میں یکے ازا ولیاء تھا ۔ میرے دوسرے دو رفقائے کار اس ادائیگی کے فیصلہ میں متامل تھے ۔ ابا جان نے اس سلسلہ میں لکھا تھا کہ علامہ کی پہلی بیوی جو زندہ ہیں وہ علامہ سے دو تین سال بڑی تھیں اس لئے وہ اور کتنے سال زندہ رہیں گی ۔ لہذا اولیاء کو چاہیئے کہ ان کے ماہانہ کی ادائیگی جاری رکھیں ۔ حکومت کی مقرر کردہ کمیٹی کے ایک اجلاس میں جسٹس رحمن مرحوم کی تحریک پر کمیٹی نے وزارت متعلقہ سے درخواست کی کہ وہ ڈپٹی کمشنر گجرات سے ڈاکٹر عطا محمد (علامہ اقبال کے خسر) کی ان صاحب زادیوں کی تاریخ ہائے ولادت کی نقول منگوائیں جو ۱۸۷۰ء اور ۱۸۸۰ء کے درمیان پیدا ہوئیں تاکہ علامہ کی پہلی بیوی کی تاریخ ولادت کا تعین ہو سکے اور اس کی نسبت سے علامہ کی تاریخ یا سال ولادت کا تعین ہو سکے رجسٹر پیدائش سے ۔ دو صاحبزادیوں کے اندراجات پیدائش کی نقول موصول ہوئیں ۔ ایک صاحبزادی ۲۲ مارچ ۷۴ء کو اور دوسری ۲۰ اپریل ۷۷ء کو پیدا ہوئی تھیں ۔ علامہ کی پہلی بیوی ڈاکٹر عطا محمد صاحب کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں یعنی وہ جو ۲۲ مارچ ۷۴ء کو پیدا ہوئیں ۔ اس سے بھی علامہ جو بقول ان کے بڑے بھائی کے پہلی بیوی سے دو تین سال چھوٹے تھے کا سنہ ولادت ۱۸۷۷ء ہی نکلتا ہے ۔ اندراجات کی یہ نقول وزارت متعلقہ کی فائل پر ہوں گی ۔ میرے ریکارڈ میں ان کی فوٹو کاپیاں محفوظ ہیں

(۵) ۶۳ء میں شائع ہونے والے " روز گار فقیر " میں راقم الحروف کی یہ روایت بھی بیان کی گئی ہے کہ علامہ کی پیدائش جمعہ کے دن ہوئی تھی ۔ یہ بات راقم الحروف نے اپنی ایک پھوپی سے سنی جنہوں نے بے جی یعنی ہماری دادی صاحبہ سے سنی ہوئی تھی ۔ یہ روایت میں نے اس تحریر میں بھی دہرائی ہے جو میں نے اس موضوع پر بزم اقبال کی مقرر کردہ کمیٹی کو دی ۔* ۔جو ہر تقویم مرتبہ ضیاء الدین لاہوری (۱۹۸۳ء) سے ثابت ہوتا ہے کہ ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ھ جمعہ کا ہی دن تھا اور " ذکر اقبال " میں بیان کردہ تاریخ پیدائش ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء جمعہ کا دن نہ تھا بلکہ ہفتہ تھا ۔ اسی طرح " اقبال درون خانہ " میں بیان کردہ تاریخ پیدائش یعنی ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو بھی جمعہ کا دن نہ تھا بلکہ سوموار تھا ۔ اس سے بھی ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ھ کے صحیح تاریخ پیدائش ہونے کی تائید ہوتی ہے ۔(۱۵) ۔

حکومت کی مقرر کردہ کمیٹی کے اجلاسوں میں سیالکوٹ میونسپل کمیٹی کے رجسٹر پیدائش کے ان اندراجات کا بھی جائزہ لیا گیا جن کی بنا پر علامہ کی تاریخ پیدائش " ذکر اقبال " میں ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء اور " اقبال درون خانہ " میں ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء بیان کی گئی ہے ۔ موخرالذکر کتاب میں متذکرہ بالا دو تاریخوں کے اندراجات کے علاوہ اپنے بیان کی تائید میں دو اور تاریخوں کے اندراجات پر بھی انحصار کیا گیا ہے ۔ان چاروں اندراجات مندرجہ " اقبال درون خانہ " کو ذیل میں نقل کیا جا رہا ہے تاکہ بات بخوبی سمجھ میں آجائے:

نمبر	تاریخ پیدائش	لڑکا/لڑکی	ولدیت	محلہ	پیشہ۔قوم و مذہب	اطلاع کنندہ
۴۳۳	۶ ستمبر ۱۸۷۰ء	لڑکی	نتھو	چوڑیگراں	کشمیری	رفیق
۱۴۰	۲۲ فروری ۱۸۷۳ء	لڑکا	نتھو	کشمیریاں	کشمیری	نتھو
۱۰۴۸	۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء	لڑکا	نتھو	چوڑی گراں	مسلمان خیاط	علی محمد ولد غلام محی الدین
۹۶۲	۱۴ نومبر ۱۸۷۶ء	لڑکی	نتھو ولد محمد ربیع	کشمیریاں	مسلمان کشمیری	نتھو

ان چاروں اندراجات کے ولدیت کے خانہ میں تین میں نتھو اور چوتھے میں

نتھو ولد محمد رفیع درج ہے ۔" اقبال درون خانہ " میں ان چاروں اندراجات کو علامہ کے والد کے ہاں دو لڑکے اور دو لڑکیاں پیدا ہونے کے اندراجات بتلایا گیا ہے ۔ علامہ کے والد کا نام نور محمد اور عرف نتھو تھا ۔ اس عرف کی وجہ تسمیہ اس کتاب ***** کے باب " علامہ اقبال کے والد " میں بیان کی گئی ہے ۔ شہر سیالکوٹ میں صرف علامہ کے والد کا ہی عرف نتھو نہ تھا ۔ اور بھی کئی یہ عرف رکھتے تھے ۔ حکومتی کمیٹی کے رکن پروفیسر محمد عثمان بزم اقبال لاہور کی اس کمیٹی کے بھی رکن تھے جو تحقیق کے لئے سیالکوٹ گئی تھی ۔ وہ ٹھہرے محقق ۔ معلوم ہوتا ہے سیالکوٹ میں انہوں نے میونسپل کمیٹی کے رجسٹر پیدائش کا ایک محقق کی نظر سے جائزہ لیا ۔ وہ اپنے نوٹ میں جو کمیٹی کے اجلاس میں پیش کیا گیا لکھتے ہیں " رجسٹر پیدائش سے ثابت ہے کہ کم از کم پچیس تیس نتھو سیالکوٹ کے مختلف محلوں میں اس زمانے میں آباد تھے ۔" اس سے ان کا یہ استدلال تھا کہ ولدیت کے خانہ میں اگر نتھو لکھا ہے تو اس سے یہ نتیجہ نکالنا درست نہ ہو گا کہ وہ علامہ کے والد ہی ہیں ۔ اندراج کے باقی خانوں کو بھی دیکھنا ہو گا تا تشخص ہو سکے کہ یہ کون نتھو ہیں ۔ اس نوٹ میں انہوں نے یہ بھی لکھا ہے: موقعہ پر تحقیق کے بعد اس امر میں کوئی شک و شبہہ باقی نہیں رہتا کہ محلہ چوڑیگراں اور محلہ کشمیریاں دو واضح طور پر الگ الگ محلے تھے اور علامہ اقبال کا آبائی مکان بلا اشتباہ محلہ چوڑی گراں میں واقع ہے ۔ علامہ اقبال کا آبائی مکان چوڑی گراں کے محلے میں ایک ایسے محل وقوع پر ہے کہ اسے سیالکوٹ کا کوئی بے علم شخص بھی محلہ کشمیریاں نہیں بتائے گا انہوں نے میونسپل کمیٹی سیالکوٹ سے مختلف محلوں کا ایک نقشہ بھی تیار کرایا ہوا تھا جو کمیٹی کے ملاحظہ کے لئے پیش کیا گیا ۔ ان تصریحات کی روشنی میں پروفیسر محمد عثمان نے " اقبال درون خانہ " میں مندرجہ چاروں اندراجات کے متعلق یہ رائے ظاہر کی کہ ستمبر ۱۸۷۰ء کا اندراج تو یقیناً علامہ کے والد کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہونے کا اندراج ہے کیونکہ محلہ بھی چوڑی گراں درج ہے اور قوم بھی کشمیری اور اطلاع کنندہ رفیق علامہ کے دادا تھے لیکن ۲۲ فروری ۷۳ء والا اندراج کسی ایسے نتھو کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہونے کے متعلق ہے جو محلہ کشمیریاں میں سکونت پذیر

تھا ۔ اسی طرح ۲۹ دسمبر ۷۳ء والا اندراج اس نتھو کے متعلق ہے جس کی سکونت تو محلہ چوڑی گراں میں تھی لیکن وہ کشمیری نہ تھا بلکہ خیاط برادری سے تھا (۱۶) جو سیالکوٹ کی ایک معروف برادری ہے ۔ ۱۴ نومبر ۱۸۷۶ء والا اندراج بھی محلہ کشمیریاں میں رہنے والے نتھو کے متعلق ہے جس کے والد کا نام محمد رفیع تھا ۔ علامہ کے والد کا نام محمد رفیق تھا اور " اقبال درون خانہ " میں بیان کردہ اس مفروضے کو قبول کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ محمد رفیع سہواً لکھا گیا ۔ غرض کہ پروفیسر عثمان کی رائے میں ان چاروں اندراجات میں سے صرف ۶ ستمبر ۱۸۷۰ء والا اندراج علامہ کے والد کے متعلق ہے باقی تینوں ان کے متعلق معلوم نہیں ہوتے نتھو عرف کے مختلف اشخاص کے اندراجات کو علامہ کے والد کے متعلق ظاہر کر کے کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا " والا معاملہ کیا گیا ہے ۔ کمیٹی نے پروفیسر محمد عثمان کی رائے سے اتفاق کیا ۔ یہاں مجھے یہ اعتراف کرنا چاہیئے کہ اندراجات رجسٹر پیدائش کی گتھی کو سلجھانے کا سہرا عثمان صاحب کے سر ہے ۔

تاریخ پیدائش کا فیصلہ حکومتی سطح پر ہونے کے بعد عام طور پر اب ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو علامہ کی صحیح تاریخ پیدائش تسلیم کیا جاتا ہے لیکن " میں نہ مانوں " والا عنصر ہر معاشرہ میں ہوتا ہے اس لئے دو ایک " میں نہ مانوں " والے " میں نہ مانوں " میں نہ مانوں " کی رٹ لگائے جا رہے ہیں ۔

حوالہ جات

۱ ۔ تھاٹس اینڈ ریفلیکشنز آف اقبال ۔ سید عبد الواحد ، صفحہ ۲۸

۲ ۔ جوہر تقویم ۔ ضیاء الدین لاہور (۱۹۸۳ء)

۳ ۔ روز نامہ جنگ کراچی ، جشن صد سالہ اقبال ایڈیشن نومبر ۱۹۷۷ء صفحہ ۱۰

۴ ۔ (الف) اے وائس فرام دی ایسٹ (انگریزی) مصنفہ نواب سر ذوالفقار علی خاں جو علامہ کے گہرے دوست تھے ۔ شائع شدہ ۱۹۲۲ء (ب) نیرنگ خیال اقبال نمبر ۱۹۳۲ء میں محمد دین فوق کا علامہ اقبال پر مضمون ۔ یہی مضمون پہلے فوق نے مشاہیر کشمیر میں شائع کیا تھا جس میں سنہ پیدائش ۱۸۷۵ء لکھا تھا ۔ علامہ سے گہرے مراسم تھے ۔ علامہ نے سنہ پیدائش کی صحت کی تو نیرنگ خیال میں اسی مضمون میں سنہ پیدائش کی تصحیح کرتے ہوئے ۱۸۷۶ء لکھا (ج) اسی نیرنگ خیال اقبال نمبر ۱۹۳۲ء میں ملک راج آنند کا علامہ پر مضمون (د) شارٹ ہسٹری آف اردو لٹریچر مصنف ڈاکٹر سید اعجاز حسین شائع شدہ ۱۹۳۴ء (ہ) تاریخ شعرائے پنجاب نسیم رضوانی ۱۹۳۷ء

۴ ۔ اے ۔ روز گار فقیر (نقش ثانی) صفحہ ۲۳۲ کے مقابل پاسپورٹ کے متعلقہ صفحہ کا فوٹو ۔

۵ ۔ اقبال ان پکچرز کرنل وحید الدین ، سند مذکورہ کی فوٹو ۔ نیز بزم اقبال کے سہ ماہی رسالہ " اقبال " بابت جنوری ۷۳ء میں سند کی فوٹو اصل سند اب نیشنل میوزیم کراچی میں محفوظ ہے ۔

۶ ۔ بزم اقبال لاہور کے سہ ماہی رسالہ " اقبال " بابت جنوری ۷۳ء میں اس نوٹ کا انگریزی ترجمہ دیا گیا ہے ۔

۷ ۔ " ذکر اقبال " مصنفہ مولانا سالک صفحہ ۱۰

۸ ۔ (الف) شاعر مشرق ، محمد عبد السلام (۱۹۵۹ء) آئینہ ادب چوک منار ، انار کلی لاہور ۔

(ب) "نقوش" مکاتیب نمبر (جنوری فروری ۱۹۵۹) (ج) "نقوش" لاہور نمبر (فروری ۶۲ء)

(د) ۔ دائرۃ المعارف (جلد ۳) اگست ۵۶ء) (ہ) مرقع شعرائے اردو مدیر حسن نورانی (۱۹۵۷)

(۹) ۔ روز گار فقیر (نقش ثانی ۱۹۶۳ء ۔ صفحہ ۲۲۹

۱۰ ۔ (الف) سیرت اقبال ۔ محمد طاہر فاروقی (۳۹ء و ۴۴ء اور ۴۹ء) کی ایڈیشنوں میں تاریخ پیدائش ۲۳ فروری ۱۸۷۳ء لکھی تھی ۔ چوتھے ایڈیشن میں جو ۶۶ء میں شائع ہوا اس کی تصحیح کرکے ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ھ (۹ نومبر ۱۸۷۷ء) کی گئی (ب) اقبال آرٹ ہنز اینڈ تھاٹ (انگریزی) سید عبد الواحد (۱۹۵۹ء) میں تاریخ پیدائش ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء لکھی تھی پھر اپنی تصنیف تھاٹس اینڈ ریفلیکشنز آف اقبال (۱۹۶۴ء) میں تصحیح کر کے ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ھ مطابق ۹ نومبر ۱۸۷۷ء لکھی گئی (ج) بابو رام سکسینہ کی انگریزی کتاب ہسٹری آف اردو لٹریچر کے اردو ترجمہ "تاریخ ادب اردو" ترجمہ عسکری میں پہلے سنہ پیدائش ۱۸۷۵ء لکھا تھا ۔ جب ۶۵ء میں اسے دلی سنز کرشن نگر لاہور نے مرتضی حسین فاضل سے نظر ثانی کراکر شائع کیا تو تاریخ ولادت ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ھ لکھی (د) "نقوش" ماہنامہ نے اپنے غزل نمبر (۱۹۵۴ء) میں سنہ ولادت ۱۸۷۶ء لکھا پھر مکاتیب نمبر (۱۹۵۷ء) اور طنز و مزاح نمبر (۱۹۵۹ء) میں سنہ ولادت ۱۸۷۵ء لکھا ۔ آخر کار آپ بیتی نمبر (۱۹۶۴ء) میں ۳ ذیقعد ۱۲۹۴ھ اختیار کیا ۔ (ہ) انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا جلد ۱۲ (۱۹۶۸ء) میں ۹ نومبر ۱۸۷۷ء تاریخ پیدائش اختیار کی ۔

۱۱ ۔ (الف) جے ۔ سی ۔ رائے بون مغربی جرمنی (۱۹۵۷ء)

(ب) ۔ جان مارک ۔ اقبال کی تاریخ پیدائش (۱۹۵۸ء)

(ج) ۔ جان رائی پکا صفحہ ۳۱۵

" DEJING PER,S LEA TADZICHE LITERATURY "

(1956)

(د) ۔ جے ۔ ڈبلیو فلک ۔ وز بیڈن (۱۹۵۴)

۱۲ ۔ اس نوٹ کا اردو ترجمہ حمید نظامی کا کیا ہوا "ہمدرد صحت ڈائجسٹ" ۔ بابت اپریل ۶۸ء

میں شائع ہوا ہے

۱۳ - ان تقریبات کے سلسلہ میں حکومت ہند کی وزارت اطلاعات و نشریات نے ایک " مرقع اقبال " شائع کیا جسے مشہور شاعر جگن ناتھ آزاد نے مرتب کیا - مرقع میں جو تصاویر شامل ہیں ان کے جمع کرنے میں مرتب نے خاصی محنت کی ہو گی اور مرقع کی دیدہ زیب طباعت پر کافی خرچہ ہوا ہو گا - جگن ناتھ آزاد کو علامہ اقبال سے گہری عقیدت ہے جو انہیں اپنے والد عظیم شاعر تلوک چند محروم سے ورثہ میں ملی ہے - اس لئے مرقع کے مرتب کرنے میں انہوں نے جو محنت کی وہ LABOUR OF LOVE تھی - ہندو پاکستان کے درمیان آنے جانے اور رسل ورسائل کی جو پابندیاں ہیں شاید ان کی وجہ سے مرتب مرقع میں دیئے گئے شجرہ نسب اور توقیت اقبال کی اچھی طرح چھان بین نہ کر سکے - اس لئے ان میں کچھ غلطیاں در آئی ہیں - امید ہے اگر مرقع کی دوبارہ اشاعت کی نوبت آئی تو اس میں ان غلطیوں کی صحت کر دی جائے گی -

۱۴ - ڈاکٹر سید سلطان محمود حسین ایم - اے - پی - ایچ - ڈی - گورنمنٹ ڈگری کالج پسرور میں اردو کے لیکچرار ہیں - بقول ان کے " تحقیق و جستجو ان کا بہترین مشغلہ ہے - خصوصاً ایسے موضوعات کی تحقیق جس پر کسی شخص نے قلم نہ اٹھایا ہو - عرصہ سے وہ علامہ اقبال پر بھی تحقیق کر رہے ہیں - انہوں نے رائے گوپال سنگھ انسپکٹر آف سکولز لاہور سرکل کی ۸ اپریل ۱۸۸۵ء کی رپورٹ ڈھونڈ نکالی ہے جو سکاچ مشن سکول سیالکوٹ کے پرائمری حصہ کے امتحان کے متعلق ہے جو انہوں نے ۱۸۸۵ء میں ماہ اپریل کی ابتدائی تین تاریخوں میں لیا - جو طلبا لوئر پرائمری (پہلی جماعت) کے امتحان میں کامیاب ہوئے ان میں سرفہرست علامہ کا نام ہے - اس تحقیق کے متعلق ان کا مقالہ " اقبال کی پہلی جماعت کا نتیجہ " کے عنوان سے اقبال اکادمی لاہور کے " اقبال ریویو " بابت اگست ۱۹۸۳ء میں شائع ہو گیا ہے - پچھلے دنوں جنگ کراچی (۸۲ - ۱ - ۱۵) میں " اقبال درون خانہ " کے مصنف کے والد محترم کا ایک مضمون ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کی تردید میں شائع ہوا تھا جس میں دکھایا گیا تھا کہ علامہ اپریل

۸۵ء میں چوتھی جماعت میں داخل ہوئے " ڈاکٹر سید سلطان محمود کا مقالہ اس مفروضے کی تردید کرتا ہے کیونکہ رائے گوپال سنگھ کی رپورٹ کے مطابق ۸ اپریل ۱۸۸۵ء کو علامہ نے پہلی جماعت پاس کی تھی ۔

۱۵ ۔ علامہ اقبال کے جمعہ کے دن پیدا ہونے کی روایت کی صحت " اقبال درون خانہ " کے مصنف کے والد محترم کو بھی تسلیم ہے ۔ کتاب مذکورہ بالا میں ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کو تاریخ پیدائش بیان کرتے وقت یہ روایت شاید ذہن میں نہ تھی ۔ گیارہ سال بعد اب انہوں نے اس موضوع پر اپنے ایک مضمون میں جو جنگ کراچی کی ۱۵ جنوری ۸۲ء کی اشاعت میں شائع ہوا ۔ تاریخ پیدائش ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کی بجائے ۲۶ دسمبر ۱۸۷۳ء بیان کی ہے کیونکہ وہ جمعہ کا دن تھا ۔ اس تبدیلی پر رائے زنی کرنے کی ضرورت نہیں قارئین خود فیصلہ کر سکتے ہیں ۔

۱۶ ۔ میرے چھوٹے بھائی شیخ مختار احمد نے بزم اقبال کو تحریری بیان دیا کہ سیالکوٹ کی خیاط برادری کے ایک نتھو محلہ چوڑی گراں میں رہتے تھے جن کا پوتا ان کا ہم جماعت تھا ۔ ان کا اور راقم الحروف کا بھی یہ بیان ہے کہ علی محمد ولد غلام محی الدین جو اس پیدائش کے اطلاع کنندہ ہیں نہ ہمارے رشتہ داروں میں ہیں نہ ہمارے خاندان سے تعلق رکھنے والوں میں نہ کبھی ایسے نام کے کسی شخص کا ہم نے نام ہی سنا ۔ مزید برآں " اقبال درون خانہ " کے مصنف کے والد محترم نے اب اپنے ایک مضمون (جنگ کراچی ۸۲ ۔ ۱ ۔ ۱۵) میں تاریخ پیدائش ۲۹ دسمبر ۱۸۷۳ء کی بجائے ۲۶ دسمبر ۱۸۷۳ء بیان کی ہے ۔

مرتب کے حواشی

* ۔ ۱ ۔ یہ باب زیر نظر کتاب میں بہ عنوان بالا شامل ہے ۔

** ۔ ۲ ۔ یہ کمیٹی انہی حضرات پر مشتمل تھی ۔

*** - ۳ - یہ تحریر زیر نظر کتاب کے انگریزی حصہ میں شامل کر دی گئی ہے -

**** - ۴ - یہ مجلہ اب بھی شائع ہوتا ہے اور اس کے مدیر احمد ندیم قاسمی ہیں -

***** - ۵ - یہ مضمون شیخ اعجاز احمد کی کتاب "مظلوم اقبال" سے لیا گیا ہے -

علامہ اقبالؒ کی تاریخ ولادت کا مسئلہ

سجاد حسین شاہ

علامہ اقبال کی صحیح تاریخ ولادت کی تعیین کا مسئلہ ایک عرصہ دراز تک اقبالیین کے درمیان متنازعہ رہا ۔ چنانچہ ۱۹۷۲ء میں ، حکومت پاکستان نے اقبال کی صحیح تاریخ ولادت کے تعین کے بارے میں حتمی فیصلہ کی خاطر، مرکزی سیکرٹری تعلیم کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ۔ اس کمیٹی کے متعدد اجلاس ہوئے اور تحقیقات کا سلسلہ جاری رہا ۔ بالآخر ۹ فروری ۱۹۷۴ء کو کمیٹی کی سفارشات پر حکومت پاکستان نے اعلان کیا کہ اقبال کی صحیح تاریخ پیدائش ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہے ۔

تاریخ ۹ ، ماہ نومبر اور سال ۱۸۷۷ء کا تعین دراصل اقبال کی خود نوشت تاریخ ولادت بلحاظ ہجری کو درست مان کر کیا گیا ہے جو تاریخ ۳ ماہ ذیقعدہ اور سال ۱۲۹۴ ھ ہے ۔ جرمن یونیورسٹیوں کے قواعد کے مطابق ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے حصول کے لیے تحقیقی مقالہ پیش کرتے وقت ، مقالے کے آخر میں ، محقق ایک مختصر خود نوشت تعارفی خاکہ تحریر کرتا ہے ۔

اقبال نے اپنا تحقیقی مقالہ بعنوان " ایران میں مابعد الطبیعیات کا ارتقاء " میونخ یونیورسٹی ، جرمنی میں ۴ نومبر ۱۹۰۷ء کو پیش کیا جس میں اپنی ولادت کا اندراج بہ تصریح تاریخ ، ماہ اور سال قمری ہجری اعتبار سے کیا جو ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ ھ ہے اور اس کے مقابل قوسین میں سنہ عیسوی متبادل کے طور پر رقم کیا جو ۱۸۷۶ء ہے لیکن اس کے ساتھ عیسوی مہینے اور تاریخ کا تعین نہیں کیا گیا ۔

یاد رہے کہ اس کے علاوہ جہاں کہیں بھی اقبال نے اپنی تاریخ ولادت کا ذکر یا اندراج کیا وہاں اس قدر صراحت موجود نہیں ملتی جس قدر مذکورہ بالا خود نوشت سوانحی خاکہ میں پائی جاتی ہے دیگر مقامات پر کہیں صرف سنہ عیسوی درج

ہے ، کہیں محض اس وقت کی موجود عمر لکھی گئی ہے ۔ ایک جگہ سنہ عیسوی مگر مہینہ ہجری لکھا گیا ہے اور تاریخ کا کوئی تعین نہیں کیا گیا ۔ اس اجمال کی تفصیل مناسب مقامات پر ہوتی جائے گی ۔

اکثر محققین نے اقبال کے مذکورہ بالا خود نوشت سوانحی خاکہ میں مندرج تاریخ ولادت ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ ھ کے صحیح ہونے کی تائید کی ہے اور آج اسی کے مطابق اقبال کی تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء تسلیم کی جاتی ہے ۔ حکومت پاکستان نے بھی اسی تاریخ کو صحیح تاریخ قرار دیا ہے اس تعین کے بعد بظاہر یوں لگتا تھا کہ اقبال کی تاریخ ولادت کی تعیین کا مسئلہ طے ہو گیا ہے چنانچہ فرزند اقبال ، ڈاکٹر جاوید اقبال نے اقبال پر اپنی سوانحی تصنیف " زندہ رود " کی جلد اول مطبوعہ ۱۹۷۹ء میں مسئلہ تاریخ ولادت پر تیسرے باب میں سیر حاصل بحث کرنے کے بعد مختلف شواہد و براہین کے ساتھ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء ہی کو صحیح تاریخ ولادت ثابت کیا ہے ۔

لیکن پروفیسر ڈاکٹر سعید اختر درانی کی کتاب " اقبال یورپ میں " جہاں اقبال کے قیام یورپ کے دورانیہ کی سرگرمیوں کے بے شمار مخفی گوشوں کو منور کرتی ہے ، وہاں اس میں فاضل مصنف نے ایک مضمون " علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش ، چند نئے زاویے " کے عنوان سے لکھ کر اس بظاہر حل شدہ مسئلہ پر بحث کو نئے سرے سے چھیڑ دیا ہے ۔ انہوں نے ٹرینٹی کالج کیمبرج TRINITY COLLEGE CAMBRIDGE لنکزان (LINCOLN.S INN) میں موجود داخلہ رجسٹروں کے اندراجات کی مدد سے اقبال کی تاریخ پیدائش جنوری / فروری ۱۸۷۶ء متعین کی ہے ۔

۱ ۔ ڈاکٹر سعید اختر درانی نے ٹرینٹی کالج کیمبرج کے لائبریرین جناب DR.J.P.W.GASKELL کی مدد سے مذکورہ کالج کے رجسٹر داخلہ سے یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء کے اندراجات کا جو عکس حاصل کیا ہے اس میں علامہ اقبال کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے کوائف میں ان کی تاریخ پیدائش محرم ۱۸۷۶ء درج ہے ۔

۲ ۔ اسی طرح لنکزان (جہاں سے اقبال نے بیرسٹری کی ڈگری حاصل کی) کے

لائبریرین سے حاصل کردہ کوائف کے بارے میں پروفیسر درانی لکھتے ہیں

" لنکنزان کے رجسٹر داخلہ میں نمبر ۶۹ کے سامنے جو اندراج ہے اس کے ایک حصے کا ترجمہ یوں ہے " شیخ محمد اقبال ، از ٹرینٹی کالج کیمبرج ، جس کی عمر ۲۹ سال ہے " (۳)

اس کے بعد فاضل محقق اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

" کیمبرج اور لندن کی ان دو دستاویزوں سے علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش پر مزید روشنی پڑتی ہے ۔ کیمبرج یونیورسٹی میں انہوں نے اپنی تاریخ ولادت محرم ۱۸۷۶ء درج کی ہے ۔ لنکنزان کا اندراج ۶ نومبر ۱۹۰۵ء کا ہے جبکہ وہ ۲۹ برس کے تھے ۔ ۱۹۰۵ء سے ۲۹ تفریق کرنے سے یہ سال بھی ۱۸۷۶ء بنتا ہے اس کے برعکس اگر میونخ یونیورسٹی کے رجسٹر میں درج شدہ تاریخ پیدائش کو صحیح تسلیم کیا جائے تو ۶ نومبر ۱۹۰۵ء کو علامہ کی عمر صرف ۲۷ برس بنتی ہے ۔ چنانچہ انگلستان کے دونوں اندراجات کے مطابق ان کی تاریخ پیدائش ۱۸۷۶ء قرار پاتی ہے جو جرمنی میں مندرج تاریخ سے مطابقت نہیں رکھتی " (۴)

اقبال کے سال ولادت کے سنہ ۱۸۷۶ء ہونے کی تائید مزید کے لئے پروفیسر موصوف نے فقیر سید وحید الدین کی کتاب " روز گار فقیر " کے حوالے سے یہ لکھا ہے کہ ۱۹۳۱ء میں اقبال نے جو پاسپورٹ بنوایا اس میں بھی ولادت ۱۸۷۶ء درج ہے (۵)

چنانچہ مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں ڈاکٹر سعید اختر درانی استنتاج کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" میں اپنی تحقیقات کے بعد اسی نتیجے پر پہنچا ہوں کہ علامہ اقبال کی صحیح تاریخ پیدائش یقیناً ۱۸۷۶ء ہی تھی اور وہ محرم ۱۲۹۳ ھ یعنی جنوری / فروری ۱۸۷۶ء میں پیدا ہوئے تھے ۔ اس تاریخ سے صرف ان کی میونخ یونیورسٹی کے تحقیقاتی مقالے والی ہجری تاریخ ولادت ہی اختلاف رکھتی ہے لیکن جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے وہاں بھی سنہ عیسوی ۱۸۷۶ء ہی درج ہے

مزید برآں اس میں درج شدہ ہجری سنہ ۱۲۹۴ھ اس لئے بھی مشکوک ہے کہ وہ ان کے بیان کردہ عیسوی سنہ ۱۸۷۶ء سے مطابقت نہیں رکھتا" (۶)

الغرض پروفیسر ڈاکٹر سعید اختر درانی نے اقبال کی تاریخ ولادت بمطابق جنوری / فروری ۱۸۷۶ء کے ماہ و سال کا تعین کرتے ہوئے اقبال کے ٹرینٹی کالج کیمبرج کے داخلہ رجسٹر میں اقبال کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے سنہ عیسوی ۱۸۷۶ء اور ہجری ماہ محرم کو بنیاد بنایا ہے۔

پھر لنکنزان کے داخلہ رجسٹر میں اس وقت اقبال کی موجود عمر ۲۹ برس کو ۶ نومبر ۱۹۰۵ء (تاریخ داخلہ) سے تفریق کرکے سنہ پیدائش ۱۸۷۶ء برآمد کیا ہے۔

اس کے علاوہ ۱۹۳۱ء میں اقبال کے بنوائے گئے پاسپورٹ میں سنہ ولادت ۱۸۷۶ء کو بھی وہ اپنے دعویٰ کے لئے دلیل بناتے ہوئے بطور شہادت پیش کرتے ہیں۔

مزید برآں میونخ یونیورسٹی میں ۴ نومبر ۱۹۰۷ء کو پیش کردہ اقبال کے تحقیقی مقالے "ایران میں مابعد الطبیعیات کا ارتقاء" میں اگرچہ اقبال نے تاریخ، ماہ اور سال قمری ہجری تقویم کے اعتبار سے بالصراحت ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ درج کیا ہے مگر اس کے مقابل سنہ عیسوی ۱۸۷۶ء ہی دیا گیا ہے۔

لیکن اس کے برعکس اقبال کی تاریخ ولادت کو ۹ نومبر ۱۸۷۷ء متعین کرنے والے محققین، تحقیقی مقالے کے تعارفی نوٹ میں مندرج قمری ہجری تاریخ ولادت مع ماہ و سال کو مکمل اور درست گردانتے ہیں اور اس کے مقابل قوسین میں عیسوی سنہ ۱۸۷۶ء کا اندراج محض تخمینے پر محمول کرتے ہوئے نہ اسے اقبال کے تخمینے کی غلطی قرار دیتے ہیں۔ اس بارے میں اقبال کا تعارفی نوٹ ملاحظہ ہو جو انہوں نے ۴ نومبر ۱۹۰۷ء کو اپنے تحقیقی مقالے "ایران میں مابعد الطبیعیات کا ارتقاء" کے ساتھ میونخ یونیورسٹی جرمنی میں پیش کیا۔

"میں ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ھ (بمطابق ۱۸۷۶ء) کو سیالکوٹ، پنجاب (انڈیا) میں پیدا ہوا میری تعلیم کی ابتدا عربی اور فارسی کے مطالعہ سے ہوئی چند برس بعد میں نے شہر کے ایک سکول میں داخلہ لیا اور یونیورسٹی کے مراحل طے کرنے شروع کر دیئے میں نے پنجاب یونیورسٹی کا پہلا پبلک امتحان ۱۸۹۱ء میں

پاس کیا ۔ ۱۸۹۳ء میں میٹرک کے امتحان میں کامیابی کے بعد میں اسکاچ مشن کالج سیالکوٹ میں داخل ہو گیا جہاں دو سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد میں نے پنجاب یونیورسٹی کا انٹرمیڈیٹ امتحان ۱۸۹۵ء میں پاس کیا ۱۸۹۷ء اور ۱۸۹۹ء میں میں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے بالترتیب بی اے اور ایم اے میں کامیابی حاصل کی ۔ یونیورسٹی میں تعلیم کے دوران خوش قسمتی سے میں نے کئی طلائی اور نقرئی تمغے اور وظیفے حاصل کئے ۔ ایم اے کر چکنے کے بعد میں پنجاب یونیورسٹی کے اورنٹیل کالج میں میکلوڈ عربک ریڈر تعینات ہوا ۔ جہاں میں نے تین سال تک ہسٹری اور پولٹیکل اکانومی کے موضوعات پر لیکچر دیئے ۔ اس کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور میں فلسفہ کا اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہوا ۔ ۱۹۰۵ء میں یورپ میں اپنی تعلیم مکمل کرنے کی خاطر میں نے یونیورسٹی سے تین برس کی بلا تنخواہ رخصت لی اور اب اسی مقصد کے لئے یہاں مقیم ہوں " (۷)

اس تعارفی نوٹ میں اقبال نے اپنی تاریخ ولادت بتقویم ہجری ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ ھ لکھتے وقت قوسین میں عیسوی سال (۱۸۷۶ء) درج کیا ہے لیکن ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ ھ کو اگر عیسوی تقویم کے لحاظ سے تاریخ ماہ اور سال میں منقلب کیا جائے تو وہ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء بنتا ہے ۔

یہاں پر میں تاریخ ولادت کے صرف اس پہلو پر بحث کروں گا کہ اقبال نے مذکورہ ہجری سنہ کا متبادل سنہ ۱۸۷۶ء کیوں درج کیا ہے اور اسے صحت کے ساتھ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء متعین کیوں نہیں کیا ۔ اس بات کا جواز مختلف محققین نے مختلف پیرایوں میں دیا ہے ۔ سید عبدالواحد اپنی کتاب " نقش اقبال " میں لکھتے ہیں ۔

" ہجری تاریخوں کو عیسوی تاریخوں میں اور اس کے برعکس مبدل کرنا بہت مشکل کام ہے اور اس میں پیچیدہ حساب کتاب کی ضرورت ہوتی ہے مگر ہماری خوش قسمتی سے آج کل ایسی صحیح اور محنت سے تیار کی ہوئی جدولیں موجود ہیں جنہوں نے اس کام کو آسان بنا دیا ہے ۔ بد قسمتی سے اس قسم کی جدولیں پچاس سال قبل دستیاب نہیں تھیں اس لئے اقبال کو غالباً

ان جدولوں کے بغیری یہ تبدیلی کرنی پڑی ہو گی اور اس وجہ سے انہوں نے ۱۲۹۴ھ کو کم و بیش تخمینے کے ساتھ عیسوی سال میں تبدیل کر لیا ہو گا۔

اقبال کو جو دشواری پیش آئی ہو گی۔ اس کا پتہ اس واقعے سے چلتا ہے کہ انہوں نے عیسوی سال پیدائش کے ساتھ کوئی تاریخ نہیں دی ہے اس طرح اس تفاوت کی توجیہ بآسانی ہو جاتی ہے"۔(۸)

لیکن پروفیسر ڈاکٹر وحید قریشی جناب عبدالواحد کی بیان کردہ مذکورہ توجیہ کو قابل قبول نہیں سمجھتے، ان کے خیال کے مطابق جن دنوں اقبال نے اپنے تحقیقی مقالے کی تکمیل کی اس زمانے میں جرمن زبان میں بھی ایسی جنتریاں شائع ہو چکی تھیں اور اقبال نے اپنے تحقیقی مقالے کے متن میں ہجری سنین کو عیسوی میں بدلنے کے لئے ان سے استفادہ بھی کیا تھا مگر اپنے حالات کے ضمن میں تقویم استعمال کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی اور تخمینہ سے صرف سال پیدائش کو منتقل کر دیا اور مہینے کو چھوڑ دیا۔(۹)

پروفیسر ڈاکٹر وحید قریشی کی مندرجہ بالا دلیل کو پیش نظر رکھتے ہوئے، ڈاکٹر جاوید اقبال، سید عبدالواحد کی بیان کردہ توجیہ کو زیادہ وضاحت کے ساتھ پیش کرتے ہوئے اقبال کے تحریر کردہ ہجری اور عیسوی سنین کے مابین تفاوت کے متعلق لکھتے ہیں:

"یورپی یونیورسٹیوں کے قاعدے کے مطابق تعارفی نوٹ تحقیقی مقالے کے اختتام پر اسے پیش کرتے وقت ساتھ دیا جاتا ہے اور عموماً جلدی میں لکھا جاتا ہے۔ عین ممکن ہے کہ اقبال نے تحقیقی مقالہ پیش کرتے وقت تو ہجری سنین کو عیسوی میں بدلنے کے لئے تقویم استعمال کی ہو کیونکہ یہ معاملہ تحقیق کا تھا لیکن ساتھ پیش کرنے کے لئے اپنا مختصر سوانحی خاکہ عجلت میں پیش کیا ہو"۔(۱۰)

صفحات گذشتہ میں پیش کردہ مختلف بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ ڈاکٹر سعید اختر درانی صاحب مختلف مواقع پر (جن کا ذکر سطور گذشتہ میں ہو چکا ہے) سنہ پیدائش ۱۸۷۶ء کو درست مانتے ہیں جبکہ محققین کا دوسرا گروہ بشمول ڈاکٹر جاوید

اقبال تحقیقی مقالے میں تعارفی نوٹ میں قمری ہجری تقویم کے اعتبار سے اقبال کی نوشتہ تاریخ پیدائش ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ ھ کو صحیح مانتے ہیں اور ۱۸۷۶ء کو محض تخمینہ گردانتے ہیں ۔ اس سلسلے میں سید عبدالواحد اور ڈاکٹر جاوید اقبال کی توجیہات اگرچہ قابل لحاظ ہیں مگر تسلی بخش ہرگز نہیں ۔ یہ بات درست ہے کہ اقبال نے قمری سنہ کو عیسوی سنہ میں تخمیناً مبدل کیا ہے لیکن راقم کو ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب کی اس رائے سے اتفاق نہیں کہ اقبال نے تحقیقی مقالے کے ساتھ پیش کرنے کے لئے اپنا مختصر سوانحی خاکہ عجلت میں تحریر کیا ہے ۔ کیونکہ اس سوانحی خاکہ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اقبال نے تاریخ پیدائش سے لے کر تعلیمی مراحل ، دور ملازمت اور اعلیٰ تعلیم کے لئے یورپ آنے تک کی باتوں کو بڑی قطعیت سے بیان کیا ہے اور ایک اور مقام پر اپنی کتاب " زندہ رود " میں ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب ہی نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ (۱۱) اقبال نے اپنے سوانحی خاکے میں صحیح تاریخ پیدایش تحریر کرنے کے لئے والدین سے رجوع کیا ہو اور والدین نے اقبال کو ان کی صحیح تاریخ ولادت ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ ھ بتائی ہو کی اس لئے ہم اس سوانحی خاکہ کو عجلت میں لکھی گئی تحریر قرار نہیں دے سکتے بلکہ ہمیں امر کی کچھ اور وجوہ تلاش کرنا ہوں گی جن کی بناء پر اس قمری سنہ ولادت کا متبادل ۱۸۷۶ء درج ہوا ہے جبکہ یہ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء بنتا ہے ۔

یہاں پر میں اسی امر کی وضاحت کروں گا جس سے نہ صرف ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ ھ اور ۱۸۷۶ء کے مابین تفاوت کی توجیہ ہو کر ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کی تاریخ ولادت کی تصدیق مزید ہو جائے گی بلکہ پروفیسر درانی صاحب نے جن بنیادوں پر ۱۸۷۶ء کے سنہ پیدائش ہونے پر جو زور دیا ہے اس کی شدت میں بھی کمی ہو جائے گی اور ٹرینٹی کالج کیمبرج اور لنکزان کے رجسٹر داخلہ کے اندراجات بھی اقبال کی صحیح تاریخ پیدائش بمطابق ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کے مصدق بن جائیں گے ۔

(۱)

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ اقبال نے اپنا تحقیقی مقالہ " ایران میں مابعد الطبیعیات کا ارتقاء " ۴ نومبر ۱۹۰۷ء کو میونخ یونیورسٹی جرمنی میں پیش کیا ۔

اس وقت قمری تقویم کے اعتبار سے اقبال کی عمر اکتیس برس بنتی ہے ۔ اگر ہم ۱۹۰۷ء سے پیچھے کی طرف ماہ و سال کا شمار کریں ۔ ۱۹۰۷ء سے اکتیس منہا کر دیں تو اقبال کا سنہ ولادت ۱۸۷۶ء بنتا ہے ۔ جسے ڈاکٹر سعید اختر درانی صاحب صحیح سنہ ولادت قرار دیتے ہیں اور جسے علامہ اقبال نے بھی ٹرینٹی کالج کیمبرج میں داخلے کے وقت بدست خود درج کیا یا ۱۹۳۱ء میں بنوائے گئے پاسپورٹ میں بھی لکھا ہے اور میونخ یونیورسٹی میں پیش کئے گئے مقالے کے تعارفی نوٹ میں بھی اقبال ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ھ کا متبادل عیسوی سنہ ۱۸۷۶ء درج کرتے ہیں ۔

لیکن یاد رہے کہ ہجری تقویم قمری اور عیسوی شمسی ہے ۔ قمری سال شمسی سال سے دس بارہ دن چھوٹا ہوتا ہے اس طرح ہجری سال اور عیسوی سال میں ایک سال بعد دس بارہ دن کا تفاوت پیدا ہو جاتا ہے ۔ ہجری ہر سال دس بارہ دن آگے کو بڑھ جاتا ہے اس حساب سے دیکھا جائے تو قمری سال کے اعتبار سے اقبال کی عمر ۴ نومبر ۱۹۰۷ء کو اگر اکتیس برس بنتی ہے تو عیسوی اعتبار سے تیس برس بنے گی یعنی قمری تقویم سے ایک سال کم ہو گی ۔ چنانچہ ۱۹۰۷ء میں سے تیس سال منہا کئے جائیں تو صحیح عیسوی سنہ ولادت ۱۸۷۶ء کی بجائے ۱۸۷۷ء برآمد ہو گا اور مہینہ بھی نومبر ہی کا پڑے گا اور عشرہ پہلا ہو گا ۔

درحقیقت اقبال نے تحقیقی مقالہ پیش کرتے وقت قمری تقویم کے حساب سے اس وقت کی موجود عمر اکتیس برس کو ۱۹۰۷ء سے منہا کیا تو عیسوی سنہ ولادت ۱۸۷۶ء برآمد ہوا اور یہی آپ نے ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ھ کے متبادل عیسوی سنہ کے طور پر درج کر دیا اور یہی سبب غلطی کی بنیاد بنا ۔ بعد ازاں اسی حساب سے اقبال نے ۱۸۷۶ء کے سنہ کو سنہ ولادت کے طور پر قائم رکھا اور اسی کو ۱۹۳۱ء میں بنوائے گئے پاسپورٹ میں بھی درج کیا ۔

(۲)

ڈاکٹر پروفیسر سعید اختر درانی صاحب نے لنکزان کے رجسٹر داخلہ کے اندراج مورخہ ۶ نومبر ۱۹۰۵ء میں اس وقت اقبال کی موجود عمر اتیس سال بتائی ہے اور وہ ۲۹ کو ۱۹۰۵ء سے تفریق کر کے ۱۸۷۶ء سنہ ولادت نکالتے ہیں اس حساب

سے دیکھا جائے تو اقبال کا ماہ و سال ولادت نومبر ۱۸۷۶ء قرار پاتا ہے لیکن ٹرینٹی کالج کیمبرج کے رجسٹر داخلہ میں مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء کو اندراج (محرم ۱۸۷۶ء) کے مطابق محقق موصوف اقبال کی تاریخ پیدائش جنوری / فروری کے درمیان کوئی نا معلوم تاریخ بتاتے ہیں ۔ اس طرح ان کے فراہم کردہ مواد (DATA) سے نکالے ہوئے نتیجہ میں کم از کم نو ماہ کا تفاوت باقی رہ جاتا ہے ۔ یہ تضاد کسی طرح بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ۔

(۳)

اگر ہم لنکنزان میں ۶ نومبر ۱۹۰۵ء کے وقت اقبال کی عمر ۲۹ برس قمری اعتبار سے قرار دیں تو ایک طرف تو یہ عین دو سال بعد ۴ نومبر ۱۹۰۷ء میں میونخ یونیورسٹی میں پیش کیے گئے اقبال کے تحقیقی مقالہ کے ساتھ منسلک تعارفی نوٹ کے قمری تاریخ ولادت ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ کے عین مطابق بنتی ہے ۔ بلکہ اس وقت قمری تقویم کے اعتبار سے موجودہ عمر ۳۱ برس سے بھی تطابق پیدا کر لیتی ہے ۔ الغرض ۶ نومبر ۱۹۰۵ء کے وقت اقبال کی عمر قمری تقویم کے لحاظ سے ۲۹ برس ہو گی تو شمسی تقویم کے اعتبار سے اٹھائیس سال بنے گی اور اگر ۲۸ کو ۶ نومبر ۱۹۰۵ء سے منہا کر دیا جائے تو حاصل نومبر ۱۸۷۷ء آئے گا ۔

ہم نے دیکھا کہ تعارفی نوٹ والی قمری تقویم کے اعتبار سے موجودہ عمر (۳۱ برس) کو جب شمسی تقویم میں ڈھال کر (۳۰ برس) ولادت اقبال کا ماہ و سال نکالا تو نومبر ۱۸۷۷ء کا پہلا عشرہ ہی برآمد ہوا ۔ اور اسی طرح جب ۶ نومبر ۱۹۰۵ء کو لنکنزان کے داخلہ رجسٹر میں مندرجہ عمر (۲۹) برس بلحاظ قمری تقویم کو شمسی تقویم میں مبدل کر کے دیکھا (۲۸ برس) تو بھی ولادت اقبال کا ماہ و سال نومبر ۱۸۷۷ء کے پہلے عشرہ میں ہی پڑا ۔

ان شواہد کی روشنی میں ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اقبال نے اپنے سوانحی خاکہ میں اپنی تاریخ ولادت بحساب قمری ہجری ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ھ کو بمطابق ۱۸۷۶ء صرف اس بنیاد پر لکھا کہ اس وقت قمری تقویم کے اعتبار سے ان کی عمر اکتیس برس بنتی تھی جبکہ شمسی تقویم کے اعتبار سے موجود عمر تیس برس تھی اور اقبال نے قمری تقویم

کے حساب سے موجود عمر اکتیس برس ۱۹۰۷ء میں نکال دیئے جن کا حاصل ۱۸۷۶ء نکلا اور اس سے قبل بھی جب اقبال نے یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء کو ٹرینٹی کالج کیمبرج میں داخلہ کے وقت اپنا سنہ ولادت محرم ۱۸۷۶ء درج کیا ہے تو وہ بھی محض قمری تقویم کے اعتبار سے اپنی موجود عمر ۲۹ برس کو عیسوی سنین سے مہنا کرنے پر برآمد ہوا جیسا کہ لنکزان کے ۶ نومبر ۱۹۰۵ء کے رجسٹر داخلہ کے اندراج سے ظاہر ہے اور یاد رہے کہ ٹرینٹی کالج کیمبرج میں داخلہ کے وقت پہلی دفعہ اقبال نے اپنا سنہ ولادت ۱۸۷۶ء درج کیا ہے اور یہ بھی انہوں نے اپنی عمر کا حساب قمری سالوں میں کر کے عیسوی شمسی سنین سے تفریق کرنے سے نکالا ہے جیسا کہ لنکزان کے رجسٹر داخلہ میں اندراج عمر (۲۹ برس) سے ظاہر ہے اور جس پر تفصیل سے بحث ہو چکی ہے۔ یاد رہے کہ ٹرینٹی کالج میں داخلہ سے قبل مختلف مدارج میں داخلہ لیتے ہوئے اقبال محض مجموعی عمر لکھتے رہے جن میں زیادہ تر اقبال کی تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کی موید ہیں۔

(۴)

ابھی ایک نکتہ کی وضاحت باقی ہے کہ اقبال نے ٹرینٹی کالج کیمبرج کے رجسٹر داخلہ میں اپنے سنہ ولادت ۱۸۷۶ء کے اندراج کے ساتھ ماہ ولادت قمری مہینہ محرم میں درج کیوں کیا؟

ڈاکٹر جاوید اقبال کی کتاب "زندہ رود" ۱۹۷۹ء میں شائع ہوئی جس میں آپ نے علامہ اقبال کی تاریخ ولادت کے قضیہ پر تفصیلی بحث کی ہے اور بڑے ہی قوی دلائل کے بعد ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو علامہ اقبال کی صحیح تاریخ پیدائش قرار دیا ہے لیکن پروفیسر ڈاکٹر سعید اختر درانی کی کتاب "اقبال یورپ میں" ۱۹۸۵ء میں شائع ہو کر منظر عام پر آئی تو اس میں حضرت علامہ کی تاریخ ولادت کے متعلق تازہ مواد منظر عام پر آیا چنانچہ ڈاکٹر جاوید اقبال نے زندہ رود کی ۱۹۸۵ء ہی کی اشاعت کے بہرہ حوالہ جات میں حاشیے کے طور پر ڈاکٹر درانی صاحب کے تحقیقی نتائج پر بحث کرتے ہوئے لکھا۔

معلوم ہوتا ہے جب اقبال نئے نئے لندن گئے تو انہوں نے ۱۸۷۶ء کو

ہی اپنا سنہ ولادت بیان کیا اور اگر ٹرینٹی کالج کے رجسٹر میں محرم کے مہینہ کا ذکر کیا تو وہ بھی اندازے یا تخمینہ کے مطابق تھا۔ ۱۸۷۶ء میں اگر محرم کا مہینہ جنوری اور فروری کے درمیانی ایام میں آیا تو ہمیں اس سے مراد موسم سرما لینی چاہیے۔ شیخ عطا محمد کے تخمینی بیان کے مطابق بھی ان کی ولادت کا مہینہ دسمبر اور سال ۱۸۷۶ء بیان کیا گیا ہے۔ یعنی موسم سرما ۱۸۷۶ء لیکن عین ممکن ہے کہ دو سال بعد میونخ میں تحقیقی مقالہ کے ساتھ خود نوشت سوانحی خاکہ میں صحیح تاریخ پیدائش درج کرنے کی خاطر انہوں نے اپنے والدین سے رجوع کیا ہو اور انہیں پوری معلومات والد یا والدہ نے فراہم کی ہوں۔ یہ حقیقت ہے کہ قیام یورپ کے دوران ہر ہفتہ باقاعدگی سے اقبال کا خط اپنی والدہ کے نام سیالکوٹ آیا کرتا تھا اور وہ ہر ہفتہ اس خط کے انتظار میں بیٹھا کرتی تھیں"۔

ڈاکٹر جاوید اقبال کی مذکورہ بالا توجیہات بجا مگر ہمیں حقیقت تک پہنچنے کے لئے مزید جستجو کرنا پڑے گی جیسا کہ پچھلے صفحات میں مختلف شواہد کی مدد سے استنتاج کیا گیا ہے کہ اقبال نے ۱۹۰۵ء میں سے اپنی عمر بلحاظ تقویم قمری ۲۹ سال نکال کر عیسوی سنہ ولادت ۱۸۷۶ء برآمد کیا ہے اور جیسا کہ ۶ نومبر ۱۹۰۵ء کو لنکنزان کے داخلہ رجسٹر میں اقبال کی عمر ۲۹ سال درج ہے۔ یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء میں سے ۲۹ سال تفریق کئے جائیں تو بھی سال و ماہ ولادت نومبر ۱۸۷۶ء برآمد ہوتا ہے نہ کہ محرم ۱۸۷۶ء جو جنوری کے اواخر اور فروری کے اوائل میں واقعہ ہوا ہے۔ اس حساب سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ یہاں پر محرم کے مہینے کا اندراج اس لئے نہیں کیا گیا کہ یہ اقبال کا ماہ ولادت ہے بلکہ اس لئے ہے کہ حسن اتفاق سے اس سال سنہ عیسوی اور سنہ ہجری کم و بیش بتیس سال بعد ایک ساتھ شروع ہوئے تھے اور گویا اقبال نے اپنے طے کردہ سال ولادت کے ساتھ وضاحت مزید کر دی کہ ۱۸۷۶ء کا آغاز محرم میں ہوا۔ ہجری سال اور عیسوی سال کا ایک ساتھ شروع ہونا واقعی نادر بات ہوتی ہے کیونکہ ایسا اتفاق کم و بیش بتیس برس کے بعد وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اقبال کے نزدیک گویا اس اعتبار سے یہ ایک یادگار سال تھا۔ اگر ۱۸۷۶ء

کے ساتھ محرم کے لکھے جانے کا ایسا قرینہ موجود نہ ہوتا تو اقبال دو سال بعد ۴ نومبر ۱۹۰۷ء کو اپنی قمری تاریخ ولادت کو ماہ محرم کے بجائے تاریخ ، ماہ اور سال (۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ ھ اس قدر صراحت کے ساتھ ، اپنے تحقیقی مقالے کے سوانحی نوٹ میں درج نہ کرتے ۔

علاوہ بریں ، محرم ۱۸۷۶ء والی تاریخ اس لئے بھی سنہ ولادت کے تعین میں ضعیف ہے کہ سال تو شمسی عیسوی درج ہے اور مہینہ قمری ہجری لکھا گیا ہے اور پھر تاریخ کا تعین ہے ہی نہیں اور نہ کسی قطعی تاریخ کا تعین کیا جا سکتا ہے ۔ اسی لیے تو ڈاکٹر سعید اختر درانی صاحب نے بھی سنہ ولادت کے دو ماہ جنوری اور فروری مقرر کئے ہیں اور تاریخ کا تعین قارئین کے قیاس پر چھوڑ دیا ہے جبکہ اس کے مقابلے میں ۳ ذیقعدہ ۱۲۹۴ ھ میں تاریخ ماہ اور سال متعین واضح اور قطعی ہے اور تفاوت صرف سنہ عیسوی کے تطابق میں ہے جس کی وضاحت اس مضمون میں کر دی گئی ہے ۔

کتابیات

(بہ ترتیب حروف تہجی)

(۱) ۔ جاوید اقبال ، ڈاکٹر ، زندہ رود (حیات اقبال کا تشکیلی دور) اشاعت سوم ۱۹۸۵ء لاہور شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز

(۲) ۔ سعید اختر درانی ، ڈاکٹر ، اقبال یورپ میں ، طبع اول ۱۹۸۵ء لاہور ۔ اقبال اکادمی پاکستان

(۳) ۔ عبدالواحد ، سید ، نقش اقبال ، اشاعت اول ۱۹۶۹ء لاہور ، آئینہ ادب ۔

(۴) ۔ رسالہ نقوش اقبال نمبر ، دسمبر ۱۹۷۷ء

حوالہ جات

۱۔ زندہ رود ص ۴۲ تا ۴۹

۲۔ اقبال یورپ میں ص ۹

۳۔ ایضاً ص ۱۲

۴۔ ایضاً ص ۱۵

۵۔ نقش اقبال ص ۱۸

۶۔ زندہ رود ص ۴۴

۷۔ زندہ رود ص ۱۴۳

۸۔ ایضاً

۹۔ ایضاً ص ۱۱

۱۰۔ ایضاً ص ۱۴

۱۱۔ زندہ رود ص ۴۲، ۴۳

۱۲۔ نقوش اقبال نمبر ص ۱۴

ایک اہم دستاویز کا تنقیدی جائزہ

زاہد منیر عامر

حکیم الامت علامہ اقبال کی تاریخ ولادت سے متعلق مختلف اصحاب کی جانب سے مختلف آرا سامنے آتی رہی ہیں لیکن برسوں تک اس امر کا فیصلہ نہیں ہو سکا کہ علامہ کی درست تاریخ ولادت کیا ہے یہ صورت حال نہ صرف اندرون ملک علامہ کے شایقین اور مداحوں کے لیے الجھن کا باعث بنی رہی بلکہ بیرون ملک بھی اس ضمن میں پیچیدگیاں محسوس کی گئیں ۔اس سلسلہ میں کسی حتمی نتیجہ پر پہنچنے کے لیے جو مساعی کی گئیں ان میں وفاقی حکومت کی جانب سے قائم کی جانے والی تحقیقاتی کمیٹی کے علاوہ بزم اقبال لاہور کی مساعی خاص اہمیت کی حامل ہیں ۔

اس موضوع پر بزم اقبال کی تحقیقات کا سلسلہ ۱۹۷۲ء تک جاری رہا ، یہاں تک کہ ۱۹۷۳ء میں جب علامہ کا جشن صد سالہ ولادت منانے کا مرحلہ درپیش ہوا تو قومی سطح پر یہ سوال ایک مرتبہ پھر اٹھایا گیا کہ علامہ کی درست تاریخ ولادت کیا ہے چونکہ اس مرحلے پر یہ فیصلہ کرنا اور بھی ضروری ہو گیا تھا اس لیے حکومت پاکستان نے اس قومی اہمیت کے معاملے پر متفقہ رائے حاصل کرنے کے لیے ایک تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی ۔ جس نے یکم فروری ۱۹۷۴ء کو علامہ کی سرکاری تاریخ ولادت ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو قرار دیے جانے کے حق میں فیصلہ دیا ۔ بزم اقبال کی تحقیقاتی کمیٹی نے اپنے ایک اجلاس میں طے کیا تھا کہ سید نذیر نیازی صاحب سیالکوٹ جا کر ، تاریخ ولادت کے سلسلے میں تحقیق کریں ، سید صاحب موصوف ، کمیٹی کے فیصلے کے مطابق دو مرتبہ سیالکوٹ گئے اور ان دو اسفار کے بعد انہوں نے اپنے نتائج تحقیق کی حامل چار صفحات پر مبنی ایک رپورٹ تیار کی جو بزم اقبال لاہور کے ریکارڈ کے مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۷۳ء کو سیکرٹری بزم اقبال پروفیسر محمد عثمان

کو پیش کر دی گئی۔

سید نذیر نیازی مرحوم کا نام حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمتہ کے قریبی احباب میں نمایاں ہے انہوں نے طویل عرصہ حضرت علامہ کی صحبت میں گزارا حضرت علامہ علیہ الرحمتہ ان سے جس نوعیت کا تعلق رکھتے تھے، سید صاحب کے نام، ان کے خطوط اور Reconstruction of Religious thought in Islam. کا اردو ترجمہ (تشکیل جدید الہیات اسلامیہ) اس کا مظہر ہے۔ اس لیے سید صاحب موصوف کی یہ رپورٹ صرف اسی حوالے سے نہیں کہ انہیں بزم اقبال نے اس کام کے لیے مامور کیا تھا بلکہ خود سید صاحب کی اپنی حیثیت کے حوالے سے بھی خاص اہمیت کی حامل ہے لیکن سوء اتفاق کہ سید نذیر نیازی صاحب کی مرتب کردہ یہ رپورٹ اب تک شائع ہو کر منظر عام پر نہیں آسکی، آئندہ اوراق میں ہم پہلی بار، سید نذیر نیازی صاحب کی یہ رپورٹ من و عن پیش کر رہے ہیں اور اس کے آخر میں سید صاحب کے نتائج تحقیق کا مختصر جائزہ بھی پیش کیا جائے گا:

سید صاحب کی رپورٹ جس پر ۷ دسمبر ۱۹۷۲ء کی تاریخ درج ہے معتمد اعزازی بزم اقبال لاہور جو اس وقت پروفیسر محمد عثمان مرحوم تھے، کو پیش کی گئی

لاہور ۷ دسمبر ۱۹۷۲ء

مکرم:

تسلیم۔ میں اس سے پہلے عرض کر چکا ہوں کہ بزم کے ایما سے سیالکوٹ گیا۔ ایک نہیں دو بار اور یہ کہ تیسری مرتبہ پھر جا رہا ہوں۔

پہلا سفر بے نتیجہ رہا۔ جن حضرات سے ملاقات کی توقع تھی ملاقات نہ ہو سکی حالانکہ ان کا قیام مستقلاً سیالکوٹ میں ہوتا ہے۔ بوجوہ سیالکوٹ میں موجود نہیں تھے۔ صبح گیا اور شام کو واپس آگیا۔

دوسرا سفر رمضان المبارک میں کیا۔ خواجہ غلام محمد صاحب حاضر اور میاں

محمد مسعود ایم ۔ این ۔ اے کا توسط برائے کار آیا ۔ ناظم صاحب بلدیہ سے ملے ۔ ارباب مشن سے بھی ۔ طے ہوا دو چار روز میں پھر آؤں ۔ جملہ کاغذات نکلوا لیے جائیں گے ۔ خود بھی دیکھ لیں گے پھر آؤں اور دیکھ لوں ۔

پروفیسر محمد دین بھٹی سے ملاقات ہوئی ۔ جناب فیروز الدین صاحب راٹھور سے البتہ ملاقات نہ ہو سکی نہ باوجود تلاش کے حضرت علامہ کے خواہر زادہ جناب منظور احمد صاحب سے خواجہ محمد صفدر صاحب کے والد ماجد سے ملنے کا خیال تھا مگر خواجہ صاحب سیالکوٹ میں نہیں تھے ان سے بھی ملاقات رہ گئی ۔ رات بھر قیام کیا ۔ دوسرے روز واپس آگیا ۔

نومبر کے آخر میں پھر سیالکوٹ گیا ۔ ناظم صاحب بلدیہ کے توسط سے رجسٹر دیکھے ۔ پرنسپل صاحب مرے کالج مسٹر داس نے حضرت علامہ کے داخلے اور سال ولادت کے اندراج کی ٹائپ شدہ نقل مرحمت کی ۔ نقل منسلک ہے ۔ میں پرنسپل صاحب کا ممنون ہوں اور جناب محمد اسلم کھوکر کا بالخصوص کہ انہوں نے اس معاملے میں خاص زحمت اٹھائی ۔ رجسٹروں کا نکلوانا، عملے کو بار بار ہدایت اور اپنے سامنے ایک ایک اندراج کی جانچ پڑتال یہ سب کچھ ان کے زیر نگرانی ہوا ۔

پروفیسر محمد دین بھٹی اور جناب فیروز الدین صاحب راٹھور سابق ہیڈ ماسٹر سے تفصیلی گفتگو ہوئی ۔ البتہ خواجہ صفدر صاحب کے والد ماجد چونکہ بسبب ضعیف العمری دماغی توازن کھو بیٹھے ہیں ان سے ملنے کا خیال چھوڑ دیا ۔ خواجہ غلام محمد صاحب حاضر اور میاں محمد مسعود صاحب ایم ۔ این ۔ اے کی وساطت سے بعض حضرات سے گفتگو ہوئی ۔ جناب منظور احمد صاحب سے بھی ۔ سوال یہ تھا انہوں نے بزرگوں سے کیا سنا ۔ روایات کیا ہیں ؟

حاصل اس ساری کدو کاوش کا یہ ہے کہ حضرت علامہ کا سال ولادت ۱۸۷۳ء ہی تسلیم کرنا پڑے گا ۔ بوجوہ ذیل :

۱ ۔ "اندرون خانہ" میں جو تاریخ ولادت دی گئی ہے ٹھیک ہے ۔ بلدیہ کے رجسٹروں سے اس کے اندراجات کا مقابلہ کیا تو حرف بحرف صحیح پایا ۔

۲ ۔ بلدیہ کے رجسٹر میں ایسا کوئی اندراج نہیں ملا جس میں یہ مذکور ہو کہ

۱۸۷۶ یا ۱۸۷۷ء میں حضرت علامہ کے والد ماجد شیخ نور محمد صاحب کے یہاں کوئی لڑکا پیدا ہوا ۔ جیسا کہ سید وحید الدین مرحوم مصنف " روز گار فقیر " کو خود بھی اعتراف ہے ۔

۳ ۔ ۱۸۷۷ء کی تائید میں بہت بڑی شہادت LEBENSLAUF میں ۔ پی ایچ ڈی کے لیے تحقیق مقالے کے سلسلے میں حضرت علامہ کے تعارف نامے کی ہے جس میں انہوں نے خود لکھا ہے کہ ان کی ولادت ۱۸۷۶ء میں ہوئی پھر اس ۱۸۷۶ء کو سنہ ہجری اور سنہ عیسوی میں تطبیق دیتے ہوئے ۱۸۷۷ء قرار دیا گیا حضرت علامہ کی بھاوج اور ان کے بڑے بھائی شیخ عطا محمد صاحب مرحوم کے بیانات سے جو بروایت شیخ اعجاز احمد صاحب مصنف روز گار فقیر تک پہنچے اس کی مزید شہادت پیش کی گئی ان کے نزدیک بھی حضرت علامہ کا سال ولادت ۱۸۷۶ء ہے ۔ البتہ جناب فوق کسے نزدیک ۱۸۷۵ء ہے ۔ اب اگر مان لیا جائے کہ شیخ صاحب مرحوم کا سال ولادت ۱۸۵۹ء ہے کہ وہ حضرت علامہ سے ۱۵ سال بڑے تھے اس لحاظ سے حضرت علامہ کا سال ولادت ۱۸۷۴ء قرار پائے گا ۔ مگر یہ سب باتیں قیاس ہیں ۔ حل طلب مسئلہ یہ ہے کہ Lchieuslual میں جب سال ولادت ۱۸۷۶ء بیان کیا گیا علی ہذا ۱۹۳۱ء کے پاسپورٹ میں بھی یہی سال درج ہے رائل اکیڈیمی جرنل لندن حتی کہ سول ملٹری گزٹ میں بھی حضرت علامہ کی وفات پر اسی تاریخ کا اعادہ کیا تو یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ حضرت علامہ کا سال ولادت ۱۸۷۳ء ہے ۔

۴ ۔ راقم الحروف کا خیال ہے اور یہی ان حضرات کا جن سے تفصیلی گفتگو ہوئی کہ " تعارف نامے " میں ۱۸۷۶ء کا اندراج سہواً قیاساً یا مصلحتاً ہوا مرے کالج کے رجسٹر داخلہ کو دیکھئے تو اس میں حضرت علامہ کی عمر ۱۸ سال درج ہے ۔ یوں ان کا سال ولادت ۱۸۷۶ء سے ہٹ کر ۱۸۷۴ء ہو جاتا ہے دراصل حضرت علامہ کا سال ولادت بوثوق کسی کو بھی معلوم نہیں تھا نہ اس کی تعیین کا (بمقابلہ مختلف بیانات کے) کسی نے خیال کیا ۔ ۱۸۷۳ء کا سنہ بہرحال ہر کسی کے ذہن میں تھا ۔ اسی کا تکرار ہوتا رہا ۔

۵ ۔ شیخ عطا محمد صاحب کا بیان کچھ ایسا قابل اعتنا نہیں ۔ وہ بڑے غم زدہ

تھے اور بسبب ضعیف العمری کے سوالات سے گھبرا جاتے تھے۔

۶۔ مرے کالج میں داخلے کے وقت حضرت علامہ کی عمر ۱۸ سال درج کی گئی، قیاساً یا بر بنائے مصلحت کہ عمر کم لکھی جائے ۱۸ اور ۱۹ میں کوئی بڑا فرق نہیں نہ ۱۹ اور ۲۰ میں اگر سال ولادت کے ساتھ تاریخ پیدائش کا لحاظ رکھ لیا جائے۔ مثلاً یہ کہ اندرون خانہ کی تاریخ صحیح مان لی جائے تو حضرت علامہ نے انٹرنس کا امتحان ۲۰، ۱۹ سال کی عمر میں دیا۔ لہذا مرے کالج میں تاریخ داخلہ کا اشارہ بھی ایک طرح سے ۱۸۷۳ء کی طرف ہے۔

۷۔ پروفیسر محمد دین کے نزدیک بھی حضرت علامہ کا سال ولادت ۱۸۷۶ء ہے چنانچہ وہ اس سلسلے میں ایک چھوٹا سا کتابچہ بھی شائع کر چکے ہیں۔ ان کا اپنا سال ولادت ۱۸۸۶ء ہے لیکن جب ان سے دریافت کیا گیا کہ آپ کی اور حضرت علامہ کی عمر میں کتنے سالوں کا تفاوت ہے۔ دس برس ہرگز نہیں۔ ایسے ہی جب ان کے سوانح حیات کی کڑیاں ایک دوسرے سے جوڑی گئیں تو انہوں نے بھی بالآخر اپنی رائے بدل لی۔ کہنے لگے ممکن ہے سال ولادت ۱۸۷۶ء نہ ہو، ۱۸۷۳ء ہو

۸۔ جناب فیروز الدین راٹھور نے کہ حضرت علامہ کے قرابت داروں میں ہیں ۱۸۷۳ء کی تائید کی حضرت علامہ کی والدہ ماجدان کے چچا کی منہ بولی بہن تھیں راٹھور صاحب کا خیال تھا کہ کالج میں داخلے کے وقت حضرت علامہ کی عمر ۱۹۔ ۲۰ کے لگ بھگ ہو گی۔ پھر انہوں نے مجھ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے برادر عم زاد یعنی مولوی میر حسن صاحب کے منجھلے صاحبزادے سید محمد تقی ایسے ہی آپ کے ایک دوسرے قرابتی بھائی سید بشیر حیدر اور حضرت علامہ تقریباً ہم عمر تھے ایک ساتھ اٹھتے بیٹھتے۔ کبوتر اڑاتے تھے۔ کبوتر پالنے کی ابتدا سید محمد تقی نے کی، حضرت علامہ شریک ہو گئے اور شعر کہا۔

جی میں آئی جو تقی کے تو کبوتر پالے
کچھ سپیدان میں ہیں کچھ سرخ ہیں کچھ مٹیالے

میں ان کے سنین ولادت کی تحقیق کروں۔ ان کی رائے بہرحال یہی تھی کہ حضرت علامہ کا سال ولادت ۱۸۷۳ء ہے۔ مرے کالج کے رجسٹر داخلہ کا اندراج

اور بلدیہ کے رجسٹر پیدائش میں ایک لڑکے کی بحالت شیر خوار گی وفات کے بعد دوسرے لڑکے کی پیدائش کا اندراج اس کا قطعی ثبوت ہے۔

۹۔ جناب منظور احمد صاحب (سال پیدائش ۱۹۰۲ء) حضرت علامہ کے بھانجے اور خواجہ غلام محمد صاحب حاضر (سال پیدائش ۱۸۸۶ء) نے بھی اپنی عمروں اور مختلف واقعات کے حوالے سے ۱۸۷۳ء کی تائید کی۔

۱۰۔ حضرت علامہ اول مولانا غلام حسن کے درس میں بیٹھے۔ پھر مولانا میر حسن انہیں اپنے درس میں لے گئے اور بڑی محنت سے ان کی تربیت کی۔ یہی وجہ ہے کہ انٹرنس کا امتحان انہوں نے ۱۹۔۲۰ سال کی عمر میں دیا۔

۱۱۔ کرنل خواجہ رشید صاحب کے پاس ۱۸۷۳ء کی تائید میں مزید شہادت موجود ہے۔ میری رائے ہے کہ انہیں بزم کے آیندہ اجلاس میں شرکت کی دعوت دی جائے تاکہ ان سے اس معاملے میں بتفصیل زبانی گفتگو ہو جائے۔

۱۲۔ مصنف روز گار فقیر کی رائے ہے کہ اگر بلدیہ کے رجسٹر پیدائش میں ۱۸۷۶ء کا اندراج نہیں ملتا تو کیا مضائقہ ہے۔ عجیب سی بات ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ۱۸۷۳ء بلکہ ۱۸۷۳ء سے پہلے کے اندراجات مثلاً حضرت علامہ کی بڑی ہمشیرہ کی پیدائش کے اندراج موجود ہیں تو ۱۸۷۶ء یا ۱۸۷۷ء کے اندراج کا نہ ہونا کیا معنی؟ حضرت علامہ کے والد ماجد اس زمانے میں کچہری میں ملازم تھے اور خوب جانتے تھے کہ قانون کا تقاضا کیا ہے۔ یہ کیسے باور کر لیا جائے کہ انہوں نے اپنے ہر بچے بچی کی پیدائش کا اندراج تو باقاعدگی سے کرایا۔ البتہ ۱۸۷۶ء میں اس سے بے اعتنائی برتی رہا یہ امر کہ شیخ عطا محمد صاحب کی ولادت کا اندراج بلدیہ کے رجسٹروں میں موجود نہیں لیکن ان کا سال ولادت ۱۸۵۸ء ہو یا ۱۸۵۹ء اس زمانے میں ابھی بلدیہ کا قیام ہی عمل میں نہیں آیا تھا۔

سیالکوٹ میں آمد و رفت کے خرچ کی تفصیل منسلک ہے۔

احقر

بجناب،
معتمد اعزازی،
بزم اقبال،
لاہور

دستخط

(سید نذیر نیازی)

---*---

حضرت علامہ اقبال کی تاریخ ولادت سے متعلق سید نذیر نیازی صاحب کی اس رپورٹ کا دیگر شواہد و قرائن سے موازنہ کرنے پر ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ سید صاحب نے اپنی رائے کی عمارت جن دلائل کی اساس پر استوار کی ہے، انہیں بوجوہ ذیل تسلیم نہیں جا سکتا:

۱۔ "اقبال درون خانہ" ۳ میں پیش کیے جانے والے اندراجات کا بلدیہ سیالکوٹ کے رجسٹروں کے مطابق ہونا، علامہ کا سال ولادت ۱۸۷۳ء ہونے کی دلیل محکمہ نہیں بن سکتا کیونکہ یہ اندراجات براہ راست ولادت علامہ اقبال کے نہیں بلکہ بعض دوسرے بچوں کی تواریخ ولادت کے ہیں اور مصنف "اقبال درون خانہ" نے ان دوسری تواریخ ولادت کی مدد سے استنباط نتائج کرتے ہوئے اپنے موقف کو مضبوط کرنے کی سعی کی ہے۔

۲۔ ۱۸۷۶ء یا ۱۸۷۷ء میں بلدیہ کے رجسٹر میں شیخ نور محمد کے ہاں کسی بچے کی ولادت کے اندراج کا نہ پایا جانا، اس بات کی دلیل نہیں بن سکتا کہ اس زمانے میں ان کے ہاں کوئی بچہ تولد نہیں ہوا۔ یہ وہی بات ہے جسے ڈاکٹر وحید قریشی نے

"عدم اندراج عدم ولادت کی دلیل نہیں کے الفاظ میں رد کیا ہے (۳)

۳ ۔ یہ طے ہے کہ علامہ نے اپنے کیمبرج یونیورسٹی کے تحقیقی مقالے کی ابتدا میں جو تعارفی سوانحی خاکہ لکھا اس میں قمری تاریخ، مہینہ اور سنہ وضاحت سے بیان کیا لیکن عیسوی (محض) سنہ کی تطبیق درست نہیں کی اور پھر یہی نا درست عیسوی سنہ یعنی ۱۸۷۶ء (بجائے ۱۸۷۷ء کے) دھرایا جاتا رہا ۔ سید نذیر نیازی ۱۸۷۶ء کی تکرار کو دلیل کی اساس بناتے ہیں جبکہ غور طلب بات یہ ہے کہ غلطی کا اعادہ دلیل درستی کیسے ہو سکتا ہے ؟

۴ ۔ تحقیقی مقالے کے تعارف نامے میں مذکور عیسوی سنہ کو " سہواً قیاساً یا مصلحتاً " جیسے بھی سمجھا جائے، غور طلب بات یہ ہے کہ وہ تاریخ قابل توجہ ہے جو دن مہینے اور سنہ کے تعین کے ساتھ اساسی حیثیت میں درج کی گئی ہے یا وہ جو محض قوسین میں بلا تعین مہینہ و تاریخ ؟ یقیناً وہی تاریخ قابل توجہ سمجھی جانی چاہیے جو دن مہینے اور سنہ کے تعین کے ساتھ مندرج ہے، عیسوی سنہ کے ساتھ (اور محض سنہ کے ساتھ) تطبیق میں غلطی کا امکان موجود تھا ۔

اور پھر ۱۸۷۳ء کے سلسلہ میں وہی بات کہ غلط روایت کا رواج اسے درست نہیں بنا سکتا ۔

۵ ۔ اگر یہ دلیل مان بھی لی جائے کہ شیخ عطا محمد صاحب بسب ضعیف العمری اور شدت غم درست بیان نہیں دے سکے تو بھی یہ دلیل بہت محکم ہے کہ علامہ کی ہمشیرہ اور خاندان کے بعض دوسرے افراد [تفصیل کے لیے شیخ اعجاز احمد (۴) اور جاوید اقبال (۵) کے مضامین ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں] ۔ کے بیانات ہمیں، علامہ کی ولادت جمعہ کے روز بتاتے ہیں اور یہ ایسی بات ہے جو مدتیں گذر جانے کے بعد بھی یاد رہ سکتی ہے اور ۹ نومبر ۱۸۷۷ء (جو علامہ کی تحریر کردہ تاریخ ولادت ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ کے مطابق ہے) کے سوا علامہ کی کوئی مفروضہ تاریخ ولادت جمعہ کے روز نہیں پڑتی ۔

۶ ۔ یہ کہنا کہ مرے کالج میں داخلہ کے وقت چونکہ عمر ۱۸ سال درج ہے اور اٹھارہ اور انیس میں کوئی بڑا فرق نہیں اور اسی طرح انیس اور بیس میں کوئی بڑا

فرق نہیں ایک لامنتہی اور کمزور قیاس آرائی ہے ۔ اس نوع کے اندراج کو یا تو تسلیم کرنا چاہیے یا تسلیم نہیں کرنا چاہیے ۔

اگر علامہ کے تعلیمی ریکارڈ سے ہی تاریخ ولادت کا تعین مقصود ہو تو پھر قدیم ترین تعلیمی ریکارڈ سے مدد لینی چاہیے اور قدیم ترین ریکارڈ وہ سرٹیفکیٹ ہے جو ۱۸۹۱ء میں مڈل کا امتحان پاس کرنے پر پنجاب یونی ورسٹی نے جاری کیا جس کی مکرر کاپی (Duplicate) پنجاب یونیورسٹی نے ۱۲ فروری ۱۹۰۷ء کو جاری کی (۶) اس سرٹیفکیٹ کی پشت پر Descriptive کے تحت Age at year of Passing کے خانے میں " پندرہ سال فقط " درج ہے ۔ اس عمر کو ملحوظ رکھتے ہوئے بھی سنہ ولادت ۱۸۷۳ء نہیں قرار پاتا ۔

۷ ۔ پروفیسر محمد دین صاحب کا سنہ ولادت ۱۸۸۶ تھا تو ۱۹۷۲ء میں سید نذیر نیازی ۸۶ برس بعد زبانی روایت کا سہارا لے رہے ہیں جو در خود اعتنا نہیں اور پھر پروفیسر صاحب موصوف کے بیانات میں در آنے والا تضاد بجائے خود رشتہ اعتنا کو کمزور کر رہا ہے ۔

۸ ۔ جناب فیروز الدین راٹھور نے ایک طرف تو سید نذیر نیازی صاحب سے یہ کہا کہ وہ " سنین " ولادت کی تحقیق کریں " اور ساتھ ہی " ان کی رائے بہرحال ۱۸۷۳ء کے حق میں " بھی تھی یہ بیان بجائے خود پیراڈاکس کا مظہر ہے ۔

اور پھر بلدیہ سیالکوٹ کے رجسٹر پیدائش میں اس لڑکے کی بحالت شیرخوارگی وفات کا کوئی اندراج موجود نہیں جو بقول خالد نظیر صوفی ۲۲ فروری ۱۸۷۳ء کو پیدا ہوا ۔

پہلے تو یہی بات قابل توجہ ہے کہ اس بچے کی ولادت کے اطلاع دہندہ علی محمد کا علامہ کے خاندان سے کوئی تعلق ثابت نہیں ۔ دوسری بات یہ کہ شیخ نور محمد کے ہاں جب یہ بچہ پیدا ہوا تو قریب قریب انہی دنوں ان کے بھائی شیخ غلام محمد کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی (خاندان روایات کے مطابق جن دونوں کو ان کے ماں باپ نے (آپس میں تبدیل کر لیا) (۷) اگر بلدیہ میں اس بچے کی ولادت کا اندراج کروایا گیا تھا تو اس بچی کا اندراج بھی ہونا چاہیے تھا، جو کہ نہیں ہے اور پھر اس

بچے کی وفات کا بھی کوئی اندراج بلدیہ کے ریکارڈ میں نہیں ہے جو شیر خوارگی میں ہی انتقال کر گیا تھا۔ اگر تمام دلائل بلدیہ کے اندراجات کی اساس پر استوار کیے جائیں تو یہ بات بھی بہت اہم ہے۔

۹۔ ۱۹۰۲ء میں پیدا ہونے والے جناب منظور احمد صاحب کی رائے کن واقعات کی بنا پر ہے، سید نذیر نیازی صاحب نے وہ بیان نہیں کیے۔

۱۰ رہا یہ قیاس کہ انٹرنس کے امتحان کے وقت علامہ کی عمر انیس یا بیس سال تھی تو جتنے امکانات اس قیاس کے درست ہونے کے ہو سکتے ہیں، اتنے ہی امکانات نا درست ہونے کے بھی ممکن ہیں۔

۱۱۔ کرنل خواجہ عبد الرشید صاحب کے پاس ۱۸۷۳ء کے حق میں اگر کوئی شہادت تھی بھی تو انہوں نے اپنی رائے تبدیل کر لی تھی ان کی رائے جن دلائل پر استوار ہے وہ انہوں نے پروفیسر عثمان کے نام اپنے ۳۱ مارچ ۱۹۷۳ء کے خط میں بیان کیے۔ اس غیر مطبوعہ خط کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

"میں نے علامہ اقبال کی خواہر نسبتی بیگم خواجہ فیروز الدین سے ذیل کی معلومات حاصل کی ہیں:

۱۸۹۱ء میں پیدا ہونے کے ناطے ان کی عمر اب ۸۲ سال ہے ان کی بڑی بہن، جو مرحوم علامہ اقبال کی بیوی تھیں۔ اگر زندہ ہوتیں تو ان کی عمر ۹۹ برس ہوتی اپنی بہن سے علامہ اقبال کی شادی کے وقت بیگم فیروز الدین کی عمر محض ایک سال تھی اور ان کی بڑی بہن جو عمر میں ان سے سترہ برس بڑی تھیں اس وقت اٹھارہ سال کی تھیں۔ ان کی پیدائش کا سال (البتہ) معلوم نہیں۔

اب یہ ظاہر ہے کہ ۱۸۹۳ء میں شادی کے وقت وہ اٹھارہ سال کی تھیں اور اگر علامہ اقبال اس وقت پندرہ سال کے ہوں (کہ ان کا میٹرک کا رزلٹ شادی والے دن آیا تھا) [اور وہ ظاہراً پندرہ برس کے تھے] تو اس طرح وہ ان سے تین سال بڑی قرار پاتی ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ علامہ اقبال کی تاریخ ولادت ۱۸۷۳ء نہیں بلکہ ۱۸۷۶ یا ۱۸۷۷ء ہے"۔

۱۲ - رہی یہ بات کہ ۱۸۷۶ء یا ۱۸۷۷ء کا اندراج بلدیہ کے ریکارڈ میں نہیں ہے اور علامہ کے والد خوب جانتے تھے کہ قانون کا تقاضا کیا ہے تو اس کا ایک جواب تو نمبر ۲ کی بحث میں آچکا ہے دوسری بات یہ ہے کہ صرف علامہ کے اس سنہ ولادت کا ہی نہیں بلکہ علامہ کی چھوٹی بہن زینب بی بی کی ولادت کا اندراج بھی بلدیہ کے ریکارڈ میں موجود نہیں ہے ۔ اور تو اور خالد نظیر صوفی نے علامہ کی ایک اور بہن کریم بی بی کی ولادت کا جو اندراج دریافت کیا ہے وہ بھی بوجوہ مشکوک ہے اور یہ تو ۱۸۵۸ء کی نہیں بلکہ اس کے بہت بعد کی بات ہے ۔

Phone 60822-60829, Exchang

Lt. Col. K.A.Rashid.,
P.S.C., PAMRO,
FCPS, MIHF, MRCP.,
Medical Suuperintendent

GOVERNMENT OF PUNJAB
MAYO HOSPITAL, LAHORE

D.O.No._____/M.H.
Dated 31.3.1973

My dear Professor Usman,

The information I have obtained from Mrs. Khwaja Farooz-ud-Din, the sister-in-law of Allama Iqbal is as follows :-

1. She is 82 years of age having been born in 1891. Her elder sister, the wife of Late Allama Iqbal would have been 99 years today if she had been alive. At the time of her marriage with Allama Iqbal, the age of Mrs. Farooz-ud-Din was just one year, and her elder sister who was 17 years older than her, was 18 years of age.

The year of her birth is not known.

It is obvious now, that having been married in the year 1893, she was 18 years of age, and if Allama Iqbal was 15 years of age (his matric result was announced on the day of his marriage) he was obviously 15 years of age, and thus, she was three years older than him. This shows that the date of birth of Allama Iqbal is not 1873, but 1876 or 1877.

With best wishes,

Yours sincerely,

(K. A. Rashid)

Prof. Mohammad Usman,
Secretary
Bazm-i-Iqbal,
2-Narsingh Das,
Gardon Club Road,
Lahore.

یادداشتیں

1. S.A. Vahid : Date of Iqbal's birth included in the "The Sword & the Sceptre" Edited by Riffat Hassan, Iqbal Academy Pakistan.

۲ ۔ مصنفہ خالد نظیر صوفی لاہور : بزم اقبال ۱۹۷۱ء

۳ ۔ مقالہ : علامہ اقبال کی تاریخ ولادت در نقوش اقبال نمبر ۲ ص شمارہ ۱۲۳ لاہور : ادارہ فروغ اردو ۱۹۷۷ء

۴ ۔ مظلوم اقبال کراچی : شیخ شوکت علی پرنٹرز ۱۹۸۵ء

۵ ۔ زندہ رود (جلد اول) لاہور : شیخ غلام علی اینڈ سنز ۱۹۷۹ء

6. Ijaz Ahmad, Allama Iqbal's Date of Birth "Iqbal Quarterly" Vol. XXI No.1 January 1974 P. 72.

۷ ۔ اس باب میں ڈاکٹر جاوید اقبال (زندہ رود حوالہ بالا) شیخ اعجاز احمد (مظلوم اقبال حوالہ بالا) اور خالد نظیر صوفی (اقبال درون خانہ محولہ بالا) سبھی متفق ہیں ۔

۸ ۔ کرنل خواجہ عبدالرشید کے انگریزی خط کا عکس لف ہے ۔

November 9, 1877, as the correct date of birth.

1876 OR 1877

It may be mentioned again that 3rd of Dhu Qa'd 1294 A.H. according to the Christian Calendar is November 9, 1877 and not 1876. It appears that Iqbal remembered the Hijri year of his birth correctly but, while converting it into Christian year, he made an error and gave it as 1876. Thus, the date should be November 9, 1877 A.D. It may also be noted that the "Civil and Military Gazette", Lahore, represented by Muhammad Shafi (one of Iqbal's close associates) for local reports, in its obituary on Iqbal in 1938, gave his date of birth as November 9, 1877. And this is the correct date.

* * * * *

stake in much-trumpeted research on Iqbal.

'Is it not something of a symbol of our cultural hypocrisy that we are now starting to talk of Iqbal's centenary year because some one across the border has chosen to do so? Why can't we do to Iqbal what we must do to him if we are honest about him? let us be natural about Iqbal. Let us talk and act Iqbal – and let's not try to find excuses for talking about him and his teachings. The centenary idea is only an excuse. Let us be more honest about Iqbal. Let us first show ourselves that Iqbal belongs to us. The rest of the world can come later. Let's begin by correcting the crass stupidity of our media and how they have failed to bring Iqbal to the people – and let us also take a sideways glance at the medal hunting associations and organisations that want to grind a cultural axe by suddenly waxing eloquent about Iqbal. Let there be finally a measure of consistency in what we profess about Iqbal and the shabby treatment we give him on occasions other than the purely ceremonial ones. Iqbal should not be a ceremony for us; he should be a way of life and down with seasonal quails.'

Javed Iqbal's View

All India Radio's reference to Sheikh Ejaz Ahmad is no doubt very pertinent as the letter makes a mention of a talk between Mr. Malik Ram and Sheikh Ejaz Ahmad. But according to Mr. Malik Ram himself, he had met Sheikh Ejaz Ahmad in Karachi in 1952 when the controversy over Iqbal's date of birth had not started. It was only in 60s that the issue became live and, according to "Roozgar-i-Faqir (Vol. I, Lahore, 1963) both Sheikh Ejaz Ahmad and Iqbal's son, Javed Iqbal, accepted

in the crucial Assembly elections in the U.P., which is the mainstay of Mrs. Indira Gandhi's leadership. The Indians have not undertaken any research on this issue'.

What an unfortunate approach and what a colossal ignorance of factual position! It was on March 25, 1973, on the basis of the work done by the present writer determining November 9, 1877, as Iqbal's date of birth ('Hindustan Times'. February 18, 1973), that Sardar Jafri moved a resolution at the Iqbal Seminar, Aligarh to celebrate 1977 as Iqbal's birth centenary year on all India basis. The resolution was supported by Prof. Al-i-Ahmed Suroor and consequently an All India Iqbal Birth Centenary Celebrations Committee was formed at Delhi with Durga Prasad Dhar as its chairman and Inder Kumar Gujral as Vice-Chairman. This Committee decided in its meeting on December 29, 1973, at Delhi that Iqbal's centenary would be celebrated in 1977, while the committee of experts formed in Pakistan to determine Iqbal's date of birth announced the same decision on February 3, 1974. In view of this, it tantamounts to nothing but distortion of facts on the part of a section of Pakistan Press to say that "Indians have not undertaken any research on this issue."

Lahore Notebook

However, the same paper was more objective and academic in approach when its columnist, Mohammad Idris, wrote under the title Lahore Note-book in the paper's Rawalpindi issue dated January 22, 1974 :

'By the way, what happened to the committee that was supposed to determine the birthday of Iqbal? One learns that the committee has found no clue so far. This speaks for the dedication of those who profess to have a major

Iqbal Committee) and Dr. Ashiq Hussain Batalvi (presently in London) have rejected February 22, 1873, as Iqbal's date of birth, so much so that they have not even considered it necessary to start a controversy over the date which Dr. Iqbal himself gave as 3rd of Dhu Qa'd 1294 A.H. (1876 A.D.) in his Ph.D. thesis.

India and Pakistan

All India Radio deserves all credit for issuing a circular letter on January 5, 1973, on the subject of Iqbal's date of birth. And one cannot take up cudgels with All India Radio for celebrating Iqbal's birth centenary in 1973, particularly when writers like V.G. Kiernan, Abdul Majeed Salik, Najib-ullah, G.A. Gafurov and Syyed Abid Ali are for 1873. Celebration of Iqbal's birth centenary is a work of purely literary nature, but unfortunately a section of the Pakistani Press made it a political issue and tried to make capital out of it by attacking Indian intelligentia including the Prime Minister. A letter published by the "Pakistan Times", Rawalpindi, in its issue dated February 2, 1974, said: "Let the Indian Prime Minister try to deceive herself and the world by misusing, Allama Iqbal's name in her efforts to attract Muslim votes in the coming U.P. elections. I request all true Pakistanis to refrain from playing the game of the enemies of Allama Iqbal's ideology". What a pity! Another letter carried by the same paper in an earlier issue, dated January 25, 1974, says:

> 'An argument in support of 1873 being the Allama's year of birth is that the Indian Government has also accepted this and a committee has been formed under Prime Minister Indira Gandhi's chairmanship to make arrangements for celebrations to capture Muslim votes

couplet of the poem is:

"Payam-i-aish-o-musarrat hamen sunata hai
Hilal-i-Id hamari hansi urata hai"

Amazing! This couplet occurs in another poem entitled "Eid Par Sher Likhne Ki Farmaish Ke Jawab Main", which is included in "*Bang-i-Dara*" in the section entitled "From 1918 to onwards". And again the couplet is in a meter entirely different from the meter of the poem which begins with this couplet:

Ai mah-i-Eid be hijab hai tu
Husn-i-khursheed ka jawab hai tu

A number of similar inaccuracies have rendered the book unauthentic for those dispassionately interested in Iqbal's bio-data. Let us not forget that it was Abdul Majeed Salik's daily "Inqilab" which originally created confusion through a write-up in its issue dated May 7, 1938, on Iqbal's date of birth, a point already dealt with.

Writers in Pakistan

The issue is of equal importance to writers in Pakistan but not a word about the so-called centenary on February 22, 1973, was ever heard from Radio Pakistan. The Pakistani Press was also silent about it throughout the year 1973. This obviously shows that the literary circles of that country which include a large number of Iqbal's associates, namely Syyed Nazir Niazi, Dr. Mumtaz Hasan, Bashir Ahmad Dar, Hafeez Jallundri, Mian Muhammad Shafi, Prof. Yusuf Saleem Chishti, Dr. Syyed Abdullah, Sufi Ghulam Mustafa Tabassum, Ilm-ud-Din Salik, Aqa Bedar Bakht, Abd-us-Sattar Niazi, Shorish Kashmiri, Abdullah Malik, Faiz Ahmad Faiz, Khwaja Abdul Hamid Irfani, Malik Aslam Hayat, Khwaja Abd-ur-Rahim (Secretary, Mazar-i-

that he might otherwise have avoided. Unfortunately, the dates and the places mentioned in this book are in many cases incorrect. To quote only a few : the book mentions Srinagar as the place to which Iqbal's ancestors belonged. This is in contradiction to Iqbal's categorical statement in one of his letters written in 1920 to his elder brother, Sheikh Ata Mohammad, saying that "our family belonged to Chaku (Adwan) and not to Lochar or Lojar" as wrongly stated by Muhammad-ud-Din Fauq".

The date of migration of Iqbal's ancestors from Kashmir to Sialkot is also not correctly given in "Zikr-i-Iqbal" which says that the Family left for Sialkot after the 1857 Battle of Independence was over ignoring the fact that in 1857 Iqbal's father, Sheikh Noor Muhammad, who was born in Sialkot, was a grown-up man.

The caption of a photograph of a room in "Zikr-i-Iqbal" refers to it as "the room where Iqbal was born"/but this first-floor room did not exist at the time of Iqbal's birth. In 1912 the entire single-storey structure was razed to the ground and a new double-storey building constructed on the same site.

According to "Zikr-i-Iqbal", which is no doubt written in a mature literary style, Iqbal recited his poem "Nala-i-Yateem" 'at the annual session of Anjuman-i-Himayat-i-Islam, Lahore, in 1899', while all authentic available records including the records of Anjuman itself agree that the poem was recited on February 25, at the annual session of the Anjuman held on February 23, 24 and 25, 1900.

To cap it all, the book says that at the annual session of Anjuman-i-Himayat-i-Islam in 1901 Iqbal recited a poem entitled "Yateem ka Khitab Hilal-i-Id Se", and that "the last

Yet another confusion

Strangely enough, on the tablet at Iqbal's grave in Lahore, his date of birth is given as 1292 A.H. which neither occurs anywhere in Iqbal's own writings nor is according to the Sialkot Municipal Committee Register wrongly taken as authentic by some. This tablet prepared in Kabul, was presented to the Iqbal Mazar Committee by the Government of Afghanistan. The present writer noticed this error only in 1962 during his visit to Pakistan. He, therefore, contacted the Secretary of the Iqbal Mazar Committee, Khwaja Abd-u-Rahim, a personal friend of his, to enquire about the authenticity of this date. Unfortunately, Khwaja Abd-u-Rahim could not throw any light on it as he did not remember whether any date was communicated by the Mazar Committee to the Government of Afghanistan, and the record of the Mazar Committee was also silent about it. In 1965, during another visit to Pakistan by the present writer Faqir Syyed Waheed-ud-Din, author of "*Roozgar-i-Faqir*", who has also done research work on Iqbal's date of birth, corroborated that the record of Allama Iqbal's Mazar Committee did not give any indication of Iqbal's date of birth and there was no reason why 1292 A.H. should at all be considered.

Zikr-i-Iqbal

Some of the present-day writers on Iqbal who are sticking adamantly to February 22, 1873, as Iqbal's date of birth are relying too much on Abdul Majeed Salik's book "*Zikr-i-Iqbal*" published by Bazm-i-Iqbal, Lahore. Abdul Majeed Salik was undoubtedly a prominent Urdu literature of the sub-continent. But his lack of effort to work on Iqbal's bio-data in his book "*Zikr-i-Iqbal*" has made it possible for him to slip into pitfalls

elder brother Sheikh Ata Muhammad, wrote a letter to his son Sheikh Ejaz Ahmad, wherein he says that Iqbal's first wife was older to him (Iqbal) by three years. In 1938, her age was a little over 65. According to this calculation, Iqbal died at the age of 62 or 63 and this supports the date of birth given by Iqbal himself – 3rd of Dhu Qa'd 1294 A.H. Sheikh Ejaz Ahmad says that his father Sheikh Ata Muhammad told him during his illness that although his brother Iqbal was younger to him by 18 years, he had died earlier. Since Sheikh Ata Muhammad's year of birth as recorded in his service book is 1859, Iqbal should have been born in 1877. When Iqbal Day was celebrated in January 1938 by the Muslim Students' Brotherhood at Lahore and by Anjuman-i-Tarraqi-i-Urdu at Rawalpindi, Iqbal's age was announced to be 61 which again confirms 1877 as the year of his birth.

The Encyclopaedia Britannica (Vol. 12) published in 1968, too, accepts November 9, 1877, as Iqbal's year of birth. Iqbal's son Aftab Iqbal says that in 1898 when he was born, his father was 21 years old. This confirms 1877 as Iqbal's date of birth.

Punjab University Calendar

Dr. Waheed Qureshi, at present Head of the Persian Department, Oriental College, Lahore, has provided yet another point supporting the theory that 1877 A.D. and not 1873 A.D. can be the year of Iqbal's birth. He says that originally according to the Punjab University procedure, every student, while appearing for B.A. examination, had to give his age in the Examination form. Iqbal, who had his graduation in 1897 A.D., mentioned his age as 19 years in the admission form. This again shows that 1877 is more correct than 1873 for his year of birth.

Dilating on the question of converting Hijri year into Christian year, Shamsul Haq Ansari says :

> According to Three Hundred year Calendar (1753-2052) in Lange's Handbook of Chemistry, November 9, 1877, fell on Friday and November 14, 1877, on Wednesday.
>
> In the solar or Gregorian Calendar, introduced by Pope Gregory XIII with days and months arranged as now, there are 1,461 days in every four years including one leap year, with a regular sequence of days. In the lunar calendar, there are 1,417 days in four years although the sequence of days does not correspond with the pattern as in solar calendar.
>
> From the record available with me, there occurred 3,543 days in last 10 Hijri years from 1384 to 1393 (1964-1973). Thus 100 Hijri or lunar years would contain 35,430 days which would be equal to 97 Gregorian or solar years comprising 25 leap years of 366 days each and 72 years of 365 days each.

Mr. Sardar Ali Sabri of Karachi, who possesses a complete set of Urdu, Hindi and English calendars, Panchangs and almanacs from 1854 to 1980, says that according to these records November 9, 1877, was Friday corresponding to 3rd Dhu Qa'd 1294 A.H.

Royal Academy Journal

Mulk Raj Anand's article on Iqbal's poetry carried by the Royal Academy Journal, London, during Iqbal's lifetime, gives Iqbal's year of birth as 1877.

In July 1938, three months after the death of Iqbal, his

thought is more important."

3rd of Dhu Qa'd 1294 A.H.

Allama Iqbal's nephew, Sheikh Ejaz Ahmad, to whom All India Radio's circular letter makes a reference, is on record having said that according to his aunt, Iqbal's elder sister, Iqbal was born on "Friday at 4 a.m." Now, it is the 3rd of *Dhu* Qa'd 1294 A.H. corresponding to November 9, 1877, and not February 22, 1873 A.D., which falls on Friday. It is interesting to note that between 1872 A.D. and 1877 A.D. February 22, does not fall on Friday, and between 1289 A.H. and 1294 A.H. it is only the 3rd of *Dhu* Qa'd 1294 that falls on Friday.

Hijri Calendar and Christian Calendar

However, Usman Naliyawala, while agreeing that 3rd of Dhu Qa'd is the date of Iqbal's birth disputes its conversion into the Christian era and academically argues that on 3rd of Dhu Qa'd 1294 A.H. the day was Tuesday while on November 9, 1877, the day was Thursday, emphasising the point that 100 Hijri years are equal to 97 years and four days of the solar calendar and, "accordingly, the correct date of birth is Tuesday, November 14, 1877, and not November 9". He has however, been corrected by A.S. Mufti, according to whom "the lunar-solar conjunction in November 1877 occurred at about noon on November 5, 1877. Depending upon the locality, the new moon could have been sighted on the evening of November 6 (or November 7 at the latest). Assuming the former case, the first day of Islamic month Dhu Qa'd would be November 7, 1877".

"According to the Hindu Lunar-solar system, the tithi on November 14 was 9th in the seventh month which would correspond to 8th Dhu Qa'd and not 3rd".

"*Mashaheer-i-Kashmir* (August 1930) gave Iqbal's year of birth as 1875. Two years later, in an article carried by the Iqbal Number of "Nairang-i-Khayal", Lahore, he corrected his earlier statement by saying that Iqbal's year of birth was 1876 and not 1875 as wrongly written in his book entitled "*Mashaheer-i-Kashmir*". Muhammad-ud-Din Fauq was close friend of Allama Iqbal and it is quite possible that the correction was made at the instance of Iqbal himself.

Iqbal on his date of birth

Those watching the controversy over Iqbal's date of birth would be eager to know Iqbal's own views on the issue although it had not developed into a controversy during the poet's life-time. In this connection, a brief note by "Meem Sheen" (Muhammad Shafi), a close associate of Iqbal, carried by "Nawa-i-Waqt", Lahore, in its issue dated January 23, 1974, says:

> It was seldom that Allama Iqbal talked about his own personality. Once when the question of his date of birth came up for discussion in his presence he observed: "In so far as I am concerned, the issues such as when I was born, where I was educated and where I resided are of little significance. More important than these are my thoughts and if some scholar makes a research on the growth and development of my thoughts, he would come across startling revelations".

Earlier, in 1939, Abdullah Anwar Beg, quoting Iqbal, wrote in his book "*The Poet of the East*".

"While writing on the events of my life it would be of little use to mention as to when and where I graduated. The study of mental conflict that I had to pass through and the consequent growth of

been given as the year of his birth but the "Inqilab" was asked to publish the dates found in the records of the family.

The biographers, however, ignore an important point that this note is based on the report carried by "*Inqilab*" in its issue dated May 7, 1938, which itself is not authentic and has been refuted above. Again, the Principal is not correct in saying that according to "*Inqilab*", February 22, 1873, is the date is verified from Allama Iqbal's brother. Quite contrary to this, what Inqilab's report says in that December 1876 stated to be Iqbal's date of birth by his elder brother Sheikh Ata Muhammad, is not correct, and "research has finally proved that Allama Iqbal was born on February 22, 1873".

As for 'family record' referred to in the Principal's note above, Sheikh Ejaz Ahmad is again on record to have said that their family never possessed any such record to give Allama's date of birth on February 22, 1873.

The following letter dated April 20, 1963, from the Murray College, Sialkot (Pakistan), published in "*Roozgar-i-Faqir*" (Vol. II – Lahore, November 1964 – page 123), however, clearly indicates that "no definite date of birth is given in the College register":-

> The entires of Dr. Muhammad Iqbal (renowned poet and philosopher) as recorded in the College Admission Register are that he joined this College on 5th May, 1893, and than his age given is 18 years. (No definite dates of birth are given in the Register).

Correction made

Munshi Muhammad-ud-Din Fauq, in his book

Sialkot Municipal Committee Register has, without any verification, been accepted as that of Iqbal's date of birth and then on the basis of this unauthenticated presumption Iqbal's own written statements in 1908 and 1931 have been ignored for reasons best known to some of Iqbal's biographers.

As far back as 1965

It would not be out of place to mention here that the Weekly '*Hamari Zaban*' (Aligarh), the official organ of the Anjuman-i-Tarraqi-i-Urdu (Hind), carried in one of its issues in 1965 a letter from the present writer refuting Iqbal's date of birth as given by G.A. Gafurov. According to a note published by the "*Hamari Zaban*" in its issue dated February 1, 1965, G.A. Gafurov, in his Russian book on Iqbal, had given Iqbal's year of birth as 1873 and that of death 1939. The present writer challenged both as incorrect in his letter and stated that "Iqbal's date of birth is November 9, 1977, and date of death is April 21, 1938".

Murray College Sialkot

Those of Iqbal's biographers who are inclined to accept February 22, 1873, as Iqbal's date of birth, perhaps, rely for their information on the following entry in the Admission Register of the Murray College, Sialkot, which was made by the Principal of the College after Iqbal's death:

> He (Dr. Muhammad Iqbal) was born on 22nd February, 1873, at Sialkot, a well-known town on that border of the Punjab which adjoins Jammu.
>
> This is the correct date as announced in the Daily "*Inqilab*", Lahore, 7th May, 1938, on the authority of the brother of the deceased. In some other paper 1876 had

Boy who died in infancy

The note, however, does not disclose the source of this "research". But it appears that Inqilab's note is based on the records in the Sialkot Municipal Committee Register, according to which a son was born to one Sheikh Nathoo in 1873. But the record neither indicates that this Sheikh Nathoo is Sheikh Noor Muhammad alias Sheikh Nathoo, Iqbal's father, nor does it show that the son was Iqbal. According to Faqir Syyed Waheed-ud-Din, the entry in the Municipal Register is of another son born to Sheikh Nathoo before Iqbal's birth. Dilating on the subject, Faqir Waheed-ud-Din writes that "the fact that a son was born to Sheikh Nathoo three or four years before Iqbal's birth has been verified by Iqbal's nephew, Ejaz Ahmed. This boy died in infancy". Faqir Waheed-ud-Din further says that according to Allama Iqbal's sister, this fact was verified from Iqbal's mother (*Roozgar-i-Faqir*, Vol. I, Edition II, Lahore, 1963 — page 231). Faqir Waheed-ud-Din who is on firm grounds in dismissing the Sialkot Municipal Committee record as unauthentic, unfortunately commits a blunder by accepting the Municipal Committee record as birth entry of Iqbal's elder brother who died in infancy. The factual position is that the Municipal Committee record relates to neither of the two as Iqbal's father never resided in Mohalla Kashmirian. He lived in Mohalla Churigaran, also known as 'Do darwaza'. Obviously, this Sheikh Nathoo is some one else and not Sheikh Noor Muhammad alias Sheikh Nathoo, father of Iqbal and his brother who died in infancy. The next part of the statement, however, that it was Iqbal's elder brother born in 1873 who died in infancy, is correct and clarifies the issue raised in the letter circulated by All India Radio.

What had led to the confusion is that the entry in the

Urdu Department of the Aligarh Muslim University did not accept February 22, 1873, as Iqbal's date of birth and preferred to dissociate itself from this date.

Let us now examine the issue.

In 1908, Iqbal, while a post-graduate student in Germany, wrote his thesis "Development of Metaphysics in Persia" on which the University of Munich conferred upon him the degree of Ph.D. In the autobiographical data entitled LEBEN SALUF he writes:

> I was born on the 3rd of Zhu Qa'd, 1294 A.H. (1876 A.D.) at Sialkot – Punjab (India). My education began with the study of Arabic and Persian.....

Again in 1931, when he applied for the international passport, he mentioned his year of birth as 1876.

Inqilab's Version

Immediately after Iqbal's death in April 1938, daily "Inqilab", Lahore (Editor, Abdul Majeed Salik) carried in one of its issues a detailed account of Iqbal's life. In this account Iqbal's date of birth was stated as December 1876 "on the authority of Iqbal's elder brother, Sheikh Ata Muhammad". But unfortunately it was again *"Inqilab"* itself which created a confusion when its issue dated May 7, 1938, said:

> In a recent issue of *"Inqilab"*, Allama Iqbal's date of birth was given as December 1876, on the authority of Iqbal's elder brother, Sheikh Ata Muhammad, but now research has finally proved that Allama Iqbal was born on February 22, 1873.

has mentioned 1873 as the year of birth and this Najibullah also accepts to be correct (*in Islamic Literature*). *Sir Percival Spear on* the other hand, has mentioned 1876 as the year of birth. There seems to be yet another confusing factor. Perhaps, 1876 is the year mentioned in Iqbal's passport. It is learnt on good authority that 22nd February, 1873, is mentioned in Register of Births (Sialkot Municipal records). There is one more entry in the records. A baby boy was born in 1877 also. Perhaps, this has given rise to the controversy. Malik Ram had a talk about this with Ejaz Ahmad (Iqbal's nephew), who said that Iqbal's younger brother, who was born in 1877, had died in infancy. According to Malik Ram, Ejaz accepts 22nd February, 1873, a correct date of birth.....

All India Radio's anxiety to know the correct date of Allama Iqbal's birth is understandable as the subject of controversy concerns a very important issue in the history of Urdu literature.

Aligarh University's Approach

The Urdu Department of the Aligarh Muslim University, however, acted rather cautiously in this regard. While issuing invitation letters for the Iqbal Seminar, originally proposed to be held on February 22-25, 1973, and later postponed to March 25, 1973, Prof. Ali Ahmed Suroor, the then Head of the Urdu Department, took care not to state that the seminar was being held on the occasion of the 100th birth anniversary of Dr. Iqbal. According to the invitation issued by the University, it was one of the seminars organised by the Urdu Department of the University occasionally on various literary subjects. Perhaps, shifting of the date from February 22 to a later one was also with a view to confirming indirectly that the

Prof. Jagan Nath Azad

WHEN WAS IQBAL BORN?

As February 22, 1973 drew closer, preparations by some literary organizations in India to celebrate Dr. Muhammad Iqbal's 100th birth anniversary on this date sparked off a controversy in the Urdu and Persian circles of the country. The question was whether February 22, 1873, was actually Iqbal's date of birth as has been mentioned by some of his biographers.

Not only that two important organizations in the country, namely Ghalib Academy, New Delhi, and Iqbal Academy, Hyderabad, did celebrate Iqbal's birth centenary in 1973 – the former exactly on February 22, 1973, and the later in May the same year.

Of course, a number of Iqbal's biographers, including Abdul Majid Salik (Pakistan), Syyed Abid Ali (Pakistan), Abdullah Anwar Beg (Pakistan) and G.A. Gafurov (U.S.S.R.), have given his date of birth as February 22, 1873. And the same date is mentioned in the *Kathas* displayed by the Archaeological Department, Government of Pakistan, at Iqbal's residences at Sialkot and Lahore. But is the date correct?

In this connection, All India Radio, New Delhi, circulated a letter on January 5, 1973, to some of the Urdu writers in India, which read :

All India Radio would be putting out programmes in connection with the birth centenary of Iqbal. There seems to be some controversy about the date, even the year of birth. According to Ram Babu Saxena, the year is 1875. V.G. Kiernan

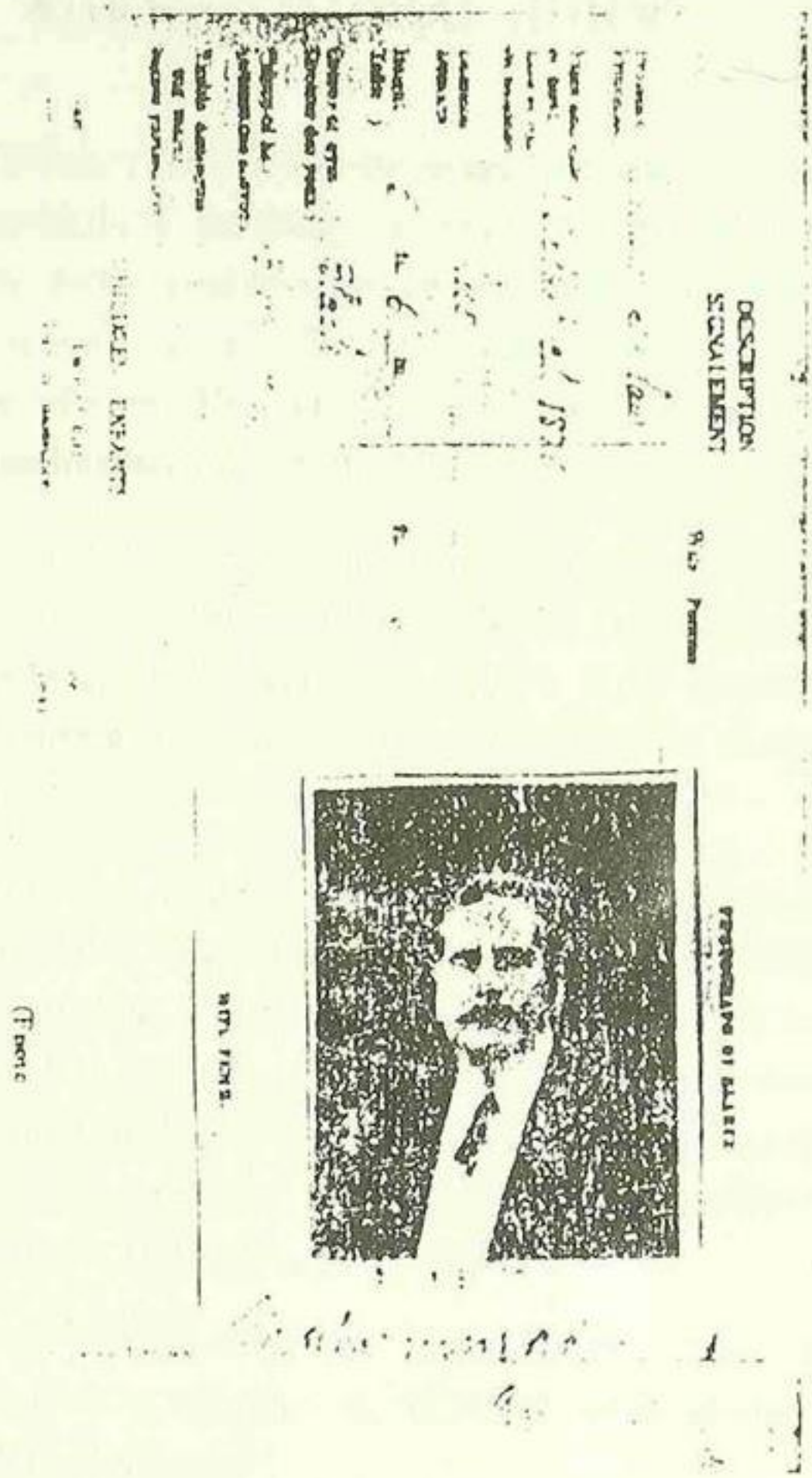

پاسپورٹ میں تاریخ پیدائش کے اندراج کا عکس

EXHIBIT 'C'

Merit No.	Name	Race	Age (as given in application form)	Total number of marks obtined	institution	Subjects in which the candidate was examined
11	Sheikh Mohd. Iqbal	Mohammadan	19	260	Govt. College Lahore	English Arabic Philosophy

EXHIBIT 'B'

LEBENSLAUF

I was born on the 3rd of Dhu Qa'd 1294 A.H. (1876 A.D.) at Sialkot – Punjab (India). My education began with the study of Arabic and Persian. A few years after I joined one of the local schools and began my University career, passing the first Public examination of the Punjab University in 1891. In 1983 I passed the Matriculation and joined the Scotch Mission College Sialkot where I studied for two years, passing the Intermediate Examination of the Punjab University in 1895. In 1897 and 1899 respectively I passed my B.A. and M.A. from the Lahore Government College. During the course of my University career I had the good fortune to win several gold and silver medals and scholarships. After my M.A. I was appointed McLeod Arabic Reader in the Punjab University Oriental College where I lectured on History and Political Economy for about 3 years I was then appointed Asst. Professor of Philosophy in the Lahore Government College. In 1905 I got leave of absence for three years in order to complete my studies in Europe where I am at present residing.

S.M. IQBAL.

۱۲۰	۲۲		کیا		نتھو	نکرماں	اسکر	نتھو	۴ سال		

1. No: & Date of Application
2. Name of the Applicant
3. Date of Admission
4. Date of Completion
5. Date of Issue
6. Copying Fee
7. Secretary Fee Rs
8. Stamp Fee Rs

ATTESTED
Head Clerk
MALKOT CITY

PUBLIC HEALTH DEPARTMENT
SIALKOT MUNICIPALITY

BIRTH & DEATH CLERK
MUNICIPAL COMMITTEE
SIALKOT

میونسپل کمیٹی سیالکوٹ کے رجسٹر میں تاریخ پیدائش کا وہ اندراج جس سے ڈاکٹر صاحب کی تاریخ پیدائش کے متعلق غلط فہمی پیدا ہوئی۔

The elders in every family remembered the dates of birth of various younger members and also transmitted the information to younger members. This system of oral transmission of the dates of birth is maintained in every family in the sub-continent even to this day. In the case of Iqbal, this method of oral transmission was to a certain extent natural as in his family Iqbal was the only child who had adopted a scholarly career. Thus the date of his birth must have been frequently mentioned in family circles as a date of great significance. To sum up, we come to the following conclusions :-

1. There is absolutely no reason for us to disregard the date of Iqbal's birth as given by him, that is 3rd Ziaq'dh, 1294, A.H., corresponding to 9th November, 1877,[12] although the Municipal records of Sialkot town make no mention of this date.

2. There is no doubt that a son was born to Shaikh Noor Muhammad on 22nd February, 1843, as shown in the Municipal records, but this child died in infancy.

In order to avoid all confusion in future, Iqbal Academy and other Societies as well as the government of Pakistan may be requested to accept 9th November, 1877, as the correct date of Iqbal's birth.

---

12. According to F. Wustenfeld-*Mahler'sche Verglei chungstabellen der Mohammedanischen und Christlichen Zeitrechnung* 2 Aufl: Leipzig 1926.

rules out 1873 as the year of Iqbal's birth.[10]

(b) In July 1938 Shaikh Ata Muhammad, elder brother of Iqbal, wrote to his son, Shaikh Ijaz Ahmad, that Iqbal's first wife was about 3 years older than Iqbal and at the time of writing the letter her age was bout 65. This letter also tends to prove that year of Iqbal's birth could not be 1873.[11]

Before concluding it must be recorded that the writer owes a debt of gratitude to Professor John Marek of Prague University and Faqir Syed Wahiduddin of Karachi for their patient, painstaking and thorough work in collecting evidence about the date of Iqbal's birth. The writer was always interested in this question and had collected considerable evidence but his task was rendered considerably easy by the work of these two scholars.

It must be put on record that whenever the question of the date of Iqbal's birth arose, his great friend Choudhry Muhammad Husain used to say that it was impossible for him not to believe any information supplied by Iqbal himself. And we would be quite safe in following Choudhry Muhammad Husian in this matter.

In dealing with this subject we have relied to a very great extent on evidence supplied by Iqbal himself. So we must also say something about the source of Iqbal's information. In most families, important dates are recorded in family journals, but even if there was no such journal in Shaikh Noor Muhammad's family, the old father must have informed the young son about the date of his birth before his memory blurred.

---

10. Information supplied by Shaikh Ijaz Ahmad in a letter.
11. *Ibid.*

process and involves complicated mathematical calculation. But luckily for us this process is now rendered easy by the accurate and laboriously prepared tables that we posses today. Unfortunately no such tables of conversion were easily available fifty years ago. Hence probably Iqbal had to carry out the conversion without the help of any tables and so he converted 1294 A.H. into 1876 C.E. more or less approximately. An indication of the difficulty Iqbal felt is given by the fact that he did not mention any date along with the year. Thus the discrepancy is easily explained.

As regards the two European orientalists, their statements only serve to emphasise that even as early as 1929 there was a strong feeling against accepting 1873 as the year of Iqbal's birth.

When considering the degree of reliance that can be placed on their statements, it may be pointed out that they have evidently based their statements on the information given by Iqbal in "Lebenslauf". It must be noted that G. Tafferel is not a very reliable author as he says that Iqbal died in Bombay, which, as we all know, is not correct.

In addition to the evidence we have mentioned above, there is a certain amount of secondary evidence which is also worth consideration :-

(a) Shaikh Ijaz Ahmad's mother told him that at the time of her wedding Iqbal was reading in V class, and his age was between 10-12 years. This makes him 16 or 17 at the time of Matriculation in 1893. So the year of his birth must be 1876 or 1877. In any case this evidence

evidently relied on information as furnished by Pakistani writers or in the "Lebenslauf". Still the statements of these scholars assume importance when they support the other available evidence.

7. *The civil and Military Gazette* of Lahore when publishing an Obituary Note about Iqbal mentioned the year of his birth as 1877.

While there is overwhelming evidence in support of the fact that Iqbal was born on Friday, 9th November, 1877, there are also certain facts which tend to throw some doubts. These are mentioned below :-

1. There is no mentioned in the Municipal records of this date, or of the birth of Iqbal, if that birth happened to be on any other than 22nd February, 1873.

2. In the International Passport issued to Iqbal in 1931 (vide Exhibit D.) and also in "Lebenslauf" the year of birth is given as 1876.

3. G. Taffarel in his "Notizie biographic sur Muhammad Iqbal" gives the year of Iqbal's birth as 1876.[8]

4. Helmuth von Glasenapp also gives the year of Iqbal's birth as 1876.[9]

As regards there being no entry in the Municipal records of Sialkot about the birth of Iqbal, it may be pointed out that this was a common occurrence on the subcontinent. Regarding the entry in the Passport, it must be pointed out that converting Hijri dates into Christian dates or vice versa is a very difficult

---

8. *Oriente Moderno* XVII, 1938, p. 322.

9. Die Leteraturen Indians : Potsdam, 1929, p. 227.

1. According to Allama's statement in the "Lebenslauf", the date of his birth is 3 Zi'qa'dh, 1294, A.H. (vide Exhibit B). This date corresponds to 9th November, 1877 of the Christian Era.

2. In the Calendar of the Punjab University for 1896-97, page 348, the result of Iqbal's examination is announced as per statement vide Exhibit C. According to this statement, the age of Iqbal, when applying for permission to appear at the examination was 19, so it must be 20 or so, when he actually passed the examination. This points to the year of his birth being 1877 rather than 1873.

3. According to a statement of Iqbal's sister, based on the authority of their mother, he was born early in the morning on a Friday.[5] Now 3rd Zi'qa'dh, 1294, A.H. was on a Friday.

4. V. Kubickova states in her *Novopersk literntura XX stoleti* that Iqbal was born in 1877[6].

5. Professor J. W. Fueck gives the year of Iqbal's birth as 1877, vide "Muhammad Iqbal under indomuslimische Modernismus", *Westoestliche Abhadblungen*, Rudolf Tschudizum 70. Geburstag, Wiesbaden 1954, p. 357.

6. Gottfied Simon in his *Reformbeweguvgen in Islam* gives the year of Iqbal's birth as 1877.[7] It must be mentioned here that too much reliance cannot be placed on the dates as given by the European scholars. They have

---

5. Syed Wahiduddin: *Rozgar-i-Faqir*, p. 232.
6. Jan Rypka and collaborators: *Dijiny perske a tadzicke literatury. (History of Persian and Tajik Literature)*, Praha, 1956, p. 305.

7. According to the review of the book in *The Muslim World*: 1937, XXVII, p. 437, as mentioned by John Marek.

the date as given in the Sialkot Municipal records as the date of Iqbal's birth several writers have devoted their time and energy to the examination of this question. The first man to express serious doubts about the correctness of the date of birth as given in the Sialkot Municipal records was Mr. T.C. Roy who used to teach Urdu in Bonn (Germany). In 1957, Mr. Roy wrote a letter to the Cultural Attache of the Pakistan Embassy in Bad Godesberg pointing out that there was a good deal of confusion about the date of Iqbal's birth and actually three different dates were mentioned by different writers and authors. So he suggested a thorough investigation of this matter.

In 1958, Professor John Marek of Prague University wrote a detailed article in *Archiv Orientalni*, 1958, 26/4, published by Nakladatelstvi Ceskoslovenske Akademie Ved, Praha, in which he arrives at the conclusion that the date of Iqbal's birth was 9th November, 1877. Since then Faqir Syed Wahiduddin has given a good deal of time and thought to the consideration of this question in his beautifully printed *Rozgar-e-Faqir* (1963). The conclusion at which Syed Wahiduddin has arrived confirms the findings of Professor John Marek. But it must be noted that whereas Professor Marek has relied mostly on the evidence of European scholars, Faqir Syed Wahiddudin has been able to collect the evidence of members of Iqbal's family, which he could obtain through Iqbal's nephew, Mr. Ijaz Ahmad. It must be recorded here that we are lucky to have living amongst us today Shaikh Ijaz Ahmad, nephew of Iqbal, and one of his sisters whose evidence is of great importance.

We have already referred to the fact that several writers have given 9th November, 1877, as the date of Iqbal's birth, and in view of the confusion and uncertainty that surrounds the whole question, it will be worthwhile to examine this date.

1. There is the evidence of Iqbal's sister that a son was born to Shaikh Noor Muhammad few years before Iqbal's birth.[1] Thus the entry in the Municipal register probably relates to this son who died in infancy.

2. We have the evidence of another sister of Iqbal that he was born early in the morning of Friday. As 22nd February, 1873, was not a Friday there is strong evidence against our accepting that date as the date of Iqbal's birth.[2]

After the date as given in the Municipal records several dates and years were suggested by various writers and journals, but as these are not based on any definite evidence we can disregard them straightaway. For example the year of birth as inscribed on the lapis lazuli tombstone as supplied by the Government of Afghanistan is 1875. As there is hardly any evidence in support of this we can straightaway disregard it as, based on a mere guess. Another well-known writer on Kashmiri families Mr. Muhammad Deen Fauq, has mentioned the year of Iqbal's birth as 1875, although he corrected it later on as 1876[3]. Mr. Fauq was a friend of Iqbal, and had carried out detailed researches about the Kashmiri families living on the sub-continent. Still we need not attach much weight to the years as given by him in view of the fact that he has not mentioned any evidence in support of his statements. Similarly, *The Oxford History of India* gives the year of Iqbal's birth as 1876.[4] This is perhaps based on the year as given by Iqbal in "Lebenslauf". (Exhibit 'B'). In view of these improbabilities against accepting

---

1. Syed Wahiduddin: *Rozgar-i-Faqir*. p. 231.
2. *Ibid*.
3. Muhammad Deen Fauq: Tarkih Aqwam-i-Kashmir, Vol.II, p. 325.
4. The Oxford History of India, Third Edition, 1961 p. 805.

subcontinent is generally 16, and clever students have been known to pass this examination at a much earlier age.

2. In January 1938, when Iqbal Day was celebrated in Lahore by the Muslim Students' Brotherhood in the poet's life-time, his age was announced as 60. This rules out 1873 as the year of Iqbal's birth.

These improbabilities are enough to shake our faith in the authenticity of 22nd Feb: 1873 as Iqbal's date of birth and to justify our investigating the subject further. To do this, we have to start with the records of the Municipal Committee, Sialkot.

The statement relating to the birth of Iqbal as given in the register of births maintained by the Municipal Committee is reproduced vide Exhibit A. When we examine it carefully the following facts emerge :-

1. The birth certificate mentions that it relates to a male child of Shaikh Nathoo (which is the pet-name of Shaikh Noor Muhammad, father of Iqbal). But the certificate does not mention the name of the child. There is nothing strange in this, as in many cases a child is named several days after the birth, which is generally reported to the Municipal Committee the same day or the day after.

2. The date of birth is given as 22nd February, 1873.

3. The Municipal records do not mention the birth of any other son to Shaikh Noor Muhammad after 1873.

On the other hand we have the following evidence against accepting the above entry in the register as the date of Iqbal's birth :-

S.A. Vahid

DATE OF IQBAL'S BIRTH

The daily *Inqilab* of Lahore published the following note in its issue of 7th May, 1938:-

> "In the brief account of Allama Iqbal, which was published in a previous issue of the *Inqilab*, the date of Allama's birth was given as December, 1876, according to a statement of Shaikh Ata Muhammad, Allama's elder brother. But it has been ascertained now that the date of Allama's birth was 22nd February, 1873, which corresponds to 23rd-24th Zi'lhaj, 1289, according to the Hijri Calendar".

But in spite of this announcement, there were still people who had grave doubts about the authenticity of the date of birth as announced by the *Inqilab*. Then in 1955 appeared Abdul Majid Salik's *Zikr-e-Iqbal* in which it was stated that the birth of Iqbal on 22nd February 1873 was confirmed by the Deputy Commissioner, Sialkot after referring to the records of the Municipal Committee of that town. Now the Municipal records of births and deaths on the subcontinent are generally authentic, and it is not possible to question their accuracy unless there is some clear evidence to the contrary. Prima facie there are two improbabilities against the date of Iqbal's birth as given by the *Inqilab* and Salik, and these are detailed below:-

1. In the first instance if we accept the date of Iqbal's birth as given by the *Inqilab* and Salik, his age when he passed Matriculation examination would be 21. The average age of a student passing Matriculation on the

To sum up

A. I suppose that Dr. Muhammad Iqbal was born on November 9th 1877, Friday. This date is based on Iqbal's own statement in his autobiography (zi'l-qa'da 3rd 1294 A.H.).

B. There are some further inferior proofs that speak for the year 1877.

(1) The date of passing High School Examinations and of joining different types of schools, when considering the average age of students i English schools in India.

(2) The celebrations of Iqbal's sixtieth anniversay held between 1937 and 1938, when the poet was still alive.

(3) Some scholars assert according to various sources — as we pointed out above — the year 1877, too.

Of course we cannot avoid miscalculations owed to misprints.

A.D.) at Sialkot - Punjab (India)". Bût the reckoning 1294 A.H. = 1876 A.D. is not correct because the year 1294 of Hijra does not begin before January 16th 1877.[12] The third day of zi'l-qa'da 1294 A.H. equals to November 9th 1877 A.D. Friday.

In his autobiography, Iqbal further describes his studies as follows:

> "A few years after I joined one of the local schools and began my University. Career, passing the first Public examination of the Punjab University in 1891. In 1893 I passed the Matriculation and joined the Scotch Mission College, Sialkot, where I studied for two years, passing the Intermediate Examination of the Punjab University in 1879 and 1899 respectively. I passed my B.A. and M.A. from the Lahore Government College".[13]

The statements about passing examinations and about joining the High School testify that Iqbal was born in 1877 too. According to the practice of the English High Schools and Universities in India, it is much more probable that Iqbal joined the Scotch Mission College, Sialkot in his sixteenth and not as late as in his twentieth year, that he passed his B.A. at the age of twenty and not of twenty-four, that he became Master of Arts at twenty-two and not as late as twenty-six.

We have mentioned that on January 1938 celebrations were held at the occasion of the sixtieth anniversary of the poet's birth. Consequently, Iqbal could be born neither in 1873 nor in 1876, but in 1878 or at least at the close of the year 1877.

Lebenslauf.

12. According to F. Wustenfeld _ Mahler's sche Vergleichungstabellen der *Mohammedanischen und Christlichen Zeitrechnung*, 2, Aufli, Leipzig, 1926.
13. *Development of Metaphysics Lebenslauf*. (Taken from Archiv Orientalni Nakladatelstvi Ceskoslovenske Akademic, Praha, 1958, Vol. 26/4, pp. 617-620).

previous January, at the occasion of his 60 anniversary conferences were held in various centres of India, especially in Bombay and in Hyderabad (Deccan) at the Osmania University and articles on his work were published with great participation on the part of Indian writers and politicians".[7]

Let us note that several learned writers assert 1877 as the year of Iqbal's birth, too. V. Kubickova in accordance with Persian sources states in her study *Novoperska literatura XX stoleti (History of Modern Persian Literature in the Twentieth Century)*[8] the dates of Iqbal in the following way : Muhammad Iqbal (1294/1877-1357/1938). (Professor J.W. Fueck[9] tried probably to convert the date of Hijra zi'lqa'da 3, 1294 as 09-11-1877). The date of Iqbal's death is given by him wrongly as 1-4-1938, but no reason for this statement is mentioned. Gottfried Simon on his *Reformbewegungen in Islam*[10] states 1877, too.

There is one source, I suppose, on which we can base our assertion firmly enough. Iqbal himself states in his autobiography, joined to his thesis at the University of Munich, Germany.[11] I was born on the 3rd of Dhu Qa'd 1294 A.H. (1876

---

7 "Il 21 dello scorso aprile mori a Bombay di mal di cuore Sir Muhammad Iqbal Nel precedente gennaio, in occasione del suo sessantesimo compleanno, in vari centri dall' India a specialmente a Bombay e Haiderabad del Dekkan (press L'Universita Othmaniyah) furono tenute conference e scritti articoli sullu opera sua, con larga Participazione de letteratie e Politici indu".

8. Jan Rypka and collabortors: Dejiny perska a tazicke *literatury (History of Persian and Tajik Literature)* Praha. 1956, p. 305.

9. J.W. Fueck: "Muhammad Iqbal und der indomuslimische Modernismus" *Westoestliche Abhandlungen*, Rudolf Tschudi zum 70 Geburstag, Wiesbaden 1954, p. 357.

10. According to the review of this book in The *Moslem World*, XXVII, 1937, p 413.

11. cf. M. Iqbcal: *The Development of Metaphysics in Persian*, Inaugural Dissertation der Philosophischen Fakultat Sekt. 1. (resp. II) der Ludwig-Maximilians Universitat, Munchen, London, 1908,

in India. In the family the date of birth of a child was usually connected and remembered with regard to some significant event or happening in the life of the family's surroundings (e.g. a week after the mayor's house was burnt down) with respect to the movable religious holidays, etc. The dating in various eras hides in itself another great trouble because it is relatively difficult and inexact to convert the dates of different eras to our time-reckoning.

We are astonished to see to what an extent the students of Iqbal's life and work differ in stating the year (not to say the day and month) of his birth. The year 1873 is being stated in most cases,[4] somewhere even the day and month is given: February 22, 1873.[5] Less often the years 1874 and 1875 are mentioned in various Indian and Pakistani sources and the year 1876 more often again (e.g. Wilfred Cantwell *Smith Modern Islam in India*. London 1946, p 101, or Helmuth von Glasenap Die Literature Indians. Potsdam 1929, p. 227). On whole we can say that the year 1873 was taken over by different European and Asian scholars from Iqbal's first Indian biographers. Other Orientalists, as Smith, Glasenap and especially G. Taffarel[6] assert the late date, 1876. But Taffarel makes contradictory statements in his own paper : "On April 21 (i.e. 1938) Sir Muhammād Iqbal died in Bombay of heart ailment. In the

---

4 Especially in older Indian biographies of Iqbal, but also in several new papers, e.g. A.M. Schimmel: "Muhammad Iqbal 1873-1938" (*Welt des Islams*, N.S.III, 1954, p. 145), Reyazul Hasan: "It poeta Mussalmans indiano Muhammad Iqbal 1873-1938" *Oriente Moderno*. XX, 1940, p. 605), N.B. Roy: "The Background of Iqbal's Poetry", (*The Visvabharati Quarterly* XX, 1955, p. 321).

5. A. Bausani: *Il poema celeste* (Italian Translation of Iqbal's *Javid* Nama), Rome 1952, p. 9, Ali Nihad Tarlan : *Serktan haber* (Turkish Translation of Iqbal's *Payam-e-Mashriq*), Ankara 1956, p. xi or 121.

6. G. Taffarel : "Notizie biografiche su Muhammad Iqbal" *Oriente Moderno*. XVIII, 1938, p. 322), based on articles in Deccan *Times*, 1938.

i-Iqbal", were founded in Karachi[2] and in Lahore,[3] the capital of the poet's native Punjab. The Iqbal Academy of Lahore is engaged in the studies of Iqbal's work from the philosophical and religious point of view and since 1952 it is publishing an interesting quarterly, called simply *Iqbal*, devoted the study of any subject which might have interested Iqbai—philosophy, theology, literatures, and others.

These societies, as well as a number of other cultural and educational institutions, organise every April hundreds of commemorative meetings and publish special "Iqbal Number" of their magazines. The date of Iqbal's death is known all over the Islamic world and April 21 is celebrated as the "Iqbal Day".

We are accustomed to celebrate the memory of great men on the anniversary of their birthday. Why is this not the case with Muhammad Iqbal and why is Iqbal Day celebrated on the anniversary of his death? It is not difficult to answer; we do not know the exact date of Muhammad Iqbal's birth. It would not be surprising were we to ignore the date of birth of some outstanding personality who lived at least two hundred years ago. But it is astonishing in the case of a writer who is approximately five years younger than our Czech poet Otakar Brezina or ten years younger than the English novelist John Galsworthy.

Several difficulties arise when trying to fix the correct date of his birth. First of all it is the well-known Oriental inexactness in determining time and a total lack of written records of the birth of a child, as until lately the registering of birth in registrar's office was not compulsory for non-Christians

---

2. The Iqbal Academy, Karachi.
3. Bazm-e-Iqbal, Lahore.

Jan Marek

THE DATE OF MUHAMMAD IQBAL'S BIRTH

On April 21, 1958 we have commemorated the death of the great Indo-Pakistani poet and thinker Dr. Muhammad Iqbal who died twenty years ago. This anniversary was celebrated not only by the Islamic Republic of Pakistan whose leaders falsely supposed Muhammad Iqbal to be the spiritual father of their "pure country" and its nation, but also by European Muslims in Germany, Netherlands and England, especially at the Islamic Cultural Centre in London.

More than thirty years ago, a number of adherents of Islamic modernism met there and founded a society named after the ardent herald of the Muslim revival, Sir Muhammad Iqbal. The "Iqbal Society" in London was established in 1926, i.e. twelve years before the poet's death. The poet himself took part in its first session. The Society was engaged in public activities for eight years but then it ceased to exist owing to the lack of support. On the tenth anniversary of Iqbal's death, it was resumed again by the Pakistanis residing in London so that in 1948 it was reorganized under the auspices of the first Pakistani High Commissioner to Great Britain, His Excellency Mr. Habib Ibrahim Rahimtoola.[1] Since that time its activities have continued and in 1958 the well known English Iranist Professor A.J. Arberry was elected its President.

Other Iqbal Societies, called by the Persian name "Bazm-

---

1. cf *Art and Letters*, XXVII, 1953, p. 25.

DUPLICATE.

The University of the Panjab.

SESSION 1891.

This is to certify that Muhammad Iqbal
Student of the Sialkot Scotch Mission High School,
Sialkot District, passed the Anglo-Vernacular Middle School
Examination held in 1891.

He passed also in

Urdu and
Persian

Senate Hall,
Lahore:
the 24th February 1891.

ASSISTANT REGISTRAR,
Punjab University.

DESCRIPTIVE ROLL.*

Father's Name.	Race or Creed.	Residence.	Age at Year of Passing.	Remarks.

* Note.—The statements contained in this Roll have been taken from the candidate's application for admission to the Examination.

ANNEX 'B'

PRESS INFORMATION DEPARTMENT
GOVERNMENT OF PAKISTAN

Rawalpindi : 2276

Dacca : 3050 Karachi : 51406 Lahore : 2674

HANDOUT E. No. 1281-K

1877 : Dr. IQBAL'S YEAR OF BIRTH

Karachi, April 27.

Some comments have appeared in a section of the press regarding the year of birth of Dr. Muhammad Iqbal, as shown on the Commemorative Postage Stamps, issued on April 21, 1967, by the Pakistan Post Office.

The year 1877, which appears on the stamps, has been authenticated by Iqbal Academy and Iqbal Circle in Karachi. Col. Wahiduddin's book "Iqbal in Pictures" gives the same year. Professor Marek of Prague University, Czechoslovakia, has also confirmed it. Books mentioned by a local Urdu daily do not give the correct year of birth of Dr. Muhammad Iqbal.

AM/R.St.

"300-27.4.1967"
16.30 Hrs. REGD No. S. 1096

13.	*Tarikh-i-Adab-i-Urdu* Translation by 'Askari, revised by Murtada Husain Fadil	Ram Babu Saksena	Vali sons Publishers Krishan Nagar Lahore		
14.	*Ruh-i-Iqbal* (Pakistan Edn.)	Dr. Yusuf Husain	A'inah-i-Adab, Lahore	1965 1969	1875 under Iqbal's photo
15.	*Sirat-i-Iqbal* (4th Edn.)	Muhammad Tahir Faruqi	Qaumi Kutub Khanah, Lahore	Sep. 1966	9 Nov. 1877 (in first three edns. 1873)
16.	*Iqbal Ba Kamil* on *Hayat-i-Iqbal*	'Abdul Qavi Daryabadi	Taj Book Depo	1968	1875
17.	*Encyclopaedia Britannica*		Willaim Benton Publishers London	1968	9 Nov. 1877
18.	*Dagh*	Nurullah Muhammad Nuri	A'zam Steam Press, Charminar Hyderabad Dn. Hyderabad Dn.	1875	
19.	*Ju'ibar*	Huna Akhlaq Husain	Ferozsons	-	1875
20.	*Bibliography of Iqbal*	Abdul Ghani & Khwajah Nur Elahi	-	-	1876

7.	*Da'irat-ul-Ma'arif* Vol.III	--	Anjuman Aryana Da'irat-ul-Ma'arif Afghanistan ('Amumi Press Kabul)	August 1956	1294/1877
8.	*Urdu Ke Chand Tarey (Muraqqa'-i-Shua'ra'-i Urdu)*	Amir Hasan Nurani	Raja Ram Kumar Book Depot Luckhnow	1957	1875
9.	*Sha'ir-i-Mashriq*	Muhammad 'Abdus Salam	A'inah-i-Adab Chowk Minar Anarkali Lahore.	1959	1876
10.	*Fauzat-i-Rumi Tabariukat-i-Iqbal*		Star Book Educational Pulishers Lahore.	1960	1875
11.	*Urdu Classical Poets*	M. Habib Khan	Indian Book House, Aligarh	1962	1877
12.	*Gabriel's Wing*	Professor Annemarie Schimmel	E.J. Brill Leiden	1963	9 Nov 1877

5.	*The Mystries of Selflessness*	Professor A.J. Arberry	John Murray London	1953	1875
6.	*Nuqush* Magazine Lahore				
(a)	'Ghazal Number'	--		May-June 1954	1876
(b)	'Makatib Number'	Muhammad Abdullah Qureshi		Nov. 1975	1875
(c)	'Tanz-o-Mizah Number	--		Jan-Feb. 1959	1875
(d)	'Lahore Number'			February 1962	1875
	(i) 'Farsi-go Shu'ara'	Khwajah 'Abdul Hamid Yazadani		22 Feb 1973	
	(ii) '*Chand Bare*	Syed 'Abid 'Ali			1873
(e)	'Ap Bti Number'	Muhammad 'Abdullah Qureshi			3 Dhi Qa'd 1294 (9 Nov. 1876, actually 1877)

ANNEX 'A'

Publications in which Allamah Iqbal's year of birth was shown as 1876 (in some 1875) even after his demise and after *Inqilab* Lahre and Maulana Salik's discovery that the date of birth was 22 February 1873

S.No.	Title of Publication	Author	Press or Publisher	Year of Publication	Year of of Allamah's birth stated therein
1.	*Yad-i-Iqbal*	Ghulam Sarwar Figar	Iqbal Academy Karachi.	1st edn. 1940 2nd end. 1944	1875
2.	*The Tulip Sinal*	Professor A.J. Arberry	The Royal India Society David Marlow Ltd., London	1947	1876
3.	*Mirat-ush-Shu'ara'*, Vol. II	Muhammad Yahya Tanha	Sh. Mubarak Ali Bookseller Lahore	1950	1876
4.	*Firdaus-i-Ma'ani*	Abdur Rahman Tariq	Isha'at Manzil Lahore	1950	1876

9. I wish to thank the Chairman and members of the sub-committee and yourself for the courtesy extended to me in inviting me to your meeting held on 18 December 1972.

Yours sincerely,
EJAZ AHMAD

Professor Muhammad Usman Sahib
Bazm-i-Iqbal
2 Narsinghdas Garden
Club Road
Lahore.

ANNEX 'B'

on May 4, 1893, at Gujrat. He had just passed his Matriculation Examination *and was hardly 16 years of age, having been born on November 9, 1877.'*

It is not possible to believe that when writing this article Colonel Sahib had completely forgotten the statement now alleged to have been made to him by my aunt regarding the age of the Allamah at the time of his marriage to her because according to that statement the Allamah would be twenty years old at that time and not 'hardly 16 years of age'. The conclusion is obvious.

6. Apart from what is stated in the preceding paragraph the following fact also goes against acceptance of the alleged statement. My revered senior aunt, i.e. Allamah Iqbal's first wife, died in 1946 (pp. 83 and 172 of Syed Hamid Jalāli's book *Allamah Iqbal and His First Wife*). She was seventy years old at the time of her demise (note under her photograph at p. 26 of the said book). Accordingly her year of birth would be 1875. If Allamah Iqbal was five years older than her, then his year of birth should be 1870 which is no one's case.

7. As your sub-committee is concerned only with ascertaining the correct date of birth of Allamah Iqbal I have confined myself to what is stated in *Iqbāl Darūn-i-Khānah* on this subject and have refrained from touching other subjects discussed in it. I must, however, go on record and say that some of the statements in the book are factually incorrect, some are half truths and some are Arabian Night Tales. If my uncle could somehow know of its contents in his heavenly abode he would cry out "Save me from my friends". One wonders that an organisation of the standing of Bazm-i-Iqbal lent its name to such a 'Story book'.

8. I am enclosing spare copies of this letter for distribution to the members of the sub-committee. As I had given copies of my earlier note to Mr. S.A. Vahid, Vice-President, Iqbal Academy, Karachi, and Dr. Javid Iqbal, copies of this letter are being sent to them also.

Niazi Sahib regarding his two visits to Sialkot City in connection with the enquiry entrusted to the sub-committee. This report was neither read out in the meeting nor were copies of the report circulated for perusal. One is therefore not in a position to comment on the findings if any recorded in the report. If this report discloses any facts which are considered to support 1873 as Allamah's year of birth the sub-committee should in all fairness give me an opportunity to comment on such facts.

5. The sub-committee meeting held on 18 December 1972 was also attended by Colonel Khwaja Abdur Rashid Sahib, a cousin of the late Khwaja Ferozeuddin Sahib, who was married to one of the younger sisters of my revered senior aunt, i.e. Allamah Iqbal's first wife. In the meeting Colonel Sahib casually remarked that this lady had once told him that at the time of her marriage she was fifteen years old and Allamah Iqbal was five years older than her (i.e. was of twenty years). Earlier Colonel Sahib, under the assumed title of "پنجابی عہدے دار" (Punjabi Official) had, *inter alia*, made the same statement in his review on *Iqbāl Darūn-i-Khāna* which was published in *Chatan* Lahore's issue of 27 November 1972. Since Allamah Iqbal's first marriage took place in 1893, Allamah's year of birth, according to the alleged statement should be 1873. Allamah Iqbal's first wife died in 1946. The statement now alleged to have been made by her to Colonel Sahib must therefore have been made in or before 1946. We, however, do not find any mention of this alleged statement in Colonel K.A. Rashid's article published in *The Pakistan Times* of 12 July 1964 on the subject of Allamah Iqal's first marriage, although he in this article has discussed the question of the Allamah's date of birth and has referred to his more than one talk with my aunt about Allamah Iqbal. Contrary to the alleged statement Colonel Sahib, in his article, stated as follows:

'From the marriage document - Nikah Namah- reproduced here, we find that Iqbal's first marriage took place

front page of the Certificate and the other of entries on the back page, are enclosed herewith. [appended at the end of this article].

2. I am sorry I could not send you additional copies of my note alongwith the note for distribution to the members of the sub-committee to enable them to study the note before coming to the meeting and ask for clarification of any point considered necessary by them. Copies of the note were, however, given by me to the members in the meeting and must have been ready for them by now. If any member has any queries I will be glad to answer them.

3. According to the surmise made by the author of *Iqbāl Darūn-i-Khānah* an entry in the Municipal Register of Births recording the birth of a son to one 'Nathū Khayyāt' on 29 December 1873 relates to the birth of the Allamah. While commenting on this surmise in paragraph 8 of my note I have urged that the entry in question evidently records the birth of a son to some Nathū of 'Khayyāt' community residing in Muhallah Chūrīgarān. While writing the note I personally did not know that any Nathū Khayyāt resided in Muhallah Chūrīgarān in December 1873. Subsequently my younger brother, Sh. Mukhtar Ahmad, retired Section Officer, Punjab Government Secretariat (age about 67 years) informed me that the grandfather of one of his class-mates in School who resided in Muhallah Chūrīgarān and belonged to Khayyāt community was called Nathū. This information was given to me when I was in Lahore during December 1972 for the meeting of your sub-committee. I passed on this information to the sub-committee in this meeting and suggested that the sub-committee may examine Sh. Mukhtar Ahmad who is in a position to furnish more details on this point. I trust he has been asked to assist the sub-committee.

4.The meeting of the sub-committee held on 18 December 1972 was also to consider the report of Mr. Nazir

Moulānā Mehr's memory seems to have failed him badly. In the brief note published in the Daily *Inqilāb* referred to by the Moulānā, the year of Allamah's birth stated by Sh. *'Atā'* Muhammad was 1876 and not 1873. After a couple of weeks it was Moulānā Mehr's *Inqilāb* which corrected its previous announcement and gave out 22 February 1873 as the date of birth which was not in accordance with the statement of Sh. 'Atā' Muhammad (*vide Inqilāb's* note copied on p. 230 of *Rūzgār-i-Faqīr*, 2nd edition, 1963 and p. 160 of *Iqbāl Darūn-i-Khānah*). It is, therefore, not correct to say that Allamah's brother Sh. 'Atā' Muhammad had a brief note published in the *Inqilāb* stating Allamah's year of birth to be 1873. Neither Allamah's parents nor his elder brother at any time stated the year of his birth to be 1873. The date of birth stated by the Allamah on the strength of information received from his parents was 3 Dhū Qa'd 1294 which he wrongly converted into 1876 A.D., and throughout his lifetime he and members of his family gave out this year as the year of his birth. As 3 Dhu Qa'd 1294 actually corresponds to 9 November 1877, which was a Friday (accordingly to the statement of his sister he was born on a Friday), this should be considered to be the correct date of his birth.

POSTSCRIPT

213-B, Frere Street
Karachi - 4
27-1-1973

Dear Professor Muhammad Usman Sahib,

Kindly refer to paragraph 3. (a) the note on the above-noted subject which I sent you in the last week of November 1972. The Certificate from the University of the Panjab referred to in that paragraph was shown to the members of the sub-committee in their meeting held on 18 December 1972. I was asked to furnish a photostat copy of that Certificate for your record. Two photostat copies, one of entries on the

agreed to sell a house situate in Sialkot near our ancestral house to a close relative of ours. The owners of the adjacent house had a right of pre-emption and it was feared that he would enforce this right. Our relative suggested that, according to the prevailing practice in those days, an inflated sale price may be shown in the sale deed. Allamah Iqbal refused to make a wrong statement in the sale deed and before the Registrar. The buyer argued that as the entire inflated amount shown in the sale deed would actually be paid before the Registrar, the statement before the Registrar regarding receipt of the full consideration would not be a wrong statement. He offered to pay a slightly higher price if his suggestion were accepted. My uncle refused to oblige this relative. The sale deed mentioned the price actually agreed upon with the result that the neighbour filed a pre-emption suit which was decreed and our relative lost the house.

It may be urged that the Allamah honestly believed this wrong date, i.e. 3 Dhū Qa'd 1294, to be the date of his birth because his parents had told him that this was the date of his birth while in fact the real date was 22 February or 29 December 1873. If this was so the Allamah could not have remained unaware of this fact. Moreover, concocting an entirely wrong date of birth is not in keeping with the character of the Allamah's parents as painted by the author himself on p. 123 of his book.

In the 'Pesh Lafz' (Foreword) of this book by Moulānā Ghulām Rasūl Mehr there is an inaccuracy which must be pointed out lest it affects the decision on this issue. On p. 17 at No. 6 the Moulānā says as follows:

مرحوم کے انتقال سے کچھ عرصہ بعد ان کی تاریخ پیدائش کے متعلق ایک مجمل سی تحریر شیخ عطا محمد مرحوم نے روز نامہ "انقلاب" میں چھپوا دی تھی، یعنی ۱۸۷۳ء - یہی تاریخ عموماً مستند سمجھی جاتی رہی - پھر کہا گیا کہ ۱۸۷۶ء صحیح تاریخ ولادت ہے -

Qā'idah-i-Kulliyah and as such the year of his birth was more likely to be remembered by the family. Moreover, the author has conveniently forgotten that in his Introductory Note Allamah Iqbal has not only mentioned 1876 as the year of his birth according to the Christian Calender but has given the exact date, month and year of his birth according to the Hijrah Calendar (3 Dhū Qa'd 1294). In view of this exact statement, the explanation given by the author and quoted above falls to the ground.

While discussing this issue the author has also relied on an alleged statement by the Allamah's first wife that 'at the time of her marriage the Allamah's age was slightly less than twenty years,' but has given no proof that this statement was ever made by her. In a book published in 1967 (*Allamah Iqbal and His First Wife, by* Moulānā Sayyid Hāmid Jalāl) it is stated that Allamah's father was born probably in 1837 and at the time of Allamah's birth he was about forty years of age. These facts were evidently obtained by this author from Allamah's eldest son from this lady and, according to these estimates to, the year of Allamah's birth was 1877.

Apart from the statements regarding Allamah's age made in his academic records, or made by his elder brother and by his elder brother's wife, one cannot lose sight of the fact that in 1907 the Allamah himself categorically stated that he was born on '3 Dhū Qa'd 1294 AH. (1876),' and continued claiming 1876 to be the year of his birth right up to his demise. If he was actually born on 22 February or 29 December 1873, but gave out that he was born on 3 Dhū Qa'd 1294, this would mean that a fictitious date of birth had been concocted. With what object? — one may inquire. In 1907 he was studying for the Bar and was not out to obtain a job in Government. There was no reason for him to make a wrong statement regarding his age. This was also absolutely against the character of the Allamah who would not make a wrong statement even if it would benefit him in some way. I recall an incident when he

Rafiq had no sister and no 'Ali Muhammad is shown in the *shajarah nasab* of this family which I had prepared many years back after making inquiries from my mother and paternal aunts.

The explanation given by the author of this book on p 161 for Allamah Iqbal mentioning 1876 as the year of his birth in the Introductory Note to his thesis and in the application for a passport and for his elder brother mentioning the same year to the *Inqilāb* soon after his death is so amusing that I would like to copy it verbatim:

۱۸۷۶ء کی غلط فہمی دراصل اس طرح پیدا ہوئی کہ حضرت علامہؒ کی دونوں بڑی اور دونوں چھوٹی بہنوں کی عمروں میں تقریباً تین تین برس کا فرق تھا۔ فروری ۱۸۷۳ء میں پیدا ہونے والا لڑکا بھی اپنی بڑی بہن مرحومہ طالع بی بی جنت مکانی سے تقریباً تین برس چھوٹا تھا۔ اس پیدائشی قاعدے کلیے کے پیش نظر، مرور ایام کے ساتھ، خاندان میں حضرت علامہ کو فروری ۱۸۷۳ء میں پیدا ہونے والے لڑکے کے تین سال بعد ۱۸۷۶ء میں پیدا شدہ سمجھا جانے لگا۔ بہن بھائیوں کے ایک جیسے پیدائشی فرق نے اس خیال کو مزید تقویت بخشی۔ چونکہ اس زمانے کے سیدھے سادے لوگ زیادہ تردد میں پڑنے کے قائل نہ تھے اس لیے یہ غلط فہمی آہستہ آہستہ صحیح تاریخ کے مقابلے میں مشہور ہو گئی اور کسی کو بھی اس کا خیال نہ رہا کہ ۱۸۷۶ء میں تو علامہ صاحب کی چھوٹی ہمشیرہ پیدا ہوئی تھیں۔ چنانچہ حکیم الامتؒ کو بھی اپنے بزرگوں کی اسی روایت کا سہارا لینا پڑا اور اس طرح انہوں نے اپنے تحقیقی مقالے کے تعارفی نوٹ اور پاسپورٹ میں اپنا سنہ پیدائش ۱۸۷۶ء ہی درج فرمایا۔

What a compliment to the common sense of Hakim-ul-Ummat's parents, members of his family and Hakim-ul-Ummat himself!

In the first instance there is no evidence of the alleged *Paidā'ishī Qā'idah-i-Kulliyah* ( ). We do not know how many children were born to Allamah's parents in all and how many of them died in infancy or young age. There is nothing to show that all their children were born according to the *Paidā'ishi Qā'idah-i-Kulliyah* alleged by the author. If, as surmised by the author, the Allamah was born on 29 December 1873, i.e. ten months after the birth of another son, his birth would be an exception to the alleged *Paidā'ishi*

theAllamah's family. It is based on mere surmises. In the footnote on p. 154 of his book, the author explains why Allamah's father whose name was Sh. Nūr Muhammad was known as Shaikh Nathu. In the whole city he was not the only person at whose birth the child's parent acted in the manner in which Sh. Nūr Muhammad's parents acted. There were other persons having the same *'urf* for the same reason. I recall one living close to our house who was a goldsmith and was known as 'Nathū Zargar'. In Sialkot there is a large distinct community known as 'Khayyāt Barādarī'. Some of them were residing in Muhallah Chūrīgarān. The entry in the Register of Births surmised to be that of the Allamah evidently recorded the birth of a son to some 'Nathū' of this *barādarī*. Sh. Nūr Muhammad was not known as a *'Nathū Khayyāt'*. He used to make caps and Kullāhs and was known as 'Nathū Topiyānwālah'. In the Register of Births, although there is a column for *'Paisha, Qaum and Madhhab'* (Profession, Community and Religion), in all the other five entries copied by the author on pp. 155, 156 and 159, the entry in this column is about either the community or religion of the person concerned and none of these entries mentions the profession of the person concerned. The word *Khayyāt* in the entry in question also evidently refers to the community of this 'Nathū'.

It will be noted that in the first of the four entries of the Register of Births copied on p. 155 the person who reported the birth recorded in this entry is the father of Sh. Nūr Muhammad, while the second and fourth entries show that Sh. Nūr Muhammad himself had these births recorded. The person who reported the birth of a son to 'Nathū Khayyāt' is one 'Alī Muhammad son of Ghulām Muhy-ud-Din. The author states that 'Alī Muhammad was a son of Sh. Nur Muhammad's paternal aunt. This is the first time I have heard that my grandfather had a cousin of this name. No person of this name ever visited our house on occasions of marriages or deaths in the family or otherwise. In fact, Sh. Nūr Muhammad's father Sh. Muhammad

Bītī Number' published in 1964 the date given in *Rūzgār-i-Faqīr*, i.e. 3 Dhū Qa'd 1294, was adopted as Allamah's date of birth.

(e) *Gabriel's Wing* by Annemarie Schimmel published in 1963 also accepted 3 Dhū Qa'd 1294 as the correct date of birth of the Allamah.

(f) Encyclopaedia Britannica, Vol. XII, published in 1968 also adopted 9 November 1877 as the date of birth of Allamah Iqbal.

(g) Pakistan postal authorities also accepted this date and 1877 was shown as the Allamah's year of birth on the two commemorative stamps issued on 21 April 1967, his death anniversary. As 1873 was shown as Allamah's year of birth on the commemorative stamp issued on 21 April 1958 some comments appeared in a section of the press on this discrepancy. Thereupon the Government of Pakistan issued an explanatory handout on 27 April 1967, a copy of which is attached (Annex 'B'). In this connection Mr Hafīz Hoshiārpūrī's artical published in the Daily *Jang* Karachi in March 1969 may also be read with advantage.

8. In 1971 another book was published in which this subject has also been discussed. This book is *Iqbāl Darūn-i-Khānah* by Mr. Khālid Nazīr Sufi, son of my youngest sister, in which the date of Allamah Iqbal's birth is claimed to be 29 December 1873. So far as 23 February 1873 is concerned, this author confirms the statement made in *Rūzgār-i-Faqīr* that this date had wrongly come to be known as Allamah's date of birth, while in fact it is the date of birth of another son born to Allamah's father earlier who died in his infancy. He, however, surmises that another entry in the Register of Births under date 29 December 1973 recording the birth of a son to one 'Nathū' Khayyāt (tailor) relates to the birth of the Allamah and 'Nathū Khayyāt' is no other than the Allamah's father. This assertion is not based on any definite information which the author or his parents may have received from any elder member of

Rūzgār-i-Faqīr in which the question of the Allamah's date of birth was discussed in detail and the conclusion arrived at was that 3 Dhū Qa'd 1294, the date stated by the Allamah himself in the introductory Note to his thesis on *The Development of Metaphysics in Persia*, was the correct date of birth. Following the publication of this book various authors of books and articles on Allamah Iqbal rectified the error regarding the date of his birth made in the earlier editions of their books and articles and accepted 3 Dhu Qa'd 1294 as the correct date. Notable instances of these authors which come to mind are :

(a) Mr. Muhammad Tāhir Fārūqī who, in the first three editions of his *Sīrat-i-Iqbāl*, published in 1939, 1944 and 1949, had adopted 22 February 1873 as Allamah's date of birth, but in the fourth edition published in 1966 corrected the error and adopted 3 Dhu Qa'd 1294 (9 November 1877) as the correct date.

(b) Sayyid 'Abdul Vāhid who, in his *Iqbal, His Art and Thought* published in 1959, had given 22 February 1873 as the date of birth of the Allamah, but in his subsequent book *Thoughts and Reflections* of Iqbal, published in 1964, adopted 3 Dhū Qa'd 1294 (9 November 1877) as the correct date of birth.

(c) In *Tārīkh-i-Adab-i-Urdū*, Urdu translation by 'Askarī of Ram Babu Saksena's *History of Urdu Literature* when published by Vali Sons Publishers, Krishan Nagar, Lahore, in 1965 after revision by Murtada Husain Fadil, adopted 'Friday, 3 Dhū Qa'd 1294' as the date of birth in place of 1875 previously given in the book.

(d) The *Nuqūsh* Lahore in its 'Ghazal Number' published in 1954 had given 1876 as Allamah Iqbal's year of birth. In the subsequently published 'Makātib Number' in 1957 and 'Tanz-o-Mizāh Number' published in 1959, the year of birth was given as 1875. Two articles in the 'Lahore Number' published in 1962 gave 1873 as the year of birth. Finally in 'Āp

This footnote gives the wrong impression that the Deputy Commissioner, Sialkot, had confirmed 22 February 1873 being the date of birth of the Allamah, while all that the Deputy Commissioner of Sialkot in 1954-55 could have confirmed was that the Register of Births contains an entry regarding the birth of *a son* to the father of the Allamah on 22 February 1873. Maybe Moulānā 'Abdul Majid Sālik was still not aware of the date which Allamah Iqbal had himself stated in the introductory note to his thesis as the date of his birth. He was, however, aware of the statement made to the *Inqilāb* by Allamah's elder brother that the Allamah was born in December 1876. As one of the Editors of the Daily *Inqilāb* and as a literary figure, he must have also known that 1876 was stated as Allamah's year of birth in various books and articles on him. In these circumstances one would have expected that to do full justice to the important work taken upon himself Moulānā Sālik would have had the discrepancy clarified. His book dose not show that any effort was made to this effect. No member of Allamah's family appears to have been consulted on this point. There is just a bald statement in 'one and a half line' on this controversial issue with the misleading footnote referred to above. This resulted in 22 February 1873 being accepted as Allamah's date of birth by some writers on the Allamah as well as by Pakistan postal authorities who gave 1873 as the year of his birth on the commemorative postage stamp issued on his twentieth Death Anniversary. Many writers on Iqbal, however, did not accept this date and preferred to adopt 1876 as the year of his birth as stated by the Allamah himself (for a list of such writers see Annex 'A') and in a detailed article published as far back as 1958 by Nakladatelstvi Ceskoslovenske Akademie Ved, Praha, Professor John Marck of Prague University adopted 9 November 1877 as the correct date as stated by the Allamah.

7. In 1963 the late Faqīr Wahīd-ud-Dīn, son of a close friend of the Allamah (Faqīr Najm-ud-Dīn), published the second edition (*Naqsh-i-Thānī*) of his earlier publication

This entry in the Register of Births does not relate to the birth of Allamah Iqbal. It relates to the birth of another boy who was born to Allamah's parents three or four years before the birth of the Allamah and who died in his infancy. In this connection the sub-committee may please see *Rūzgār-i-Faqīr* (second edition, pp. 230 and 231, and *Rūzgār-i-Faqīr* (Vol. II), pp. 133 and 134, which throw light on the birth of this son. (The original letter in which my aunt confirmed the birth and subsequent death of this son is in my possession and can be examined by the sub-committee.) Maybe the Editors of the *Inaqilāb* had not read the Allamah's introductory note to his thesis on *The Development of Metaphysics in Persia* and were not aware of the date of his birth as stated by him in that note, but, having already published December 1876 as Allamah's date of birth on the strength of his elder brother's statement, prudence required that before giving out 22 February 1873 as the correct date of birth, *Inqilāb* should have sought clarification from Allamah's elder brother regarding the discrepancy in the date stated by him and that given in the Register of Births in the entry supposed to relate to Allamah's birth. If this had been done, *Inqilāb* would have come to know that the entry in the Register of Births regarding the birth of a son to Allamah's father on 22 February 1873 related to another son and not the Allamah, and the confusion created by the note in the *Inqilāb* dated 7 May 1938 would have been avoided. The wrong date given in this note came to be accepted by some writers on Iqbal as the date of his birth. The publication of *Dhikr-i-Iqbāl* by Moulana 'Abdul Majid Salik in 1955 and reiteration of 22 February 1873 as Allamah's date of birth in it gave further publicity and authenticity to this wrong date, particularly on account of the following footnote on p. 10 of the book under the alleged date of birth:

(تصدیق ڈپٹی کمشنر بحوالہ رجسٹر پیدائش واموات)

age was announced as sixty years according to which his year of birth would be 1877.

(i) *The Civil and Military Gazette*, Lahore, one of the leading English dailies in 1938, when publishing an obituary note on the Allamah in its issue of 22 April 1938 mentioned 1877 as his year of birth.

The facts set out above go to show that throughout his life-time 1873 was never mentioned as Allamah's year of birth and 1876 was generally accepted as the year of his birth as stated by him in the introductory note to his thesis on *The Development of Metaphysics in Parsia*.

Inqilab Lahore 'Discovers' a New though Wrong Date of Birth

(6) It has already been stated that soon after Allamah's demise the *Daily Inqilāb* Lahore (edited by Moulānā 'Abdul Majeed Salik and Moulana Ghulām Rasūl Mehr) in one of its April issues published a brief life-sketch of Allamah Iqbal and on the strength of information obtained from Allamah's elder brother, Sh. 'Atā Muhammad, gave out December 1876 as the date of his birth. In its issue of 7 May 1938, however, the *Inqilāb* published the following note:

'Date of Birth of Hadrat 'Allāmah Iqbāl. In the brief account of Hadrat 'Allamah Iqbal published in a previous issue of the *Inqilāb*, the date of late 'Allamah's birth was given as December 1876 *on the strength of the statement of Sh. 'Atā Muhammad, 'Allāmah's elder brother.* But it is definitely known that the late 'Allamah was born on 22 February 1873. The date according to the Hijrah Calendar was 23, 24 Dhi'l-Hajj 1289.'

Although the note does not disclose the source of this 'definite' information, it was evidently based on an entry in the Register of Births of Sialkot Municipal Committee recording the birth of a *son* to Allamah's father on 22 February 1873.

---

* Urdu translation of this obituary note by the late Hamid Nizami has been reprinted in the *Hamdard-i-Digest'* for April 1968.

to Moulvī Ahmad Dīn, 'Iqbal was about twelve years younger than Moulvī Sahib, and 'was eighteen years old in 1895' (Mushfiq Khwājah's article on Moulvī Ahmad Dīn published in *Jang* Karachi's Sunday Edition dated 26 April 1971). According to this estimate, Allamah's year of birth would be 1877.

(c) In the *History of Urdu Literature* by Ram Babu Saksena published in 1929, the year of Allamah's birth is given as 1875.

(d) Munshi Muhammad Dīn Fauq, Editor, monthly *Kashmīrī* Magazine and author of a number of historical books, another close associate of Allamah Iqbal, also mentioned 1875 as his year of birth in his *Mashāhir-i-Kashmīr* published in August 1930. He, however, corrected himself and gave 1876 as the Allamah's' year of birth in his subsequent article on the Allamah published in 1932 in *Nairang-i-Khayāl's* 'Iqbal Number'. Considering that Munshī Muhammad Din was very close to the Allamah who guided him in his literary work, it would be fair to presume that the error regarding his year of birth made in *Mashāhir-i-Kashmīr* was pointed out to the author by the Allamah himself resulting in the subsequent correction made by the author in his article in the *Nairang-i-Khayāl*.

(e) Mr Mulk Raj Anand, another contributor to *Nairang-i-Khayāl's* 'Iqbal Number' published in 1932, mentioned 1876 as Allamah's year of birth in his article published in this number.

(f) In the *Short History of Urdu Literature* by Dr. Syed Ijaz Hussain published in 1934 also the year of Allamah's birth is given as 1876.

(g) *Tadhkirah-i-Shu'arā'-i-Punjab* by *Nasim Ridwānī* which was published in 1937 also gives 1876 as Allamah's year of birth.

(h) In January 1938 when 'Iqbal Day' was celebrated by the Muslim Students Brotherhood in Allamah's lifetime, his

the Allamah from his parents. The same can be said about the information regarding age given in the academic records referred to in the preceding paragraph.

(b) Soon after Allamah's demise the daily *Inqilāb* inquired from his elder brother, Sh. 'Aṭa Muhammad, my father, regarding Allamah's date of birth and was told that the Allamah was born in December 1876. The *Inqilāb* mentioned this in the brief life-sketch published in one of its April 1938 issues. I had heard from my father that my uncle was about eighteen years younger than him. My father's year of birth according to his Service Book which is in my possession was 1859. According to this statement, the Allamah's year of birth would be 1876 or 1877.

(c) I had also heard from my mother that at the time of her marriage Allamah Iqbal was studying in V Primary Class and was between ten and twelve years. This corroborates the information regarding his age given in the academic records referred to in the preceding paragraph.

(d) I had also heard from one of allamah Iqbal's sisters that he was born in the morning hours on a Friday. She had heard this from her mother. The 3rd Dhū Qa'd 1294 was a Friday. No other date alleged to be Allamah's date of birth falls on a Friday.

Allamah's Year of Birth Generally Stated in Books/Articles Published on Him during his Lifetime.

5.(a) Nawāb Sir Zulfiqār 'Ali Khān, a very close friend of Allamah Iqbal, stated 1876 as his year of birth in his *Voice from the East* published in 1922.

(b) Moulvī Ahmad Dīn, Advocate, Lahore, another close friend of the Allamah, in his book *Iqbāl* (first published in 1924 and again published in 1926), mentioned 1875 as Allamah's year of birth. Moulvī Ahmad Dīn was himself born in 1865 and according to Mr. Mushfiq Khwājah, who is related

out his date of birth to be the 3rd of Dhu Qa'd 1294 and he considered 1294 A.H. to correspond to 1876 A.D.

(b) In 1931 Allamah Iqbal applied for a passport. In the application for a passport he gave his year of birth as 1876, i.e. the same which he had mentioned in the introductory note to his thesis. The passport issued to him shows 1876 as his year of birth. A photo copy of the relevant page of this passport faces p. 232 of *Rūzgār-i-Faqīr* (second edition, October 1963). The original passport must be with Dr. Javid Iqbal.

Allama Iqbal's Age according to His Academic Records

3.(a) The earliest document showing his age is the certificate issued by the University of the Panjab on his passing the Anglo-Vernacular Middle School Examination held in 1891. In this his 'age at year passing' is shown as 'fifteen years only'. This entry in the certificate must be based on information regarding his age given by Allamah's father in the school admission form or by Allamah himself in the form for appearance in this examination. If he was fifteen years in 1891, his year of birth would be 1876 (actually according to the Christian Calendar he was fourteen). A duplicate copy of this certificate issued by the University in 1907 is in my possession and can be examined by the sub-committee.

(b) The allamah obtained his degree of Bachelor of Arts from the University of the Panjab at the examination held in 1896. The entry in the Calendar of the University of the Panjab for 1896-97 relating to the Allamah's result shows his age 'as given in application form' to be nineteen years. The application must have been made sometime in 1896 and his year of birth would thus be 1877.

Allamh's Date of Birth according to Members of His Family

4.(a) The information about the exact date of his birth according to the Islamic Calendar must have been obtained by

Sh. Ejaz Ahmad

ALLAMAH IQBAL'S DATE OF BIRTH

The sub-committee appointed by Bazm-i-Iqbal, Lahore, to examine the different views prevailing regarding Allamah Iqbal's date of birth and ascertain the correct date has asked me to assist the sub-committee in its task by placing before it any material or information which I may have with me on this point. This note is being submitted in compliance with the sub-committee's request. I would have liked this note to be in Urdu but, facilities for typing and copying in Urdu not being available, I am obliged to prepare the note in English and apologise for any inconvenience that this may cause to the members of the sub-committee or to the Bazm-i-Iqbal.

What Has Allama Iqbal to Say about His Date of Birth?

2.(a) In the introductory note to his thesis on The Development of Metaphysics in Persia which gained him a Doctorate in Philosophy, Allamah Iqbal stated as follows: 'I was born on the 3rd of Dhū Qa'd 1294 A.H. (1876 A.D.) at Sialkot.' This note was written sometime in 1907. His statement is definite inasmuch as he mentions the exact date, month and year of his birth according to the Hijrah Calendar. Evidently, he did not know the corresponding date, month and year according to the Christian Calendar and did not care to convert Hijrah Calendar dates into Christian Calendar dates as conversion tables may not have been readily available to him. He contented himself by carrying out the conversion of only the year of his birth according to the Islamic Calendar (1294 A.H.) into Christian Calendar year by approximation and stating 1876 A.D. as the corresponding year (actually 3rd of Dhū Qa'd 1294 corresponds to 9th of November 1877). The introductory note establishes beyond doubt that in 1907 the Allamah gave

ضمیمے

۱۔ تاریخ پیدائش ۔۔۔ ایک اور زاویہ
۲۔ تاریخ ولادت کمیٹی (بزم اقبال) کے جلسوں کی کارروائی
۳۔ مرے کالج سیالکوٹ میں علامہ کے داخلہ کی تاریخ کا تصدیق نامہ
۴۔ مراسلہ وزارت تعلیم حکومت پاکستان بنام معتمد بزم اقبال
۵۔ مصاحبہ: شیخ اعجاز احمد
۶۔ کیمبرج یونیورسٹی کے مقالے کی دریافت ۔۔۔۔۔ ایک خبر
۷۔ مکتوب ایس اے واحد بنام پروفیسر عثمان
۸۔ علامہ اقبال کی تاریخ ولادت سے متعلق وہ تحریریں جو شامل کتاب نہیں۔

تاریخ پیدائش ۔۔۔۔۔ ایک زاویہ

اقبال کی تاریخ پیدایش یوں تو سرکاری طور پر ۹ نومبر ۱۸۷۷ء قرار پائی ہے لیکن بعض محققین و مورخین کو اس تاریخ سے اتفاق نہیں ۔

دوران تحقیق راقم کو سکاچ مشن ہائی سکول سیالکوٹ کا پرانا ریکارڈ دیکھنے کا اتفاق ہوا ۔ سکول کی ۳۱ سال کی رپورٹیں ۱۸۶۵ء سے ۱۸۹۵ء تک لاگ بک کی صورت میں ملیں ۔ ان میں ایک رپورٹ اپریل ۱۸۸۵ء کی ہے جس میں اقبال کی پہلی جماعت پاس کرنے کا ذکر ملتا ہے (۱) رائے گوپال سنگھ اسسٹنٹ انسپکٹر آف اسکولز حلقہ لاہور نے سکاچ مشن سکول کے حصہ پرائمری کا سالانہ امتحان لیا تھا ، مذکورہ رپورٹ سے یہ چیز واضح ہوتی ہے کہ اقبال عام بچوں کی طرح سکول کی پہلی جماعت میں داخل ہوئے تھے ، یہ کہنا یا قیاس کرنا کہ اقبال اپنی ذہانت کی وجہ سے براہ راست سکول کی کسی بالائی جماعت میں داخل ہوئے تھے غلط اور بے بنیاد ہے یہ بات بھی غلط ہے کہ ابتدا میں میر حسن سے ابتدائی کتب پڑھ کر وہ سکول کی دوسری تیسری یا چوتھی جماعت میں داخل ہوئے تھے رپورٹ کے مطالعے کے بعد اس قیاس کو کلی طور پر ختم ہو جانا چاہیئے ۔ کرم بی بی کی یہ شہادت کہ اس نے اور اقبال نے عمر شاہ کے مکتب میں پانچ جماعتیں پڑھی تھیں (۲) درست نہیں ۱۸۸۵ء میں پہلی جماعت پاس کرتے وقت اقبال کی عمر کیا تھی ؟ کچھ علم نہیں ۔ اس کے بعد اقبال کی آٹھویں جماعت پاس کرنے کی پنجاب یونی ورسٹی کی سند ہے ۔ ۲۶ فروری ۱۸۹۱ء کو پنجاب یونیورسٹی نے مڈل امتحان کے نتائج کا اعلان کیا تھا (۳) نتیجہ باقاعدہ پنجاب گزٹ ۱۸۹۱ء پارٹ III میں شایع ہوا تھا نتیجہ میں اقبال کی عمر ۱۵ برس بتائی گی ہے ۔ امتحان کا فارم پر کرتے وقت اقبال کی یہ عمر تھی ۔ فارم نومبر ۱۸۹۰ء

میں پر کیا گیا تھا (۴) اس سے یہ بات عیاں ہے کہ نومبر ۱۸۹۰ء میں اقبال کی عمر ۱۵ برس کی تھی ۔ اس طرح سال ولادت ۱۸۷۵ء کے اواخر کا بنتا ہے ۔ ۱۸۹۳ء میں اقبال نے انٹرنس (میٹرک) کا امتحان پاس کیا ۔ نتیجہ کے گزٹ میں ۱۷ برس عمر بتائی گئی ہے (۵) جو مڈل سے مطابقت رکھتی ہے ۔ اس لیے پہلی سرکاری دستاویز یعنی مڈل کی سند پر درج شدہ عمر کو تسلیم کرنے میں کیا چیز مانع ہے ؟ یعنی اقبال ۱۸۷۵ء کے آخر مہینوں میں پیدا ہوئے تھے ۔ اس دور میں عمر میں کمی بیشی کرنے کا خیال بھی ذہن میں جنم نہیں لیتا ۔ یہ جواز پیش کرنا کہ میونسپل کمیٹی سیالکوٹ کے رجسٹر پیدائش میں شیخ نور محمد یا شیخ نتھو یا نتھو خیاط کے ہاں ۱۸۷۵ء میں کسی لڑکے کی پیدائش کا اندراج نہیں ، درست نہیں چند محققین کا خیال ہے کہ دو ایک بچوں کا اندراج میونسپل کمیٹی میں نہیں کرایا گیا ۔ اس لیے ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ۱۸۷۵ء میں اقبال کی پیدائش کا اندراج ہی نہ کرایا گیا ہو ۔ رجسٹر میں عدم اندراج عدم پیدائش کا ثبوت قرار نہیں دیا جا سکتا (۶) اقبال نے ڈاکٹریٹ کے مقالہ میں اپنی تاریخ پیدائش سنہ ہجری میں تحریر کی ہے جو ۹ نومبر ۱۸۷۷ء سے مطابقت رکھتی ہے ۔ اس بات کا بھی قوی امکان ہے کہ اقبال نے اپنی عمر میں دو سال کی کمی کر دی ہو کیونکہ سرکاری ملازمت کے حصول میں عمر کو بھی تو مد نظر رکھا جاتا ہے ۔

حواشی

۱ - یہ رپورٹ پہلی بار اقبال ریویو - اقبال اکادمی پاکستان لاہور جولائی ۱۹۸۳ء میں شائع ہوئی ہے - یہ یاد رہے کہ گذشتہ صدی کے نصف آخر میں محمد اقبال کے علاوہ ایک اور لڑکا کا اقبال سنگھ سیالکوٹ میں موجود تھا - جو شام سنگھ ہند و کھتری کا لڑکا تھا اقبال ۲/ ۱/ ۱۲ برس کی عمر میں یکم اپریل ۱۹۰۰ء کو انتقال کر گیا تھا محلہ دیار ووال میں رہتا تھا دیکھے رجسٹر اموات سیالکوٹ - حوالہ نمبر ۳۳۲

۲ - نقوش لاہور - اقبال نمبر ۲ شمارہ ۱۲۳ دسمبر ۱۹۷۷ء ص ۱۵

۳ - پنجاب گزٹ ۱۸۹۱ء پارٹ ۱۱۱ ص ۲۷۰

۴ - پنجاب یونیورسٹی کیلنڈر ۹۱ - ۱۸۹۰ء ص ۱۷

۵ - پنجاب گزٹ ۱۸۹۳ء پارٹ ۱۱۱ ص ۶۹۱

۶ - زندہ رود - جاوید اقبال - حصہ اول ص ۴۶

ماخوذ از: اقبال کی ابتدائی زندگی از ڈاکٹر سلطان محمود حسن خاں اقبال اکادمی پاکستان

تاریخ ولادت کمیٹی (بزم اقبال) کے جلسوں کی کارروائی

ذیلی کمیٹی متعلق ولادت اقبال کے دو اجلاس ہوئے ۔ پہلا اجلاس ۱۸ دسمبر ۱۹۷۲ء کو شام ساڑھے چار بجے منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل ارکان شریک ہوئے :

۱۔ جسٹس ایس ۔ اے رحمٰن صاحب
۲۔ ڈاکٹر ایس ۔ ایم ۔ اکرام صاحب
۳۔ ڈاکٹر محمد جہاں گیر خاں صاحب
۴۔ کرنل عبدالرشید صاحب
۵۔ سید نذیر نیازی صاحب
۶۔ فتح محمد ملک صاحب
۷۔ پروفیسر محمد عثمان صاحب (سیکرٹری)

اس اجلاس میں علامہ کے برادر زادے شیخ اعجاز احمد نے سیکرٹری بزم اقبال کی خصوصی دعوت پر شرکت فرمائی اور ایک نہایت قیمتی مقالہ موضوع زیر بحث کے بارے میں پڑھا، اس کے بعد موضوع کے بے شمار پہلو زیر بحث آئے ۔ شیخ اعجاز احمد صاحب نے اپنی گفتگو میں دو امور پر زور دیا ۔

اول یہ کہ جو تاریخ مہینے اور دن کے تعین کے ساتھ علامہ نے خود بیان کی ہے اس کو نظر انداز کرنے کا ہمارے پاس کوئی اخلاقی اور علمی جواز موجود نہیں ۔

دوم علامہ کی ایک بڑی ہمشیرہ اور خاندان کے دوسرے افراد کا یہ متفقہ بیان ہے کہ علامہ جمعہ کے روز صبح کو پیدا ہوئے ۔ شیخ اعجاز احمد صاحب کا کہنا ہے کہ خود علامہ کی بتائی ہوئی تاریخ کو جمعہ تھا اور اس کے علاوہ جتنی دوسری تاریخیں اس ضمن میں پیش کی جاتی ہیں ان میں سے کوئی بھی جمعہ کو نہیں پڑتی ۔

ذیل کمیٹی کا دوسرا اجلاس ۲۴ ۔ مارچ ۱۹۷۳ء کو ہوا مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت فرمائی :

۱۔ جسٹس ایس ۔اے رحمٰن صاحب
۲۔ پروفیسر حمید احمد خاں صاحب
۳۔ ڈاکٹر وحید قریشی صاحب
۴۔ عبداللہ قریشی صاحب
۵۔ سید نذیر نیازی صاحب
۶۔ کرنل عبدالرشید صاحب
۷۔ پروفیسر محمد عثمان صاحب (سیکرٹری)

چند مزید شواہد کا جائزہ لیا گیا اور بحث کے آخر میں مندرجہ ذیل تنقیحات مرتب کی گئیں اور طے پایا کہ سید نذیر نیازی اور پروفیسر محمد عثمان سیالکوٹ جا کر ان کے بارے میں مزید تحقیق کریں، تنقیحات یہ ہیں:

۱۔ سیالکوٹ کی میونسپل کمیٹی کے رجسٹر پیدائش میں دو اندراجات ایک ہی سال کے ہیں اور یہ شیخ نور محمد المعروف نتھو کے دو لڑکوں کی پیدائش ظاہر کرتے ہیں ۔ تحقیق طلب امر یہ ہے کہ کیا اس محلے میں کوئی دوسرا نتھو درزی یا خیاط بھی تھا ۔ (ب) رپورٹ کنندہ علی محمد ولد غلام محمد (؟) الدین کون تھا ؟ کیا یہ شخص علامہ اقبال کے خاندان سے کوئی تعلق رکھتا تھا یا نہیں ؟ (ج) علامہ کی چار ہمشیرگان تھیں ۔ دو کی پیدائش کا ذکر رجسٹر پیدائش میں ملتا ہے ۔ باقی دو بہنوں کی پیدائش کا ذکر رجسٹر متعلقہ میں کیوں نہیں ؟ (د) ۔ مرے کالج کے رجسٹر کے اندراجات ہمارے سامنے ہیں ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سکاچ مشن ہائی سکول کے رجسٹروں کی بھی چھان پھٹک کی جائے ۔ اقبال اسکول میں کس جماعت میں، کب داخل ہوئے اور وہاں انہوں نے کس مرحلے پر کیا ترقی ظاہر کی مشن سکول کے رجسٹر اس ضمن میں بڑی اہمیت کے حامل ہو سکتے ہیں ۔

محمد عثمان

(پروفیسر محمد عثمان)
سکرٹری

مرے کالج سیالکوٹ میں علامہ کے داخلہ کی تاریخ کا تصدیق نامہ

PHONE :
COLLEGE
Office: 2127
Residence: 2562

MURRAY COLLEGE

P.O. Box No.81
SIALKOT -1
(W. Pakistan)

Extract of Adminission Book of 1893, Murray College, Sialkot.

Name	Age	Father's Name	Caste	Occupation
Iqbal	18	Nur Mohd.	Sheikh	Tailer

.....

Date of birth of Sir Muhammad Iqbal, renowned poet & Philosopher.

==========

This is the correct date as announced in the 'Daily Inqilab' Lahore, 7th May, 1938 on the authority of the brother of the deceased. In some other paper 1876 had been given as the year of his birth but the 'Inqilab' was asked to publish the dates found in the records of the family.

Research by Sir Abdul Qadir
on Sir Muhammad Iqbal, the great
poet of Islam.

Sd/- R.C. Thomas
PRINCIPAL,
Murray College, Sialkot,
College

Sd/- C.W. Tressler
VICE PRINCIPAL
for Principal, Murray

Vincen[illegible].Das.

مراسلہ وزارت تعلیم حکومت پاکستان بنام معتمد بزم اقبال

No: F.1-15/73, L.B.
Government of Pakistan
Ministry of Education
Islamabad,
the 3th April'73.

From: Dr.S. Fatima Sadeque
Officer on Special Duty.

To: Prof. Muhammad Osman,
Secretary, Bazmi Iqbal,
Narsing Das Garden Club Road,
Lahore.

Subject:- BIRTH DATE OF ALLAMA IQBAL

With reference to your letter No. BI-No.226, dated 26th December, 1972, requesting for the nominating of the Ministry of Education, this office informed you that Mr. Mahmud Ahmad Sheikh has been nominated as a member of the Sub-Committee investigating the exact date of birth of Allama Iqbal, vide Office Memorandum No: F,1-15/73.L.B dated 29th January, 1973. Since then this Ministry has not received any letter regarding the decision of Bazm-e-Iqbal for holding a meeting of the Sub-Committee.

2. In this connection, I am directed to inform you that the Ministry has been receiving letters from our Foreign Embassys stating the various Associations in England and Europe intend to celebrate Iqbal Centenary in 1973. They have also requested for funds and materials for the purpose.

3. As there is a controversy regarding the date of birth of Iqbal, the Ministry is unable to take any decision in this matter. Since it is a matter of national interest, I am directed to request you to convene a meeting of the Sub-Committee in order to take a decision on the matter as early as possible.

Yours faithfully,

S. Fatima Sadeque

(Dr. S. Fatima Sadeque)
Officer on Special Duty
Tel: 21571.

شیخ اعجاز احمد کے ساتھ ایک مصاحبہ

علامہ اقبال کے بھتیجے شیخ اعجاز احمد کی ۱۹۸۵ء میں شائع ہونے والی کتاب "مظلوم اقبال" کا ایک باب زیر نظر کتاب میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں، ذیل میں ان کے ۱۹۷۸ء میں لیے گئے ایک انٹرویو کا اقتباس بھی پیش کیا جا رہا ہے جس میں انہوں نے تاریخ ولادت علامہ اقبال کے مسئلہ پر اظہار خیال کیا۔

"سوال: علامہ اقبال کی تاریخ ولادت عرصے تک متنازعہ رہی کیا موجودہ فیصلے (۱) سے آپ مطمئن ہیں؟

جواب: یہ سوال ان لوگوں سے کیا جانا چاہیے۔ جو علامہ کا یوم ولادت ۲۳ فروری ۱۸۷۳ء قرار دینے پر مصر تھے جہاں تک میرا تعلق ہے میں نے بارہا کہا ہے، اس موضوع پر میرا ایک مقالہ بھی شائع ہو چکا ہے (۲) کہ علامہ نے خود جس مقالہ پر میونخ یونیورسٹی جرمنی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی تھی اس پر اپنے قلم سے لکھا تھا "میں ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ کو پیدا ہوا۔ میری پھوپی کی یہ روایت ہے کہ اقبال جمعہ کے روز پیدا ہوئے۔ ہجری کے حساب سے علامہ نے تاریخ، مہینے اور سنہ کا تعین کر کے یہ کام بالکل آسان کر دیا کہ عیسوی سنہ اور مہینہ معلوم کر لیا جائے اور وہ بالکل صحیح حساب کے مطابق ۹ نومبر ۱۸۷۷ء بروز جمعہ ہے۔ یہی علامہ کی صحیح تاریخ ولادت ہے۔

شیخ اعجاز احمد صاحب نے اس بارے میں جسٹس مولوی مشتاق حسین کی سرکردگی میں اور جناب محمد اجمل کی سرکردگی میں (کذا) بنائی جانے والی کمیٹیوں کے کام کا ذکر کیا۔ آخر الذکر کمیٹی میں پروفیسر حمید احمد خان، جسٹس ایس اے رحمن، جسٹس جاوید اقبال اور خود شیخ اعجاز احمد بھی شامل تھے۔ شیخ صاحب نے اس کمیٹی میں تحقیقی پیپر پیش کیا جس میں خاندانی اور تاریخی حوالوں سے معتبر

روایات کے ساتھ ایک نتیجہ پر پہنچنے کی کوشش کی گئی تھی بالآخر معمولی سی بحث و تمحیص کے بعد یہ تحقیقی نتائج کمیٹی نے قبول کر لیے اور حکومت پاکستان نے ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو سرکاری طور پر علامہ اقبال کا یوم ولادت قرار دے دیا۔ جو گذشتہ سال (۳) منایا بھی گیا۔ شیخ صاحب نے کہا افسوس اس پر ہے کہ سابقہ کتابوں اور مضامین کے حوالے سے اب تک بعض لوگ غلط تاریخ اور سنہ لکھ دیتے ہیں اور یہ کتابیں تعلیمی اداروں تک پہنچتی ہیں۔ انہوں نے ایک ضمنی سوال کے جواب میں کہا کہ:

The Hundred G reat Muslims. کے نام سے پاکستان میں جو کتاب شائع ہوئی ہے۔

The Freedom Fighters. نامی کتاب (جو) جی الانا صاحب نے لکھی ہے ان کے آئندہ ایڈیشنوں میں علامہ اقبال کی صحیح تاریخ ولادت کا اندراج بہت ضروری ہے ورنہ غیر ملکی سکالرز اور اقبالیات کے مقامی طلباء بدستور ایسے غلط حوالوں سے بھٹکتے رہیں گے"

(حکیم الامت علامہ اقبال کے برادرزادے شیخ اعجاز احمد سے شخصی اور خاندانی حوالے سے ایک بات چیت از اقبال احمد صدیقی)

[ہفتہ روزہ "اخبار جہاں" کراچی ۲۴ - ۳۰ اپریل ۱۹۷۸ء]

مرتب کے حواشی

۱۔ اس فیصلے سے مراد علامہ اقبال کی تاریخ ولادت سے متعلق سرکاری کمیٹی کا فیصلہ ہے جس کی روشنی میں ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو جشن صد سالہ علامہ اقبال منایا گیا۔

۲۔ Allama Iqbal's Date of Birth کے عنوان سے یہ مقالہ سہ ماہی مجلہ اقبال کے شمارہ ۔ ۱ جلد ۲۱ میں جنوری ۱۹۷۴ء میں شائع ہوا ۔ اور اب زیر نظر کتاب کے انگریزی حصہ میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

۳۔ یہ انٹرویو ۱۹۷۸ء میں لیا گیا اس لیے گذشتہ سال سے مراد ۱۹۷۷ء ہے۔

کیمبرج یونیورسٹی کے مقالے کی دریافت

(ایک خبر)

زمانہ قیام یورپ میں علامہ اقبال نے جب میونخ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے حصول کے لیے اپنا تحقیقی مقالہ، بعنوان "ایران میں فلسفہ مابعد الطبعیات کا ارتقا" پیش کیا تو اس کے ساتھ، یونیورسٹی قواعد کے مطابق، اپنا ایک مختصر سوانحی خاکہ بھی منسلک کیا؛ اسی سوانحی خاکے میں علامہ نے اپنی تاریخ پیدائش ۳ ذی قعدہ ۱۲۹۴ھ تحریر کی، جو بعد ازاں ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کی تاریخ کا تعین کرنے میں ممد ہوئی یہ مقالہ، اپنی تحقیقی حیثیت کے علاوہ اس سوانحی نوٹ کے حوالے سے بھی بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ذیل میں، اس مقالے سے متعلق روز نامہ جنگ لندن میں شائع ہونے والی ایک خبر کا تراشہ پیش کیا جا رہا ہے:

زے میم عین۔

کیمبرج یونیورسٹی میں علامہ اقبالؒ کا تحقیقی مقالہ مل گیا

"فلسفہ مابعد الطبعیات کا ارتقاء" پر کیمبرج یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری دی گئی تھی۔

علامہ اقبالؒ نے اس مقالے پر میونخ سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی تھی؟

برمنگھم ۲۱ جنوری (جنگ نیوز) علامہ اقبال کا تحقیقی مقالہ ایران میں فلسفہ مابعد الطبعیات کا ارتقاء جس کی ایک عرصے سے تلاش تھی، کیمبرج یونیورسٹی کے پرانے مخطوطوں میں مل گیا ہے اس دریافت کا سہرا برمنگھم یونیورسٹی میں فزکس کے پروفیسر ڈاکٹر سعید اختر درانی کے سر ہے اس تحقیقی مقالے کی تلاش میں ڈاکٹر درانی ۱۹۷۶ء میں میونخ (مغربی جرمنی) گئے تھے جہاں سے علامہ اقبال کو نومبر ۱۹۰۷ء میں پی ایچ ڈی کی ڈگری ملی تھی، لیکن میونخ یونیورسٹی کے لائبریرین نے انہیں بتایا تھا کہ اس کتاب کا وہ واحد نسخہ جوان کے پاس تھا چند سال قبل صد سالہ جشن اقبال کے سلسلے میں حکومت ہند کو تحفتہً دے دیا گیا تھا اس واقعے کے متعلق ڈاکٹر درانی کا ایک مفصل مضمون "جنگ" لندن میں ۱۹۷۷ء کے ادائل میں چھپا تھا۔ اس مخطوطے پر خود علامہ اقبالؒ نے اپنے ہاتھ سے متعدد ترامیم کی ہیں۔ ڈاکٹر درانی کے مطابق لفظ بہ لفظ یہی مقالہ علامہ اقبال نے ۴ نومبر ۱۹۰۷ء کو میونخ یونیورسٹی میں پیش کیا جہاں سے انہیں پی ایچ ڈی کی ڈگری ملی تھی۔ ڈاکٹر سعید اختر درانی جو پچھلے چند سال سے علامہ اقبال کے قیام یورپ کے بارے میں تحقیقات کر رہے ہیں اب کوشش کر رہے ہیں کہ علامہ اقبال کے صاحبزادے جسٹس جاوید اقبال کی مدد سے کیمبرج یونیورسٹی کا یہ مخطوط یا اس کی ایک نقل اقبال میوزیم لاہور میں قوم کے لئے محفوظ کر دی جائے یاد رہے کہ سال گذشتہ میں ڈاکٹر درانی نے علامہ اقبال کے اس تحقیقی مقالے کے پہلے مطبوعہ ایڈیشن ۱۹۰۸ء کا ماربرگ (جرمنی) کی یونیورسٹی میں سراغ لگا کر اس کی ایک سو کاپیاں نکلوالی تھیں اور ان میں سے چند ایک اقبال اکادمی پاکستان، گورنمنٹ کالج لاہور

مجلس ترقی ادب لاہور اور چند دیگر علمی و ادبی اداروں کو اپنے دورہ پاکستان اپریل ۱۹۸۲ء کے دوراں نذر کر دی تھیں۔

(روز نامہ جنگ لندن ۲۲ جنوری ۱۹۸۳ء)

مکتوب ایس اے واحد بنام پروفیسر عثمان

شفیق محترم:

آپ کا والا نامہ نشان B9 No - 225 مورخہ ۲۶ دسمبر ۷۲ وصول ہوا۔ اس کے لئے سراپا سپاس ہوں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اب آپ کی کمیٹی اس معاملہ پر اپنا فیصلہ فرما دیں۔ جس کو حکومت پاکستان منظور کرلے بزم اقبال کی ذیلی کمیٹی کی رکنیت کے لئے اقبال اکیڈیمی نے میرا نام تجویز کیا ہے۔ میں نے اس سلسلے میں جو کچھ کام کیا ہے۔ اس کے متعلق مقالے ارسال خدمت کر چکا ہوں۔ اور آپ جب فرمائینگے تو لاہور حاضر خدمت ہو جاؤنگا۔

میری دعا ہے کہ آپ کی ذیلی کمیٹی کے ہاتھوں یہ مسئلہ خدا کرے ہمیشہ کے لئے طے ہو جائے۔

مخلص

سید عبد الواحد

ایس اے واحد

نائب صدر اقبال اکیڈیمی

پروفیسر محمد عثمان صاحب
سیکریٹری۔ بزم اقبال
۲ نرسنگھ داس گارڈن
کلب روڈ۔ لاہور

علامہ اقبال کی تاریخ ولادت سے متعلق وہ تحریریں

جو شامل کتاب نہیں ہیں

۱۔ علامہ اقبال کی پیدائش کا سال

نظیر صوفی / تاراچندر ستوکی ہماری زبان علی گڑھ ۱۵ مئی ۱۹۵۹ء

۲۔ اقبال کا سنہ ولادت

مظفر اقبال ہماری زبان علی گڑھ ۱۵ جولائی ۱۹۶۴ء

۳۔ اقبال کی تاریخ پیدائش

تبسم شفائی ہماری زبان علی گڑھ ۸ ستمبر ۱۹۶۴ء

۴۔ شاعر مشرق علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش

عبدالغفار شکیل ہماری زبان علی گڑھ ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۲ء

۵۔ اقبال کا سنہ ولادت

عبدالحق ہماری زبان علی گڑھ ۸ فروری ۱۹۷۳ء

۶۔ اقبال کا سنہ ولادت

عبدالحق تحریک دہلی مارچ ۱۹۷۳ء

۷۔ اقبال کی ولادت کا سال

فرخ جلالی ہماری زبان علی گڑھ ۲۲ مئی ۱۹۷۳ء

۸۔ اقبال کا صد سالہ جشن جو خاموشی سے گذر گیا۔

لاہور کی باتیں: مظفر الحسن روزنامہ مساوات لاہور ۱۰ جنوری ۱۹۷۴ء

۹۔ علامہ اقبال کا سو سالہ جشن ولادت / تاریخ ولادت پر تحقیق کرنے والی کمیٹی کہاں گئی؟

لاہور نامہ: انتظار حسین روز نامہ مشرق لاہور ۱۷ جنوری ۱۹۷۴ء

۱۰۔ اقبال کا صد سالہ جشن ولادت اور تاریخ پیدائش کا جھگڑا

ڈاکٹر عبد السلام خورشید روزنامہ مشرق لاہور ۲۹ جنوری ۱۹۷۴ء

۱۱۔ دو عیدیں اور دو جشن ولادت

لاہور نامہ: انتظار حسین روزنامہ مشرق لاہور ۲۹ جنوری ۱۹۷۴ء

۱۲۔ اقبال کا سال ولادت

محمد یوسف لنگ ہماری زبان دہلی ۱۵ فروری ۱۹۷۵ء

۱۳۔[دوبارہ تاریخ ولادت علامہ اقبال]

نظیر صوفی روز نامہ جنگ کراچی ۱۵ جنوری ۱۹۸۲ء

۱۴۔ اقبال کی تاریخ ولادت

محمد عظیم فیروز آبادی اقبال نمبر ۱۹۸۷ء

۱۵۔ کتاب زندہ رود میں علامہ اقبال کی تاریخ ولادت

ڈاکٹر غلام رسول مجلہ اقبال لاہور جنوری ۱۹۹۴ء

مآخذ

(اردو کتب)

اعجاز احمد ، شیخ	مظلوم اقبال	کراچی: شیخ شوکت علی پرنٹرز	۱۹۸۵ء
جاوید اقبال ، ڈاکٹر	زندہ رود جلد اول	لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز	۱۹۷۹ء
حنیف شاہد ، محمد	مفکر پاکستان	لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز	۱۹۸۲ء
خالد نظیر صوفی	اقبال درون خانہ	لاہور: بزم اقبال	۱۹۷۱ء
سعید اختر درانی	اقبال یورپ میں	لاہور: اقبال اکیڈمی	۱۹۸۵ء
سلطان محمود حسین خاں	اقبال کی ابتدائی زندگی	لاہور: اقبال اکادمی پاکستان	۱۹۷۵ء
ڈاکٹر سید			
عبد القوی دسنوی	سات تحریریں	لکھنو: اردو پبلشرز	۱۹۸۴ء
مالک رام	تحقیقی مضامین	دہلی: مکتبہ جامعہ ملیہ	۱۹۷۶ء
نظیر صوفی	علامہ اقبال کا سال ولادت	سیالکوٹ: نظیر صوفی سنز	۱۹۶۳ء
وحید الدین ، فقیر سید	روزگار فقیر (نقش ثانی)	کراچی: فقیر سپننگ ملز	

انگریزی کتب

رسائل

اقبال	مدیر پروفیسر محمد عثمان	بزم اقبال لاہور	جنوری ۱۹۷۴ء
فنون	مدیر: احمد ندیم قاسمی	مکتبہ فنون لاہور	۱۹۷۷ء
نقوش	مدیر: محمد طفیل	اقبال نمبر ۲ شمارہ ۱۲۳ لاہور	دسمبر ۱۹۷۷ء
نوید صبح	مدیر: زاہد منیر عامر	گورنمنٹ کالج سرگودھا	۸۸-۱۹۸۷ء

اخبارات

○ روزنامہ نوائے وقت لاہور	۲۵ جنوری ۱۹۷۴ء
○ روزنامہ جنگ راولپنڈی	۲۰ ستمبر ۱۹۷۷ء
○ روزنامہ جنگ لندن	۲۲ جنوری ۱۹۸۳ء

تکملہ

ڈاکٹر وحید قریشی

(۱)

علامہ اقبال کی تاریخ ولادت کے بارے میں گذشتہ صفحات میں جو مضامین پیش کئے گئے ہیں ان میں دو باتیں خاص طور پر نمایاں ہیں، ایک تو یہ کہ بیشتر مضامین میں تاریخ ولادت کا تعین یا تو ۱۸۷۳ء کے حق میں جاتا ہے یا پھر ۱۸۷۷ء کے حق میں۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ سب کے پیش نظر جو تحقیقی مواد ہے وہ ایک ہے، اختلاف رائے صرف استدلال کے دو الگ الگ راستوں کی وجہ سے ہے۔ یعنی آراء کا اختلاف کسی نئے مواد کی بناء پر نہیں بلکہ مشترک مواد کی تعبیر و تشریح اور منطقی کڑیوں کی بناء پر ہے۔

(۲)

تاریخ ولادت کے مسئلے سے بزم اقبال لاہور کا قریبی تعلق رہا ہے۔ دو بار یہ مسئلہ بزم کے زیر غور رہ چکا ہے۔ سب سے پہلے ۳۰ مئی ۱۹۵۱ء میں محکمہ آثار قدیمہ نے یہ سوال اٹھایا (بحوالہ سرکاری نشان ۴۳۹/ ۴۳۲ مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۵۱ء) اور بزم اقبال کو لکھا کہ بزم علامہ اقبال کی صحیح تاریخ پیدائش کا تعین کرے۔ ۳۰ مئی ۱۹۵۱ء کے اجلاس میں بزم اقبال نے اس پر توجہ اور محکمہ آثار قدیمہ کے خط پر غور کرنے کے بعد طے پایا کہ عبداللہ چغتائی صاحب علامہ مرحوم کی تاریخ ولادت کی تاریخی تحقیقات کرکے رپورٹ پیش کریں۔ جناب سید نذیر نیازی صاحب نے بھی اس خصوص میں مدد کرنے کا وعدہ فرمایا طے پایا کہ چغتائی صاحب سید صاحب سے بھی مشورہ کرلیں (بزم اقبال کی روادیں ص ۴۲)۔

اس فیصلے کی روشنی میں ڈاکٹر عبداللہ چغتائی صاحب نے علامہ اقبال کی تاریخ ولادت کے بارے میں ایک رپورٹ لکھی۔ بزم اقبال کے اجلاس منعقدہ ۱۷ اگست ۱۹۵۱ء میں "فیصلہ ہوا کہ اس رپورٹ سے معاملہ زیر بحث پر کافی روشنی نہیں پڑتی۔ فیصلہ کیا گیا کہ شیخ انوار الحق صاحب (ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ) کو جسٹس ایس۔اے۔ رحمن صاحب کی طرف سے چٹھی لکھی جائے کہ حل طلب مسئلہ کو واضح کرنے میں بزم کی اعانت فرمائیں اور میونسپل ریکارڈ کی شہادت، مرے کالج اور سکاچ مشن سکول سیالکوٹ کے ریکارڈ سے صحیح تاریخ ولادت علامہ مرحوم کی نسبت سے اپنی تحقیقات کے سلسلہ میں مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ نیز اگر صاحب موصوف سید محمد ذکی (سید منزل، سیالکوٹ) سے بھی مشورہ فرمالیں تو ممکن ہے کہ صحیح نتیجے پر پہنچنے میں زیادہ سہولت ہو۔" (ایضاً ص ۴۲)

بزم اقبال کے اجلاس منعقدہ ۱۱ دسمبر ۱۹۵۱ء میں ۲۲ فروری ۱۹۷۳ء کو علامہ اقبال کی صحیح تاریخ ولادت تسلیم کیا گیا اس اجلاس میں جناب انوار الحق صاحب (ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ) کی رپورٹ پڑھی گئی۔ یہ بھی طے پایا کہ محکمہ آثار قدیمہ کو ان کے خط کا جواب دے دیا جائے اور علامہ مرحوم کے مزار پر جو تاریخ درج ہے اس کی تصحیح کے لئے لکھا جائے۔ نیز ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ جناب انوار الحق صاحب اور منیر فاروقی ایڈووکیٹ صاحب کو شکریے کے خط لکھ دئے جائیں۔ (ایضاً ص ۴۹)

بزم اقبال کا یہ فیصلہ قائم رہا تا آنکہ ۲۰ ستمبر ۱۹۷۲ء کو بزم اقبال کی مجلس منتظمہ کے اجلاس میں دوبارہ اس پر غور ہوا۔ اقتباس ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

"سوال پیش ہوا کہ علامہ اقبال کی تاریخ پیدائش کے بارے میں جو اختلاف رائے ہے، اسے دور کرنے اور ایک قطعی تاریخ پر ارباب علم و تحقیق کو متفق کرنے کے لئے بزم اقبال کی طرف سے تحقیق کا بیڑا اٹھایا جائے اور جو دلائل مختلف تاریخوں کے حق میں دئے جاتے ہیں ان کا جائزہ لے کر اور جو حقائق اس ضمن میں مزید سامنے آسکتے ہیں ان کو پیش نظر رکھ کر کسی حتمی فیصلے پر پہنچا جائے۔ اس تجویز سے اتفاق کیا گیا اور ایک سب کمیٹی اس

غرض کے لئے تشکیل دی گئی جس میں مندرجہ ذیل اصحاب شامل ہیں:

۱۔ جسٹس ایس۔اے۔رحمن صاحب
۲۔ جسٹس جاوید اقبال صاحب
۳۔ سید نذیر نیازی صاحب
۴۔ کرنل عبدالرشید صاحب
۵۔ پروفیسر محمد عثمان صاحب

(ب) ۔ سید نذیر نیازی صاحب کی تجویز سے اتفاق کیا گیا کہ سب سے پہلے انہیں سیالکوٹ جا کر اس بارے میں ابتدائی چھان بین کا موقع ملنا چاہیئے۔

(ج) ۔طے پایا کہ جناب جسٹس ایس۔اے۔رحمن صاحب اس سب کمیٹی کے صدر اور پروفیسر محمد عثمان صاحب سیکرٹری ہوں گے اور سب کمیٹی کو اختیار ہو گا کہ اگر وہ چاہیے تو تعاون کی غرض سے اپنی رکنیت میں اضافہ کر سکتی ہے"۔(ایضاً ص ۲۴۵-۲۴۶)

۲۹ مارچ ۱۹۷۳ء کو ذیلی کمیٹی کی کارگزاری کی دو نشستوں کی روائداد کا خلاصہ پیش کیا گیا۔طے پایا گیا کہ "تاریخ پیدائش کی تحقیق کو جلد از جلد مکمل کیا جائے تاکہ اس نتیجے سے عوام اور ملک کے تعلیمی اداروں کو مطلع کرنے میں مزید تاخیر نہ ہو۔اس غرض کے لئے سید نذیر نیازی صاحب اور پروفیسر محمد عثمان صاحب کی سیالکوٹ جانے کی تجویز منظور کی گئی۔(ایضاً ص ۲۴۹)

تاریخ ولادت کے سلسلے میں تشکیل شدہ اس ۵ افراد کی کمیٹی کے دوسرے اجلاس میں راقم الحروف کو بھی کمیٹی کا رکن مقرر کیا گیا۔چنانچہ تحقیق کے لئے جو ۳ افراد سیالکوٹ گئے ان میں راقم الحروف بھی شامل تھا یعنی پروفیسر محمد عثمان، سید نذیر نیازی اور راقم الحروف اس سفر پر روانہ ہوئے اور کمیٹی کو نتائج سے آگاہ کیا۔

(۳)

اس دوران میں مرکزی حکومت نے سیکرٹری وزارت تعلیم کی سرکردگی میں ایک اور کمیٹی بنا دی اور بزم اقبال کی کمیٹی نے کام بند کر دیا۔

مرکزی وزارت تعلیم کی اس کمیٹی میں بھی میں بطور رکن شامل تھا۔دو تین اجلاس ہوئے جن میں پروفیسر حمید احمد خان، مولانا غلام رسول مہر، سید نذیر نیازی اور راقم الحروف نے ۱۸۷۳ء کے حق میں دلائل دئے دیگر اراکین ۱۸۷۷ء کی تاریخ کے حق میں تھے۔آخری متفقہ فیصلے کا ڈرافٹ جب کمیٹی کے سامنے پیش ہوا تو مذکورہ بالا اصحاب نے اس کی عبارت سے شدید اختلاف کیا۔عبارت بدل دی گئی اور اس جملے کا اضافہ بھی ہوا کہ "جب تک کوئی مزید نیا مواد نہیں ملتا علامہ کے پی۔ایچ۔ڈی کے مقالے کے شروع میں درج شدہ تاریخ پیدائش کو حتمی مان لیا جائے"۔

اس کے بعد حکومت نے کمیٹی کے فیصلے کا اعلان کیا لیکن اس کی عبارت میں مذکورہ جملہ شامل نہیں تھا۔ اس لئے بعض اراکین نے اپنے اختلاف کے اظہار کے لئے رسائل کا سہارا لیا۔حمید احمد خاں صاحب نے جو خطوط نذیر صوفی صاحب کے نام لکھے وہ صوفی صاحب کے شائع کردہ کتابچے میں موجود ہیں۔میرا مقالہ رسالہ نقوش کے اقبال نمبر میں شائع ہوا۔

(۴)

آخر میں میں اپنے مقالے کے سلسلے میں یہ وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ میں نے علامہ اقبال کی تاریخ ولادت کے بارے میں جملہ قرائن کو سامنے رکھنے کے بعد اپنے مضمون میں یہ لکھا تھا کہ "مجھے ۱۸۷۳ء کی تاریخ کے حق میں قرائن زیادہ وقیع نظر آتے ہیں" لیکن یہ عجیب بات ہے کہ میرے اس قرینے کو حتمی قرار دے کر عموماً یہ سمجھا گیا کہ میں نے ۱۸۷۳ء کو یقینی تاریخ قرار دیا ہے۔